

شیخ علی رحمانہ فرماتے ہیں کہ علامہ مفتی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا  
احمد عبدالجواد رحمانہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

# کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی منقعی بن حاتم الدین  
بہندی بزحان پوری  
موتی ۹۵۰ھ

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعہ الرشید احسن آباد کراچی

بازار الاعتدال

اُردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون: 32631861

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
قُلْ اطِيعُوا اللّٰهَ  
وَاطِيعُوا الرَّسُوْلَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربنہ  
محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

### تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



شیخ چلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ مفتی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا  
احمد عبد الجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی شتر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

# کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

حصہ سیزدہم

تالیف

علامہ علاء الدین علی منقہ بن حسام الدین  
ہندی برحان پوری  
سنی ۱۰۰۰

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شاق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت  
اُردو بازار ایم ای جٹ روڈ  
کراچی پاکستان 2213788

اردو ترجمہ و تحقیق کے جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی  
طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس  
ضخامت : 589 صفحات

### قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿..... ملنے کے پتے.....﴾

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور  
بیت العلوم 20 نا بھروڈ لاہور  
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور  
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد  
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی  
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی  
بیت القرآن اردو بازار کراچی  
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد  
مکتبہ المعارف محلہ جٹلی۔ پشاور

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

ISLAMIC BOOK CENTRE  
119-121, HALLIWELL ROAD  
BOLTON, BL1-3NE

AZHAR ACADEMY LTD.  
54-68 LITTLE ILFORD LANE  
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

DARUL-ULOOM AL-MADANIA  
182 SOBIESKI STREET,  
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE  
6665 BINTLIFE, HOUSTON,  
TX-77074, U.S.A

## فہرست عنوانات..... حصہ سیزدہم

۱۲۲	سماک بن مخرمہ و سماک بن عبیدہ، سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہم	۱۵	حضرات شیخین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان
۱۲۳	مفصل فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم کے بیان میں	۱۶	فضائل حضرت عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہ
۱۲۳	حروف معجم کی ترتیب پر	۲۸	جانشین عثمان رضی اللہ عنہ
۱۲۳	حرف الف..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ	۲۸	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ اور قتل
۱۲۶	ابیض بن جمال مآ ربی السبائی رضی اللہ عنہ	۵۸	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل
۱۲۶	ابراہیم بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	۸۷	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فراست
۱۲۶	اثال بن نعمان حنفی رضی اللہ عنہ	۸۸	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سیرت فقر اور تواضع
۱۲۶	احمر بن سواء سدوسی رضی اللہ عنہ	۹۰	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زہد
۱۲۶	حضرت ارطبان رضی اللہ عنہ	۹۱	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مراسلات
۱۲۷	حضرت ارقم بن ابی ارقم (عبدمناف) مخزومی رضی اللہ عنہ	۹۱	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قتل
۱۲۷	حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ	۹۶	تیرہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم اجمعین
۱۲۹	حضرت اسلم مولائے عمر رضی اللہ عنہ	۹۶	حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ
۱۲۹	اسمر بن ساعد بن ہلوات الممازنی رضی اللہ عنہ	۹۹	حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ
۱۲۹	اسود بن سربع رضی اللہ عنہ	۱۰۳	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
۱۲۹	اسود بن عمران البکری رضی اللہ عنہ	۱۰۳	حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
۱۲۹	اسود بن بختری بن خویلد رضی اللہ عنہ	۱۰۶	حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
۱۲۹	حضرت اسود بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۱۱۱	جامع فضائل ہائے خلفاء
۱۳۰	حضرت اسود بن خطامہ الکنانی رضی اللہ عنہ (زبیر بن خطامہ کے بھائی)	۱۱۷	جامع مناقبہا عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم
۱۳۰	اسود بن حازم بن صفوان بن عرار رضی اللہ عنہ	۱۱۸	جامع مناقبہائے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین
۱۳۰	حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ	۱۲۱	حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
۱۳۲	حضرت اسید بن ابی ایاس رضی اللہ عنہ	۱۲۲	حضرت ابوعبیدہ بن الجراح اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہما
۱۳۳	حضرت اشج منذر بن عامر رضی اللہ عنہ	۱۲۲	حضرت ابی بن کعب اور جنذب بن جنادہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۱۴۵	حضرت جحش جہنی رضی اللہ عنہ	۱۳۳	حضرت اصنید بن سلمہ رضی اللہ عنہ
۴۵	حضرت جراد بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ	۱۳۳	اصیرم بن عبدالاشھل رضی اللہ عنہ
۱۴۵	حضرت جنذب بن جنادہ ابوہ رثقاری رضی اللہ عنہ	۱۳۳	حضرت اعروش (یا) اعوس بن عمرویشکری رضی اللہ عنہ
۱۴۹	حضرت ابوراشد عبدالرحمن بن عبیدازدی رضی اللہ عنہ	۱۳۵	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۱۴۹	حضرت جعفر رضی اللہ عنہ	۱۳۶	حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ
۱۵۱	حضرت ہفینہ جہنی (قیل انھدی رضی اللہ عنہ)	۱۳۷	حضرت انس بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ
۱۵۱	حضرت جنذب بن کعب عبدی (ازدی) و حضرت زید	۱۳۷	حضرت اوفی بن مولیٰ تیمی غبری رضی اللہ عنہ
	بن صوحان رضی اللہ عنہ	۱۳۷	حضرت اوس کلابی رضی اللہ عنہ
۱۵۲	حضرت جریر رضی اللہ عنہ	۱۳۷	حضرت ایمن رضی اللہ عنہا
۱۵۳	حضرت جعفر بن ابی الحکم رضی اللہ عنہ	۱۳۸	حضرت ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ
۱۵۳	حضرت جزاء بن جدرجان رضی اللہ عنہ	۱۳۸	حرف باء..... حضرت باقوم رومی رضی اللہ عنہ
۱۵۲	حضرت جزئی سلمی رضی اللہ عنہ	۱۳۸	حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ
۱۵۳	حرف حاء..... حضرت حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ	۱۳۸	حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم
۱۵۳	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	۱۳۹	حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ
۱۵۶	حضرت حمان بن ثابت رضی اللہ عنہ	۱۳۹	حضرت بسرمانی رضی اللہ عنہ
۱۵۹	حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ	۱۳۹	حضرت بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ
۱۶۱	حضرت حجان بن علاط سلمی رضی اللہ عنہ	۱۴۰	حضرت بشر بن معاویہ بکائی رضی اللہ عنہ
۱۶۲	حضرت حسان بن شداد طھوی رضی اللہ عنہ	۱۴۰	حضرت بشیر بن عقرہ جہنی رضی اللہ عنہ
۱۶۲	حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ	۱۴۰	حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ
۲۶۲	حضرت حزن بن ابی وھب مخزومی رضی اللہ عنہ	۱۴۲	حضرت بشیر بن عصام کعمی حارثی رضی اللہ عنہ
۱۶۲	حضرت حزام (یا حازم) الحزامی رضی اللہ عنہ	۱۴۲	حضرت بکر بن جبلہ رضی اللہ عنہ
۱۶۳	حضرت حزابہ بن نعیم رضی اللہ عنہ	۱۴۲	حضرت بکر بن حارثہ جہنی رضی اللہ عنہ
۱۶۳	حضرت حکیم بن عمرو بن ثرید رضی اللہ عنہ	۱۴۲	حضرت بکر بن شداد جلیشی رضی اللہ عنہ
۱۶۳	حضرت حارث بن مالک (حارثہ بن نعمان) انصاری	۱۴۳	حضرت بلال مؤذن رضی اللہ عنہ
	رضی اللہ عنہ	۱۴۳	حرف تاء..... حضرت تلب بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ
۱۶۳	حضرت حشر رضی اللہ عنہ	۱۴۳	حرف جیم..... حضرت جابر بن سمرہ
۱۶۳	حضرت حصین بن اوس نہشلی رضی اللہ عنہ	۱۴۵	حضرت جارود رضی اللہ عنہ
۱۶۵	حضرت حصین بن عوف رضی اللہ عنہ	۱۴۵	حضرت جثامہ بن مساحق رضی اللہ عنہ
۱۶۵	حضرت حصین بن عبدالدمرمان بن حصین رضی اللہ عنہ	۱۴۵	حضرت محمد بن فضالہ رضی اللہ عنہ

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۱۸۲	حرف زاء حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	۱۶۵	حضرت حمید بن ثور ہلالی رضی اللہ عنہ
۱۸۲	حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ	۱۶۵	حضرت حمزہ بن عمر اسلمی رضی اللہ عنہ
۱۸۳	حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۱۶۵	حضرت حظلہ بن حدیم بن حنفیہ مالکی رضی اللہ عنہ
۱۸۵	حضرت زیاد بن حارثہ صدیقی رضی اللہ عنہ	۱۶۶	حضرت حکیم بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبدالمطلب
۱۸۷	حضرت زید بن سہل ابو ظاہر انصاری رضی اللہ عنہ		رضی اللہ عنہ
۱۸۷	حضرت زید بن صوحان و جندب بن کعب عبدی	۱۶۶	حضرت حظلہ بن ربیع الکاتب الاسدی رضی اللہ عنہ
	(یا زوی) رضی اللہ عنہ	۱۶۷	حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ
۱۸۷	حضرت زید الخلیل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ نے ان کا نام	۱۶۷	حضرت حارث بن عدی بن امیہ بن ضعیب رضی اللہ عنہ
	زید الخیر رکھا	۱۶۷	حضرت حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ
۱۸۸	حرف سین ..... حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ	۱۶۸	حضرت حارث بن عبد شمس خزعمی رضی اللہ عنہ
۱۸۸	حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ	۱۶۸	حضرت حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ
۱۸۸	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ	۱۶۸	حضرت حسیل ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ
۱۹۲	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۱۶۹	حضرت حمزہ دوسی رضی اللہ عنہ
۱۹۳	حضرت سعد بن قیس غفزی رضی اللہ عنہ	۱۶۹	حوط بن قرواش بن حصین رضی اللہ عنہ
۱۹۳	حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ	۱۶۹	حرف خاء ..... حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ
۱۹۵	حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ	۱۶۹	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
۱۹۵	حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ	۱۷۳	حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ
۱۹۵	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	۱۷۳	حضرت ضعیب رضی اللہ عنہ
۱۹۸	حضرت سندر ابو عبد اللہ مولائے زبناح جذامی رضی اللہ عنہ	۱۷۳	حضرت خالد بن ابی جبل عدوانی رضی اللہ عنہ
۱۹۹	حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ	۱۷۵	حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ
۲۰۰	حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ	۱۷۵	حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ
۲۰۱	حضرت سعد بن تمیم سکونی رضی اللہ عنہ	۱۷۶	حضرت خزیمہ بن فاتک الاسدی رضی اللہ عنہ
۲۰۱	حضرت سمویہ بلقائی رضی اللہ عنہ	۱۷۹	حضرت خزیمہ بن حکیم سلمی رضی اللہ عنہ
۲۰۱	حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ	۱۸۰	حضرت خالد بن ربیع رضی اللہ عنہ (بلال رضی اللہ عنہ
۲۰۱	حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ		کے بھائی)
۲۰۱	حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا	۱۸۱	حرف راء ..... حضرت ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ
۲۰۲	حرف صاد ..... حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ	۱۸۱	حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ
۲۰۲	حضرت صبیح رضی اللہ عنہ	۱۸۲	حضرت ربیع رضی اللہ عنہ (نبی کریم ﷺ کا آزاد کردہ غلام)
۲۰۳	حرف ضاد ..... حضرت ضرار بن خطاب رضی اللہ عنہ	۱۸۲	حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ



صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۲۹	حضرت عمرو بن حبیب بن عبد شمس رضی اللہ عنہ	۲۰۴	حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ
۲۲۹	حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ	۲۰۵	حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ
۲۳۱	حضرت عمرو بن طائی رضی اللہ عنہ	۲۰۵	حضرت ضناد ازوی رضی اللہ عنہ
۲۳۱	حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	۲۰۶	حرف طاء..... حضرت طارق بن شہاب حمسی رضی اللہ عنہ
۲۴۰	حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ	۲۰۶	حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ
۲۴۱	حضرت عمار رضی اللہ عنہ	۲۰۶	حرف عین..... حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ
۲۴۷	حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ	۲۰۷	حضرت عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ
۲۵۰	حضرت عمرو بن اسود رضی اللہ عنہ	۲۰۸	حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ
۲۵۰	حضرت عثمان ابوقحافہ رضی اللہ عنہ	۲۱۰	حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ
۲۵۰	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	۲۱۰	حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
۲۵۱	حضرت عویمر بن عبد اللہ بن زید ابوالدرداء رضی اللہ عنہ	۲۱۳	حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۲۵۳	حضرت عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ	۲۱۷	حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
۲۵۳	حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ	۲۱۹	حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ
۲۵۳	حضرت عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ	۲۱۹	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
۲۵۶	حضرت عبد الرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ	۲۲۱	حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
۲۵۶	حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ	۲۲۲	حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ
۲۵۶	حضرت عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ	۲۲۲	حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ
۲۵۶	حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۲۲۲	حضرت عبد اللہ بن جہش رضی اللہ عنہ
۲۵۷	حضرت غلبہ بن زید رضی اللہ عنہ	۲۲۳	حضرت عبد اللہ ذوالجبارین رضی اللہ عنہ
۲۵۷	حضرت عمارہ بن احمر مازنی رضی اللہ عنہ	۲۲۳	حضرت عبد اللہ بن حازم رضی اللہ عنہ
۲۵۷	حضرت عمیر بن وہب حمی رضی اللہ عنہ	۲۲۳	عبد اللہ بن ابی (منافق)
۲۵۸	حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ	۲۲۴	حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ
۲۵۸	حضرت عیینہ رضی اللہ عنہ	۲۲۵	حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ
۲۵۹	حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ	۲۲۶	حضرت عبد الجبار بن حارث رضی اللہ عنہ
۲۵۹	حضرت عامر بن واہلہ ابو طفیل رضی اللہ عنہ	۲۲۷	حضرت عمرو بن ابی جعد البارقی رضی اللہ عنہ
۲۶۰	حضرت عقبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ	۲۲۷	حضرت غرہ بن حارث کندی رضی اللہ عنہ
۲۶۰	حضرت عقبہ بن غزو ان رضی اللہ عنہ	۲۲۷	حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ
۲۶۰	حضرت عاصم بن ثابت بن ابی اسح رضی اللہ عنہ	۲۲۸	حضرت عمرو بن حریش رضی اللہ عنہ
۲۶۱	حرف القاء..... حضرت فروہ بن عامر جدای رضی اللہ عنہ	۲۲۸	حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۷۳	حضرت مطاع رضی اللہ عنہ	۲۶۱	حضرت فیروز دلیلی رضی اللہ عنہ
۲۷۴	حضرت معن بن زید بن احسن بن حبیب سلمی رضی اللہ عنہ	۲۶۲	حضرت فرات بن حیان رضی اللہ عنہ
۲۷۴	حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ	۲۶۲	حرف قاف ... حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ
۲۷۴	حرف نون ... حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ	۲۶۲	حضرت قیس بن مکشوح مراری رضی اللہ عنہ
۲۷۵	حرف واؤ ... حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ	۲۶۳	حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ
۲۷۶	حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ	۲۶۳	حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہ
۲۷۶	حضرت ہاء ... حضرت ہلال مولائے منیرہ رضی اللہ عنہ	۲۶۳	حضرت قیس بن کعب رضی اللہ عنہ
۲۷۶	حضرت ہانی ابو مالک رضی اللہ عنہ	۲۶۳	حضرت قیس بن ابی حازم بجلی حمسی رضی اللہ عنہ
۲۷۷	حرف یاء ... حضرت یسار مولیٰ منیرہ رضی اللہ عنہ	۲۶۳	حضرت قیس بن مخزوم رضی اللہ عنہ
۲۷۷	حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ	۲۶۳	حرف کاف ... حضرت کابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ
۲۷۷	کنیتوں کا بیان	۲۶۵	حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ
۲۷۷	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	۲۶۵	حضرت کعب بن عامر اشعری رضی اللہ عنہ
۲۷۹	حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ	۲۶۵	حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ
۲۷۹	حضرت ابو امامہ صدیق بن عجلان رضی اللہ عنہ	۲۶۵	حرف لام ... حضرت لجلان زہری رضی اللہ عنہ
۲۸۰	حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ	۲۶۶	حرف میم ... حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ
۲۸۰	حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ	۲۶۶	حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ
۲۸۰	حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ	۲۶۷	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
۲۸۱	حضرت ابو ثعلبہ نخعی رضی اللہ عنہ	۲۶۸	حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
۲۸۱	حضرت ابو صفیرہ رضی اللہ عنہ	۲۶۹	محمد بن ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ
۲۸۲	حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ	۲۶۹	محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ
۲۸۲	حضرت ابو عمرو بن حفص رضی اللہ عنہ	۲۷۰	محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ
۲۸۲	حضرت ابو غادیہ رضی اللہ عنہ	۲۷۰	حضرت منذر رضی اللہ عنہ
۲۸۲	حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ	۲۷۰	حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ
۲۸۳	حضرت ابو قریصہ رضی اللہ عنہ	۲۷۲	موسیٰ و عمران ابن طلحہ رضی اللہ عنہ
۲۸۳	حضرت ابو مریم سلولی مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ	۲۷۲	محمد بن فضالہ بن انس بقول بعض محمد بن انس بن فضالہ رضی اللہ عنہ
۲۸۳	حضرت ابو مریم الغسانی رضی اللہ عنہ	۲۷۳	حضرت مجیصہ بن مسعود بن کعب انصاری اوسی رضی اللہ عنہ
۲۸۴	حضرت ابو اسماء رضی اللہ عنہا	۲۷۳	حضرت مدلوک ابوسفیان رضی اللہ عنہ
۲۸۴	ایک نامعلوم صحابی رضی اللہ عنہ	۲۷۳	حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ
۲۸۵	باب فضائل صحابیات رضی اللہ عنہن	۲۷۳	

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۳۰۶	قل حسین رضی اللہ عنہ	۲۸۵	بجتماعات و متفرقات
۳۰۷	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا	۲۸۵	بجتماعات
۳۰۹	حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بیان میں	۲۸۵	متفرقات ..... ام سلیطہ رضی اللہ عنہا
۳۱۲	حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی وفات	۲۸۵	ابلیہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ
۳۱۳	فضائل ازواج مطہرات امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن	۲۸۶	حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ
۳۱۳	فضائل مجملہ	۲۸۶	حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہ
۳۱۴	فضائل ازواج مطہرات مفصلہ	۲۸۷	حضرت ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ
۳۱۴	ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	۲۸۷	ام کلثوم زوجہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ
۳۱۵	ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	۲۸۷	حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ
۳۱۷	ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا	۲۸۷	ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ
۳۱۸	ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۲۸۷	حضرت سبیحہ غامدیہ بقول بعض آمنہ رضی اللہ عنہا
۳۱۸	ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۲۸۸	حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ
۳۲۰	ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا		
۳۲۱	ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا	۲۸۸	حضرت سلامہ بنت معقل رضی اللہ عنہ
۳۲۱	عالیہ بنت ظبیان	۲۸۹	حضرت سمیہ ام عمار رضی اللہ عنہ
۳۲۱	قتیلہ کندیہ	۲۸۹	حضرت خنساء بنت خدام رضی اللہ عنہ
۳۲۲	ام المؤمنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا	۲۸۹	حضرت صفیہ بنت عبداللہ رضی اللہ عنہ
۳۲۲	ذیل ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن	۲۹۰	قتیلہ رضی اللہ عنہا
		۲۹۰	حضرت عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ
		۲۹۱	حضرت فاطمہ بنت اسد ام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
		۲۹۱	حضرت صفیہ بنت حی ام المؤمنین رضی اللہ عنہا
		۲۹۲	حضرت ام اسحاق رضی اللہ عنہا
		۲۹۲	فضائل اہل بیت اور وہ حضرات جو صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں
		۲۹۲	فضائل امت و قبائل و مقامات و ازمنہ و حیوانات
		۲۹۲	فضائل اہل بیت مجمل و مفصل
		۲۹۲	فصل ..... مجمل فضائل کے بیان میں
		۲۹۶	فضائل اہل بیت مفصل ..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ
		۲۹۸	فضائل حضرت حسین رضی اللہ عنہ
		۳۰۰	فضائل حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حضرات شیخین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان

۳۶۰۸۷ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" عباس ترقی نے اپنے جزء میں عثمان بن سعید جمعی، محمد بن مہاجر ابو سعید (خادم حسن) کی سند سے روایت نقل کی ہے کہ حسن فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔ پھر وہ شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ابوبکر! لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ کو اس کا علم کیسے ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر فرشتوں کے سامنے فخر کیا ہے اور جبریل امین نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو دو مرتبہ سلام بھی پیش کیا ہے جب کہ یہ فضیلت مجھے حاصل نہیں ہے۔ (رواہ ابن عساکر قال: مرسل جب کہ یہ حدیث موصوفاً بھی روایت کی گئی ہے)۔

فائدہ:..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ضروری فضیلت حاصل ہے چونکہ پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ امتیوں میں سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

۳۶۰۸۸ ابن عساکر نے ابوبکر بن منصور بن زریق ابوبکر خطیب ابوبکر عبد الرحمن بن عمر بن قاسم نرسی ابوبکر محمد بن عبد اللہ شافعی دارقطنی یوسف بن موسیٰ بن عبد اللہ مروزی سہیل بن ابراہیم جارودی ابو خطاب یحییٰ بن محمد صنعی عبد الواحد بن ابی عمر واسدی عطاء بن ابی رباح کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ؟ لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عمر بن خطاب اس شخص نے عرض کیا: آپ عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی ذات سے مقدم کیوں کر رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چند خصلتوں کی وجہ سے میں انھیں مقدم کر رہا ہوں چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر فرشتوں کے سامنے فخر کیا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فخر نہیں کیا۔ چونکہ جبریل امین نے عمر رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کیا ہے جب کہ جبریل نے مجھے سلام نہیں پیش کیا: چونکہ جبریل نے فرمایا تھا: یا رسول اللہ! عمر کے ذریعے اسلام میں شدت پیدا کی ہے اس لیے کہ عمر رضی اللہ عنہ جو کچھ کہتے ہیں وہ حق ہی حق ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قرآن مجید میں دو آیتوں میں تصدیق کی ہے حالانکہ میری تصدیق نہیں کی ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ اپنی بعض ازواج مطہرات سے ناراض ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم رسول اللہ ﷺ سے باز آ جاؤ ورنہ تمہارے متعلق ضرور اللہ قرآن مجید میں کوئی حکم نازل فرمادے گا۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ:

"عسی ربه ان یتلقن ان یتدلہ ازواجہ خیر امنکن"

ان کا رب تمہیں طلاق دے دے اور بدلہ میں تم سے بہتر عورتیں انہیں عطا فرما دے اور اس لیے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ازواج مطہرات کے پاس نیک و بد ہر طرح کا آدمی آتا ہے اگر آپ انہیں پردہ کرنے کا حکم دے دیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ "واذا سألتموهن متاعاً فاسئلوھن من وراء حجاب" جب تم ازواج مطہرات سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔

اس لیے بھی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا دل چاہتا ہے کہ آپ اگر مقام ابراہیم کو مصلیٰ (نماز پڑھنے کی جگہ) قرار دے دیں۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت میں یہ آیت نازل فرمائی ”واتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ“ چنانچہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور اعتقاد رکھے گا اس کی سزا وہی ہے جو افتراء ہاندھنے والے کی سزا ہوتی ہے۔

قال الخطیب کذا کان فی الاصل بخط الدارقطنی وقال الصبغی مضبوطا واحرجہ ابن مردویہ ۳۶۰۸۹..... سلیمان بن احمد یعقوب بن اسحاق فخری عباس بن بکر رضی اللہ عنہما عبد الواحد بن ابی عمر واسدی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل شخص کون ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا آپ اس طرح کہہ رہے ہیں حالانکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے سنا ہے۔ عمر سے افضل کوئی شخص نہیں جس پر سورج ضواء افشاں ہوتا ہو۔ رواہ الترمذی وقال: غریب لا نعرفہ الا من هذا الوجه ولس اسنادہ بذاک القامہ وراہ ابن ابی عاصم فی السنۃ والبخاری والدارقطنی فی الافراد والحاکم وتعقب و ابن عساکر وقال العقیلی فیہ عبد الرحمن ابن احنی محمد بن المنکدر لا یتابع علیہ ولا یعرف الا بہ وقال البزار: لا نعلمہ روى الا من هذا الوجه ولا نعلم حدیث عن ابن اخی محمد بن المنکدر سوى عبد اللہ بن داود الواسطی التمام قال فی المیزان: هو ہالک

۳۶۰۹۰..... حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے آپ ﷺ نے انھیں دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں اولین و آخرین بجز انبیاء و مرسلین کے اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں اے علی! انھیں مت خبر دو۔

رواہ الترمذی وخیمثمة فی العجائب وقال الترمذی غریب من هذا ابو جہ وقد روى هذا الحدیث عن علی من غیر هذا ابو جہ ورواہ خیمثمة و ابن شاہین فی السنۃ من طریق الحارث علی علی ورواہ ابن ابی عاصم فی السنۃ من طریق خطاب ابی خطاب کلام:..... حدیث کے آخری حصے پر کلام ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۹۶

۳۶۰۹۱..... ”مسند عمر رضی اللہ عنہ“ عبید اللہ بن عمری کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی راستے سے گزر رہے تھے اچانک آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک مرد کسی عورت کے ساتھ باتیں کر رہا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے کوڑا لے کر اس شخص پر چڑھائی کر دی اس شخص نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ تو میری بیوی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اٹھے اور چل پڑے راستے میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی اور ان سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا: حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ تو مرلی (مرد) ہیں لہذا آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو ایک حدیث سناتا ہوں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک سنادی آواز لگائے گا کہ اس امت کا کوئی شخص ابو بکر و عمر سے قبل نامہ اعمال اٹھانے کی جسارت نہ کرے۔

رواہ ابن عساکر والاصبہانی فی الحجۃ وفيه الفضل بن جبین عن داود بن الزبرقان وهما ضعيفان ۳۶۰۹۲..... ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد از وفات (چار پائی پر رکھے ہوئے تھے اور چادر سے آپ کا جسد اطھر ڈھانپا ہوا تھا آپ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھائے جانے سے قبل لوگ دعائیں کرتے اور نماز پڑھتے تھے ایک ایک حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے نزول رحمت کے کلمات کہے۔ (مثلاً فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے) اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں کہ مجھے آپ کے نامہ اعمال سے زیادہ اس کے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ سے ملنا پسند ہو۔ بخدا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ملا دے گا چونکہ میں نے اکثر اوقات رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ابو بکر اور عمر چلے میں ابو بکر اور عمر داخل ہوئے میں ابو بکر اور عمر باہر نکلے بلاشبہ اللہ تعالیٰ آپ کو

ضروران دونوں کے ساتھ ملا دے گا۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و النسائی و ابن ماجہ و ابن جریر و ابو عوانہ و خشیش و ابن ابی عاصم و الحاکم  
۳۶۰۹۳ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابو بکر ہیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد  
رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن ماجہ و العدنی و ابو نعیم فی الحلبة

۳۶۰۹۴ ... "ایضاً" محمد بن حنفیہ کی روایت ہے کہ میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں  
سب سے افضل کون ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا: ان کے بعد کون افضل ہے؟ فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ پھر  
مجھے خوف ہوا کہ میں پوچھوں کہ پھر کون افضل ہے اور وہ فرمادیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ افضل ہیں البتہ میں نے کہا: اے ابا جان پھر آپ افضل ہیں  
آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں۔ رواہ البخاری و ابو داؤد و ابن ابی عاصم و خشیش و ابو نعیم فی الحلبة  
۳۶۰۹۵ ... "ایضاً" ابو جنتر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: خیر دار! نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت  
میں سب سے افضل ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں ایک شخص نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تو اہل بیت ہیں ہمارا  
موازنہ کوئی نہیں کرتا۔ رواہ ابو نعیم فی الحلبة

۳۶۰۹۶ ... "ایضاً" زید بن وہب کی روایت ہے کہ سوید بن غفلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آ کر عرض کیا اے  
امیر المؤمنین میں ایک جماعت کے پاس سے گزرا جو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا اچھے الفاظ میں تذکرہ نہیں کر رہے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فوراً  
اٹھے اور منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور ذی روح کو پیدا فرمایا: ان دونوں حضرات سے صرف مومن ہی  
محبت کرتا ہے اور ان سے بغض اور ان کی مخالفت صرف بد بخت اور سرکش ہی کرتا ہے ان دونوں حضرات کی محبت قربت خداوندی کا باعث ہے اور  
ان سے بغض رکھنا بد بختی ہے بھلا لوگوں کو کیا ہوا جو رسول اللہ ﷺ کے بھائیوں و زیروں صاحبین قریش کے سرداروں اور مسلمانوں کے ابویں کا  
تذکرہ کرتے ہیں؟ جو شخص بری نظر سے ان کا تذکرہ کرے گا میں اس سے بری الذمہ ہوں اور اس پر سزا ہوگی۔ رواہ ابو نعیم فی الحلبة  
۳۶۰۹۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالی دیتا اور پھر اسے کبھی بھی تو بہ کی توفیق نصیب ہو۔

رواہ ابن عساکر  
۳۶۰۹۸ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اس امت میں سب سے افضل ہیں اور پھر تم میں سے جو افضل ہے اسے  
اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد و الاصبہانی فی الحجۃ  
۳۶۰۹۹ ... جعفر بن محمد اپنے والد اور دادا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں  
بیٹھا ہوا تھا ایک ایک طرف سے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نمودار ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! یہ دونوں گذشتہ و آئندہ انبیاء مرسلین کے  
علاوہ اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں۔

۳۶۱۰۰ ... عبد خیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے پہلے جنت میں  
کون داخل ہوگا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! کیا یہ حضرات آپ سے قبل جنت میں  
داخل ہوں گے؟ فرمایا: جی ہاں قسم اس ذات کی جو دانے کو پھاڑتی ہے اور جان کو پیدا کرتی ہے۔ بلاشبہ وہ دونوں حضرات جنت کے پھل کھاتے  
ہوں گے اس کا پانی پیتے ہوں گے اور اس کے پچھونوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے جب کہ میں غمزہ و پریشان حساب کے لیے کھڑا ہوں گا  
اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے پہلے جھڑالے کر جانے والے میں اور معاویہ ہوں گے۔ رواہ العساکری و الاصبہانی فی الحجۃ و ابن عساکر

۳۶۱۰۱ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ  
کے ساتھ کھڑا ہوگا اور جہاں ابو بکر رضی اللہ عنہ جاتا چاہیں گے وہ بھی ان کے ساتھ جائے گا اور جو شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرے گا وہ  
بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلے گا جس شخص نے عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کی وہ بھی ان کے ساتھ ہوگا اور جس نے ان لوگوں کے

ساتھ محبت کی وہ بھی جنت میں ان کے ساتھ ہوگا۔ رواہ العشاری

۳۶۱۰۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ سب سے آگے ہیں ان کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں جب کہ عمر رضی اللہ عنہ تیسرے نمبر پر ہیں جب کہ ہمیں فتنہ نے گھیر لیا اور یہ فتنہ بدستور رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا سو جس شخص نے مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دی اس پر اتر ارباند ہونے والے کی جد جاری کی جائے گی جو کوڑوں اور اسقاط شہادت کی صورت میں ہو سکتی ہے۔ رواہ الخطیب فی تلخیص المشاہبہ

۳۶۱۰۳۔ ابن شہاب عبد اللہ بن کثیر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں اگر میں چاہوں تو تمہارے لیے تیسرے کا بھی نام لے سکتا ہوں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت نہ دے ورنہ میں اسے سخت کوڑے لگاؤں گا غنقریب آخری زمانے میں ایک قوم آئے گی جو بظاہر میری محبت کا دم بھرتی ہوگی اور میرے شیعان کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتی ہوگی حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بدتر بندے ہوں گے جو کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتے ہوں گے چنانچہ ایک سائل آیا اور رسول کریم ﷺ سے سوال کیا اسے رسول کریم ﷺ نے عطا فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے عطا فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے عطا فرمایا پھر اس شخص نے رسول کریم ﷺ سے مطالبہ کیا کہ اس عطیہ میں برکت کے لئے دعائیں فرمائیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے اس میں برکت کی بکری نہیں ہوگی حالانکہ تمہیں یا تو نبی نے عطا کیا ہے یا صدیق نے عطا کیا ہے یا شہید نے عطا کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۰۴۔ سلیمان بن یزید، ہرم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور آپ ﷺ کی ران میری ران پر تھی یکا یک مسجد کے پچھلے حصے سے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے آپ ﷺ نے نظر عمیق سے ان کی طرف دیکھا پھر مبارک جھکا لیا اور میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے؟ یہ دونوں سوائے انبیاء و مرسلین کے باقی تمام اولین و آخرین کے ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں۔ اور یاد رکھو اس کی انہیں خبر مت دو۔ رواہ ابو بکر فی الغیلا نیات

۳۶۱۰۵۔ زر بن حبیش کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سوائے انبیاء و مرسلین کے باقی تمام اولین و آخرین کے ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں۔ اے علی رضی اللہ عنہ جب تک یہ زندہ رہیں اس کی خبر انہیں مت کرو۔ رواہ ابو بکر

۳۶۱۰۶۔ ابو معتمر کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دونوں حضرات ان ستر (۷۰) لوگوں کی جماعت میں شامل ہوں گے جو قیامت کے دن محمد عربی ﷺ کے ساتھ اللہ عزوجل کی طرف آگے بڑھیں گے موسیٰ علیہ السلام نے ان دونوں کو اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا جب کہ یہ دونوں محمد ﷺ کو عطا کیے گئے۔

رواہ ابن المنذر و ابن امی حاتم و حسنہ فی فضائل الصحابة و الدینوری و ابو طالب العشاری فی فضائل الصدیق و ابن مردویہ

۳۶۱۰۷۔ علی بن حسین کی روایت ہے کہ بنی ہاشم کے ایک لڑکے نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا جب آپ رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے واپس لوٹ رہے تھے۔ اے امیر المؤمنین میں نے جمعہ کے دن آپ کو خطبہ دیتے سنا اور آپ فرما رہے تھے یا اللہ! ہماری اس طرح سے اصلاح فرما جس طرح تو نے خلفائے راشدین کی اصلاح فرمائی ہے؟ فرمایا تو بتا دیجئے کہ خلفائے راشدین کون لوگ ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبانے لگیں پھر گویا ہوئے وہ ابو بکر و عمر ہیں جو کہ آئمہ ہدی شیوخ الاسلام اور رسول اللہ کے بعد مہتدی بھیما ہیں جو بھی ان کی اتباع کرے گا اسے سیدھی راہ کی ہدایت مل جائے گی جو ان کی اقتداء کرے گا وہ رشد تک پہنچ جائے گا جو شخص ان کا تمسک۔ (سہارا) کرے گا وہ حزب اللہ میں سے ہوگا جب کہ حزب اللہ۔ (اللہ کا لشکر) ہی فلاح پانے والا ہے۔

رواہ الا الکافی و ابو طالب العشاری فی فضائل الصدیق و نصر فی الحجۃ

۳۶۱۰۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں سے جو شخص نمودار ہوگا وہ اہل جنت میں سے ہے چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے ہم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی بشارت کی مبارکبادی پیش کی رسول کریم ﷺ نے پھر فرمایا:

یہاں سے جو شخص نمودار ہوگا وہ بھی اہل جنت میں سے ہوگا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے ہم نے انھیں بھی مبارک باد پیش کی رسول کریم ﷺ نے پھر فرمایا: یہاں سے جو شخص نمودار ہوگا وہ اہل جنت میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے علی کر سکتے ہو۔ چنانچہ (ایک بار پھر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے۔ رواہ ابن النجار

۳۶۱۰۹..... "مسند حذیفہ بن الیمان" ربعی بن حراش کی روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ میں ایک قوم کو معلم بنا کر لوگوں میں بھیجوں جو انھیں سنت کی تعلیم دے جس طرح کہ عیسیٰ بن مریم نے اپنے حواریوں کو بنی اسرائیل میں بھیجا تھا کسی نے آپ ﷺ سے عرض کیا: ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے آپ انھیں لوگوں کے پاس تعلیم کے لیے نہیں بھیجتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ان سے بے نیاز نہیں ہوں چنانچہ دین کے معاملہ میں ان کا مقام ایسا ہی ہے جیسا کہ سر کا مقام جسد میں ہوتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۱۰..... ابو اروی دوسی کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ایک طرف سے نمودار ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے ان دونوں کے ساتھ تقویت بخشی۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد و ابن عساکر و ابن النجار

۳۶۱۱۱..... ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت رکھی گئی مگر میرا پلڑا جھک گیا پھر میری جگہ ابو بکر رکھا گیا۔ (امت کے مقابلہ میں) ان کا پلڑا بھی جھک گیا پھر عمر کو ان کی جگہ رکھا گیا اور ان کا پلڑا بھی جھک گیا۔ پھر ترازو اٹھالیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۱۲..... حضرت ابو برداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے آگے آگے چل رہا تھا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یوں آگے چلا دیکھ کر اپنے پاس بلایا اور فرمایا اے ابو برداء! کیا تم ان کے آگے چلتے ہو جو تم سے افضل ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہیں: فرمایا: ابو بکر و عمر انبیاء مرسلین کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ سے افضل کوئی شخص نہیں جس پر سورج طلوع ہوتا ہو۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۱۳..... عبد اللہ بن ابی اوفی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دائیں بائیں بیٹھنے کی جگہیں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کے لیے مخصوص تھیں جب یہ دونوں حضرات موجود نہ ہوتے ان جگہوں میں کوئی نہیں بیٹھتا تھا۔ رواہ ابن عساکر  
کلام:..... حدیث پر کلام کیا گیا ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۱۰

۳۶۱۱۴..... عبد العزیز بن عبد المطلب اپنے والد اور دادا عبد اللہ بن حطب سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے جب آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف دیکھا تو فرمایا: یہ سماعت و بصارت کا مقام رکھتے ہیں..... ایک روایت میں ہے کہ ابو بکر و عمر میرے لیے ایسا مقام رکھتے ہیں جیسا کہ کان اور آنکھیں سر میں۔ رواہ ابو نعیم و ابن عساکر

۳۶۱۱۵..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد میری امت میں سب سے افضل ابو بکر و عمر ہیں اے علی انھیں مت خبر کرو۔ رواہ الدیلمی

۳۶۱۱۶..... حضرت ابو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سہارا لیے ہوئے باہر تشریف لائے باہر ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا استقبال کیا آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ کیا تم ان دونوں شیخیں سے محبت کرتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں فرمایا: ان سے محبت کرو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۲۴۳ و الموضوعات ۳۲۴/۱۔

۳۶۱۱۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوئے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو ماریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دیکھا تو اس پر آپ ﷺ سے



ناراضگی کا اظہار کیا آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر حرام ہے کہ میں اس کے ساتھ ہاتھ لگاؤں پھر فرمایا: اے حفصہ! کیا میں تمہیں ایک بشارت نہ دوں؟ عرض کیا: جی ہاں ضرور میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد امر خلافت کے متولی ابو بکر ہوں گے اور ابو بکر کے بعد تمہارے ابو (عمر رضی اللہ عنہ) ہوں گے۔ اس خوشخبری کو پوشیدہ رکھنا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۱۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم دونوں کی مثال فرشتوں میں بھی ہے اور انبیاء میں بھی؟ اے ابو بکر فرشتوں میں تمہاری مثال میکائیل جیسی ہے چنانچہ وہ رحمت لے کر نازل ہوتے ہیں انبیاء میں تمہاری مثال ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ جب ان کی قوم نے ان کے ساتھ برا سلوک کیا تو آپ نے فرمایا ”من تبعنی فانہ من و من عصانی فانک عفور رحیم“ جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی بلاشبہ تو بخشے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے عمر رضی اللہ عنہ فرشتوں میں تمہاری مثال جبریل جیسی ہے جو اللہ تعالیٰ کید شمنوں پر تنگی شدت اور عذاب نازل کرتے ہیں اور انبیاء میں تمہاری مثال نوح علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے فرمایا: ”رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا“ اے میرے رب زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ۔ رواہ ابن عدی و ابن عساکر

۳۶۱۱۹..... عطاء ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے چار وزراء کے ذریعے میری تائید فرمائی ہے ہم نے عرض کیا وہ چار کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: دو اہل آسمان میں سے ہیں اور دو اہل زمین میں سے ہم نے عرض کیا: اہل آسمان میں سے یہ دو کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: جبریل و میکائیل ہم نے عرض کیا: اہل زمین میں سے یہ دو کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما۔ رواہ الخطیب و ابن عساکر و قال تفرہ بروایۃ محمد بن مجیب

۳۶۱۲۰..... وہب، عطاء، لیث، مجاہد کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے دو وزیر اہل آسمان میں سے ہیں اور دو وزیر اہل زمین میں سے ہیں اہل آسمان میں سے ہیں اہل آسمان میں سے ہیں اور دو وزیر اہل زمین میں سے ہیں میرے دو وزیر ابو بکر و عمر ہیں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۱۹۹۷، ضعیف الجامع: ۱۹۷۲۔

۳۶۱۲۱..... لیث مجاہد سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے اہل آسمان اور اہل زمین میں سے دو وزراء ہوتے ہیں چنانچہ اہل آسمان میں سے میرے دو وزراء جبریل و میکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے دو وزراء ابو بکر و عمر ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: اللہ کا رسول افضل ہے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جب صالحین کا شمار کیا جائے تو ابو بکر کو لے لو اس شخص نے عرض کیا: پھر کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جب مجاہدین کا شمار کیا جائے تو عمر رضی اللہ عنہ کو لے آؤ پھر فرمایا: میں جہاں بھی جاؤں عمر میرے ساتھ ہوتے ہیں اور میں عمر کے ساتھ ہوتا ہوں وہ جہاں بھی جائیں جس شخص نے عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ رواہ العقیلی و ابن مردویہ و ابن عساکر

۳۶۱۲۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو کسی ضروری کام کی خاطر بھیجنا چاہا جب کہ ابو بکر آپ کے دائیں طرف بیٹھے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ بائیں طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے ان دونوں۔ (ابو بکر و عمر) میں سے کسی کو کیوں نہیں بھیجا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں انھیں کیسے بھیجوں حالانکہ دین کے معاملہ میں ان کا ایسا ہی مقام ہے جیسا کہ کانوں اور آنکھوں کا سر میں مقام ہے۔

رواہ ابن النجار

۳۶۱۲۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان چلتے ہوئے مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا: ہم جنت میں اسی طرح داخل ہوں گے۔ رواہ ابن النجار

۳۶۱۲۵..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتے ہیں حتیٰ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو بھی برا بھلا کہہ دیتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم اس سے تعجب کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عمل منقطع ہوا ہے اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ ان کا اجر و ثواب منقطع نہ ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۶..... میمون بن مہران ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کسی اہم کام کے لیے ایک شخص کو بھیجنا چاہا جب کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے دائیں اور بائیں بیٹھے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ ان دو میں سے کسی کو کیوں نہیں بھیجتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں انھیں کیسے بھیجوں حالانکہ دین میں ان کا ایسا ہی مقام ہے جیسا کہ سر میں کانوں اور آنکھوں کا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۷..... نافع کی روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ آپ عبد اللہ بن مسعود کی اچھی تعریف کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس سے کس چیز نے منع کیا ہے؟ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ قرآن مجید چار اشخاص سے حاصل کروہ عبد اللہ بن مسعود سالم مولیٰ ابو حذیفہ ابی بن کعب اور معاذ بن جبل پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان کو لوگوں میں اس طرح بھیجوں جس طرح کہ عیسیٰ بن مریم نے حورایوں کو بھیجا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو کیوں نہیں بھیجتے، حالانکہ وہ علم و فضل میں سب سے آگے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا میرے یہاں ایسا ہی مقام ہے جس طرح سر میں کان اور آنکھ کا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات (بھائی بندے) قائم کی اسی دوران آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ یکا یک دونوں حضرات ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے نمودار ہوئے رسول کریم ﷺ نے دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں سوائے انبیاء و مرسلین کے تمام اولین و آخرین ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں اے علی اس کی انھیں خبر مت کرو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۲۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے قیامت کے دن بہت ساری اقوام لائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑی کی جائیں گی پھر انھیں دوزخ میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا دیکھتے ہی دیکھتے دوزخ کے فرشتے انھیں آڑے ہاتھوں پکڑ لیں گے دوزخ کے قریب تر کر دیئے جائیں گے حتیٰ کہ مالک فرشتہ۔ (دار وندہ جہنم) انھیں پکڑنے کا اردو کرے گا اسی دوران اللہ تعالیٰ رحمت کے فرشتوں کو حکم دے گا کہ انھیں واپس کر دو فرشتے انھیں واپس کر دیں گے اور وہ طویل مدت تک اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندو! تمہارے گزشتہ گناہوں کی وجہ سے میں نے تمہیں دوزخ میں داخل ہونے کا حکم دیا تھا اور دوزخ تمہارے اوپر واجب بھی ہو چکی تھی میں نے تمہیں واپس کیا ابو بکر و عمر سے محبت کرنے کی وجہ سے میں نے تمہارے گناہ تمہیں معاف کر دیئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے آپ کے دائیں طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ اور بائیں طرف عمر رضی اللہ عنہ تھے آپ نے فرمایا: قیامت کے دن ہمیں اسی طرح اٹھایا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان تشریف لائے پھر آپ ﷺ سے فرمایا: ہماری موت بھی اس طرح ہوگی ہم دفن بھی اس طرح کیے جائیں گے اور جنت میں بھی اسی طرح داخل ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۲..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان میں دو فرشتے ہیں ان میں سے ایک سختی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا نرمی کا حالانکہ وہ دونوں درستی پر ہیں ایک جبرئیل ہیں اور دوسرے میکائیل ہیں اور دو انبیاء ہیں ایک نرمی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا سختی کا ان میں سے ہر ایک مصیب (درستی پر) ہے۔ چنانچہ وہ ایک ابراہیم علیہ السلام ہیں اور دوسرے نوح علیہ السلام ہیں میرے دو صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک نرمی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا سختی کا اور وہ ابو بکر و عمر ہیں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع: ۴۰۰۰۔

۳۶۱۳۳..... عبد اللہ بن یسار کندی، حضرت عبد اللہ بن عمرو کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں

اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ مردوں کو سرزمین کے مختلف بادشاہوں کی طرف بھیجوں جو انہیں اسلام کی دعوت دیں جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم نے اپنے حواریوں کو بھیجا تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ ابو بکر و عمر کو کیوں نہیں بھیجتے حالانکہ وہ افضل و اعلیٰ ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ان سے بے نیاز نہیں ہوں دین میں ان کا مقام ایسا ہی ہے جیسا کہ کان اور آنکھ کا مقام ہیر میں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۴..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ بدر کی موقع پر ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابو بکر فرشتوں میں تمہاری مثال میکائیل علیہ السلام جیسی ہے اور اے عمر فرشتوں میں تمہاری مثال جبرائیل جیسی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۵..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو نے سے تمہارے اوپر ایک شخص نمودار ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا۔ چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے پھر فرمایا: اس کو نے سے ایک شخص جو اہل جنت میں سے ہوگا تمہارے اوپر نمودار ہوگا چنانچہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے۔ رواہ ابن عدی و ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۶۵۲۳۔

۳۶۱۳۶..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر گزشتہ رات میں نے اپنے آپ کو خواب میں ایک کنویں پر دیکھا میں نے اس کنویں سے ایک یا دو ڈول پانی کے نکالے اے ابو بکر پھر تم پانی نکالنے کے لیے آگے اور تم نے بھی ایک دو ڈول نکالے بلاشبہ تمہارے اندر قدرے کمزوری تھی اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمائے پھر عمر آئے اور انہوں نے پانی نکالنا شروع کیا حتیٰ کہ ڈول کی حالت ہی بدل گئی اور لوگوں نے کنویں کا منڈیر ڈھانپ لیا اے ابو بکر اس کی تعبیر دو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے بعد امر خلافت کی ذمہ داری میں سنبھالوں گا پھر عمر رضی اللہ عنہ سنبھالیں گے آپ نے فرمایا: فرشتے نے بھی اس کی تعبیر اسی طرح دی ہے۔

رواہ ابو نعیم فی فضائل الصحابة و ابن عساکر

۳۶۱۳۷..... عبدالرحمن بن غنم کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ بنو قریظہ کی طرف چلے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ اسلام میں داخل ہونے کے لیے حریص ہیں اگر آپ کو دنیا میں اچھی اور خوبصورت حالت میں دیکھ لیں؛ را آپ اس جوڑے کو دیکھ لیں جو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو ہدیہ کیا ہے آپ سے پہن لیں تاکہ مشرکین آپ کو آج اچھی حالت میں دیکھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا! میں ایسا کروں گا بشرطیکہ اگر آپ دونوں کسی ایک امر پر اتفاق کر لیں میں تمہارے مشورہ کی کبھی بھی نافرمانی نہیں کروں گا میرے رب تعالیٰ نے تم دونوں کی مثال بیان فرمائی ہے چنانچہ فرشتوں میں تمہاری مثال جبرائیل میکائیل جیسی ہے چنانچہ ابن خطاب کی مثال جبرائیل جیسی ہے اللہ تعالیٰ نے جس امت کو بھی تباہ کرنا چاہا تو اسے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے تباہ کیا انبیاء میں ان کی مثال نوح علیہ السلام جیسی ہے چونکہ انہوں نے فرمایا تھا: "رب لاتسدر علی الارض من الکافرین دیارا" اے میرے رب زمین پر کافروں کا کوئی گھر باقی نہ چھوڑ۔ اور ابن ابی قحافہ کی مثال فرشتوں میں میکائیل جیسی ہے چونکہ وہ اہل زمین کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور انبیاء میں ان کی مثال ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے چونکہ انہوں نے فرمایا تھا: فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم جس نے تیری پیروی کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بلاشبہ تو بخشے والا ہے اور مہربان ہے سو اگر تم دونوں کسی ایک نکتہ پر میرے لیے اتفاق کرو میں تمہارے مشورہ کے خلاف نہیں کروں گا لیکن مشورہ کی رو سے تمہارے اپنے انداز میں جیسے جبرائیل و میکائیل نوح اور ابراہیم۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی اس بھلائی پر وفات ہوئی جس پر کسی بھی نبی کی وفات ہوتی ہے پھر بار

خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اٹھانا پڑا انہوں نے آپ ﷺ کی سنت کے مطابق ذمہ داری کو نبھایا پھر خیر و بھلائی پر ابو بکر رضی اللہ عنہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے بار خلافت اپنے کاندھوں پر اٹھایا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عمل اور سنت کے مطابق ذمہ داری نبھائی پھر بھلائی پر ان کی وفات ہوئی اور وہ نبی کریم ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کے سب سے افضل

فرشتے۔ رواہ ابن عساکر و ابن ابی شیبہ

۳۶۱۳۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہیں سنا کہ ابو بکر و عمر اس امت کے نبی کے بعد سب سے افضل ہیں۔ رواہ ابن عساکر و قال المحفوظ موقوف

۳۶۱۴۰... "ایضاً" حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس شخص نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو فضیلت دی گویا اس نے مہاجرین و انصار پر عیب لگایا اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن و تشنیع کی حضرت علی کرم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دے اس نے میرے اور رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حق کا انکار کیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۴۱... ابو حنیفہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس انہی کے گم میں داخل ہوا میں نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے بعد اس سب سے افضل آدمی! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے ابو حنیفہ رک جاؤ کیا میں تمہیں رسول کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل شخص کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ ابو بکر و عمر ہیں۔ اسے ابو حنیفہ میری محبت اور ابو بکر و عمر کا بغض کسی مؤمن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتا، اور میرا بغض اور ابو بکر و عمر کی محبت بھی کسی مؤمن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتی۔ رواہ الصائغ فی المناقب و الطبرانی فی الاوسط و ابن عساکر

۳۶۱۴۲... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس امت میں سے سب سے پہلے جنت میں ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر داخل ہوں گے جب کہ میں معاویہ کے ساتھ حساب و کتاب میں حصہ اہوں گا۔

رواہ العقیلی و قال غیر محفوظ و ابن عساکر و فیہ اصبح ابو بکر الشیانی مجہول و رواہ ابن الجوزی فی الوہیات

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التزییہ ۳۹۰۱-۳۹۱۰ و المتناہیہ ۳۱۶۔

۳۶۱۴۳... علقمہ کی روایت ہے کہ ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ لوگ مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں سوا گراس کے متعلق میں تقدم کر جاتا تو اس میں ضرور معاقبت کرتا لیکن میں تقدیم سے قبل عقوبت کو ناپسند کرتا ہوں۔ میرے اس مقام کے بعد جس نے کچھ کہا وہ مفتری ہے اور اس کی مزا وہی ہوگی جو کسی مفتری کی ہو سکتی ہے چنانچہ رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابو بکر و عمر ہیں پھر ان کے بعد ہمارے درمیان فتنے پیدا ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ جیسے چاہے ان کے متعلق فیصلہ فرمائے۔

رواہ ابن ابی عاصم و ابن شاہین و الا لکانی جمیعاً فی السنة و الغازی فی فضائل الصدیق و الاصبہانی فی الحجۃ و ابن عساکر

۳۶۱۴۴... حمدانی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے ابوالحسن رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہی ہے جس کے متعلق ہم شک نہیں کر سکتے الحمد للہ وہ ابو بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے ابوالحسن پھر کون افضل ہے؟ فرمایا: وہی ہے جس کے متعلق ہم شک نہیں کر سکتے الحمد للہ وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

رواہ ابن شاہین

۳۶۱۴۵... سوید بن غنفلہ کہتے ہیں ایک مرتبہ کچھ لوگوں کے پاس سے میرا گذر ہوا جو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کر رہے تھے اور ان کی تنقیص سے اپنی زبانوں کو آلودہ کر رہے تھے فوراً میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو ان دونوں کے متعلق بجز ذکر خیر اور حسن جمیل کے کوئی اور بات دل میں چھپاتے رکھے وہ دونوں رسول کریم ﷺ کے بھائی اور وزیر ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے گئے اور فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا لوگوں کو کیا: جو قریش کے سرداروں مسلمانوں کے ابوین کے متعلق لب کشائی کرتے ہیں جس سے میں سراسر بری الذمہ ہوں جو یہ کہتے ہیں میں اس سے بیزار ہوں ان کی چہ گویاں پر عذاب و سزا ہے قسم اس ذات کی جو اے نبی پھارتا ہے اور ذی روح کو پیدا کرتا ہے ان دونوں سے وہی محبت کرتا ہے جو پرہیزگار مؤمن سے ان سے بغض و عنادوت وہی رکھتا ہے جو فاجر و باک بونے والا ہے چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ صدق و فاء کے ساتھ رسول کریم ﷺ کی محبت میں۔ امر بامعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہے برائی کے مرتکبین و سزا میں دیتے رہے وہ سب موافق رسول کریم ﷺ کی رائے سے تیار و تیار نہیں کرتے تھے رسول اللہ ﷺ بھی ان کی رائے کو ترجیح دیتے تھے ان جیسی محبت نہیں رہتی رسول کریم ﷺ نے ان سے

رخصت ہوئے تو ان دونوں سے راضی تھے اور لوگ بھی ان سے راضی رہے پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز کی تولیت قبول فرمائی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلا لیا تو مسلمانوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ منتخب کیا کچھ لوگوں نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کیا جب کہ زکوٰۃ و خلافت دونوں آپس میں باہمیت رکھتی ہیں۔ بنی عبدالمطلب میں پہلا شخص میں ہوں جس نے خلافت کے لیے ابو بکر کو منتخب کیا بخدا وہ زندہ رہنے والوں میں سب سے افضل تھے میرے دل میں ان کی رافت و رحمت ہے میں انھیں ورع و تقویٰ میں سب سے آگے سمجھتا ہوں اور اسلام لانے میں سب سے مقدم سمجھتا ہوں رسول کریم ﷺ نے رافت و رحمت کے اعتبار سے انھیں میکائیل کے ساتھ تشبیہ دی ہے جب کہ غفور دراز اور رحمت و وقار کے اعتبار سے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دی ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ ت رسول کو اپنا رکھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض کر لی۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔ پھر ان کے بعد باخلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھایا چنانچہ امر خلافت میں لوگوں سے مشورہ لیا جب کہ کچھ لوگ رضامند تھے اور کچھ ناخوش تھے جب کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو رضامند تھے اللہ کی قسم عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ ناخوش لوگ خوش نہیں ہو گئے عمر رضی اللہ عنہ نے امر خلافت کو نبی کریم ﷺ و ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیچ پر استوار رکھا عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں کے نقش قدم پر اسی طرح چلے جس طرح پچھیر اپنی ماں کے پیچھے چلتا ہے بخدا زندہ رہنے والوں میں سب سے افضل تھے رفیق و رحیم تھے ظالم کے خلافت مظلوم کی مدد کرتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر حق کو جاری و ساری کیا حتیٰ کہ ہم سمجھتے تھے کہ آپ کی زبان پر فرشتہ نطق کرتا ہے آپ کے اسلام لانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی عزت و دو بالا کیا آپ کی ہجرت سے دین کو قوت ملی اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دی اور منافقین کے دلوں میں ان کا رعب ڈال دیا رسول کریم ﷺ نے دشمنوں پر غیظ و غضب کے اعتبار سے آپ نے جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دی دو ٹوک رویہ اور شدت مزاج کے اعتبار سے نوح علیہا السلام کے ساتھ تشبیہ دی تم میں سے کون ہے جو ان جیسا ہو ان کی پہنچ تک کسی کی رسائی بجز ان کی محبت کا دم بھرنے کے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کے جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے ان سے بغض و عداوت رکھی اس نے مجھ سے بغض و عداوت رکھی میں اس سے بری الذمہ ہوں اگر میں تقدم کر چکا ہوتا ان کے معاملہ میں تو میں اس پر سخت معاقبت کرتا ابذا میرے اس مقام کے علاوہ اگر کسی نے کچھ اور نظریہ رکھا اس کی وہی سزا ہے جو کسی افتراء باندھنے والے کی ہو سکتی ہے خبردار انہی کریم ﷺ کے بعد اس امت کے سب سے افضل افراد ابو بکر و عمر ہیں۔ پھر کون افضل ہے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے میں یہی بات کہتا ہوں اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی مغفرت کرے۔ رواہ حیشہ والالکاسی و ابوالحسن علی بن

احمد بن اسحاق البغدادی فی فضائل ابی بکر و عمر و الشیرازی فی الالقباب و ابن مندہ فی تاریخ اصیہان و ابن عساکر

۳۶۱۳۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ دل میں نرم گوشہ رکھنے والے اور بردبار تھے عمر رضی اللہ عنہ مخلص اور اللہ تعالیٰ کے لیے خیر خواہی چاہنے والے تھے ہم محمد ﷺ کے اصحاب تھے اور کثیر تعداد میں تھے۔ بخدا، ہم سمجھتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے سیکندہ نازل ہو رہی ہے اور ہم دیکھتے تھے کہ شیطان عمر رضی اللہ عنہ سے ہیبت کھاتا ہے چہ جائے کہ شیطان آپ رضی اللہ عنہ کو خطا کا حکم دے جسے وہ کر گزریں۔

رواہ ابو القاسم بن بشران فی امالیہ

۳۶۱۳۷۔ ابن حنفیہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی نے فرمایا: ابو بکر میں نے عرض کیا: پھر کون؟ فرمایا پھر عمر رضی اللہ عنہ افضل ہیں میں نے عرض کیا: پھر آپ افضل ہیں؟ فرمایا:

میں تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں میرے حسنات بھی ہیں سینات بھی ہیں اللہ تعالیٰ جیسا چاہے فیصدہ کرے۔ رواہ ابن بشران

۳۶۱۳۸۔ "مسند انس" ثابوت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل آسمان میں

میرے دو وزراء ہیں جبرائیل و میکائیل اور دو وزراء اہل زمین میں سے ہیں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۳۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو فرمایا: یہ

دونوں اولین و آخرین ادھیڑ اہل جنت کے سردار ہیں اے علی اس کی خبر انھیں مت کرو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۴۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب خلافت کی ذمہ داری قبول فرمائی تو ایک شخص نے آپ

سے کہا: اے امیر المؤمنین! مہاجرین و انصار نے آپ کو چھوڑ کر کس طرح ابو بکر کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی حالانکہ آپ منقبت میں اکرم و اعلیٰ ہیں اور سبقت میں اقدم ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: بخدا! اگر مؤمنین اللہ تعالیٰ کی پناہ میں نہ ہوتے میں تمہیں قتل کر دیتا اگر تو زندہ رہا ضرور جرم کا مرتکب ہوگا تیرا ناس ہو ابو بکر مجھ سے چار چیزوں میں آگے بڑھ گئے ہیں رفاقت غار سبقت ہجرت میں صفحہ سنی میں ایمان لایا جب کہ ابو بکر کبر سنی میں ایمان لائے اور اقامت نماز میں مجھ سے آگے بڑھ گئے۔ رواہ ابو طالب العشاری فی فضائل الصدیق

۳۶۱۵۱..... عبیدہ سلمانی کی روایت ہے کہ ایک ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ پر عیب لگاتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھجو کر اسے اپنے پاس بلایا پھر اس شخص کے سامنے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان فرمائے چنانچہ وہ شخص معاملہ سمجھ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو برحق مبعوث کیا ہے: جو کچھ تیرے متعلق مجھے پہنچا ہے اگر وہ میں نے تجھ سے سن لیا یا تیرے خلاف گواہوں نے شہادت دے دی میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ رواہ العشاری

۳۶۱۵۲..... عطیہ عوفی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں اگر میرے پاس کوئی ایسا شخص لایا گیا جو مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دیتا ہے میں اسے وہی سزا دوں گا جو کہ زانی کی حد ہے۔ رواہ العشاری

۳۶۱۵۳..... حسن بن کثیر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: آپ لوگوں میں سب سے افضل ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا ہے؟ جواب دیا نہیں فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ عرض کیا: نہیں فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ جواب دیا نہیں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم یہ بات کہتے ہو اگر تم نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہوتا میں تمہیں قتل کر دیتا اور اگر تم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ دیکھا ہوتا میں تمہیں کوڑوں کی سزا دیتا۔ رواہ العشاری

۳۶۱۵۴..... اسماء بنت حکم کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ امت کے امین تھے ہدایت دینے والے تھے خود بھی ہدایت یافتہ تھے رشد و ہدایت ان کا مقدر تھی مرشد تھے فلاح و کامیابی سے ہمکنار ہوئے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے محفوظ حالت میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔ رواہ العشاری

۳۶۱۵۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ابو بکر و عمر کو بعد میں آنے والے اور حکمرانوں کے لیے محبت بنایا ہے تا قیامت وہ محبت ہیں بخدا! وہ دونوں سبقت لے گئے اور بہت دور نکل گئے جب کہ بعد میں آنے والے سخت پیچیدگی کا شکار ہو گئے۔

رواہ العشاری

۳۶۱۵۶..... ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ عبد اللہ بن اسود حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتا ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تلوار منگوائی اور عبد اللہ بن اسود کو قتل کرنے کے ارادہ سے کھڑے ہو گئے تاہم اس معاملہ میں کچھ کلام کیا گیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص اس شہر میں ہرگز نہیں رہ سکتا جس میں میں موجود ہوں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے ملک شام کی طرف جلا وطن کر دیا۔

رواہ العشاری فی فضائل الصدیق واللا لکانی

۳۶۱۵۷..... حکم بن حجل کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص بھی مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دے گا میں اس پر مغتری کی حد جاری کروں گا۔ رواہ ابن ابی عاصم فی فضائل الصحابة

۳۶۱۵۸..... عصمہ بن مالک خطمی کی روایت ہے کہ اہل بادیہ (دیہات) کا ایک شخص اپنے اونٹوں کو لے کر آیا اور رسول کریم ﷺ سے اس کی ملاقات ہوئی آپ ﷺ نے اس سے اونٹ خرید لیے بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس شخص سے ملاقات ہوئی آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیوں آئے ہو عرض کیا: میں اونٹ لے کر آیا ہوں جنہیں رسول کریم ﷺ نے خرید لیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مال نقدی لے لیا ہے؟ عرض کیا: نہیں میں نے مال مختصر کر کے اونٹ فروخت کر دیئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واپس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کرو کہ اگر آپ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو میرا مال کون ادا کرے گا؟ ذرا دھیان رکھنا رسول اللہ ﷺ نے تجھے کیا حکم دیتے ہیں پھر واپس آ کر مجھے بھی اطلاع کرنا۔ چنانچہ اس شخص نے آپ ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! خدا نخواستہ اگر آپ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو میرا قرض کون ادا کرے گا؟



۳۶۱۶۴..... ”ایضاً“ عقبہ بن صہبان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے کبھی بھی گانا نہیں گایا اور نہ ہی کبھی اس کی تمنا کی اور جب سے میں نے رسول کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہے تب سے میں نے اپنے دائیں ہاتھ سے عضو تناسل کو مس نہیں کیا۔ رواہ العدنی وابن ماجہ و ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۱۶۵..... ہزیل بن شریحیل کی روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے طلحہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مسلمانوں نے رسول کریم ﷺ سے بھوکے ہونے کی شکایت کی میں گھی اور شہد کے مشکیزوں کی طرف اٹھا بہت سا آنا خرید پھر دسترخوان پھیلا یا اس پر میں نے کھجور اور گھی سے تیار کیا ہوا لھانا پھیلا یا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے جیش عسرت“ کو ساز و سامان دیکر تیار کیا پیادوں کو سوار کیا بھوکوں کو کھانا کھلایا تنگوں کو کپڑے پہنچائے اور ستر گھورے دیئے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے بئر رومہ (رومہ کا کنواں) خریدا اور اس کا پانی عام مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا؟ کہا جی ہاں۔ رواہ ابو الشیخ فی السنۃ

۳۶۱۶۶..... ”ایضاً“ ابن لہیہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا جب محاصرہ کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک اونچی جگہ میں بنے روشن دان سے جھانک کر فرمایا: کیا تم میں طلحہ موجود ہے؟ بلو ایوں نے جواب دیا: جی ہاں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جب رسول کریم ﷺ نے مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات قائم کی تو آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان مواخات قائم کی تھی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں لوگوں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرنا چاہا تو آپ نے کہا: عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے واسطہ دیا ہے اور جو معاملہ میں نے دیکھا۔ ہے میں اس کی گواہی کیوں نہ دوں۔

رواہ ابن سعد و ابن عساکر و فیہ الواقدی و محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان و حدیثہ منکر  
۳۶۱۶۷..... ”ایضاً“ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بیٹی سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر پہنچی جب عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! کیا عثمان سے بہتر کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں اور تم سے بہتر کی طرف عثمان کی رہنمائی نہ کروں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم اپنی بیٹی میرے نکاح میں دے دو اور میں اپنی بیٹی عثمان کے نکاح میں دیتا ہوں۔ (رواہ البغوی فی مسند عثمان و ابن جریر فی تہذیب الآثار و قال صحیح و الحاکم و ابی یحییٰ فی الدلائل و اللہ لکانی فی السنۃ و قال: اسنادہ لا بأس بہ لیکن صحیح روایت یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی پیشکش کی تھی لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا تھا)۔

۳۶۱۶۸..... ”ایضاً“ عبدالرحمن بن عثمان تمیمی کی روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقام ابراہیم کے پاس دیکھا آپ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ایک رکعت میں قرآن پڑھا پھر واپس لوٹ آئے میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ نے صرف ایک ہی رکعت پڑھی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ میرے وتر کی رکعت تھی۔

رواہ ابن المبارک فی الذہد و ابن سعد و ابن ابی شیبہ و ابن منیع و الطحاوی و الدار قطنی و البیہقی و سندہ حسن  
۳۶۱۶۹..... ”ایضاً“ عبدالرحمن بن حاطب کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر تمام حدیث کرتا ہو الا یہ کہ عثمان رضی اللہ عنہ حدیث گوئی سے کتراتے تھے۔ رواہ ابن سعد و ابن عساکر  
۳۶۱۷۰..... ”ایضاً“ محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پوری رات بیدار رہتے اور ایک ہی رکعت میں قرآن ختم کر لیتے۔

رواہ ابن سعد  
۳۶۱۷۱..... ”ایضاً“ عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں کو نماز پڑھانی پھر مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور ایک ہی رکعت میں پورا قرآن پڑھ ڈالا یہ ان کی وتر کی رکعت تھی۔ رواہ ابن سعد



۳۶۱۷۲..... ”ایضاً“ مالک بن ابی عامر کی روایت ہے کہ لوگ حش کو کب“ (مدینہ میں بقیع سے باہر ایک باغ ہے) میں اپنے مردے دفنانے سے گریز کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کیا بعید کہ کوئی صالح شخص وفات پائے جو یہاں دفن کیا جائے اور پھر لوگ اس کے نمونہ پر چٹلیں اور اپنے مردے یہاں دفن کریں مالک بن ابی عامر کہتے ہیں! چنانچہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جو یہاں دفن ہوئے۔

رواہ ابن سعد

۳۶۱۷۳..... مجن مولى عثمان کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی زمین میں پتھا اتنے میں ایک دیہاتی عورت جو بد حالی سے دو چار تھی آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی: مجھ سے زنا سرزد ہوا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے تجھ سے باہر نکال دو میں نے عورت باہر نکال دی وہ پھر لوٹ آئی اور کہنے لگی: مجھ سے زنا سرزد ہوا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے تجھ سے باہر نکال دو میں نے اسے باہر نکال دیا۔ وہ پھر واپس لوٹ آئی اور بولی: مجھ سے زنا سرزد ہوا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے تجھ! تیری بلا کت میں اسے بد حالی سے دو چار دیکھتا ہوں جس نے اسے شر پر اکسایا ہے اسے لے جاؤ اور اسے کھانا کھلاؤ اور کپڑے پہناؤ میں عورت کو لے کر چل دیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کی کھانا کھا کر عورت کی جان میں جان آئی۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کو ایک گدھا دو اور اس پر کھجور آنا اور کشمش لا کر دو اور پھر اسے لے جاؤ اور جو لوگ دیہات میں جا رہے ہوں اس کو ان کے ہمراہ کر دو اور ان سے کہو کہ اسے اس کے خاندان تک پہنچا دو۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کی اسی دوران جب میں اسے اپنے ساتھ لیے جا رہا تھا میں نے اس سے پوچھا: امیر المؤمنین کے سامنے تو نے جو اقرار کیا ہے اس کی کیا حقیقت ہے؟ وہ بولی اس کی کوئی حقیقت نہیں میں نے تو شخص اس بد حالی کی وجہ سے ایسا کیا تھا جس نے مجھے دو چار کر دیا تھا۔

رواہ العقیلی

۳۶۱۷۴..... ”مسند عثمان“ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مجھے جنت و جہنم کے درمیان کھڑا لیا جائے اور مجھے پتہ نہ ہو کہ مجھے کس میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا تو یہ جانتے سے قبل میں پسند کروں گا کہ میں مٹی ہو جاؤں۔ رواہ احمد بن حنبل فی اللہد

۳۶۱۷۵..... عبدالرحمن بن بولاء کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حراء کی ایک چٹان پر کھڑے تھے چٹان ہلنے لگی آپ ﷺ فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ تجھ پر یا تو نبی کھڑا ہے یا صدیق کھڑا ہے یا شہید کھڑا ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ ابو بکر عمر رضی اللہ عنہ عثمان، زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ رواہ ابن ابی عاصم

۳۶۱۷۶..... یوسف ماحشون کی روایت ہے کہ ابن شہاب کہتے ہیں: اگر کسی وقت عثمان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ وفات پا جانے علم فرائض ہلاک ہو جاتا چونکہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ فرائض کا علم ان دو کے سوا کوئی نہیں رکھتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۷۷..... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے رب کے حضور پیش کرنے کے لیے اس چیزیں چھپا رکھی ہیں بلاشبہ میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا میں نے ہمیشہ نصرت کو جنسی ساز و سامان سے لیس کیا میں نے رسول کریم ﷺ کے عہد میں قرآن جمع کیا رسول کریم ﷺ نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی جب وہ وفات پا گئی تو دوسری بیٹی میرے نکاح میں دی میں نے گانا نہیں گایا اور نہ ہی اس کی تمنا کی جب سے میں نے رسول کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہے تب سے اپنا دایاں ہاتھ شرمگاہ پر نہیں رکھا جب سے میں اسلام لایا ہوں کوئی سال نہیں گزرنے پاتا مگر اس میں ضرور غلام آزاد کرتا ہوں میں نے جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں۔

رواہ یعقوب بن سفیان والخرانطی فی امتلال القلوب و ابن عساکر

۳۶۱۷۸..... ”ایضاً“ زبیر بن عبد اللہ بن رھیمہ اپنی داوی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پوری عمر روزے رکھتے تھے اور تمام رات عبادت میں مصروف رہتے تھے البتہ رات کے پہلے حصہ میں تھوڑی دیر کے لیے سو جاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۱۷۹..... سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو واسطہ دے کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ نبی کریم ﷺ ابو بکر عمر اور میں احمد پہاڑ پر چڑھے اچانک احمد پہاڑ جنبش میں آ گیا چونکہ اس پر محمد نبی کریم ﷺ ابو بکر عثمان کھڑے تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے احد! ثابت قدم رہ تیرے اوپر ایک نبی ہے ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۸۰ ..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا: ایک شخص بولا: لوگ تو عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتے ہیں ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان لوگوں کا ناس ہو ایسے شخص کو گالیاں دیتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ساتھ نجاشی کے پاس داخل ہو ان سب نے نجاشی کے دربار میں فتنہ بجالا یا بجز عثمان رضی اللہ عنہ کے لوگوں نے ابن سیرین سے دریافت کیا: کہ وہ فتنہ کیا تھا انھوں نے جواب دیا جو شخص بھی نجاشی کے پاس داخل ہوتا تھا وہ سب سے سجدے کا اشارہ کرتا تھا لیکن عثمان رضی اللہ عنہ نے اشارہ کرنے سے انکار کر دیا۔ نجاشی نے کہا: تمہیں سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جیسا کہ تمہارے ساتھیوں نے سجدہ کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ عزوجل کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کر سکتا۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابن عساکر

۳۶۱۸۱ ..... ”مسند علی رضی اللہ عنہ زوال بن سبرہ کی روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو ملا علی (اوپر کی مخلوق) میں ذی النورین داماد رسول اللہ ﷺ کے نام سے پکارا جاتا ہے چونکہ ان کے نکاح میں رسول کریم ﷺ کے دو بیٹیاں تھیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں جنت میں گھر کی ضمانت دی ہے۔ رواہ ابو نعیم وابن عساکر

۳۶۱۸۲ ..... ”ابوسعید مولائے قدامہ بن مظعون کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر چل پڑا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ کی بہت ساری خوبیاں سبقت لے گئی ہیں جن کی پاداش میں اللہ تعالیٰ انھیں کبھی بھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑ سکتا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنيا فی کتاب الاشراف والحاکم فی المکنی وابن عساکر

۳۶۱۸۳ بشیر اسلمی کی روایت ہے کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ پہنچے تو انھوں نے پانی کو کم یا ب پایا تاہم قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص کا چشمہ تھا جسے ”رومہ“ کہا جاتا تھا وہ شخص ایک مدغلہ کے بدلہ میں ایک مشکیزہ پانی بیچتا تھا رسول کریم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: یہ چشمہ مجھے جنت میں ایک چشمے کے بدلہ میں بیچ دو اس نے جواب دیا: یا رسول اللہ! میں عیالدار ہوں اور میرے پاس اس چشمے کے علاوہ آمدنی کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے اور نہ ہی میں کسب معاش کی طاقت رکھتا ہوں چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے پینتیس ہزار (۳۵۰۰۰) درہم میں خرید لیا (اور عامۃ المسلمین کے لیے وقف کر دیا) پھر آپ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر وہ چشمہ میں خرید لوں تو میرے لیے بھی اسی کی طرح جنت میں چشمہ ہوگا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ چشمہ میں نے خرید لیا ہے اور مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ رواہ الطبرانی وابن عساکر

۳۶۱۸۴ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بھی منبر پر تشریف لائے ضرور فرمایا کہ عثمان جنت میں جائیں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۸۵ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص کا جنازہ لا گیا تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھائیں حالانکہ وہ شخص آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھانے سے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنی امت کے کسی آدمی کی نماز جنازہ نہیں چھوڑی۔ بجز اس شخص کے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص عثمان سے بغض رکھتا تھا میں اس پر نماز نہیں پڑھتا۔ رواہ ابن النجار

۳۶۱۸۶ ..... اسود بن ہلاک کی روایت ہے کہ حیرہ میں ایک اعرابی اذان دیتا تھا اور اسے ”جبر“ کے نام سے پکارا جاتا تھا وہ کہنے لگا: یہ عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت تک وفات نہیں پائیں گے جب تک اس امت کے امر خلافت کے متولی نہ ہو جائیں اس سے کسی نے پوچھا تمہیں کہاں سے اس کا علم ہوا؟ اس نے جواب دیا: چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز فجر پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم آپ کے سامنے ہو کر بیٹھ گئے آپ نے فرمایا: آج رات میرے سچا پڑوسی رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگوں کو میزان میں تو لا گیا چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا وہ وزن میں پورے اترے پھر عمر کا وزن کیا گیا اور وہ بھی وزن میں پورے اترے پھر عثمان کا وزن کیا گیا اور وہ بھی وزن میں پورے اترے۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۶۱۸۷ ..... عمارہ بن رویہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: کون ہے

جو عثمان کی شادی کرائے کاش اگر میرے پاس تیسری بیٹی ہوتی عثمان کا میں اس سے نکاح کر دیتا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۷۸ ... عمران بن حصین کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک جسے ”جیش العسرہ یعنی تنگ دست لشکر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا رسول اللہ ﷺ نے صدقہ ساز و سامان جنگی قوت اور غنماری کا حکم دیا تھا ادھر عرب کے نصرانیوں نے برقل کے پاس اپنا وفد بھیج کر اسے پیغام دیا تھا کہ یہ شخص جس نے نبوت کا دعویٰ کر رکھا ہے ہلاکت کے قریب پہنچ گیا ہے چونکہ اس کے نام لیوا سخت قحط سالی سے بد حال ہیں ان کے اموال ختم ہو چکے ہیں اگر تم اپنے دین کی نصرت چاہتے ہو تو اس کے لیے یہی وقت ہے چنانچہ برقل نے اپنا ایک جرنیل بھیجا جسے ”صنار“ کہا جاتا تھا، اس کے ساتھ چالیس ہزار کا لشکر جہاز تھا جب نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے عرب کے مختلف شہروں میں خطوط بھیجے آپ ﷺ ہردن منبر پر تشریف لے جاتے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتے ”اللہم انک ان تہلک هذا لعصاة فلن نعبد فی الارض“ یا اللہ اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا پھر زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی چونکہ لوگوں کے پاس جنگی قوت نہیں تھی، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ شام کی طرف تجارتی قافلہ روانہ کرنے کے لیے تیار تھے چنانچہ آپ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دو سو اونٹ ساز و سامان سے لیس تیار کھڑے ہیں اور یہ دو سو اوقیہ چاندی ہے۔ (آپ انھیں قبول فرمائیں) رسول کریم ﷺ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور جواب میں لوگوں نے بھی نعرہ تکبیر بلند کیا پھر رسول کریم ﷺ ایک دوسری جگہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دینے لگے۔ عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا نبی اللہ! یہ ہیں دو سو اونٹ اور دو سو اوقیہ چاندی آپ ﷺ نے ایک بار پھر نعرہ تکبیر بلند کیا اور لوگوں نے بھی نعرہ بلند کیا اس کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ اونٹ لے آئے اور باقی نقدی مال رسول کریم ﷺ کے سامنے ڈھیر کر دیا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کریں انھیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۸۹ ... حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ”جیش عسرت“ کے سلسلہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مدد لینے کے لیے پیغام بھیجا، عثمان رضی اللہ عنہ نے دس ہزار دینار آپ ﷺ کی خدمت میں ارسال کیے دینار آپ ﷺ کے سامنے ڈھیر کر دیئے اور آپ نے ہاتھوں سے دیناروں کو اوپر نیچے الٹنا پلٹنا شروع کر دیا اور حضرت عثمان کے لئے دعا کرنے لگے: یا اللہ عثمان کی مغفرت فرما دے جو کچھ تو نے پوشیدہ رکھا ہے یا ظاہر کیا ہے یا جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب اسے بخش دے اس کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے اس کی کوئی پر واہ نہ ہو۔ رواہ ابن عدی والدارقطنی وابونعیم فی فضائل الصحابة وابن عساکر

۳۶۱۹۰ ... حضرت کعب بن عمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن میں رسول کریم ﷺ کے پاس تھا آپ نے عنقریب ایک فتنہ کی آمد کا ذکر کیا پھر پاس سے ایک شخص گزرا اس نے اپنا سر ڈھانپ رکھا تھا۔ اسے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: فتنہ کے وقت یہ شخص ہدایت پر ہوگا یا فرمایا کہ حق پر ہوگا میں اس شخص کی طرف لپکا اور سے بازوؤں سے پکڑ لیا اور سیدھے منہ نبی کریم ﷺ کے پاس لے آیا میں نے عرض کیا: اس شخص کے متعلق آپ نے فرمایا ہے؟ آپ نے جواب دیا: جی ہاں چنانچہ وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱۹۱ ... ”مسند کعب بن مرہ ابھری“ کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے عنقریب ایک فتنہ کا تذکرہ کیا اتنے میں ایک شخص گزرا دو پہر کے وقت شدت کی گرمی کی وجہ سے اس نے چادر سے اپنا سر ڈھانپ رکھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اور اس کے ساتھی اس دن ہدایت پر ہوں گے میں اٹھا اور اس شخص کو کاندھوں سے پکڑ لیا اور سر سے چادر ہٹائی اور سیدھے منہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس شخص کی بات کر رہے تھے؟ فرمایا: جی ہاں چنانچہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ و نعیم بن حماد فی الفتن

۳۶۱۹۲ ... ہرم بن حارث و اسامہ بن حریم، مرہ بہری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کے راستوں میں سے ایک راستے پر جا رہے تھے آپ نے فرمایا: اس وقت تم کیا کرو گے جب زمین ایک سخت فتنہ کی لپیٹ میں ہوگی اور اس کی شدت بیل کے سینگوں کی طرح ہوگی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس وقت ہم کیا کریں آپ نے فرمایا: اس وقت تم اس شخص اور اس

کے ساتھیوں کے ساتھ مل جاؤ راوی کہتے ہیں: میں نے جلدی سے لپک کر اس شخص کو پکڑ لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس شخص کی بات کر رہے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں اسی کی بات کر رہا ہوں چنانچہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۱۹۳ ابو قلابہ کی روایت سے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے تو مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اگر میں رسول کریم ﷺ سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی میں نہ کھڑا ہوتا چنانچہ رسول کریم ﷺ نے عنقریب ایک فتنہ کے وقوع کا ذکر کیا اتنے میں ایک شخص گزرا اس نے چادر سے سر ڈھانپ رکھا تھا (اسے دیکھ کر) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اور اس کے ساتھی اس دن حق پر ہوں گے میں نے آ کر اس شخص کو پکڑ لیا اور سیدھا نبی کریم ﷺ کے پاس لے آیا، میں نے عرض کیا: یہ شخص، فرمایا: جی ہاں چنانچہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۱۹۴ "مسند سلمہ بن الاکوع" ایسا بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے ایک ہاتھ کے ذریعے دوسرے ہاتھ پر بیعت کی اور فرمایا: یا اللہ! عثمان تیرے اور تیرے رسول کے کام میں مصروف ہے۔

رواہ الطبرانی و ابن عساکر و اوردہ الہیثمی فی مجمع الزوائد ۸۴۹

۳۶۱۹۵ شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک دن میں بیٹھا ہوا تھا اچانک جبریل تشریف لائے اور مجھے اپنے دائیں کانڈھے پر سوار کر کے لے گئے اور مجھے جنت میں داخل کر دیا میں جنت ہی میں تھا کہ اتنے میں مجھے ایک سیب دکھائی دیا دیکھتے ہی دیکھتے وہ دو حصوں میں پھٹ گیا اس سے ایک خوبصورت لڑکی برآمد ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے حسن و جمال میں اس سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا وہ عجب خدا تعالیٰ کی تسبیح کر رہی تھی جو نہ پہلوں نے سنی نہ پچھلوں میں میں نے کہا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں حور ہوں مجھے میرے رب نے اپنے عرش کے نور سے پیدا فرمایا ہے میں نے کہا: تو کس کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا: میں امین خلیفہ مظلوم عثمان بن عفان کے لیے ہوں۔ رواہ ابو بعلی و ابن عساکر

۳۶۱۹۶ حضرت ابو سعور رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ ہم ایک غزوہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے لوگوں کو سخت بھوک و مشقت پیش آئی حتیٰ کہ میں نے مسلمانوں کے چہروں پر مشقت کے آثار دیکھے اور منافقین کے چہروں پر فرحت دیکھی جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس حالت میں دیکھا تو فرمایا: اللہ کی قسم! سورج غروب ہونے نہیں پائے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے پاس رزق بھیج دے گا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کا علم ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول اللہ ﷺ سچ فرماتے ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے چودہ اونٹ بچھڑے کھانے پینے کی اشیاء کے خرید لیے اور ان میں سے نو اونٹ نبی کریم ﷺ کی طرف روانہ کر دیئے جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ جواب دیا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کی بطور ہدیہ روانہ کیے ہیں چنانچہ رسول کریم ﷺ کا چہرہ بشارت سے کھل گیا جب کہ منافقین کے چہرے در ماندگی سے دو چار ہو گئے میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کیلئے بلند کیے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ایسی دعا فرمائی کہ میں نے اس سے قبل ایسی دعا سنی نہ اس کے بعد آپ فرماتے یا اللہ! عثمان کو عطا فرمایا اللہ عثمان کے ساتھ ایسا کر۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۹۷ محمد بن عبد اللہ مطلب بن عبد اللہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن میں رسول کریم ﷺ کی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ان کے ہاتھ میں کھجور تھی وہ بویس: ابھی ابھی رسول کریم ﷺ میرے پاس سے تشریف لے گئے ہیں میں نے آپ کے ہر مبارک میں کھجور کی ہے آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم نے ابو عبد اللہ کو کیسا پایا؟ میں نے عرض کیا: اسے ابا جان: میں نے انھیں بہت بہتر پایا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا اکرام کرتی رہو چونکہ وہ اخلاق میں میرے ساتھ صحابہ میں سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

رواہ الطبرانی و ابونعیم فی المعرفة و الدبلمی و ابن عساکر و قال البخاری لا اراہ حفظہ لا ن رقیہ مانت ایام بدر و ابو ہریرہ ہاجر

بعد ذالک بعو خمس سنین ایام خیبر و لا یعرف لمطلب سما عدمن ابی ہریرہ و لا لمحمد ابن المطلب و لا تقوم بہ الحجة انتھی

۳۶۱۹۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک فتنہ کا تذکرہ کیا اور اس سے بہت ڈرایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم میں سے جو شخص اس فتنہ کو پائے آپ اسے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارا اوپر لازم ہے کہ اس وقت تم امین اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ چمٹ جاؤ آپ ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔ رواہ ابو نعیم وابن عساکر

۳۶۱۹۹..... حبیب کاتب مالک، ابن شہاب، سعید بن المسیب کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت منقول ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی بیٹی وفات پا گئیں تو عثمان رضی اللہ عنہ رونے لگے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم کیوں رورہے ہو عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اس لیے رورہا ہوں چونکہ آپ سے میرا سسرالی رشتہ منقطع ہو چکا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس یہ جبرئیل کھڑے ہیں اور مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم سنارہے ہیں کہ ہم نے اس کی بہن کی تمہارے ساتھ شادی کر دی ہے۔

رواہ ابن عساکر وقال: ذکر ابی ہریرۃ فیہ غیر محفوظ والمحفوظ عن سعید مرسلانہم روی من طریق ابن لہیعۃ  
۳۶۲۰۰..... عقیل ابن شہاب سعید بن المسیب روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی عثمان رضی اللہ عنہ غمزہ اور پریشان تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان تمہارا کیا حال ہے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں کیا جو پریشانی مجھے پیش آئی ہے لوگوں میں سے کسی کو ایسی پریشانی پیش آئی ہے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی جو میرے نکاح میں تھی وہ وفات پا چکی ہے اللہ تعالیٰ اسے غریق رحمت کرے جس کی وجہ سے میری پشت کمزور ہو گئی اور سسرالی رشتہ جاتا رہا جو میرے اور آپ کے درمیان قائم تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! تم یہ بات دل سے کہتے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! بخدا میں یہ بات دل سے کہتا ہوں چنانچہ اسی دوران آپ ﷺ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عثمان! یہ ہیں جبرائیل مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم سنارہے ہیں کہ میں اس کی بہن ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا تمہارے ساتھ نکاح کر دوں اور اس کا مہر بھی اسی جیسا ہو چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ قال ابن عساکر: هذا مع ارسالہ اصح من حدیث مالک

۳۶۲۰۱..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنی دوسری بیٹی جو کہ حضرت عثمان کے نکاح میں تھی کی قبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے ابوایم اے اخوایم عثمان کی شادی کر دو۔ اگر دس بیٹیاں ہوتیں میں عثمان سے ان کی شادی کر دیتا میں ان کی شادی آسمانی وحی کے ذریعے کرتا۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۶۲۰۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے جنت خریدی ہے رومہ کے کنوئیں والے دن اور جیش عسرت کے دن۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۹ حافظ ذہبی کہتے ہیں اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن مسیب راوی ہے ابوداؤد وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۶۲۰۳..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے عنقریب ایک فتنہ کی آمد کا ذکر کیا اتنے میں ایک شخص اپنا سر ڈھانپنے ہوئے آیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اور اس کے ساتھی اس دن حق پر ہوں گے چنانچہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو کاندھ سے پکڑ کر رسول کریم ﷺ کے سامنے لایا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس شخص کے متعلق فرما رہے تھے فرمایا: جی ہاں؟ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۰۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد بہت سارے فتنے اور امور رونما ہوں گے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لیے جائے پناہ کہاں ہوگی ارشاد فرمایا: امین اور اس کے ساتھی تمہاری جائے پناہ ہیں آپ ﷺ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۰۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ کی طرف سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی ہے جس طرح کہ ابراہیم علیہ السلام کی طرف لوط علیہ السلام نے ہجرت کی تھی۔ رواہ العقیلی وابن عدی وابن عساکر

۳۶۲۰۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ (کسی طرف) تشریف لے جا رہے تھے جب کہ حضرت عثمان رضی

اللہ عنہ ایک جگہ بیٹھے ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ پر رو رہے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے دو صحابہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس لیے رو رہا ہوں چونکہ آپ کے ساتھ قائم سسرالی رشتہ ٹوٹ چکا ہے آپ نے فرمایا: رو نہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آگر میرے پاس سو (۱۰۰) بیٹیاں ہوتیں ایک کے بعد دوسری مرنے تو میں بھی ایک کے بعد دوسری کا نکاح تجھ سے کرتا حتیٰ کہ ان میں سے ایک بھی باقی نہ بچتی یہ جبرئیل امین ہیں یہ مجھے بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی بہن رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح تم سے کرادوں اور اس کا مہر بھی وہی مقرر کروں جو اس کی بہن کا تھا۔

رواہ ابن عساکر وقال كذا قال: والمحمفوظ ان الا ولى رقية

۳۶۲۰۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی بھیجی ہے کہ میں اپنی دو بیٹیوں کی شادی

عثمان سے کرادوں۔ رواہ ابن عدی و الدارقطنی و ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۹۲۷ و ضعیف الجامع ۱۵۷۲

۳۶۲۰۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی دو بیٹیوں کا

نکاح عثمان بن عفان سے کرادوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۰۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا:

یا رسول اللہ! فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر میرے شوہر سے افضل ہیں رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا: تمہارے شوہر سے اللہ اور اللہ کا رسول محبت کرتا ہے اور وہ بھی اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ اگر تم جنت میں داخل ہو گئیں تم اس کا مقام دیکھ لو گی لوگوں میں بلند مرتبہ والا کسی کو بھی نہیں دیکھو گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۱۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا کیا تم اس سے نہیں حیا کرتی ہو جس

سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟ بلاشبہ فرشتے عثمان سے حیا کرتے ہیں۔ رواہ الرویانی و ابن عدی و ابن عساکر

۳۶۲۱۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس ایک ایسا شخص نمودار ہونے والا ہے جو اہل جنت

میں سے ہے چنانچہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے ایک روایت میں ہے کہ اس میں کونے سے تمہارے پاس ایک ایسا شخص داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہے چنانچہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ رواہ ابن عساکر و ابن النجار

۳۶۲۱۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مقام حنفہ میں اترے تو آپ ایک حوض میں داخل ہوئے آپ کے ساتھ

ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے اور یہ بھی پانی میں ڈبکیاں لینے لگے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف بڑھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو گلے لگا لیا اور فرمایا: یہ میرا بھائی ہے اور میرے ساتھ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۱۳..... مہلب بن ابی صفرہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے سوال کیا: آپ لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کو دنیا میں کیوں بلند

و عالی مقام دیتے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا چونکہ عثمان رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام اولین و آخرین میں کوئی شخص ایسا نہیں جس نے کسی نبی کی دو بیٹیوں کے ساتھ شادی کی ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۱۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے آپ پر صرف ایک ازار تھا جو ٹانگوں

کے درمیان ڈال رکھا تھا جب کہ آپ کی رانیں ازار سے باہر تھیں اتنے میں ابو بکر نے اجازت طلب کی آپ ﷺ نے انھیں اجازت دی اور وہ گھر میں داخل ہو گئے پھر عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انھیں بھی آپ نے اجازت مرحمت فرمائی اور وہ بھی اندر داخل ہو گئے پھر عثمان رضی اللہ عنہ

تشریف لائے آپ نے انھیں اجازت دی جب رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ جلدی سے کھڑے ہوئے اور گھر میں داخل ہو گئے آپ کا یہ انداز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر گراں گزرا جب یہ حضرات گھر سے چل دیئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول

اللہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تشریف لائے مگر آپ کی حالت میں کوئی تغیر نہیں پیدا ہوا لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ

فورا کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ بلاشبہ فرشتے عثمان سے حیاء کرتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

۳۶۲۱۵..... حصہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن میرے پاس تشریف فرما تھے آپ نے کپڑا اپنی رانوں کے درمیان ڈال رکھا تھا اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت دی آپ ﷺ اپنی حالت پر بیٹھے رہے پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے پھر علی آئے پھر آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ آئے آپ بدستور اپنی حالت پر بیٹھے رہے پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے انھوں نے اجازت طلب کی رسول اللہ ﷺ نے کپڑا اٹھکا کر ٹانگوں پر ڈال دیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو اجازت دی چنانچہ یہ سب حضرات آپس میں بات چیت کرتے رہے اور پھر اٹھ کر چلے گئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابو بکر عمر علی اور آپ کے بقیہ صحابہ اندر آئے آپ اپنی حالت پر بیٹھے رہے لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے کپڑا پنڈیوں پر کھسکا لیا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ و ابو نعیم فی المعرفة و ابن عساکر

۳۶۲۱۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی جیسا کہ لوط علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کی طرف ہجرت کی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۱۷..... عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ محمد ﷺ کے گھر والوں نے چار دن تک کوئی چیز نہ کھائی تھی کہ بچے پینے لگے چنانچہ بنی رومیہ کے گھر والوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میرے بعد تم نے کوئی چیز پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: بھلا ہم کہاں سے پاتے! اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھ پر کسی چیز کو نہ لائے چنانچہ آپ ﷺ وضو کیا اور حالت انقباض میں نکل گئے پھر بھی ایک جگہ نماز پڑھی اور بھی دوسری جگہ اور پھر دعا میں مصروف ہو گئے چنانچہ دن کے آخری حصہ میں عثمان رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اجازت طلب کی میں نے چاہا کہ معاملہ عثمان رضی اللہ عنہ سے پوشیدہ رکھوں لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ یہ مالدار مسلمانوں میں سے ہیں شاید اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر ہمارے لیے کوئی مال بھیجا ہو میں نے انھیں اجازت دی اندر آ کر فرمایا: اے اماں جان رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ میں نے کہا: اے بیٹا! محمد ﷺ کے گھر والوں نے چار دنوں سے کوئی چیز نہیں کھائی پھر میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر دی عثمان رضی اللہ عنہ رونے لگے اور پھر فرمایا: اے ام المؤمنین! اس دنیا کا ناس ہو جب آپ پر یہ مصیبت نازل ہوئی ہے تو آپ نے مجھے عبدالرحمن بن عوف ثابت بن قیس اور ہم جیسے دوسرے مالدار مسلمانوں کو خبر دینوں نہیں کی عثمان رضی اللہ عنہ گھر سے باہر نکل گئے اور ہمارے لیے آنا گندم اور کھجور کے بہت سارے تھیلے بھیجے کھال اترے ہوئی ایک بکری بھی بھیجیں ایک تھیلی بھیجی جس میں تین سو درہم تھے پھر کہا: کہ یہ سامان تمہیں جلدی میں بھیجا ہے جب کہ عثمان رضی اللہ عنہ خود روٹیاں اور بھونا ہوا بہت سا گوشت لے کر آئے اور کہا: یہ کھاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے بھی رکھو پھر مجھے قسم دے کر کہا جب بھی ایسی حالت ہو مجھے ضرور خبر کرو تھوڑی دیر بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! میرے بعد تم نے کوئی چیز پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! مجھے علم تھا کہ جب آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے دیکھا کہ اتنا آنا گندم اور کھجوریں ایک تھیلی جس میں تین سو درہم روٹیاں اور بھونا ہوا گوشت فرمایا اس نے دیا ہے؟ میں نے عرض کیا: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے میں نے انہیں خبر کی وہ رونے لگے پھر مجھے قسم دے کر کہا: جب بھی ایسی حالت ہو میں انھیں ضرور خبر کروں چنانچہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے نہیں اور فوراً مسجد کی طرف چل پڑے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے یا اللہ میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ تین بار یہ دعا فرمائی۔

رواہ ابو نعیم فی فضائل الصحابة و ابن عساکر و ابن قدامہ فی کتاب البکاء و الرقة و ابو نعیم

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشریعہ ۳۹۱-۳۹۲ والجامع المصنف ۳۵۸۔

۳۶۲۱۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جب بھی رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھا کہ آپ کی بغلیں دکھائی دینے لگیں یہ حالت تب ہوتی جب آپ حضرت عثمان بن عفان کے لیے دعا فرما رہے ہوتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۱۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھر میں لیٹے ہوئے تھے جب کہ آپ کی رانوں یا پنڈیوں سے

کپڑا پہنا ہوا تھا اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت مرحمت فرمائی آپ ﷺ اسی حالت پر باتیں کرتے رہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت دی اور اسی حالت پر لیٹے ہوئے باتیں کرتے رہے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ ﷺ بیٹھ گئے اور کپڑے درست کر لیے عثمان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور باتیں کرتے رہے جب یہ حضرات چلے گئے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ابو بکر گھر میں داخل ہوئے آپ بیٹھے نہیں اور نہ ہی کوئی پرواہ کی پھر عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے آپ بلے نہیں اور نہ ہی پرواہ کی لیکن جب عثمان داخل ہوئے آپ بیٹھ گئے اور کپڑے بھی درست کر لیے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھر حیا کرتے ہیں۔ رواہ مسلم و ابو یعلیٰ و ابو داؤد و ابن جریر

۳۶۲۲۰... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی آپ کی رانوں سے کپڑا پہنا ہوا تھا آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے انھیں بھی اجازت دی اور آپ اسی حالت پر بیٹھے رہے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ ﷺ نے کپڑے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور رانوں پر کھینچ لیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ گویا آپ کو ناپسند ہے کہ عثمان آپ کو اس حالت میں دیکھ لیتے ارشاد فرمایا: عثمان ستر کے خوگر ہیں حیا ارہیں حتیٰ کہ فرشتے بھی ان سے حیا کرتے ہیں۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

۳۶۲۲۱... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تھے اور ہم اپنے اوپر ایک ہی لحاف اوڑھے ہوئے تھے اتنے میں ابو بکر آئے اجازت طلب کی گھر میں داخل ہوئے اور پھر نکل گئے پھر عثمان آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے کپڑے اپنے اوپر درست کر لو پھر عثمان داخل ہوئے اور پھر باہر نکل گئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ: ابو بکر آئے آپ نے انھیں اجازت دے دی جب کہ عثمان آئے آپ نے انھیں اس وقت تک اجازت نہیں دی جب تک کہ میں نے اپنے اوپر کپڑے نہیں درست کر لیے آپ نے فرمایا: عثمان سے اللہ تعالیٰ حیا کرتا ہے میں بھی ان سے حیا کرتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۲۲... ام کلثوم بنت ثمامہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: ہم آپ سے عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کرتے ہیں چونکہ لوگ ہم سے زیادہ تر انہی کے متعلق سوال کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اسی گھر میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا یہ بہت ٹھنڈی رات تھی نبی ﷺ پر جبریل وحی لے کر نازل ہوئے جب آپ پر وحی نازل ہوتی تھی آپ کی کیفیت شدید تر ہو جاتی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان نازل ہوا۔

”انا سنلقی علیک قولاً ثقیلاً“ جب کہ عثمان رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھے لکھ رہے تھے آپ نے فرمایا: اے عثمان لکھو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی اس جگہ پر کسی شریف و مکرم شخص ہی کو بٹھا سکتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۲۳... ابو بکر عدوی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کیا رسول اللہ ﷺ نے بوقت وفات اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو کوئی خاص مخفی وصیت کی ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا اللہ کی پناہ اس کے علاوہ کچھ نہیں جو میں آپ کو ابھی بتاتی ہوں پھر عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہوئیں اور کہا: اے حفصہ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ واسطہ دیتی ہوں کہ تم باطل میں کہیں میری تصدیق نہ کرو اور حق کی تکذیب کرو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر غشی طاری ہوئی میں نے کہا: آپ رخصت ہو گئے مجھے اس کا پتہ نہیں تھا چنانچہ آپ نے فرمایا: اسے اجازت دو میں نے کہا: میں اپنے والد کو؟ آپ خاموش رہے۔ میں نے کہا: اپنے والد کو؟ آپ خاموش رہے پھر آپ پر غشی طاری ہوئی جو پہلے سے زیادہ تھی میں نے کہا آپ رخصت ہو گئے میں نے کہا مجھے اس کا پتہ نہیں تھوڑی دیر میں آپ کو پھر افاقہ ہوا اور فرمایا: اسے اجازت دو میں نے کہا: میرے باپ کو؟ آپ خاموش رہے آپ پر پھر غشی طاری جو پہلے کی دونوں مرتبہ سے زیادہ سخت تھی حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ آپ کی رحلت ہو چکی ہے پھر جب آپ کو افاقہ ہوا فرمایا: اسے اجازت دو میں نے کہا: میرے باپ کو؟ آپ خاموش رہے میں نے کہا: میرے باپ کو؟ آپ پھر خاموش رہے۔ میں نے کہا: تم جانتی ہو کہ دروازے پر کوئی شخص ہے اسے اجازت دو چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ اس امت میں سب سے زیادہ حیا والا تھے اور دروازے پر وہی تھے انھیں اجازت دی اور وہ اندر داخل ہوئے نبی کریم ﷺ نے



انھیں فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ عثمان رضی اللہ عنہ قریب ہوئے آپ نے فرمایا: اور قریب ہو جاؤ عثمان رضی اللہ عنہ اور قریب ہوئے فرمایا: اور قریب ہو جاؤ عثمان رضی اللہ عنہ اور قریب ہوئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک عثمان رضی اللہ عنہ کی گردن پر رکھا اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی جب فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا تم نے سن لیا جواب دیا: میرے کانوں نے سن لیا اور میرے دل نے اسے محفوظ کر لیا۔ آپ نے پھر ہاتھ مبارک عثمان رضی اللہ عنہ کی گردن کے پیچھے رکھا اور سرگوشی کی جب فارغ ہوئے فرمایا: سن لیا؟ عرض کیا: میرے کانوں نے سن لیا اور میرے دل نے اسے یاد کر لیا آپ نے پھر ہاتھ مبارک عثمان رضی اللہ عنہ کی گردن کے پیچھے رکھا اور سرگوشی کی جب فارغ ہوئے تو فرمایا: سن لیا: عرض کیا: میرے کانوں نے سن لیا اور میرے دل نے محفوظ کر لیا پھر رسول اللہ ﷺ کی روح پرواز کر گئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: آپ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو خبر دی تھی کہ انھیں قتل کیا جائے گا اور انھیں حکم دیا تھا کہ تم اپنا ہاتھ روکے رکھنا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۲۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے اپنا ازار کھول رکھا تھا چنانچہ آپ نے قمیص اپنے اوپر کھینچ لی اور پھر فرمایا: اے عثمان جب قیامت کے دن میرے پاس آؤ گے اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب کہ تمہاری رگوں سے خون رس رہا ہوگا؟ میں کہوں گا تمہارے ساتھ یہ کس نے کہا: تم کہو گے ایک قاتل و رسوا آدمی سے یہ ہو اسی دوران عرش کے نیچے سے ایک منادی پکارے گا خبردار! عثمان نے اپنے ساتھیوں کے درمیان فیصلہ کر دیا: عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔ رواہ ابن عساکر و فیہ ہشام بن زیاد ابوالمقدام متروک

۳۶۲۲۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی کرائی تو آپ نے ام ایمن رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میری بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو تیار کرو اور اسے زفاف کے لیے عثمان کے پاس لے جاؤ اور اس کے سامنے دف بجائو چنانچہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا اور پھر تین دن کے بعد نبی کریم ﷺ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم نے اپنے خاوند کو کیسا پایا؟ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ بہترین خاوند ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ عثمان لوگوں میں سب سے زیادہ تیرے دادا ابراہیم اور تیرے باپ محمد کے مشابہ ہے۔ رواہ ابن عدی وقال تفرّد بہ عمر و بن الازھر کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۵۳۹۔

۳۶۲۲۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے اپنے خلیل رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی بھیجی ہے کہ میں اپنی دو بیٹیوں کی شادی عثمان بن عفان سے کرادوں یوسف کہتے ہیں یعنی رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہما۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۲۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلوایا جب آپ حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے سنا اے عثمان! شاید اللہ تعالیٰ تمہیں (امر خلافت کی) قمیص پہنائے اگر لوگ تجھ سے وہ قمیص اتارنے کا مطالبہ کریں تم مت اتارو آپ نے تین باریہ ارشاد فرمایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۲۲۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں کھجوروں کے ایک باغ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاضر تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا انھیں اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی دو پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی فرمایا: انھیں بھی اجازت دو جنت کی بشارت بھی دو پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی فرمایا انھیں اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی دو لیکن جنت میں جانے کے لیے بلوی کا سامنا کرنا ہوگا چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ روتے ہوئے داخل ہوئے اور ہنستے ہوئے باہر نکلے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! میرے لیے کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: تم اپنے باپ کے ساتھ ہو گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۲۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ نور ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: نور کیا ہے ارشاد فرمایا: نور آسمان و جنان میں ایک سورج ہے اور نور حور عین پر فضیلت رکھتا ہے میں نے عثمان کے ساتھ اپنی دو بیٹیوں کی شادی کرائی ہے فرشتوں کے پاس اللہ تعالیٰ نے انھیں ذوالنورین کا نام دیا ہے جب کہ بہشتوں میں ان کا نام ذوالنورین۔ (دونوروں والا) رکھا ہے سو جس نے عثمان کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۳۰ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ”جیشِ عسرت“ میں فرماتے ہوئے دیکھا کہ اس کے بعد عثمان جو نمل بھی کرے آسے نقصان نہیں پہنائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بئرِ رومہ خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے پیاس کی شدت میں پانی پلائے گا چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے کنواں خریدا اور مسلمانوں کے لیے صدقہ کر دیا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عثمان رضی اللہ عنہ نے جیشِ عسرت کو جنگی ساز و سامان سے لیس کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ اس غزوہ کو عثمان کے لیے نہ بھلا نا۔ رواہ ابن عدی و ابن عساکر

۳۶۲۳۲ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے فلاں کام کیا فلاں کام کیا اور جیشِ عسرت کو ساز و سامان سے لیس کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۳۳ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھر پر تشریف فرماتے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی وہ اندر داخل ہوئے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کر کے اندر داخل ہوئے پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی وہ بھی اندر داخل ہوئے۔ (اس سے قبل) رسول اللہ ﷺ اپنے گھٹنے ننگے لیے ہوئے گفتگو کرتے رہے جو ابن عمر رضی اللہ عنہم داخل ہوئے آپ نے کپڑا گھنٹوں پر کھینچ لیا اور اپنی بیوی (عائشہ رضی اللہ عنہا) سے فرمایا: میرے پاس سے پیچھے ہو جاؤ پھر یہ صحابہ رضی اللہ عنہم تھوڑی دیر باتیں کرتے رہے اور پھر باہر نکل گئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے پاس آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم داخل ہوئے اور آپ نے گھنٹوں پر کپڑا نہیں کھینچا اور نہ ہی مجھے پیچھے ہٹایا حتیٰ کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اس وقت آپ نے کپڑا بھی درست کیا اور مجھے بھی پیچھے کر دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اس شخص سے میں حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے بلاشبہ فرشتے عثمان سے حیاء کرتے ہیں جیسا کہ اللہ اور اس کے رسول سے حیاء کرتے ہیں اگر عثمان داخل ہوئے حالانکہ تم میرے قریب ہوتی وہ اپنا سراہی اوپر نہ اٹھاتے اور نہ ہی کوئی بات کرتے حتیٰ کہ باہر نکل جاتے۔

رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

۳۶۲۳۴ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھا: وہ اتھا یکا یک ایک شخص آیا اور آپ ﷺ کے ساتھ مصافحہ کیا آپ نے اس وقت تک ہاتھ نہیں ہٹایا جب تک کہ اس شخص نے خود اپنا ہاتھ نہیں ہٹا دیا پھر اس نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! عثمان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ اہل جنت میں سے ایک شخص ہے۔ رواہ الطبرانی و ابن عساکر

۳۶۲۳۵ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے آسمانوں کی سیر کے لیے لے جایا گیا میں چوتھے آسمان پر تھا کہ یکا یک میری گود میں ایک سب گرام میں نے اسے اپنے ہاتھ میں اٹھا لیا جو نبی میں نے اسے توڑا تو اس سے ایک حور برآور ہوئی جو کھلکھلا کر ہنس رہی تھی میں نے اس سے کہا: بات کرو تم کس کی ملکیت ہو وہ بولی: میں اس مقتول کے لیے ہو جو شہید کیا جائے گا یعنی عثمان عفان رضی اللہ عنہ۔ رواہ الخطیب و ابن عساکر و قال: هذا الحديث منكر بهذا الا سناد و كل رجاله ثقات سوى ابى جعفر بن

محمد بن سليمان بن هشام والحمل فيه عليه

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۲۵۳ و التشریح ۴۷۴۱۔

۳۶۲۳۶ ابن عساکر، ابو العزائم بن عبید اللہ ابو محمد جو بری ابو الحسین محمد بن مظفر بن موسیٰ الحافظ احمد بن عبد اللہ بن سابر دقاق ایوب بن محمد وزان ولید بن ولید ابن ثوبان بکر بن عبد اللہ مزنی عبود اللہ مزنی ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا خود نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی میرے خاوند سے بہتر شخص سے کرائی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: میں نے ایسے شخص سے تمہاری شادی کرائی ہے جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتا ہے اور

وہ اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے جب ام کلثوم رضی اللہ عنہا اٹھ کر چلی گئیں تو آپ نے انہیں دوبارہ اپنے پاس بلایا اور فرمایا: میں نے کیسے کیا ہے؟ کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: میں نے تمہاری شادی ایسے شخص سے کرائی ہے جس سے اللہ اور اللہ کا رسول محبت کرتا ہے اور وہ بھی اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے فرمایا: جی ہاں میں اس میں اضافہ کرتا ہوں کہ اگر تو جنت میں داخل ہوگی تم اس کا مقام دیکھ لوگی اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایسا عالی مقام کسی کا نہیں دیکھوگی۔ قال ابن عساکر: رواہ غیرہ عن ایوب فقال ان ام کلثوم

۳۶۲۳۷..... حسن کی روایت ہے کہ: جب رسول اللہ ﷺ کی دوسری بیٹی وفات پا گئیں تو آپ نے فرمایا: اے ابوامیم یا اس کی بہن عثمان کی شادی کرا دی جائے؟ کاش اگر ہمارے پاس تیسری بیٹی ہوتی ہم اس کی شادی بھی عثمان سے کرا دیتے۔ رواہ ابن عساکر  
۳۶۲۳۸..... حسن کہتے ہیں: عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے علاوہ کسی شخص نے بھی کسی نبی کی دو بیٹیوں پر دروازہ بند نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۳۹..... حسن کی روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کثیر مقدار میں دینار لائے اور نبی کریم ﷺ کی گود میں ڈال دیئے آپ ﷺ دیناروں کو لٹنے پلٹنے لگے اور فرمایا: اس کے بعد عثمان جو عمل بھی کریں ان پر کوئی حرج نہیں ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابن عساکر و قال: کذا قال یوم حنین وانما هو یوم تبرک

۳۶۲۴۰..... حسن کی روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے جب آپ کو عثمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو آپ کے ساتھ معانقہ کیا اور پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے بھائی عثمان کے ساتھ معانقہ کیا ہے جس شخص کا کوئی بھائی ہو اسے چاہیے کہ اس کے ساتھ معانقہ کرے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۱..... حسن کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص کی سفارش سے ربیعہ اور مضر کی تعداد کے بقدر لوگ جنت میں داخل ہوں گے پوچھا گیا وہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا: عثمان بن عفان۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۲..... حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ بنی آدم میں سب سے بہتر تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۳..... زید بن اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سرخ رنگ کی اونٹنی بھیجی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! عثمان کو پل صراط سے پار کر دے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۴..... حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نو سو بچاس (۹۵۰) اونٹ اور پچاس (۵۰) گھوڑے یا فرمایا: کہ نو سو ستر (۹۷۰) اونٹ اور تیس (۳۰) گھوڑے دیئے یعنی غزوہ تبوک میں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۵..... حسان بن عطیہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عثمان اللہ تعالیٰ نے تمہاری بخشش کر دی ہے جو کچھ پہلے کیا یا بعد میں کرو گے جو پوشیدہ کیا یا اعلانیہ کیا مخفی رکھایا ظاہر کیا اور جو کچھ تا قیامت ہوگا سب بخش دیا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ و ابونعیم فی فضائل الصحابة و ابن عساکر

۳۶۲۴۶..... عصمہ بن مالک خطمی کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی وفات پا گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی کراؤ کاش اگر میری تیسری بیٹی ہوتی ہیں اسے بھی عثمان کے نکاح میں دے دیتا میں نے اللہ تعالیٰ کی وصیت کے ذریعے عثمان کی شادی کرائی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۷..... ابواسحاق کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا عثمان دوزخ میں جائیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کہاں سے اس کا علم ہوا ہے اس نے کہا چونکہ عثمان نے نئے نئے امور پیدا کیے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: مجھے بتاؤ بالفرض اگر تمہاری بیٹی ہو اس سے مشورہ کیے بغیر اس کی شادی کرا دو گے جواب دیا نہیں فرمایا: کیا یہ رات رسول اللہ ﷺ کی رائے جو انہوں نے اپنی بیٹیوں کے متعلق قائم کی تھی وہ بہتر ہے مجھے بتاؤ کہ نبی کریم ﷺ جب کسی معاملہ کا ارادہ کرتے تو اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے تھے یا نہیں؟ اس نے جواب دیا: بلکہ آپ استخارہ کرتے تھے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بہتر راستہ فراہم کرتے تھے یا نہیں جواب دیا جی

ہاں بہتر راہ فراہم کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر دو کہ اللہ تعالیٰ نے عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی کے متعلق آپ ﷺ کو اختیار دیا ہے یا کہ نہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ تیری گردن اڑا دوں لیکن اللہ تعالیٰ سے ناپسند فرماتا ہے اس کے علاوہ تمہارا کوئی اور عقیدہ ہو تو میں تمہاری گردن اڑا دوں گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۴۸ ابو جنوب (عقبہ بن علقمہ یثکری کوفی) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا معاملہ کیا ہے جو نہ میرے ساتھ کیا نہ ابو بکر کے ساتھ نہ عمر کے ساتھ ہم نے عرض کیا: بھلا کیا معاملہ کیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ کے پاؤں اور پنڈلیاں گھنٹوں تک نگلی تھیں اور پنڈلیاں ٹھنڈے پانی میں ڈال رکھی تھیں چونکہ آپ کو اس سے سکون ملتا تھا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ گھنٹے کو کیوں نگا نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: اے علی! گھنٹہ ستر کی جگہ ہے اسی دوران ہم آپ کے ارادہ گرو بیٹھے تھے اچانک عثمان رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے آپ ﷺ نے اپنی پنڈلی اور پاؤں کپڑے سے دھانپ دیئے میں نے عرض کیا: سبحان اللہ یا رسول اللہ! ہم آپ کے پاس بیٹھے تھے آپ کے پاؤں اور پنڈلیاں نگلی تھیں لیکن جب عثمان نمودار ہوئے تو آپ نے فوراً ڈھانپ دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟ پھر عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں عثمان کے متعلق آپ کو ایک عجیب بات نہ سناؤں فرمایا: وہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں ابھی ابھی عثمان کے پاس سے گزرا اور وہ غمزہ و پریشانی میں بیٹھے تھے میں نے کہا: اے عثمان! یہ تم اور پریشانی کیسی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اے عمر رضی اللہ عنہ میں غمزہ و پریشانی کیوں نہ ہوں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسب اور رشتہ کے جب کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میرا جو رشتہ قائم تھا وہ ٹوٹ چکا ہے چنانچہ میں نے عثمان کو اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ پیش کیا لیکن وہ خاموش رہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیا میں حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی ایسے شخص سے نہ کروں جو عثمان سے بہتر ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! چنانچہ اسی مجلس میں رسول اللہ ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی اور عثمان رضی اللہ عنہ سے اپنی بیٹی کی شادی کرادی چنانچہ حضرت عثمان سے بعض حسد رکھنے والے کہنے لگے نہیں یا رسول اللہ! آپ ایک بیٹی کے بعد دوسری بیٹی کی شادی بھی عثمان سے کرار ہے ہیں اس سے بڑھ کر عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اور کونسا شرف ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں میں ایک کے بعد دوسری کا عثمان سے نکاح کر دیتا حتیٰ کہ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہتی۔ پھر آپ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے عثمان! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہیں میرے بعد آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس وقت کیا کروں آپ نے فرمایا: اے عثمان! اس وقت بس صبر ہی صبر ہے حتیٰ کہ میرے ساتھ تمہاری ملاقات ہو جائے اور رب تعالیٰ تم سے راضی ہو۔ رواہ معید بن المنصور وابن عساکر

۳۶۲۴۹ کثیر بن مرہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں چوتھے آسمان پر انھیں ذوالنورین کے نام سے پکارا جاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک بیٹی کے بعد دوسری بیٹی سے ان کا نکاح کر دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص گھر خرید کر مسجد میں شامل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ گھر خرید کر مسجد میں اضافہ کر دیا رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: جو شخص بنی فلاں کا باڑا خرید کر مسلمانوں کے لیے صدقہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے گا چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ باڑا خرید کر مسلمانوں پر صدقہ کر دیا ایک بار پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لشکر یعنی جیش عسرت کو ساز و سامان فرما ہم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کرے گا چنانچہ پورے لشکر کو عثمان رضی اللہ عنہ نے جنگی ساز و سامان سے لیس کر دیا حتیٰ کہ فوجیوں کو اسی کی کمی بھی محسوس نہ ہونے دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۵۰ محمد بن جعفر اپنے آباء سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ بیٹے ہوئے تھے اور نائٹوں کو الٹ الٹ اور کئے ہوئے تھے اور آپ کی رانیں تئیس تئیس اتنے میں ابو بکر و عمر داخل ہوئے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ داخل نہیں ہونے پائے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے کپڑا لٹکایا اور رانوں کو ڈھانپ دیا میں

نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں یا رسول اللہ! ہم جماعت کی صورت میں آپ کے پاس موجود تھے آپ نے رانوں کو ڈھانپا نہیں لیکن جو نبی عثمان آئے آپ نے رانیں ڈھانپ لیں ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں اس شخص سے حیا کرتا ہوں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۲۵۱..... نعیم بن ابی ہند کی روایت ہے کہ کوفہ میں لوگوں کے سامنے جب کوئی شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر کرتا لوگ اسے مارتے تھے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا: ایسا مت کرو بلکہ اسے میرے پاس لیتے آؤ چنانچہ ایک شخص کہنے لگا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا ہے لوگ اسے پکڑ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے اور کہنے لگے یہ شخص کہتا ہے کہ عثمان شہید کیے گئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا اس شخص نے جواب دیا: کیا آپ کو وہ دن یاد ہے جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے ایک اوقیہ چاندی عطا کی ایک اوقیہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دی ایک عمر رضی اللہ عنہ نے اور ایک عثمان نے جب کہ ابو حسن (علی رضی اللہ عنہ) کے پاس کچھ نہیں تھا تاہم عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے ان کی طرف سے ایک اوقیہ عطا کر دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے دعا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ اس مال میں برکت عطا فرمائے آپ ﷺ نے فرمایا: بھلا تمہارے اس مال میں برکت کیوں نہیں ہوگی حالانکہ تمہیں یا تو نبی نے عطا کیا ہے یا صدیق نے یا شہید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا: اس شخص کا رستہ چھوڑ دو۔

رواہ الشاشی وابن عساکر

۳۶۲۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلاشبہ عثمان رسول اللہ ﷺ کے سامنے بہت سی بھلائیوں میں سبقت لے گئے ہیں ان کے بعد اللہ تعالیٰ انہیں کبھی عذاب نہیں دے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۵۳..... ”ایضاً“ ثابت بن عبید کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! میں مدینہ واپس جا رہا ہوں اہل مدینہ میں مجھ سے حضرت عثمان کے متعلق سوال کریں گے میں ان سے کیا کہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں بتاؤ کہ عثمان کا تعلق ان لوگوں سے تھا جو لوگ ایمان لائے نیک اعمال کیے اور تقویٰ اختیار کیا پھر ایمان تقویٰ اور نیکو کاری پر تابتقدم رہے اور اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کو پسند فرماتا ہے۔“ رواہ ابن مردویہ وابن عساکر

۳۶۲۵۴..... مکحول کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابو عمرو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۵۵..... ”مسند علی رضی اللہ عنہ حسن کی روایت ہے کہ لوگوں کو جب فتوحات نصیب ہوئیں کوئی شخص اگر کسی سے رسول اللہ ﷺ کے افاضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق پوچھتا تو اسے حضرت سعد بن مالک کی طرف دلالت کر دیتا تھا چنانچہ کوئی شخص اگر ان سے پوچھتا کہ مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق خبر دو تو وہ فرماتے: جب ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے تو عثمان ہم سب میں سے زیادہ اچھا وضو کرتے سب سے زیادہ لمبی نماز پڑھتے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب سے زیادہ خرچ کرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۵۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرمائے سنا ہے کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں میں ایک کے بعد دوسری کی شادی عثمان سے کر دیتا حتیٰ کہ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہتی۔

رواہ ابن شاہین وابن عساکر وفيه العلاء بن عمر الخفي وقال ابن حبان لا يحتج به

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ۔

۳۶۲۵۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ اس وقت حاضر تھے جب عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان نے رسول اللہ ﷺ کو جیش العسرة (غزوہ تبوک) کے موقع پر ساز و سامان دیا تھا چنانچہ آپ ﷺ سات سو (۷۰۰) اوقیہ سونائے لے کر آئے تھے۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۶۲۵۸..... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک دیگچہ جس میں گوشت تھا دیکر عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر بھیجا چنانچہ دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں میں نے زوجین کا ان سے اچھا جوڑا کوئی نہیں دیکھا

میں کبھی عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف دیکھتا اور کبھی رقیہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھتا جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹ آیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم ان کے پاس داخل ہوئے تھے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: کیا تم نے ان سے اچھا جوڑا کوئی دیکھا ہے میں نے جواب دیا یا رسول اللہ: نہیں میں کبھی عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی رقیہ رضی اللہ عنہا کی طرف۔ رواہ البغوی وابن عساکر

۳۶۲۵۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایات ہے کہ مسلمانوں میں سب سے پہلے اپنے گھر والوں کے ساتھ حبشہ کی طرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی ہے چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ اپنی بیوی نبی کریم ﷺ کی بیٹی کو ساتھ لے کر نکل گئے تھے چنانچہ نبی کریم ﷺ کو ان کے متعلق کوئی خبر نہیں ملنے پائی تھی آپ نے ان کے متعلق خبریں دینی شروع کر دیں ایک عورت جس کا تعلق قریش سے تھا وہ حبشہ سے آتی آپ نے اس سے پوچھا! کہنے لگی: اے ابوالقاسم! میں نے ان دونوں کو دیکھا ہے فرمایا: تم انھیں کس حال میں دیکھا ہے؟ میں نے انھیں اس حال میں دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے رقیہ رضی اللہ عنہا کو گدھے پر سوار کر رکھا تا وہ گدھے کو ہانک رہے تھے اور پیچھے پیچھے چل رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی ان کا ساتھی ہے بلاشبہ لوط علیہ السلام کے بعد عثمان پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے گھر والوں کے ساتھ اللہ کی طرف ہجرت کی۔

رواہ الطبرانی والبیہقی وابن عساکر

۳۶۲۶۰..... ”ایضاً“ عیسیٰ بن طہمان حضرات انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہماری اس مسجد میں توسیع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک گھر خرید کر مسجد میں توسیع کر دی۔

رواہ العقیلی وابن عساکر

۳۶۲۶۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو بیعت رضوان کا حکم ملا تو عثمان رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ کے پاس بھیجا تھا آپ نے لوگوں سے بیعت لی اور پھر فرمایا: یا اللہ! عثمان تیرے اور تیرے رسول کے کام میں مصروف ہیں چنانچہ آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا تو گویا رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھا جو دیگر لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے بدرجہا افضل تھا۔

رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۶۵۔

۳۶۲۶۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا اور میرے ہاتھ پر ایک سیب رکھ دیا گیا جسے میں اپنے ہاتھ میں اٹھنے پلٹنے لگا دیکھتے ہی دیکھتے وہ سیب دو حصوں میں پھٹ گیا اور اس سے ایک خوبصورت حور برآمد ہوئی اس کی آبرو میں گدھے کے پروں کے ریشوں جیسی تھیں میں نے کہا: تو کس کی ملکیت ہے اس نے کہا: میں اس شخص کی ملکیت ہوں جو ظلماً قتل کیا جائے یعنی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۶۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا مجھے ایک سیب تمہا دیا گیا میں نے اسے توڑا اس سے ایک حور ظاہر ہوئی چنانچہ اس کی آنکھوں کی پلکیں گدھے کے پروں جیسی تھیں میں نے پوچھا تو کس کی ملکیت ہے اس نے جواب دیا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۲۵۶ والمآلی ۳۱۳۱۔

۳۶۲۶۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا جبرائیل امین نے مجھے ایک سیب دیا وہ میرے ہاتھ میں ٹوٹ گیا اس سے ایک لڑکی نکلی جس کی پلکیں گدھے کے پروں کی طرح۔ (باریک) تھیں میں نے اس سے پوچھا تو کس کی ملکیت ہے اس نے جواب دیا: میں اس شخص کی ملکیت ہوں جو آپ کے بعد ظلماً قتل کیا جائے گا یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المآلی ۳۱۳۱۔

۲۶۲۶۵..... ”ایضاً“ بکر بن مختار بن قلفل اپنے والد سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم مدینہ میں ایک باغ میں نبی کریم

کے ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور دروازے پر دستک دی آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس ذرا دیکھو یہ کون ہے میں نے نکل کر دیکھا تو وہ ابو سعید قرینی رضی اللہ عنہ تھے میں نے عرض کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں فرمایا: واپس جاؤ اور دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو انھیں یہ خبر دو کہ میرے بعد وہ خلیفہ ہوں گے میں نے آ کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خبر کر دی پھر ایک اور شخص آیا اور دروازے پر دستک دی اور آپ نے فرمایا: دیکھو کون ہے؟ میں نے آ کر دیکھا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے واپس جا کر میں نے عرض کیا: عمر میں فرمایا: واپس جاؤ اور دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو انھیں یہ بھی خبر دو کہ وہ ابو بکر کے بعد خلیفہ ہوں گے میں نے آ کر عمر رضی اللہ عنہ کو خبر کر دی پھر آپ اور شخص نے دروازے پر دستک دی آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ میں نے باہر نکل کر دیکھا تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے میں نے عرض کیا: عثمان ہیں فرمایا: واپس جاؤ اور دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی خوشخبری سناؤ اور انھیں یہ بھی بتاؤ کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہوں گے اور ان کا معاملہ یہاں کیا ہے پتہ چلے گا کہ ان کا خون بہایا جائے گا اس وقت تم نے صبر کا دامن نہیں چھوڑنا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۱... ”ایضاً“ عبدالاعلیٰ بن ایما مساور مختار بن فلفل سے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر نکلے گئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا آپ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہو گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انس دروازہ بند کر دو۔ میں نے دروازہ بند کر دیا تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی آپ نے فرمایا: اے انس دروازہ کھولو اور اسے والے کو جنت کی خوشخبری دو نیز اسے خبر دو کہ وہ میرے بعد میری امت کا والی ہوگا چنانچہ میں دروازہ کھولنے کے لئے چل پڑا جب کہ مجھے معلوم تھا کہ وہ کون ہے۔ دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ابو بکر کھڑے ہیں میں نے انھیں نبی کریم ﷺ کے فرمان کی خبر دے دی آپ رضی اللہ عنہ نے کہنے لگے: الحمد للہ پھر باغ میں داخل ہو گئے کچھ دیر بعد دروازے پر پھر دستک ہوئی آپ نے فرمایا: اے انس دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو اور اسے کہو کہ وہ ابو بکر کے بعد میری امت کا والی ہوگا میں دروازہ کھولنے کے لئے چل پڑا حالانکہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ کون ہے۔ دروازہ کھولا دیکھا تو عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں میں نے انہیں آپ ﷺ کے فرمایا ان کی خبر دی آپ نے الحمد للہ کہا اور پھر اندر داخل ہو گئے یہ ایک اور شخص آیا اور دروازے پر دستک دی آپ نے فرمایا: اے انس اس شخص کے لیے دروازہ کھولو اور اسے جنت کی بشارت دو نیز اسے بتاؤ کہ وہ ابو بکر کے بعد میری امت کا والی ہوگا اور یہ کہ اسے آزمائش سے دوچار ہونا پڑے گا حتیٰ کہ لوگ اس کا خون بہائیں گے میں دروازہ کھولنے کے لئے چل پڑا مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ کون ہے چنانچہ دیکھا تو وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے میں نے دروازہ کھولا اور نبی کریم ﷺ کے فرمان کی خبر کر دی عثمان رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ اور ان اللہ وانا الیہ راجعون کہا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲... ”مسند انس“ ابو حصین مبارک بن فلفل اخ مختار بن فلفل کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ باہر نکلے گئے اور باغ میں داخل ہوئے اتنے میں ایک شخص آیا اور دروازے پر دستک دی آپ نے فرمایا: اے انس کھڑے ہو جاؤ اور دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت اور میرے بعد خلافت کی خوشخبری دو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اسے بتا دوں میں باہر نکلا دیکھتا ہوں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں میں نے ان سے کہا: آپ کے لیے جنت اور رسول اللہ ﷺ نے بعد خلافت کی بشارت ہے پھر ایک اور شخص آیا اور دروازے پر دستک دی آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس! کھڑے ہو جاؤ اور دروازہ کھولو اور اسے جنت اور میرے بعد خلافت کی خبر دو اور اسے کہو کہ وہ ابو بکر کے بعد میری امت کا والی ہوگا اور یہ کہ اسے آزمائش سے دوچار ہونا پڑے گا حتیٰ کہ لوگ اس کا خون بہائیں گے میں دروازہ کھولنے کے لئے چل پڑا مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ کون ہے چنانچہ دیکھا تو وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے میں نے دروازہ کھولا اور نبی کریم ﷺ کے فرمان کی خبر کر دی عثمان رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ اور ان اللہ وانا الیہ راجعون کہا۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۰۲۔

۳۶۲۶۸..... "ایضاً" ابو حازم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ مدینہ کے باغات میں سے ایک باغ میں تھے اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی کنویں کے منڈیر پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئے جس طرح کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو کیے ہوئے دیکھا پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے اجازت طلب کی آپ رضی اللہ عنہ فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو عمر رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے اور انھوں نے بھی ایسے ہی کیا جیسے انھیں دیکھا پھر علی رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا جیسے انھیں دیکھا (یعنی انھوں نے بھی کنویں میں ٹانگیں لٹکا دیں) پھر عثمان آئے اور آپ نے فرمایا: ان کے لیے دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت دو لیکن انھیں ایک سخت آزمائش سے پالا پڑے گا جب رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا اپنے گھٹنے پکڑے سے ڈھانپ دیئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب ہم آئے آپ نے ایسا نہیں کیا لیکن عثمان آئے آپ نے گھٹنوں پر پکڑا کر دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص سے حیا کرتا ہوں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۶۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حواریوں میں سے رسول اللہ ﷺ کے ایک حواری ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۲۷۰..... اوس بن اوس ثقفی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بیٹھا ہوا تھا کہ یکا یک جبریل امین تشریف لائے مجھے اپنے اوپر سوار کر کے رب تعالیٰ کی جنت میں داخل کر دیا میں جنت میں بیٹھا ہوا تھا اچانک میرے ہاتھوں میں ایک سیپ آ گیا وہ دو حصوں میں پھٹ گیا اور اس سے ایک خوبصورت لڑکی ظاہر ہوئی میں نے اس سے زیادہ حسین کوئی لڑکی نہیں دیکھی وہ ایسی تسبیح کر رہی تھی جو نہ اولین نے سنی نہ آخرین نے میں نے کہا: اے لڑکی تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں حور عین ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کے نور سے پیدا کیا ہے میں نے کہا: تو کس کی ملکیت ہے؟ جواب دیا: میں خلیفہ مظلوم عثمان بن عفان کی ملکیت ہوں۔ رواہ ابن عساکر والطبرانی

۳۶۲۷۱..... "مسند عثمان" ابو سلمہ بن عبد الرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے جھانکے جب کہ آپ گھر ہی میں محصور کیے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اس شخص کو جس نے حراء کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو سنا ہو جب کہ حرار پہاڑ جھومنے لگا تھا آپ ﷺ نے پہاڑ پر پاؤں مارا اور پھر فرمایا: اے حراء رک جاؤ تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے میں آپ کے ساتھ تھا لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کی بات کی تصدیق کی پھر فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جو بیعت رضوان کے موقع پر حاضر تھا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مشرکین اہل مکہ کے پاس بھیجا تھا اور آپ نے فرمایا تھا: یہ ہاتھ میرا ہے اور یہ ہاتھ عثمان کا ہے چنانچہ آپ نے خود میرے لیے بیعت کی چنانچہ لوگوں نے آپ کا واسطہ قبول کیا۔ پھر فرمایا: میں اس شخص کو واسطہ دیتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا جب آپ نے فرمایا تھا: کون شخص اس گھر کو خرید کر مسجد میں توسیع کرے گا اس کے بدلہ میں اس کے لیے جنت میں گھر ہوگا؟ چنانچہ میں نے گھر خرید کر مسجد میں توسیع کر دی لوگوں نے آپ کا واسطہ قبول کیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جیش عسرت کے موقع پر حاضر تھا آپ نے فرمایا تھا: کون شخص آج لے دن مقبول خرچہ کرے؟ چنانچہ نصف لشکر کو میں نے اپنے مال سے ساز و سامان فراہم کیا لوگوں نے آپ کا واسطہ قبول کیا: پھر آپ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جو بنو رومہ کے موقع پر حاضر تھا کہ اس کا پانی مسافروں کے لیے خرید کر صدقہ کر دیا جائے میں نے اپنے دل سے وہ کنواں خریدا اور مسافروں کے لیے وقف کر دیا لوگوں نے آپ کا یہ واسطہ بھی تسلیم کیا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی والشاشی والدارقطنی وابن ابی عاصم وسعید بن منصور

۳۶۲۷۲..... "ایضاً" احنف بن قیس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم حج کی نیت سے چلے اور مدینہ سے گزرے ہم مسجد میں داخل ہوئے مسجد میں علی بن ابی طالب زبیر، طلحہ، سعید بن ابی وقاص بیٹھے تھے تھڑی دیر کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ پر زورنگ کی چادر تھی جس سے آپ نے سر ڈھانپ رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہاں علی ہیں لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں فرمایا کیا یہاں زبیر ہیں؟ جواب دیا:



جی ہاں فرمایا: کہا یہاں طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں؟ جواب دیا: جی ہاں فرمایا: کیا یہاں سعد رضی اللہ عنہ ہیں: جواب دیا جی ہاں آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص نبی فلاں کا ہارا خریدے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کرے گا چنانچہ میں نے بیس ہزار درہم یا فرمایا پچیس ہزار درہم کے بدلہ وہ جگہ خرید لی اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہیں نے عرض کیا: وہ جگہ میں نے خرید لی ہے آپ نے فرمایا: اسے مسجد میں شامل کر دو تمہیں اس کا اجر و ثواب ملے گا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں: پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص بزرگ خریدے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا میں نے وہ کتواں اتنے اتنے درہم میں خرید میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے وہ کتواں خرید لیا ہے آپ نے فرمایا: اسے مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وقف کر دو اس کا اجر و ثواب تمہیں ملے گا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا جی ہاں پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جیش عسره کے موقع پر لوگوں کی طرف دیکھ کر فرمایا: جو شخص لشکر کو ساز و سامان سے لیس کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا: چنانچہ لشکر کو میں نے ساز و سامان سے لیس کیا حتیٰ کہ فوجیوں نے تکمیل اور رسی تک کی معمولی چیز بھی تم نہیں پائی صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا اللہ گواہ رہنا یا اللہ گواہ رہنا پھر آپ واپس لوٹ گئے۔

رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و النسائی و ابو یعلی و ابن خزیمہ و ابن حبان و الدارقطنی و ابن ابی عاصم فی السنة و الضیاء ۳۶۲۷۳..... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے آل فلاں کی جائیداد خریدی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے پانی کا حق وقف کر دیا ہے میں تو یہی سمجھتا تھا کہ آپ کے علاوہ اسے کوئی نہیں خرید سکتا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط ۳۶۲۷۴..... "مسند عثمان" قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ ابو سہلہ نے مجھے حدیث سنائی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ نے بوی والے دن جب آپ محصور تھے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ کر رکھا ہے میں اس پر صبر کرتا ہوں قیس کہتے ہیں: چنانچہ لوگوں نے آپ کو اس دن صابر دیکھا ہے۔ رواہ ابن سعد احمد بن حنبل و ابن ابی شیبہ و الترمذی و قال حسن صحیح و ابن ابی عاصم فی السنة و ابو یعلی و ابونعیم فی الحلیة و سعید ابن المنصور

۳۶۲۷۵..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تم غنقریب آزمائش سے دوچار ہو گے تم بہتر قتال نہ کرتا۔ رواہ ابو یعلی و سعید بن المنصور

۳۶۲۷۶..... "ایضاً" ابو سہلہ مولائے عثمان کی روایت ہے کہ بلوی کے موقع پر میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین آپ بھی جوان جنگ کریں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں جنگ نہیں کروں گا چونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک چیز کا وعدہ کر رکھا ہے میں اس پر صبر کرتا ہوں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۲۷۷..... "ایضاً" شقیق کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کی ولید بن عقبہ سے ملاقات ہوئی ولید نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کیوں امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ سے کنارہ کش ہوئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عثمان رضی اللہ عنہ کو میرا پیغام پہنچا دو کہ میں احد کے موقع پر جنگ سے نہیں بھاگا جنگ بدر میں بھی پیچھے نہیں رہا ہوں اور عمر کی سنت کو بھی نہیں ترک کیا چنانچہ ولید نے جا کر عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ جو کہتے ہیں کہ میں جنگ اور میں بھاگا نہیں ہوں، مجھے اس کی عار کیوں دلا رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کر دیا ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

ان الذین تولو منکم یوم النقی الجمعان انما استر لهم الشیطان ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنہم جن لوگوں نے دو جماعتوں کے باہم مقابل ہونے کے ان روگردانی کی انھیں شیطان نے پھسلا دیا تھا ان کے بعض اعمال کی وجہ سے البتہ اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا ہے۔ اور ان کا یہ کہنا کہ میں بدر میں پیچھے نہیں رہا ہوں میں تو رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کی تیمارداری میں لگا ہوا تھا بالآخر وہ وفات پا گئیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مال غنیمت سے حصہ دیا تھا جس کو رسول اللہ ﷺ نے دے دیں گویا وہ حاضر تھا اور رہا ان کا یہ کہنا کہ

میں نے سنت عمر کو نہیں چھوڑا بلاشبہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی عبدالرحمن اس کی طاقت رکھتے ہیں ان کے پاس جاؤ اور انہیں یہ بتا دو۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ و الطبرانی و البغوی فی مسند عثمان و الضیاء

۳۶۲۷۸ "ایضاً" سعید بن عاص کی روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنائی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی آپ اپنے بستر پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر پہنے لیٹے ہوئے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اجازت دی آپ ﷺ اس حالت میں رہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آنے کی حاجت پوری کی اور پھر واپس لوٹ گئے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ نے انہیں اجازت دی اور آپ اسی حالت پر برقرار رہے عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا کام پورا کیا اور پھر واپس لوٹ گئے عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے آپ کے پاس داخل ہونے کے لئے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ اٹھ بیٹھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے اپنے کپڑے درست کر لو میں نے اپنی حاجت پوری کی اور پھر واپس لوٹ گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا وجہ ہے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما آئے آپ نے حرکت نہیں کی لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ آئے آپ فوراً سمجھل گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عثمان حیا دار شخص ہیں مجھے ڈرتھا کہ اگر میں نے اسی حالت میں انہیں اجازت دی وہ اپنی حالت مجھ تک۔ (کما حقہ) نہیں پہنچا پائیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم و ابو عوانہ و ابو یعلیٰ و ابن ابی عاصم و البیہقی

۳۶۲۷۹ "ایضاً" ابو عبدالرحمن سلمی کی روایت ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ جاری تھا آپ نے بلوائیوں پر گھر کے اوپر سے جھانک کر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر یاد کراتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ حراء پہاڑ ملنے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حراء! تہمت قدم رہ چونکہ تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے بلوائیوں نے کہا: جی ہاں یاد ہے آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر یاد کراتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا: کون شخص لشکر کے اخراجات برداشت کرے گا جب کہ لوگ تنگ دستی کا شکار تھے میں نے ہی لشکر کو ساز و سامان سے لیس کیا تھا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر یاد کراتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ روم کے کنویں سے کوئی شخص پانی نہیں پی سکتا تھا لایہ کہ کوئی پیسوں سے خرید لے چنانچہ میں نے وہ کنواں خرید کر مالدارا فقیر و مسافر کے لیے وقف کر دیا۔؟ لوگوں نے اس کا اعتراف کرتے ہوئے کہا جی ہاں اس کے علاوہ بھی آپ ﷺ نے بہت ساری چیزیں کیں۔

رواہ الترمذی و قال: حسن صحیح و النسائی و الشاشی و ابن حزیمة و ابن حبان و البغوی فی مسند عثمان و الحاکم و سعید بن المنصور و الدارقطنی و البیہقی

۳۶۲۸۰... ثماشہ بن حزن قشیری کی روایت ہے کہ بلوی کے موقع پر میں موجود تھا جب عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں پر جھانک کر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت "بشر روم" کے علاوہ مدینہ میں بیٹھا پانی کہیں بھی دستیاب نہیں تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص روم کا کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کرے گا اسے جنت میں اس سے بہتر صلہ ملے گا چنانچہ میں نے اپنے ذاتی مال سے خرید لیا؟ جب کہ تم مجھے آج اس کنویں سے پانی پینے سے روک رہے ہو اور میں سمندر کا پانی پی رہا ہوں لوگوں نے اس کا اعتراف کیا۔ آپ نے پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ مسجد لوگوں کے لیے تنگ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص آپ فلاں کی زمین خرید کر مسجد میں اضافہ کرے گا اسے جنت میں اسے سے بہتر صلہ ملے گا چنانچہ میں نے اپنے ذاتی مال سے وہ زمین خرید کر مسجد میں اضافہ کر دیا حالانکہ تم آج اس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے مجھے روک رہے ہو۔ لوگوں نے اعتراف کرتے ہوئے کہا: جی ہاں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جیش عسرت کو میں نے اپنے مال سے ساز و سامان فراہم کیا: لوگوں نے کہا: جی ہاں: پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے خمیر پہاڑ پر تھے آپ کے ساتھ ابو بکر عمر اور میں تھا اچانک پہاڑ حرکت میں آ گیا حتیٰ کہ حرکت کی وجہ سے پہاڑ سے پتھر گرنے لگے رسول اللہ ﷺ نے پہاڑ پر پاؤں مارا اور فرمایا اے خمیر رک جا تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا دوشہید ہیں۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم ان لوگوں

نے گواہی دے دی کہ میں شہید ہوں۔ آپ نے تین بار فرمایا۔

رواہ الترمذی وقال حسن والنسائی و ابو یعلیٰ وابن خریمة والدارقطنی وابن ابی عامر والبیہقی والضیاء

۳۶۲۸۱..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اپنی دوسری بیٹی کی شادی مجھ سے کرائی ایک روایت میں ہے کہ آپ کی دوسری بیٹی کی وفات کے بعد مجھ سے فرمایا: اگر میری دس (۱۰) بیٹیاں ہوتیں میں ایک کے بعد دوسری کی شادی تم سے کر دیتا یقیناً میں تم

سے راضی ہوں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

۳۶۲۸۲..... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف پر آواز بلند کر دی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم اپنی آواز کیوں بلند کرتے ہو حالانکہ میں بدر میں شریک تھا جب کہ تم شریک نہیں تھے میں نے۔ (حدیبیہ کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہے جب کہ تم نے بیعت نہیں کی اور اُحد میں تم بھاگ گئے تھے جب کہ میں نہیں بھاگا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہی تمہاری بات کہ میں بدر میں تھا تم نہیں تھے سورسول اللہ ﷺ نے مجھے بذات خود اپنی بیٹی کی تیمارداری کے لیے چھوڑ دیا تھا اسی لیے آپ نے مجھے غنیمت سے حصہ بھی عطا کیا تمہارا کہنا کہ ”تم نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اور میں نے (عثمان نے) بیعت نہیں کی سورسول اللہ ﷺ نے مجھے مشرکین کے پاس بھیجا تھا تمہیں اس کا علم بھی ہے جب مجھے تاخیر ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دائیاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیا اور فرمایا: یہ ہاتھ عثمان بن عفان کا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ کا بائیں ہاتھ میرے دائیں ہاتھ سے افضل ہے اور رہا تمہارا یہ کہنا کہ ”تم غزوہ اُحد میں بھاگ گئے تھے میں نہیں بھاگا سو اس متعلق اللہ تعالیٰ فرمایا ہے:

”ان الذین تولو منکم یوم النقی الجمعان انما استز لهم الشیان ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنہم“

بے شک تم میں سے جن لوگوں نے دو جماعتوں کے باہم مقابل ہونے کے دن روگردانی کی تو ان کے بعض اعمال کی وجہ سے

شیطان نے انہیں پھیلا دیا البتہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا ہے۔

لہذا آپ مجھے اس گناہ کے ذریعے کیوں رسوا کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کر دیا ہے۔ رواہ البزار و ابن عساکر

۳۶۲۸۳..... ”ایضاً“ عبید حمیری کی روایت ہے کہ محاصرہ کے وقت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہاں طلحہ ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ کو علم ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا آپ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص اپنے ہم جلس اور دوست کا ہاتھ پکڑ لے بلاشبہ وہ اس کا ہم جلس اور دوست ہو گا دنیا و آخرت میں آپ نے فلاں کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور فلاں نے فلاں کا ہاتھ پکڑ لیا تھا حتیٰ کہ ہر شخص نے اپنے اپنے ساتھی کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور رسول کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا تھا اور فرمایا تھا یہ دنیا میں میرا ہم نشین اور آخرت میں دوست ہے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔

رواہ ابن ابی عاصم والشاشی و ابن عساکر و البزار و فی مسندہ خاریة بن مصعب ضعیف و قال ابن عدی ہو ممن یکتب حدیثہ و اورہ ابن الجوزی فی الموضوعات و قال: قال ابن حبان: خاریة بدلس عن الکذابین

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التعقبات ۵۵ والآلی ۱/۳۱۷۔

۳۶۲۸۴..... ”ایضاً“ عبدالعزیز زہری محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے قبول اسلام کا واقعہ ہمیں یوں بیان فرمایا ہے میں عورتوں کا دلدادہ شخص تھا چنانچہ ایک رات میں قریش کی ایک جماعت کے ساتھ کعبہ کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا اچانک ہمیں آواز سنائی دی: محمد اپنی بیٹی کا نکاح عتبہ بن ابی لہب سے کرنا چاہتے ہیں رقیہ رضی اللہ عنہا بہت حسن و جمال والی عورت تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے حسرت ہوئی کہ میں عتبہ پر سبقت کیوں نہ لے جاؤں میں وہاں نہ بیٹھا اور فوراً اٹھ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑا میں نے گھر پر اپنی خالہ سعدی بنت کریم بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بیٹھی پائی سعدی بنت کریم اپنی قوم کو غیب کی خبریں سنایا کرتی تھی۔ جب اس نے مجھے دیکھا کہنے لگی:

ثم ثلاثا وثلاثا اخر.

”بشر و حیت ثلاثاً تشری“

خوش ہو جائے تین بار لگا تا خراجِ خمسین پیش کیا جاتا ہے پھر سہ بار اور ایک اور سہ بار۔

ثم باخري كى تتم عشرا اتاك خير ووقيت الشرا.

پھر ایک بار اور تا کہ دس بار پوری ہو جائے تیرے پاس خیر و بھلائی پہنچی ہے اور شر سے محفوظ کیا ہے۔

انكحت والله حصا نازهرا وانت بكر ووقيت بکرا.

بخدا تیرا نکاح ایک پاکدامن چاندی صورت سے کیا جائے گا تو بھی کنوارا ہے اور کنواری کو پائے گا۔

وفيتها بنت عظيم قدرا بنت امرى بقدا اشاد ذكرا.

تم اسے قدر و منزلت کے اعتبار سے عظیم باپ کی بیٹی پاؤ گے ایک ایسے شخص کی بیٹی ہے جس کی شہرت کے تذکرے ہوں گے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے خالہ کے قول سے تعجب کیا اور کہا: اے خالہ کیا کہتی ہو؟ وہ بولی: اے عثمان!

لك الجمال ولك اللسان هذا نبى معه البرهان.

تمہارے لیے حسن و جمال اور زبان ہے یہ شخص نبی ہے اور اس کے پاس برہان ہے۔

ارسله بحقه الديان وجاءه التنزيل والفرقان فاتبعه لا تغتالک الاوثان.

اللہ تعالیٰ نے انھیں برحق پیغمبر بنا کر بھیجا ہے ان کے پاس تنزیل و فرقان آئے ہیں لہذا تم ان کی اتباع کرو تجھے بت گمراہ نہ کرنے پائیں۔

میں نے کہا: اے خالہ! آپ ایسی چیز کا ذکر کر رہی ہیں جس کا چہ چا ہمارے شہر میں چل پڑا ہے آپ اس کی وضاحت کریں وہ محمد بن عبد اللہ ہیں

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہیں اللہ تعالیٰ کا قرآن لائیں گے اور اللہ کی طرف اس کی دعوت دیں گے، پھر بولی: اس کا چراغ ہمیشہ روشن رہے گا

اس کا دین فلاح و کامیابی ہے اس کا معاملہ کامرانی ہے اسے غلبہ حاصل ہوگا گمراہ لوگ اس سے مغلوب ہوں گے چیخ و پکار فضول ہوگی اگرچہ

گھسان کی جنگیں ہی کیوں نہ ہوں تلو اب اس بے نیام ہی کیوں نہ ہو چاہیں نیز بے کیوں نہ کھینچ لیے جائیں پھر خالہ اٹھ کر چلی گئی لیکن اس کا کلام

میرے دل میں رچ بس گیا میں اس معاملہ میں سوچ و پکار کرنے لگا دریں اثناء میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس اٹھتا بیٹھا تھا میں ابو بکر رضی اللہ عنہ

کے پاس آیا اور انھیں تنہائی میں پایا میں ان کے پاس بیٹھ گیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے فکر مند دیکھا آپ نے فکر مندی کی وجہ پوچھی چونکہ ابو بکر دل

میں دوسروں کا درور کھنے والے شخص تھے میں نے انھیں اپنی خالہ کا کلام سن ڈالا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عثمان رضی اللہ عنہ تیری ہلاکت ہو

بلاشبہ تو غمگند آدمی ہے تمہارے اوپر حق باطل سے مخفی نہیں رہ سکتا یہ کیسے بت میں جن کی تمہاری قوم عبادت کرتی ہے کیا یہ گونگے پتھر نہیں جو نہ سن

سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں جو نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع؟ میں نے کہا: بخدا جی ہاں حقیقت میں یہ ایسے ہی ہیں ابو بکر بولے: اللہ کی قسم تمہاری خالہ

نے سچ کہا ہے بخدا! یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد بن عبد اللہ ہیں اللہ تعالیٰ نے انھیں مخلوق کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا تم ان کے پاس جا سکتے ہو کہ

ان کی بات سن لو میں نے حاضی بھری، بخدا! تھوڑی دیر بھی نہیں گزری تھی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ادھر سے گزرے علی

رضی اللہ عنہ نے کپڑے اٹھائے ہوئے تھے جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ کی طرف اٹھے اور آپ کے کان میں سرگوشی کر

رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عثمان رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی دعوت قبول کر لو اور جنت میں

داخل ہو جاؤ بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں تیری طرف اور مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔ بخدا میں نے جو نبی آپ ﷺ سے بات سنی میں نے

زرہ بھر ڈھیل نہیں کی اسلام قبول کر لیا اور کلمہ شہادت پڑھ لیا اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی چنانچہ ما

جاتا تھا کہ سب سے اچھا جوڑا عثمان رضی اللہ عنہ اور رقیہ رضی اللہ عنہا کا ہے پھر دوسرے دن صبح کو ابو بکر رضی اللہ عنہ عثمان بن مظعون ابو عبیدہ بن

جراح عبد الرحمن بن عوف ابو سلمہ بن عبدالاسد اور ارقم بن ابی ارقم کو لے آئے اور انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس

ازمیں (۳۸) مرد جمع ہو گئے عثمان رضی اللہ عنہ کے اسلام لاتے کے متعلق ان کی خالہ سعدی نے یہ اشعار کہے ہیں۔

هدى الله عثماناً بقول الی الهدى وآرشدہ والله يهدى الی الحق.

اللہ تعالیٰ نے عثمان کو ہدایت دی ہے اور ہدایت کی طرف اس کی راہنمائی کی ہے اللہ تعالیٰ حق کی راہنمائی کرتا ہے۔

فتا بع بالرای السدید محمدا  
وکان برای لا یصد عن الصدق۔  
اس نے استصواب رائے سے محمد کی اتباع کی جب کہ غلط رائے سچائی سے نہیں روک سکتی۔  
وانکحه المبعوث بالحق بنثہ  
فکانا کبدر مازج الشمس فی الافق۔  
اس پیغمبر نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا اور وہ زوجین کا جوڑا چاند جیسا ہے جو افق میں سورج کو ماند کر دیتا ہے۔  
فداءک یا ابن الہاشمین مہجتی  
وانت امین اللہ ارسلت کئی الخلق۔  
اے ہاشمیوں کے بیٹے! تجھ پر میری جان قربان جائے تو اللہ کا امین ہے تجھے مخلوق میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

## جانشین عثمان رضی اللہ عنہ

۳۶۲۸۵..... ”مسند عثمان رضی اللہ عنہ مروان بن حکم کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک سال تک نکسیر آتی رہی حتیٰ کہ حج کے لئے بھی نہ جاسکے آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت بھی کر دی آپ کے پاس قریش کا ایک شخص آیا اور کہنے لگا: آپ خلیفہ مقرر کر دیں فرمایا: لوگ ایسا کہتے ہیں جواب دیا جی ہاں فرمایا: بھلا وہ کون ہو؟ وہ شخص خاموش رہا راوی کہتا ہے پھر آپ کے پاس ایک اور شخص داخل ہوا میرا خیال ہے وہ حارث تھا۔ اس نے بھی وہی بات کی جو پہلے نے کی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی پہلے جیسا جواب دیا: راوی کہتا ہے: عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا لوگ زیر رضی اللہ عنہ کا کہتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جہاں تک میں جانتا ہوں وہ سب سے بہتر ہیں چونکہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری والنسائی و ابو عوانة والحاکم

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ اور قتل

۳۶۲۸۶..... ”مسند عمر“ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اگر لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر اجماع کر لیتے لامحالہ پتھروں سے رجم کیے جاتے جیسا کہ قوم لوط رجم کی گئی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ  
۳۶۲۸۷..... ”مسند عثمان بن عفان“ عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک امیر قتل کیا جائے گا پھر اس کے بعد مفتری ہوگا جب تم اسے دیکھو قتل کرو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک ہی شخص نے قتل کیا ہے بلاشبہ لوگ میرے خلاف جمع ہو جائیں گے اور میں قتل کیا جاؤں گا میرے بعد مفتری ہوگا۔ (روہ ابن عساکر وقال: کذا قال مفتر وانما هو مبتر مفتری سے مراد جھوٹا خلیفہ اور متبر ہلاک پھیلانے والا)

۳۶۲۸۸..... ”ایضاً“ سیف بن عمر محمد وطلحہ و حارثہ اور ابو عثمان سے روایت نقل کرتے ہیں کہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بنی لیث کا ایک شخص پکڑ کر لائے عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو کس قبیلہ سے ہے؟ جواب دیا: میں لیثی ہوں فرمایا: کیا تو میرا ساتھی نہیں ہے اس نے کہا: وہ کیسے آپ نے فرمایا: کیا ایک جماعت کے ساتھ نبی کریم ﷺ نے تمہارے لیے دعا نہیں کی تھی اور یہ کہ تم فلاں فلاں دن حفاظت کرو اس نے جواب دیا: جی ہاں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم بلوی میں کیوں شریک ہو؟ چنانچہ وہ شخص بلوایوں سے الگ ہو کر واپس چلا گیا۔ اسی طرح لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس قریش کا ایک شخص لائے وہ بولا: اے عثمان! میں آپ کو قتل کروں گا آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں اس نے پوچھا: وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لیے فلاں دن استغفار کیا ہے لہذا تم ہرگز محترم خون کے درپے نہیں ہو گے چنانچہ اس شخص نے استغفار کیا اور اپنے ساتھیوں سے الگ ہو کر واپس لوٹ گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۲۸۹..... ابو سعید مولیٰ بنی اسد کی روایت ہے کہ جب مصری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے آپ کی گود میں قرآن مجید رکھا ہوا تھا آپ اسے پڑھ رہے تھے لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر تلوار ماری۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ برجستہ ”یکفیکہم اللہ و هو السميع

العظیم "پس اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے آپ کی کفایت کرے گا اور وہ سننے والا اور علم والا ہے" پر جا پڑا آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا: بخدا یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے فیصلہ پر خط کھینچا ہے۔

رواہ ابن راہویہ وابن ابی داؤد فی المصاحف و ابو القاسم ابن بشران فی امالیہ و ابو نعیم فی المعرفة و ابن عساکر ۳۶۲۹۰... کثیر بن صلت کی روایت ہے کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے کہا: اے کثیر! میں دیکھ رہا ہوں کہ مجھے آج ہی قتل کر دیا جائے گا میں نے عرض کیا! کیا آپ سے اس بارے میں کچھ کہا گیا ہے؟ فرمایا: نہیں لیکن آج رات میری آنکھ لگی گئی اور صبح کے قریب میں نے رسول اللہ ﷺ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! ہمارے پاس آ جاؤ اور دیر نہ کرو تمہارا انتظار کر رہے ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اسی دن قتل کیے گئے۔ رواہ البزار و الطبرانی و ابن شاہین فی السنة

۳۶۲۹۱... کثیر بن صلت کی روایت ہے کہ جس دن عثمان رضی اللہ عنہ قتل کئے گئے آپ پر تھوڑی میں نیند طاری ہو گئی پھر بیدار ہوئے اور فرمایا: اگر یہ لوگ نہ کہیں کہ عثمان موت کا آرزو مند ہے میں تمہیں ایک بات سنانا ہم نے عرض کیا ہم لوگوں کی طرح چہ میگوئیاں کرنے والے نہیں آپ ہمیں بتائیں فرمایا: آج رات میں رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا: تم جمعہ کو ہمارے پاس حاضر ہو جاؤ گے۔

رواہ البزار و ابو یعلیٰ و الحاکم و البیہقی فی الدلائل ۳۶۲۹۲... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بلوائیوں پر جھانک کر فرمایا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ نے فرمایا: اے عثمان! آج رات تم ہمارے پاس افطاری کرو گے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے صبح روزے کی حالت میں کی اور اسی دن شہید کر دیئے گئے۔ رواہ ابی شیبہ و البزار و ابو یعلیٰ و الحاکم و البیہقی فی الدلائل

۳۶۲۹۳... "ایضاً" اسماعیل بن ابی خالد کی روایت ہے کہ جب اہل مہر مقام حنفہ میں اترے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہہ رہے تھے عثمان رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اے اصحاب محمد! میری طرف سے برائی کا بدلہ دے تم برائی کا پرچار کرتے ہو اور نیکی کو چھپاتے ہو لوگوں کے شور و غل میں مجھے دھوکا دیتے ہو تم میں سے کون ان لوگوں کے پاس جانے گا اور ان کی برائی کا ان سے پوچھے؟ اور وہ کیا چاہتے ہیں۔ کسی نے جواب نہ دیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں ان سے سوال کرتا ہوں عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کا ان سے قریبی رشتہ ہے اور آپ اس کے زیادہ حقدار بھی ہیں۔ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس تشریف لائے لوگوں نے انہیں خوش آمدید کیا۔ اور بولے آپ سے زیادہ کوئی شخص ہمیں محبوب نہیں جو ہمارے پاس آتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کس چیز نے تمہیں ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اس شخص نے (عثمان رضی اللہ عنہ) کتاب اللہ مناد الیٰ بہ چراگا ہوں کو استعمال سے اپنے قریبی رشتہ داروں کو سرکاری عہدوں پر فائز کیا ہے مروان کو دو ہزار درہم دیئے ہیں اور اصحاب نبی ﷺ سے غصہ سے کام لیا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو جواب بھیجوا: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے میں نے تمہیں۔ (مختلف قراتوں سے) منع کیا ہے چونکہ مجھے تمہارے اوپر اختلاف کا ڈرتھا لہذا جس قرات پر چاہو پڑھو یہی بات چراگا ہوں کی اللہ کی قسم میں نے اپنے اونٹ نہیں چرائے نہ اپنی بکریاں چرائی ہیں میں نے تو صدقہ کے اونٹ چراگا ہوں میں بھیجے ہیں تاکہ فرہ ہو جائیں اور مساکین کو زیادہ نفع پہنچائیں: رہا ان کا کہنا کہ میں نے مروان کو دو ہزار درہم دیئے ہیں یہ لوگوں کا بیت المال ہے لوگ جسے چاہیں اس پر عامل مقرر کریں رہا ان کا یہ کہنا کہ میں نے اصحاب نبی ﷺ پر غصہ کیا ہے اور نہیں حق سے محروم کیا ہے سو میں بشر ہوں میں غصہ بھی ہو سکتا ہوں اور خوش بھی ہو سکتا ہوں جو مجھ پر حق یا ظلم کا دعویٰ کرے تو میں یہ ہوں چاہے تو مجھ سے بدلہ لے چاہے تو معاف کرے لوگ آپ کے جواب سے راضی ہو گئے اور صلح کر لی پھر مدینہ میں داخل ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حکم نامہ اہل بصرہ و اہل کوفہ کی طرف روانہ کیا کہ جو شخص آنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ اپنا وکیل مقرر کرے۔

رواہ ابن ابی داؤد و ابن عساکر ۳۶۲۹۴... "ایضاً" عبد الرحمن بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میری قوم! تم میرے قتل کو کیوں حلال سمجھتے ہو؟ قتل تو صرف تین صورتوں میں حلال ہوتا ہے کفر بعد ایمان کے زنا بعد احسان کے اور قتل ناحق کی صورت میں میں نے ان میں سے کچھ نہیں کیا

اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تم اسٹھے ہو کر کبھی نماز نہیں پڑھ سکتے دشمن کے خلاف جہاد نہیں کر سکتے الا یہ کہ تم مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے ہو گے۔

رواہ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۶۲۹۵ ..... نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے ناکہ بنت قریظہ کلبیہ عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی نے حدیث سنائی ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا آپ نے وہ دن روزے میں گزار دیا افطاری کے وقت بلوائیوں سے بیٹھا پانی طلب کیا کہنے لگے: اس کنویں کے علاوہ جہاں سے بھی پانے ملے پی لو کیا دیکھتے ہیں کہ کنویں سے بد بو اٹھ رہی ہے چنانچہ آپ نے یہ رات اسی حال میں گزار دی کوئی چیز نہیں کھائی پھر سحری کے وقت میں اپنی پڑوسیوں کے پاس گئی میں نے ان سے بیٹھا پانی طلب کیا میں پانی کا ایک کوزہ لیے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئی انہیں جگایا میں نے عرض کیا: یہ بیٹھا پانی ہے جو میں آپ کے پاس لائی ہوں آپ نے فرمایا: آج رات اس چھت سے رسول اللہ ﷺ مجھ پر نمودار ہوئے آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک ڈول تھا آپ نے فرمایا: اے عثمان! پی لو۔ میں نے سیر ہو کر پانی پیا پھر فرمایا: اور بیوا، میں نے اور پیا حتیٰ کہ میرا پیٹ بھر گیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ تمہارے اوپر چڑھائی کریں گے اگر تم ان سے قتال کرو گے تمہد ہو جاؤ گے اور اگر قتال ترک کرو گے ہمارے پاس آ کر افطاری کرو گے حضرت ناکہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اسی دن لوگ گھر میں داخل ہوئے اور آپ کو قتل کر دیا۔

رواہ ابن منیع وابن ابی عاصم

۳۶۲۹۶ ..... مہاجرین حیب اور ابراہیم بن تصقلہ کی روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آپ کے پاس داخل ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا سراو پراٹھاؤ اور یہ روشندان دیکھو آج رات رسول اللہ ﷺ یہاں سے نمودار ہوئے اور فرمایا: اے عثمان! لوگوں نے تمہارا محاصرہ کر لیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں چنانچہ آپ ﷺ نے پانی کا ایک ڈول لٹکایا میں نے اس سے پانی پیا اس کی ٹھنڈک میں اپنے جگر میں پاتا ہوں آپ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم چاہو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں پھر وہ ان لوگوں کے خلاف تمہاری مدد فرمائے گا اور اگر چاہو تو ہمارے پاس آ کر افطار کرو حضرت عبد اللہ کہتے ہیں میں نے پوچھا: آپ نے کونسی صورت اختیار کی ہے؟ فرمایا: آپ کے پاس افطاری اختیار کی ہے پھر عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر واپس لوٹ گئے پھر دوپہر کے وقت اپنے بیٹے سے کہا: جاؤ دیکھو کہ عثمان نے کیا کیا؟ ناممکن ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہوں چنانچہ وہ جا کر واپس لوٹا اور بتایا عثمان رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ رواہ الحارث

۳۶۲۹۷ ..... ابن عون کی روایت ہے کہ میں نے قاسم بن محمد کو کہتے سنا یا اللہ! عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق میرے والد سے جو گناہ سرزد ہوا ہے وہ انہیں بخش دے۔ رواہ مسند

۳۶۲۹۸ ..... ”ایضاً“ مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے اور تین دن تک بنی فلاں کے کناسہ پر ان کا جسد خاکی پڑا رہا پھر آپ کو حش کوکب میں دفن کر دیا گیا مالک کہتے ہیں عثمان قبل ازین حش کوکب سے گزرے فرمایا: ضرور یہاں کوئی نیک شخص دفن کیا جائے گا۔

رواہ ابو نعیم وابن عساکر

۳۶۲۹۹ ..... محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ غزوات میں اہل بقیع گھوڑے کیاب نہیں ہوئے حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے۔

رواہ ابو نعیم وابن عساکر

۳۶۳۰۰ ..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور یاد بھی رکھا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرا ایک امیر قتل کیا جائے گا اور میرے منبر کی عزت پامال کی جائے گی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ہی مقتول ہوں عمر نہیں ہیں چونکہ عمر رضی اللہ عنہ کو ایک ہی شخص نے قتل کیا ہے جب کہ مجھے اجتماعی طور پر قتل کیا جائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل وابن عساکر ورجالہ ثقات

۳۶۳۰۱ ..... ”ایضاً“ مسلم ابوسعید مولائے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیس غلام آزاد کئے پھر شلوار منگوا کر اپنے اوپر کس لی جب کہ شلوار آپ نے جاہلیت میں پہنی ہے اور نہ ہی اسلام میں پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو آج رات

خواب میں دیکھا ہے، ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو بھی دیکھا ہے یہ حضرات فرما رہے تھے صبر کرو تم نے آئندہ شام ہمارے پاس افطاری کر نی ہے پھر آپ نے قرآن مجید منگوا یا اور کھول کر اپنے سامنے رکھ لیا چنانچہ جب آپ کو قتل کیا گیا قرآن مجید آپ کے سامنے کھلا ہوا تھا۔

رواہ ابو یعلیٰ و احمد بن حنبل و صح

۳۶۳۰۲..... ”ایضاً“ مجاہد کی روایت سے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محاصرین پر نمودار ہو کر فرمایا: اے قوم مجھے مت قتل کرو چونکہ میں وائی ہوں اور تمہارا مسلمان بھائی ہوں۔ اللہ کی قسم مجھ سے جہاں تک ہو سکا ہے میں نے اصلاح کا ارادہ کیا ہے خواہ میں درستی تک پہنچایا مجھ سے خطا ہوئی اگر تم نے مجھے قتل کر دیا پھر تم کبھی بھی اکٹھے نماز نہیں پڑھ سکتے اکٹھے مل کر جہاد نہیں کر سکتے تمہاری غنیمت تمہارے درمیان تقسیم نہیں ہوگی مجاہد کہتے ہیں: جب لوگوں نے انکار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم امیر المؤمنین کی وفات کے وقت اس امر کی دعوت دیتے ہو جس کی تم پہلے دعوت دے چکے ہو دریاں حالیکہ تم سب ایک نکتہ پر مجتمع ہو تمہارا معاملہ جداجدا نہ ہو اور تم دین کے اہل بھی ہو اور پھر تم یہ کہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعوت قبول نہیں کی یا کہو کہ اللہ کے ہاں دین کی تذلیل ہو رہی ہے۔ یا تم کہو کہ یہ نلافت میں نے تلواریا غلبہ سے حاصل کی ہے اور مسلمانوں سے مشورہ لے کر حاصل نہیں کی یا تم کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ کو شروع سے نہیں جانتا یا آخر سے نہیں جانتا جب لوگوں نے اس سے بھی انکار کیا تو آپ نے فرمایا: یا اللہ! ان کی تعداد کو اپنے شمار میں رکھ لے اور انہیں جن جن کو قتل کر اور ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رکھ۔ مجاہد کہتے ہیں: جو لوگ فتنوں میں قتل ہوئے وہ بلوائیوں ہی میں سے تھے چنانچہ یزید نے بیس ہزار جنگجو مدینہ منورہ بھیجے جنہوں نے تین اور تک مدینہ کو مباح سمجھے رکھا اور اپنی مدہمت کی وجہ سے جو چاہا کر گزرے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۳۰۳..... ”ایضاً“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: محاصرہ کے موقع پر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! قتل عام حلال ہو چکا ہے؟ آپ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تمہیں اچھا لگے گا کہ تم لوگوں کو اور مجھے قتل کر دو؟ میں نے عرض کیا: نہیں فرمایا بخدا! اگر تم ایک شخص کو قتل کرو گے گویا تم پوری انسانیت کو قتل کرو گے میں واپس لوٹ آیا اور قتال میں حصہ نہ لیا۔

رواہ ابن سعد و ابن عساکر

۳۶۳۰۴..... ”ایضاً“ ابولیلی کنڈی کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ محصور تھے آپ رضی اللہ عنہ نے ایک روشندان سے جھانکا اور فرمایا: اے لوگو! مجھے قتل نہ کرو بلکہ میری رضامندی حاصل کرو اللہ کی قسم اگر تم نے مجھے قتل کیا تو پھر تم کبھی بھی اکٹھے ہو کر نماز نہیں پڑھے سکو گے اور نہ ہی دشمن کے ساتھ جہاد کر سکو گے تم سخت سخت اختلاف کے حضور میں پھنس جاؤ گے حتیٰ کہ تم یوں نہ ہو جاؤ چنانچہ انہوں نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں پھر یہ آیت تلاوت کی:

یا قوم لا یجر منکم شقاقی ان یتصیکم مثل ما اصاب قوم نوح او قوم ہود او قوم صالح و ما قوم لوط منکم بعید

اے میری قوم تمہیں میری مخالفت ہرگز برا بیچختہ نہ کرے کہیں تم اس عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤ جو قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح پر نازل ہوا اور قوم لوط بھی تم سے دور نہیں ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ تمہاری کیا رائے ہے انہوں نے جواب دیا آپ ہاتھ روک لیں چونکہ یہ چیز آپ کے لیے باعث محبت ہوگی چنانچہ بلوائیوں نے گھر میں داخل ہو کر آپ کو شہید کر دیا۔

رواہ ابن سعد و ابن ابی شیبہ و ابن منیع و ابن ابی حاتم و ابن عساکر

۳۶۳۰۵..... ”ایضاً“ عبید اللہ بن عدی بن خیاری کی روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ محصور تھے جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے کہا: اے امیر المؤمنین! میں ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے میں حرج محسوس کرتا ہوں حالانکہ آپ امام ہیں عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز لوگوں کے کیے سے افضل ہے جب تم لوگوں کو اچھائی کرتے دیکھو تو ان کے ساتھ اچھائی کرو اور جب تم لوگوں کو برائی کرتے دیکھو تو ان کی برائی سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ (رواہ عبدالرزاق و البخاری و علیقا و البیہقی)



۳۶۳۰۶..... ”ایضاً“ ابو عبد الرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بلوی کے موقع پر لوگوں پر تھانف کر فرمایا: ”یا تمہیں علم نہیں کہ قتل چار صورتوں کے علاوہ واجب نہیں وہ شخص جو اسلام کے بعد کفر کرے یا احسان کے بعد زنا کرے یا ناحق کسی کو قتل کرے یا قوم کو مہلوط والا عمل کرے۔“

رواہ ابن ابی شیبہ و ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۳۰۷..... ”ایضاً“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ بلوی کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ قتال کیوں نہیں کرتے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عہد کیا ہے کہ میں اس پر صبر کروں گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم سمجھتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے امر خلافت کے معاملہ میں عہد لیا ہے۔ رواہ ابن ابی عاصم

۳۶۳۰۸..... عمیر بن زودی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ تم لوگ میری مثال اپنی مثال اور عثمان کی مثال جانتے ہو؟ جیسے تین بلیوں کی مثال اور وہ درختوں کے جھنڈ میں ہوں سفید بیل سرخ بیل اور سیاہ بیل ان بلیوں کے ساتھ درختوں کے جھنڈ میں ایک شیر ہو بلیوں کے مجتمع ہونے کی وجہ سے ان میں سے کسی پر غلبہ نہیں پاسکتا۔ چنانچہ شیر نے سیاہ و سرخ بیل سے کہا: ان درختوں میں ہماری بمعیت پر سوانے اس سفید بیل کے کوئی دلالت نہیں کرتا اگر تم مجھے چھوڑ دو تا کہ میں اسے کھالوں یوں میرے اور تم دونوں کے لیے درختوں کا جھنڈ صاف ہو جائے اور ہماری کچھار بھی پر امن ہو جائے ان دونوں بلیوں نے کہا: تم اپنا کام پورا کر لو چنانچہ شیر نے سفید بیل کھالیا تھوڑی دیر گزری تھی کہ شیر نے سرخ بیل سے کہا: بلاشبہ کچھار میں ہمارے اوپر صرف یہ سیاہ بیل دلالت کرتا ہے چونکہ اس کا رنگ زیادہ شہرت والا ہے جب کہ میرا اور تیرا رنگ شہرت والا نہیں ہے اگر تم مجھے اجازت دو میں اسے کھالوں تا کہ میرے اور تیرے لیے کچھار صاف ہو جائے اور ہمارا ٹھکانا پر امن ہو جائے سرخ بیل نے کہا: تم اپنا کام پورا کر لو چنانچہ شیر نے سیاہ بیل کھالیا: تھوڑی دیر گزری تھی کہ شیر نے سرخ بیل سے کہا: اب میں تمہیں کھالوں گا بیل نے کہا: مجھے اجازت دو تا کہ میں تین آوازیں لگا سکوں۔ شیر بولا: آوازیں لگا لو چنانچہ بیل نے آواز لگائی خبردار! میں اس دن کھایا جا چکا ہوں جس دن سفید بیل کھایا گیا خبردار میں اس دن کھایا جا چکا ہوں جس دن سفید بیل کھایا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار! جس دن عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے ہیں میں نے اس دن کمزوری دکھائی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ و یعقوب بن سفیان و الحاکم فیالکنی و الطبرانی و ابن عساکر

۳۶۳۰۹..... ابو جعفر انصاری کی روایت ہے کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے اس دن میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیاہ عمامہ باندھے دیکھا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس شخص نے کیا کیا۔ میں نے کہا: وہ قتل کر دیئے گئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیشہ کے لیے تمہارے لیے ہلاکت ہو۔ رواہ ابن سعد و البیہقی

۳۶۳۱۰..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ دو شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کر رہے تھے ان میں سے ایک کہہ رہا تھا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا ہے دوسرا شخص اس سے لپٹ گیا اور اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا اور کہا: اس شخص کا دعویٰ ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: تم یہ بات کہتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں آپ بھی اس کے گواہ ہیں۔ کیا آپ کو یاد ہے جس دن میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہم کے پاس ابو بکر و عمر عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ بھی تھے میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا آپ نے مجھے عطاء کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا انھوں نے عطا کیا عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا انھوں نے بھی مجھے عطا کیا عثمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا انھوں نے بھی مجھے عطاء کیا پھر آپ سے سوال کیا پر آپ نے مجھے کچھ نہ دیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دعا کریں اللہ تعالیٰ اس مال میں میرے لیے برکت فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بھلا برکت کیوں نہیں ہوگی حالانکہ تمہیں نبی نے صدیق نے اور دو شہیدوں نے عطاء کیا ہے؟ آپ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے چھوڑ دو۔

واہ العدنی و ابو یعلی و ابن عساکر

۳۶۳۱۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ جاری تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا میں اس لیے آیا ہوں تا کہ میں آپ کی مدد کر سکوں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کی طرف سلام بھیج



نے کہا: عثمان ہیں فرمایا: دروازہ کھولو اور انھیں جنت کی بشارت بھی دو عنقریب میری امت کی طرف سے انھیں آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا پھر رسول اللہ ﷺ نے ظہر و عصر کی نماز اسواف میں واقع مسجد میں نماز پڑھی حتیٰ کہ آپ کے پاس آپ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم بھی جمع ہوئے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۳۱۹ ابو عبید اللہ اشعری کی روایت ہے کہ میں نے ابو درداء رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ عنقریب ایک قوم ایمان لانے کے بعد کفر کرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں تم ان میں سے نہیں ہو۔ ابو عبید اللہ کہتے ہیں ابو درداء رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے قبل وفات پا گئے۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفة

۳۶۳۲۰ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عثمان کے بعد مدینہ نہیں رہا اور معاویہ کے بعد جہاں نہیں رہا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ابو درداء کے اسلام کا وعدہ کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۲۱ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں حوض کوثر پر تمہارا پہلے بھیجا ہوا اجر ہوں میں انتظار کروں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس وارد ہوتا ہے جب میں تمہارے درمیان پانی تقسیم کر رہا ہوں تو ہرگز ایسا نہ پاؤں کہ میں کہوں: یہ مجھ سے ہے ایک روایت میں ہے میری امت سے ہے۔ ایک روایت میں ہے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہے۔ اور کہا جائے تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے بعد کیا کیا واقعات پیش آئے! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں مجھے ان میں سے نہ کرے آپ نے ارشاد فرمایا: تم ان میں سے نہیں ہو چنانچہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے قبل وفات پا گئے۔ رواہ یعقوب بن سفیان و ابن عساکر

۳۶۳۲۲ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے: بہت ساری قومیں ایمان کے بعد کفر کریں گی فرمایا: جی ہاں اور تو ان میں سے نہیں ہوگا۔ چنانچہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیے جانے سے قبل وفات پائی۔ رواہ یعقوب بن سفیان و ابن عساکر و ابن النجار

۳۶۳۲۳ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بنی فلاں کے باغ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا دروازہ بند تھا نبی کریم ﷺ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے اتنے میں کسی شخص نے دروازے پر دستک دی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! فرمایا: کھڑے ہو جاؤ دروازہ کھولو اور اسے جنت کی بشارت دو میں کھڑا ہوا اور دروازہ کھولا دیکھتا ہوں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں میں نے انھیں نبی کریم ﷺ کے فرمان کی خبر کی انھوں نے اللہ تعالیٰ حمد کی اندر داخل ہوئے سلام کیا اور بیٹھ گئے میں نے دروازہ بند کر دیا نبی کریم ﷺ نے پھر نہنی سے زمین کریدنی شروع کر دی اتنے میں دوسرے شخص نے دروازے پر دستک دی حکم ہوا: اے عبد اللہ بن قیس کھڑے ہو جاؤ دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو میں کھڑا ہوا دروازہ کھولا دیکھتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں میں نے انہیں فرمان نبوی کی خبر دی اندر داخل ہوئے سلام کیا اور بیٹھ گئے نبی کریم ﷺ نے پھر نہنی سے زمین کریدنی شروع کر دی اتنے میں تیسرے شخص نے دروازے پر دستک دی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس! کھڑے ہو جاؤ دروازہ کھولو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو لیکن بشرط آزمائش میں کھڑا ہوا اور دروازہ کھولا دیکھا تو عثمان رضی اللہ عنہ تھے میں نے انہیں فرمان نبوی کی خبر کی عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کا خواستگار ہوں اور اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ ہے پھر آپ داخل ہوئے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۲۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مدینہ میں ایک باغ میں داخل ہوئے اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اجازت طلب کی آپ ﷺ نے فرمایا: انھیں اجازت دو اور ساتھ جنت کی بشارت بھی دو پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اجازت طلب کی آپ ﷺ نے فرمایا: انھیں اجازت دو اور ساتھ جنت کی بشارت بھی دو پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی فرمایا: اسے اجازت دو اور ساتھ جنت کی بشارت بھی دو لیکن ساتھ ساتھ انھیں سخت آزمائش پیش آئے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۲۵ ابراہیم بن عمرو بن محمد کی روایت ہے کہ میرے والد نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ وہ بیٹھی ہوئی تھیں جب کہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں آپ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ میرا کوئی صحابی ہو

تا کہ ہم گفتگو کریں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کر بلو لیں۔ فرمایا: نہیں، حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ کو بلو لیں فرمایا: نہیں لیکن میں عثمان رضی اللہ عنہ کو بلو لیا ہوں چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ آئے عائشہ رضی اللہ عنہا، حفصہ رضی اللہ عنہا دونوں پردے کے پیچھے چلی گئیں رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہیں قتل کر کے شہید کیا جائے گا صبر کرنا اللہ تعالیٰ تمہیں صبر کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بارہ سال چھ ماہ سے جو قیص پہنائی ہوگی اسے ہرگز نہ اتارنا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے جاننا اور وہ تم سے راضی ہو عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے میرے لیے صبر کی دعا فرمائی ایک روایت میں سے عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ سے میرے لیے صبر کی دعا کریں فرمایا: یا اللہ! اسے صبر کی توفیق عطا فرما۔ جب عثمان رضی اللہ عنہ اٹھ کر نکل گئے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں صبر کی توفیق عطا فرمائے تمہیں عنقریب شہید کر دیا جائے گا تمہیں روزے کی حالت میں موت آئے گی اور میرے ساتھ افطار کرو گے ابراہیم کہتے ہیں: مجھے میرے والد نے عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی انہیں ایسی ہی حدیث سنائی ہے۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۲۹۔

۳۶۳۲۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جب کہ عثمان رضی اللہ عنہ آپ سے سامنے تھے آپ عثمان سے ہر گوش کر رہے تھے میں آپ کی بات بالکل نہیں سمجھی سوائے اس کے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ظلم و زیادتی سے یا رسول اللہ! میں نہیں سمجھی کہ یہ کیا کہا: حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے تب مجھے علم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل مراد لیا ہے۔

رواہ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۶۳۲۶۔ عطاء بصری کی روایت ہے کہ مجھے افریقہ میں ایک شیخ نے حدیث سنائی کہ اس کے والد نے اسے بتایا ہے کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اتنے میں علی رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: کیا تم جانتے ہو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھے پہاڑ حرکت میں آ گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حراء رک جا چونکہ تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے جواب دیا: جی ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم تم ضرور قتل کیے جاؤ گے میں بھی تمہارے ساتھ قتل کیا جاؤں گا۔ تین بار کہا۔ رواہ ابن عابہ وابن عساکر

۳۶۳۲۷۔ عمرو بن محمد بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ تمہارے چچا کا بیٹا قتل کیا جائے گا جب کہ تمہارے اوپر ماتم کیا جائے گا۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف و ابن عساکر

۳۶۳۲۸۔ ابو ثور فہمی کی روایت ہے کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے ایک روشندان سے لوگوں پر جھانکا اور فرمایا: اے ابوالحسن! یہ کیا چیز ہے جو میری پشت پر سوار ہو گئی ہے؟ جواب دیا: اے ابو عبد اللہ! صبر کرو اللہ کی قسم میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے بے فکر نہیں ہوا جب ہم احمد پہاڑ پر تھے پہاڑ بلند لگا فرمایا: اے احد ثابت رہ چونکہ تیرے اوپر نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے اللہ کی قسم تمہیں ضرور قتل کیا جائے گا مجھے بھی آپ کے ساتھ قتل کیا جائے گا ظلم و زبیر کو بھی قتل کیا جائے گا رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے پورے ہونے کا وقت آچکا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۳۲۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا مطالبہ کرتا ہو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کیا ہے اور میں اس کے ساتھ تھا۔ (یہ ادھر ادھر سے جمع کیا ہوا کلمہ ہے جس کی کوئی وجہ بن سکتی ہے۔ رواہ ابن ابی نسیبہ)

۳۶۳۳۰۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جب تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل نہیں کئے گئے اس وقت تک ہلال میں اختلاف نہیں

کیا کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۳۱۔ ”مسند ابی رضی اللہ عنہ“ عبدالرحمن بن ابی بکر کہتے ہیں: میں نے حضرات ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے معاذ میں پڑے ہوئے تھے اے ابو مسند! اس جھیلے سے نکلنے کا کون سا راستہ ہے؟ ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ کا

جو تمہارا حق ہو اس پر عمل کرو اور جو مستحب ہو اسے عام کرنے سے ڈرو۔ رواہ البخاری فی تاریخہ و ابن عساکر

۳۶۳۳۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنی مصطلق کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگے: آپ کے بعد ہم اپنے صدقات کسے دیں؟ فرمایا: ابو بکرؓ کو دینا وفد نے کہا: اگر ہم ابو بکرؓ کو نہ پائیں؟ فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کو دینا وفد نے کہا: اگر ہم انھیں نہیں پائیں؟ فرمایا: عثمان کو دینا وفد نے کہا: اگر ہم انھیں نہ پائیں؟ فرمایا: پھر اس کے بعد تمہاری زندگی میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۳۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنی مصطلق کے وفد نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا اور کہا جا کر پوچھو کہ اگر ہم آئندہ سال آئیں اور آپ کو نہ پائیں ہم اپنے صدقات کسے دیں؟ میں نے جا کر عرض کیا: حکم ہو ان سے کہو! ابو بکرؓ کو دیں وفد نے کہا: پوچھو اگر ہم ابو بکرؓ کو نہ پائیں؟ میں نے جا کر عرض کیا: فرمایا: ان سے کہو کہ عمرؓ کو دیں میں نے انھیں آ کر بتا دیا۔ وفد نے کہا: جا کر پوچھو! اگر ہم عمر رضی اللہ عنہ کو نہ پائیں میں نے جا کر عرض کیا: حکم ہو ان سے کہو: عثمان کو دیں اور جس دن عثمان رضی اللہ عنہ قتل کیے جائیں اس دن ان کے لئے بلاکت ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۳۳۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! تمہیں میرے بعد عنقریب خلافت ملے گی منافقین تم سے دستبرداری کا مطالبہ کریں گے اس سے دستبرداری نہ ہونا اس دن روز رکھنا اور میرے پاس آ کر روزہ افطار کرنا۔

رواہ ابن عساکر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھنے ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۳۱۔

۳۶۳۳۵۔ "مسند عثمان بن عبد الملک بن ہارون بن عثروہ اپنے والد واداد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ محمد بن ابو بکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ یکے بعد دیگرے میری شادی کرائی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو ایمن اے انوایم کیا عثمان کی شادی کر دی جائے؟ اگر ہمارے پاس کوئی لڑکی ہوئی ہم اس کی شادی کر دیتے ہیں نے بیعت رضوان چھوڑ دی رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر رکھا اور میرے لیے بیعت کر دی اور فرمایا: یہ ہاتھ میرا ہے اور یہ عثمان کا رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے پاکیزہ و افضل تھا؟ محمد بن ابی ہریرہ نے کہا: جی ہاں عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص اس باغ کو خرید کر مسجد کا قبلہ درست کرے گا میں اس کے لیے جنت میں باغ کی ضمانت دیتا ہوں محمد بن ابو بکر نے کہا: جی ہاں پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں علم ہے کہ مسلمان سخت بھوک کا شکار ہو گئے تھے میں نے بہت سارے دسترخواں پھیلائے اس پر روٹیاں ڈالیں پھر گھی اور شہد ڈالا اور سب کچھ ملا دیا یہ پہلا حلوہ ہے جو اسلام میں کھایا گیا؟ کہا جی ہاں۔ فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ مسلمان سخت پیاسے ہو گئے تھے میں نے بہت بھاری خرچہ برداشت کر کے کنواں کھدوایا پھر وہ کنواں مسلمانوں پر صدقہ کر دیا کزور قوی سب برابر تھے؟ کہا جی ہاں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ مدینہ سے غلہ تم ہو گیا حتیٰ کہ لوگ مارنے لگے میں بقیع غرقہ کی طرف گیا وہاں پندرہ اونٹ غلہ سے لدے کھڑے تھے میں نے انھیں خرید لیا ان میں سے تین روکے تھے اور بارہ اونٹ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی کریم ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی کہ جو کچھ تم نے دیا ہے اس میں اللہ برکت کرے اور جو تم نے اپنے لیے رکھ لیا ہے اس میں بھی برکت کرے کہا جی ہاں مجھے علم ہے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں ایک ہزار دینار لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دینار آپ کی گود میں ڈال دیئے اور میں نے کہا: یا رسول اللہ! ان سے مدد میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے نقصان نہیں پہنچائے گا کہا جی ہاں مجھے معلوم ہے۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حرا پہاڑ پر تھا اتنے میں پہاڑ بٹنے لگا رسول اللہ ﷺ نے پہاڑ پر پاؤں مارا اور فرمایا: اسے صراہ رک جا تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے اس دن پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ ابو بکر عمر عثمان علیؓ، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم تھے؟ محمد بن ابی بکر نے کہا: جی ہاں۔ رواہ ابن اسحاق عاصم فی السنة

۳۶۳۳۶۔ "ابن ماجہ بن معاویہ لیشی کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے آپ نے پیغام بھجو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ

طلحہ زبیر اور بعض دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بلایا فرمایا: صبح حاضر ہو جاؤ اور ایسی جگہ پر آؤ آجہاں سے تم مجھ سے ملو کہ میں ان بلوانیوں کے بارے میں کیا کہتا ہوں چنانچہ صبح کو یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف لائے عثمان رضی اللہ عنہ نے ان پر اوپر سے جھانک کر فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اس شخص کو جس نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص اس باڑے کو خرید کر مسجد میں اضافہ کرے گا اس کے لیے جنت ہوگی دنیا میں سے اجر و ثواب ملے گا اور جب تک مسجد باقی رہے گی اس کے درجات بلند ہوتے رہیں گے میں نے وہ باڑہ بیس ہزار درہم کا خرید کر مسجد میں شامل کر دیا: لوگوں نے کہا: جی ہاں جب کہ خوارج نے کہا: انہوں نے سچ کہا لیکن آپ نے اسے بدل دیتا ہے پھر فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ: جو شخص رومہ کا کتواں خرید لے گا اس کے لیے جنت ہے چنانچہ رومہ کا کتواں میں نے خریدا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مساکین کے لیے صدقہ کر دو تمہارے لئے اجر و ثواب اور جنت ہوگی لوگوں نے کہا: جی ہاں جب کہ خوارج کے کہا: انہوں نے سچ کہا لیکن آپ نے بدل دیا ہے ان کے علاوہ بھی آپ نے بہت ساری چیزیں گنیں عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر۔ تمہاری بلاکت! بخدا تم جھگڑ رہے ہو جو شخص کا یہ منصب ہو وہ کیسے بدل سکتا ہے اے اہل شوریٰ کی جماعت! جان لو! یہ لوگ کل تم سے بھی اسی طرح کہیں گے جس طرح مجھ سے آج کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ جب لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ورد میں خروج کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح انہیں واسطے دیتے ان کی تائید میں گواہی دی جاتی لیکن خوارج کہتے انہوں نے سچ کہا لیکن آپ بدل چکے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے: مجھے آج نہیں قتل کیا جا رہا ہے بلکہ میں تو اس دن قتل کر دیا گیا ہوں جس دن ابن بیضاء (عثمان رضی اللہ عنہ) قتل کئے گئے تھے۔

رواہ سیف و ابن عساکر

۳۶۳۷۔ "ایضاً" ہمزیل کی روایت ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اس طلحہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا: آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ حراء پہاڑ پر تھے آپ نے فرمایا تھا: اے حراء! قرار پار تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے چنانچہ پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ ابو بکر عمر میں علی آپ زبیر عبد الرحمن بن عوف سعد بن مالک اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے پھر کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا نبی جنت میں ابو بکر جنت میں عمر جنت میں عثمان جنت میں علی جنت میں طلحہ جنت میں زبیر جنت میں عبد الرحمن بن عوف جنت میں سعید بن مالک جنت میں اور سعید بن زید جنت میں کہا: جی ہاں میں چاہتا ہوں میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں تم جانتے ہو کہ ایک سائل نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا آپ ﷺ نے اسے چالیس درہم عطا کئے پھر ابو بکر سے سوال کیا: انہوں نے بھی چالیس درہم عطا کیے پھر عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: انہوں نے بھی اسے چالیس درہم عطا کیے پھر علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا چنانچہ ان کے پاس کچھ نہیں تھا میں نے چالیس درہم اپنی طرف سے اور چالیس درہم علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے اسے عطا کیے وہ شخص درہم لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے برکت کی دعا کر میں آپ ﷺ نے فرمایا: کیسے برکت نہیں ہوگی تجھے تو یا نبی نے عطا کیا ہے یا صدیق نے یا شہید نے؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۸۔ محمد بن حسن کی روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے یہاں کھانے کی کثرت ہوگئی حضرت علی رضی اللہ عنہ تمامہ بیہوش میں الگ جا بیٹھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا: اما بعد! گویا عقلمندی حد کو تجاوز کر گئی ہے اور سیلاب نے سیکے کو چیتھ چھوڑ دیا ہے معاملہ اپنی مقدار سے آگے بڑھ گیا ہے معاملے میں وہ شخص طمع کرنے لگا ہے جو اپنا بھی دفاع نہیں کر سکتا اگر ماکولات موجود ہوں تو آپ بہترین کھانے والے بن جائیں مگر نہ مجھے یا لو اور میں بھی تک آزمائش سے دو چار نہیں ہوں۔ رواہ المعافی بن زکریا فی الحلیس و ابن عساکر

۳۶۳۹۔ "ایضاً" اصمعی علی بن فضل بن ابی سوید فضل بن ابی سوید کی روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کو بنوانیوں نے شہید کر دیا تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی الماری کی تلاشی لی اس میں سے ایک صندوق برآمد ہوا صندوق مقفل تھا لوگوں نے صندوق کھولا اس میں ایک بند ڈبیا پائی۔ ڈبیا میں ایک ورق تھا اس میں لکھا تھا: یہ عثمان رضی اللہ عنہ کی وصیت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم: عثمان بن عفان گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں یہ کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں یہ کہ جنت حق ہے دوزخ حق ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ قبروں میں پڑے ہوئے مردوں کو اٹھائے گا ایک ایسے دن جس میں کوئی شک نہیں اور یہ

کہ اللہ تعالیٰ وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہم اسی عقیدہ پر زندگی گزار رہے ہیں اور اسی پر مریں گے اور اسی پر انشاء اللہ اٹھائے جائیں گے۔

رواہ ابن عساکر

## حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

۳۶۳۰۔ ”مسند زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ابو ظیفیل عامر بن وائلہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس لوٹے راستے میں غدیر خم کے مقام پر پڑاؤ کیا پھر چلنے کے لیے تیار ہو گئے اور فرمایا: یوں لگتا ہے گویا مجھے دعوت دی گئی ہے اور میں نے اسے قبول کر لیا ہے بلاشبہ میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں ان میں سے ایک دوسری سے بڑھ کر ہے کتاب اللہ جو کہ آسمان سے زمین تک کھینچی ہوئی رہی ہے دوسری میری سترت اہل بیت فرادیکھنا تم میرے بعد ان دونوں کے ساتھ کیسا معاملہ کرتے ہو ان میں ہرگز تفرقہ نہیں پڑے گا جب تک کہ حوض پر میرے پاس وارد نہ ہو جائیں پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس شخص کا میں ولی ہوں علی بھی اس کا ولی ہے یا اللہ! جو شخص علی سے دوستی رکھے تو بھی اس سے دوستی رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھے تو بھی اسی سے دشمنی رکھ۔ میں نے زید رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: دو حاکم میں جو شخص بھی تھا اس نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں آنکھوں سے دیکھا اور دونوں کانوں سے سنا۔ رواہ ابن جریر

۳۶۳۱۔ ”ایضاً“ عطیہ عوفی نے بھی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۶۳۲۔ ”ایضاً“ میمون ابو عبد اللہ کی روایت ہے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا: زید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم مکہ اور مدینہ کے درمیان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے غدیر خم کے مقام پر ہم نے پڑاؤ کیا وہاں اعلان ہوا ”الصلوۃ جامعۃ“ لوگ جمع ہو گئے نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! کیا میں ہر مومن کا اتنی کی جان سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ہر مومن کا اتنی کی جان سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: جس کا میں دوست ہوں یہ بھی اس کا دوست ہے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا حالانکہ میں علی رضی اللہ عنہ کو نہیں جانتا تھا یا اللہ! جو علی کا دوست ہو تو بھی اس کا دوست ہو جا اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔

رواہ ابن جریر

۳۶۳۳۔ ”ایضاً“ عطیہ عوفی، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ”غدیر خم“ کے دن میرے کاندھے پکڑے پھر فرمایا: اے لوگو! تم جانتے ہو کہ میں مومنین کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: جس کا دوست میں ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۶۳۴۔ ”ایضاً“ ابو جحی زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۶۳۵۔ ”مسند زیاد بن ابی اوفی“ جب نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میری روح نکل گئی اور میری پیڑھ ٹوٹ گئی جب میں نے آپ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کرتے دیکھا اور مجھے مواخات میں شامل نہیں کیا۔ اگر یہ مجھ پر ناراضگی کی وجہ سے ہے تو سزا دینا یا عزت دینا آپ کے ہاتھ میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے میں نے تمہیں اپنے لیے مؤخر کیا ہے۔ مجھ سے آپ کا تعلق ایسا ہی ہے جیسا ہارون کا موسیٰ سے تھا۔ الا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو میرا بھائی اور میرا وارث ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے وراثت میں لیا پاؤں گا؟ ارشاد فرمایا: وہ کچھ جو مجھ سے پہلے انبیاء و ائمتہ میں چھوڑتے تھے عرض کیا: آپ سے پہلے انبیاء نے وراثت میں لیا تو آپ سے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رب

کی لوگاب اور اپنی سنت۔ تم جنت میں میرے محل میں میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہو گے تو میرا بھائی اور جنت کا رفیق ہے۔

رواہ احمد بن حنبل فی کتاب مدقب علی

۳۶۳۲۶۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم منافق کو صرف تین نشانیوں سے پہچانتے تھے۔ وہ اللہ کے رسول کی تکذیب کرتے تھے نماز میں پیچھے رہ جاتے تھے (۳) اور وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے انقض رکھتے تھے۔

رواہ الخطیب فی المنفق

۳۶۳۲۷۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یقین فرقت میں تھا آپ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمہارے درمیان ایک ایسا شخص موجود ہے جو میرے بعد تاویل قرآن پر لوگوں سے قتل کرنے کا جیسے کہ میں نے تنزیل قرآن پر مشرکین سے قتال کیا ہے۔ حالانکہ وہ لالا اللہ کی گواہی دیتے ہوں گے اور لوگوں پر ان کا قتل گراں گزرے گا حتیٰ کہ اللہ کے ولی پر طعنہ کریں گے اس کی کاروائی سے نالاں ہوں گے جس طرح کہ موسیٰ علیہ السلام کشتی میں سوار خ کرنے لڑکے کو قتل کرنے اور دیوار سیدھی کرنے کے معاملہ میں نالاں تھے حالانکہ کشتی میں سوار خ لڑکے کا قتل اور دیوار کو سیدھا کرنا اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لیے تھا اور موسیٰ علیہ السلام اس پر برہم ہو رہے تھے۔ رواہ الدیلمی

۳۶۳۲۸۔ ”مسند سہل بن سعد ساعدی ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے حضرت علی رضی اللہ عنہ و مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا ان کی چادر کمر سے ہٹی ہوئی تھی اور کمرٹی کے ساتھ لگنے کی وجہ سے خاک آلود ہو گئی تھی رسول کریم ﷺ نے اپنے دست اقدس سے مٹی جھاڑ لی شروع کر دی اور فرمایا: اے ابو تراب بیٹھ جاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ نام بہت محبوب ہو چنانچہ یہ نام رسول اللہ ﷺ نے ہی رکھا تھا۔

رواہ ابو یوسف فی المعرفة

۳۶۳۲۹۔ ”مسند ابی رافع“ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام کے لیے بھیجا جب واپس لوٹ آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا رسول اور جبرائیل امین تجھ سے راضی ہیں۔ رواہ الطبرانی

۳۶۳۵۰۔ ”ایضاً“ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کیا تا کہ آپ کے لیے جہنم اقامہ کریں جب قتل پڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو رافع! علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا ملو انھیں آگے نہ بڑھنے دینا ادھر ادھر متوجہ نہ ہونا حتیٰ کہ اسے میرے پاس لیتے آؤ چنانچہ ابو رافع حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لیتے آئے آپ ﷺ نے انھیں بہت ساری وصیتیں کی اور پھر فرمایا: اے علی! امر اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر کسی ایک آدمی کو ہدایت دے دے تو یہ ان تمام موجودات سے افضل ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہو۔ رواہ الطبرانی

۳۶۳۵۱۔ ”مسند ابی سعید“ ایک دفعہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے ہماری کیفیت یہ ہو گئی گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں ہم میں سے کسی کو بھی کلام کرنے کی جسارت نہ ہوئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ایک شخص ایسا ہے جو ”تاویل قرآن“ پر لوگوں سے قتال کرے گا جس طرح کہ تنزیل قرآن پر تم سے قتال کیا گیا ابو ذر رضی اللہ عنہ اٹھے اور بولے یا رسول اللہ! وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا: نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور بولے یا رسول اللہ! وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا: نہیں لیکن یہ وہ شخص ہے جو اپنی گود میں جو تا در دست کر رہا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا جوتا اٹھا رکھا تھا جنت درست کیا تھا۔

رواہ ابن اسی شیبہ و احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ و الحاکم و ابو نعیم فی الحلیة و سعید بن منصور

۳۶۳۵۲۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور علی رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آپ نے ہمیں دیکھا ارشاد فرمایا: تمہارے لیے خوشخبری ہے میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور تم دونوں عرب کے سردار ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۵۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قرآن مجید میں جو سورت بھی نازل ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے معاملہ میں امیر اور شریف ثابت ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب محمد ﷺ پر عتاب نازل کیا لیکن علی رضی اللہ عنہ کے لیے خیر کا حکم ہی آتا رہا۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۳۵۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حالت روع میں کسی سائل کو اپنی انگوٹھی سداق





۳۶۳۶۲ عقیف کنڈی کی روایت ہے کہ میں جاہلیت میں نکلا آیا میرا ارادہ تھا کہ میں گھر والوں کے لیے کپڑے اور خوشبو وغیرہ خریدوں اس مقصد کے لیے میں عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ اس وقت تاجر تھے میں ان کے پاس بیٹھا کعبہ کی طرف دیکھتا تھا سورج صاف ہو کر آسمان میں بند ہونے لگا تھا ایک ایک شخص آیا آسمان کی طرف دیکھا پھر کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک لڑکا آیا اور اس کی دائیں طرف کھڑا ہو گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک عورت آئی اور ان کے پیچھے کھڑی ہوئی وہ شخص جھٹکیا اس کے ساتھ لڑکا اور عورت بھی جھٹکیا اس شخص کے ساتھ بائیں کے ساتھ لڑکے اور عورت نے بھی جھٹکیا اس کے ساتھ یہاں سے اس نے یہ نیکو معاملہ ہے اب دیا جاتی ہاں یہ منقسم معاملہ ہے لپا تم اس شخص کو جانتے ہو یا یہ میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ ہے اس لڑکے کو جانتے ہو یا یہ میرا بھتیجا علی ہے۔ اس عورت کو جانتے ہو؟ یہ اس شخص کی بیوی خدیجہ بنت خویلد ہے میرا یہ بھتیجا جانتا ہے کہ آسمانوں اور زمین کا رب اس کا رب ہے اسی نے اسے اس دین کا حکم دیا ہے اس دین پر زمین کے اوپر ان تینوں کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر وہیہ سعید بن حیثم الہلالی قال الا زدی۔ مکر الحدیث عن اسد ابن عبد اللہ العسری قال البخاری لا یتابع علی حدیثہ

فائدہ:۔۔۔ اس حدیث سے تشبیح کی بدیو آ رہی ہے بسا اہم اور جو یہ وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہتے تھے رسول اللہ ﷺ نماز پڑھیں اور ابو بکر حاضر نہ ہوں۔ فاسم و تامل۔

۳۶۳۶۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت سے کہ میں مسلمانوں کے ساتھ نبی اللہ ﷺ پر سبقت لے گیا ہوں چنانچہ جب میں نے اسلام قبول کیا اس وقت میں سن ہوئے تین پہنچا تھا۔ رواہ السننی و سعید و ابن عساکر

۳۶۳۶۴ "ایضاً" جبیر شعمی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہوں کہ نہیں میری برگد سے میرا گناہ غلط تر نہ ہو یا میری جہالت میری غفلت میری بڑھی ہوئی نہ ہو یا میری بے پردگی ایسی نہ ہو جسے میرا ستر چھپانہ سکے یا ایسی دوستی نہ ہو جسے میری جو دو سخا مسدود نہ کر سکتی ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۶۵ "ایضاً" شعمی کی روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ شاعر تھے عمر رضی اللہ عنہ بھی شاعر تھے لیکن علی رضی اللہ عنہ دونوں سے بڑے شاعر تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۶۶ "ایضاً" ابو سعید کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: اے ابوالحسن میرے بہت سے فضائل ہیں میرا باپ جاہلیت میں سردار تھا اور میں اسلام میں بادشاہ ہو گیا ہوں میرا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سسرالی رشتہ ہے میں مؤمنین کا اماموں ہوں کاتب وحی ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: اے ابوالفضل! جگر کے چبانے وان عورت کے بیٹے! مجھ پر فخر کرتا ہے؟ پھر فرمایا: اے لڑکے! لکھو!

محمد النبی الخی و صہری و حمزۃ سید الشهداء عمی۔

محمد ﷺ جو کہ نبی ہیں میرے بھائی اور سسر ہیں جب کہ حمزہ رضی اللہ عنہ سید الشہداء میرے چچا ہیں۔

و جعفر الذی یسی و یضحیٰ یطیر مع السلائک ابن امی۔

اور جعفر رضی اللہ عنہ سب و شام فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہیں وہ میرے ماں جانے ہیں۔

بنت محمد سکنی و عرسی منوط لحمہا برمی و لحمی۔

گندھک کی بیٹی میری بیوی اور میری لہن سے اس کی جان میری جان سے ملی ہوئی ہے۔

وسطا احمد ولدای منها فایکم لہ سهم کسہمی۔

محمد ﷺ کے دونوں سے جوان کی بیٹی سے ہیں دونوں میرے بیٹے ہیں تم میں سے کون ہے جس کا حصہ میرے حصے جیسا ہو۔

سبقتکم الی الا سلام طرا صغیر اما بلغت او ان حلمی۔

میں بچپن ہی میں اسلام کی طرف تم پر سبقت لے گیا ابھی تک تو میں بالغ بھی نہیں ہوا تھا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس خط کو چھپا دو کہیں اسے اہل شام پڑھ کر علی بن ابی طالب کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۳۶۷ زید بن علی بن حسین بن علی اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے مجھے علم دیا ہے کہ میں عہد توڑنے والوں، خوارج اور ظالموں سے قتال کروں۔ رواہ ابن عساکر کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے املآلی ۱-۴۱۱۔

۳۶۳۶۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار پڑ گیا رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں لیٹا ہوا تھا میرے پہلو میں آئے اور مجھے کپڑے سے ڈھانپ دیا جب آپ نے مجھے دیکھا کہ میں کمزور ہو چکا ہوں آپ مسجد کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے جب نماز سے فارغ ہوئے واپس لوٹ آئے اور مجھ سے کپڑا اٹھالیا اور فرمایا: اے علی! کھڑے ہو جاؤ تم تندرست ہو چکے ہو۔ میں اٹھ بیٹھایوں لگا گویا مجھے کوئی شکایت ہی نہیں ہے پھر آپ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے جو چیز بھی مانگی ہے مجھے ضرور عطاء کی ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے جب بھی کوئی چیز مانگی ہے تیرے لیے مانگی ہے۔ رواہ ابونعیم فی فضائل الصحابة

۳۶۳۶۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یمن سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارے یہاں ایک شخص بھیجیں جو ہمیں دین اور سنن کی تعلیم دے اور ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم یمن والوں کے پاس چلے جاؤ اور انھیں دین و سنن کی تعلیم دو اور کتاب اللہ کے مطابق ان کے درمیان فیصلے کرو میں نے عرض کیا: اہل یمن کم عقل لوگ ہیں۔ وہ میرے پاس ایسے قضیے لائیں گے جن کا میرے پاس علم نہیں ہوگا نبی کریم ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور پھر فرمایا: جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دل کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہاری زبان کو تابیت قدم رکھے گا چنانچہ اس کے بعد مجھے تا قیامت کسی فیصلہ کے متعلق شک نہیں ہوا۔

رواہ ابن جریر

۳۶۳۷۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے علی! فاطمہ رضی اللہ عنہا تمہارے ہی لیے ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس تو سوائے زرہ اونٹ اور تلوار کے کچھ نہیں ہے ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ سے سامنا ہو گیا ارشاد فرمایا: اے علی! تمہارے پاس کچھ ہے؟ عرض کیا: میں نے اپنا اونٹ اور زرہ رہن رکھے ہوئے ہیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مجھ سے شادی کرادی جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر ہوئی تو وہ رانے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے اور فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو اے فاطمہ! اللہ کی قسم میں نے ایسے شخص سے تمہارا نکاح کر لیا ہے جو علم میں سب سے آگے بردباری میں سب سے بڑھ کر ہے اور اسلام لانے میں سب سے مقدم ہے۔

رواہ ابن جریر وصحیحہ والدولابی فی الذریۃ الطاہرۃ

۳۶۳۷۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی بھلائی لے کر آیا ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اس کی دعوت دوں لہذا تم میں سے کون شخص اس امر میں میرا دست راست بنے گا یا اس طور کہ وہ میرا بھائی میرا وصی اور میرا خلیفہ ہو چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے گردن سے پکڑا اور پھر فرمایا: یہ میرا بھائی میرا وصی اور خلیفہ ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ رواہ ابن جریر وفیہ عبد الغفار بن القاسم قال فی المغنی ترکوہ

۳۶۳۷۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے علم کے ہزار ابواب سکھائے ہیں اور ہر باب کے ایک ایک ہزار

ابواب ہیں۔ رواہ ابو احمد الفرزی فی جزئہ وفیہ الاحلیج ابو حجیۃ قال فی المغنی صدوق شیعی جلدو ابونعیم فی الحلیۃ

۳۶۳۷۳ ربیع بن خراش کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا آپ رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے: ہبیل بن عمرو نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: ہمارے کچھ غلام تمہارے پاس آئے ہیں ان میں دین کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں آپ انھیں واپس کر دیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ سچ کہتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے جماعت قریش! تم ہرگز ناز نہیں آؤ گے جب

تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور پر ایسے شخص کو نہیں بھیجے گا جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے جانچ لیا ہے وہ تمہاری گردن میں مارے گا اور تم بھٹکرے یوں کی طرح اس سے بھاگو گے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا: نہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ شخص میں ہوں؟ فرمایا: نہیں! لیکن یہ وہ شخص ہے جو جو تا گاٹھ رہا ہے راوی کہتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رسول کریم ﷺ کا جو تا تھا جسے وہ گاٹھ رہے تھے۔ رواہ الخطیب

۳۶۳۷۲..... "مسند صدیق" معقل بن یسار مزنی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عترت رسول اللہ ﷺ ہیں۔ رواہ البیہقی وقال: فی اسنادہ بعض من یجہل

۳۶۳۷۵..... شععی کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا جسے یہ بات خوش کرے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مرتبہ کے اعتبار سے عظیم تر کو دیکھے آپ سے قرابتداری میں سب سے اقرب کو دیکھے دلالت کے اعتبار سے سب سے افضل کو دیکھے اور نبی سے سب سے زیادہ نفع اٹھانے والے کو دیکھے اسے چاہئے کہ وہ اس شخص کو دیکھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا: ابو بکر جب یہ بات کہتے ہیں تو وہ بہت ہی نرم دل، امت میں سب سے زیادہ رحیم، غار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اور وہ نبی کریم ﷺ سے دست بدست سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والے ہیں۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف وابن مردویہ والحاکم

۳۶۳۷۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تین خصلتیں عطا کی گئی ہیں مجھے اگر ان میں سے ایک بھی مل جائے تو وہ سرخ اونٹوں سے زیادہ افضل ہوگی عرض کیا گیا: وہ کیا ہیں؟ فرمایا: علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے شادی کی ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں علی رضی اللہ عنہ کی سکونت تھی جو نبی کے لیے حلال تھا وہ ان کے لیے بھی حلال تھا اور خیبر کے موقع پر جھنڈا انھیں ملا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۳۷۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر خیبر کو فتح کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس دن کے علاوہ امارت کی کبھی تمنا نہیں کی چنانچہ صبح ہوئی میں اس کا امیدوار تھا تاہم رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی کھڑے ہو جاؤ اور حملہ کرو اور ادھر ادھر التفات نہیں کرنا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کس شرط پر ان سے قتال کروں ارشاد فرمایا: ان سے قتال کرو حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کریں جب وہ اقرار کریں ان کی جانیں اور ان کے اموال محفوظ و محترم ہو گئے الا یہ کہ کسی حق کے ساتھ۔

رواہ ابن عندہ فی تاریخ اصہبان

۳۶۳۷۸..... اسلم بن فضل بن سہل، حسین بن عبید اللہ بزاری بغدادی، ابراہیم بن سعید جوہری، امیر المؤمنین مامون رشید مہدی منصور اپنے والد سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: علی بن ابی طالب کے تذکرہ سے رک جاؤ چونکہ میں ان میں رسول اللہ ﷺ سے حاصل کی ہوئی خصلتیں دیکھ چکا ہوں ان میں سے اگر ایک بھی آل خطاب میں ہوئی مجھے وہ اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے میں ابو بکر ابو عبیدہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں تھے میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے تک جا پہنچا۔ دروازے پر علی رضی اللہ عنہ کھڑے تھے ہم نے عرض کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ارادہ سے آئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ باہر آنا چاہتے ہیں۔ آپ باہر تشریف لائے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا سہارا لے لیا پھر علی رضی اللہ عنہ کا ندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: تجھ سے خصومت اور جھگڑا کیا جائے گا تو ایمان کے اعتبار سے پہلا مومن ہے سب سے زیادہ اللہ کے ایام کا علم رکھتا ہے سب سے زیادہ وعدہ وفا ہے درستی پر زیادہ چلنے والا ہے رعیت پر سب سے زیادہ مہربان ہے تو میرا بازو ہے مجھے غسل دینے والا ہے مجھے دفن کرنے والا ہے ہر حق اور پریشانی کی طرف آگے بڑھنے والا ہے میرے بعد کا فر نہیں ہوگا تو حمد کا جھنڈا اٹھائے مجھ سے آگے چلے گا اور حوض نوثر میں میرے ساتھ ہوگا پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا سسرالی رشتہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے خاندان میں ان کا غلبہ ہے عام استعمال کی چیزیں دینے والے ہیں تنزیل و تاویل کا علم رکھتے ہیں ہم عمروں سے آگے بڑھنے والے ہیں۔

کلام: حدیث موضوع ہے محدثین نے آبراری کو کذاب کہا ہے۔

۳۶۳۷۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو ان کی بیٹی کا پیغام نکاح دوں میں نے عرض کیا: میرے پاس تو بی چیز نہیں ہے میں نے آپ کی صلہ رحمی اور رشتہ داری کا ذکر کیا اور پیغام نکاح بھیج دیا آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس چھتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں اور شارق فرمایا: تمہاری دو کھلی ذرہ وہاں سے جو میں نے تمہیں فلاں فلاں موقع پر دی تھی میں نے عرض کیا: وہ میرے پاس ہے، فرمایا: ان فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دو میں نے ذرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور آپ ﷺ نے میری ستاویں مرادی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی حدیث عنہا کو اپنے پاس لانے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کام میں مصروف نہیں ہونا حتیٰ کہ میں تمہارے پاس آ جاؤں آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے اپنے اوپر ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جب ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا تو ہم اپنی جگہ سے ہٹنے لگے آپ نے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگوا یا اس پر دعا پڑھ کر پھونکا اور پتھر پانی ہمارے اوپر چھڑک دیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فاطمہ رضی اللہ عنہا زیادہ محبوب ہے یا میں آپ نے جواب دیا: فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو۔

رواہ الحمیدی و احمد بن حنبل و العدنی و مسدد و الدورقی و البیہقی

۳۶۳۸۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا چنانچہ ہم ایسی قوم کے پاس جا پہنچے کہ انہوں نے شیعہ ہلاک کرنے کیے لیے گڑھا کھود رکھا تھا وہ ان رات سے آتے جاتے تھے اچانک ایک شخص گڑھے میں جا کر اور دوسرے کے ساتھ لگا اور دوسرے تیسرے کے ساتھ یوں چار آدمی ہو گئے شیر نے انہیں سخت زخمی کر دیا اسی اثناء میں ایک شخص نے حربے سے شیر کو ہلاک کر دیا۔ (چنانچہ جنموں کی تاب نہ لا کر چاروں مر گئے) پہلے مقتول کے ورثاء نے دوسرے مقتول کے ورثاء سے مطالبہ کر دیا فریقین نے تلواریں نکالیں، قریب تھا کہ ان میں خونخواری چھڑ جاتی اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں آن لیا اور فرمایا: تم آپس میں لڑنا چاہتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ زندہ ہیں میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں بشرطیکہ تم اسے مان لو ورنہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے جاؤ اور وہ جو فیصلہ کر دیں وہی فیصلہ ہوگا۔ اس کے بعد بھی جو شخص روگردانی کرے پھر اسے کوئی حق نہیں۔ چنانچہ وہ قبائل جنہوں نے یہ کواں کھودا سے وہ جو تھائی دیت تھائی دیت نصف دیت اور کمال دیت جمع کر لیں پہلے مقتول کے لیے جو تھائی دیت ہے چونکہ وہ اپنے اوپر والوں کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے دوسرے کے لیے تھائی دیت تیسرے کے لیے نصف دیت اور چوتھے کے لیے کمال دیت لوگوں نے یہ فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا اور وہ نبی کریم ﷺ نے پاس آئے اور آپ اس وقت مقام ابراہیم کے پاس تھے لوگوں نے سارا واقعہ سنایا ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں آپ رضی اللہ عنہ ہاتھ باندھ کر بیٹھنے قوم میں سے ایک شخص بولا علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان فیصلہ کر دیا ہے لوگوں نے فیصلے کا بھی پورا قصہ سنایا اور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کی توثیق فرمائی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فیصلہ وہی ہے جو علی رضی اللہ عنہ نے کر دیا ہے۔

رواہ الطبرانی و ابن ابی شیبہ و ابن مسیح جریب و صحیح و البیہقی و ضعفہ

۳۶۳۸۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مؤمنین کی ملکہ مکھی ہوں جب کہ مال ظالموں کی ملکہ بھی ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۳۸۲۔ ابو سعید کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے سامنے سونا رکھا ہوا تھا فرمایا: میں مؤمنین کی ملکہ تھی ہوں جب کہ یہ منافقین کی ملکہ بھی ہے فرمایا کہ مؤمنین میں نی پناہ لیتے ہیں جب کہ منافقین اس کی پناہ لیتے ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۳۸۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ابوطالب نے وفات پائی تو میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بوزہا گمراہ آپ کا چچا مر چکا ہے فرمایا: جاؤ اور اسے زمین میں دبا دو کوئی اور کا نہیں کرنا کہ میرے پاس آ جاؤ میں نے ابوطالب کی نعش زمین میں دبا دی اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے غسل کرنے کا حکم دیا پھر میرے لیے مختلف دعائیں میں مجھے پسند نہیں کہ ان کے بدلہ میں میرے لیے زمین پر سے کچھ ہو۔

رواہ الطبرانی و ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و ابو داؤد و النسائی و المرزوقی فی الجنائز و ابن الجارود و ابن جریر

۳۶۳۸۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مواخات قائم کی عمرو رضی اللہ عنہ ابو ہریر رضی اللہ عنہ و آپس میں بھان بھان

بنایا حمزہ بن عبدالمطلب اور زید بن حارثہ کو عبد اللہ بن مسعود اور زبیر بن عوام کو عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن مالک کو جب کہ مجھے اپنا بھائی بنایا۔

رواہ الخلعی فی الخلعیات وفیہ راو لہ یسم والبیہقی وسعد بن المنصور

۳۶۳۸۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اہل یمن کی طرف روانہ کیا تا کہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں۔ (یعنی قاضی بنا کر بھیجا) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں نوجوان شخص ہوں اور میرے پاس قضاء کا علم بھی نہیں۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: یا اللہ! اس کے دل کو ہدایت دے اور اس کی زبان کو درست پر گامزن کر دے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد مجھے کبھی قضاء میں شگ نہیں ہو جاتی کہ میں اپنی اس جگہ میں بیٹھ گیا۔

رواہ ابن سعد وابن ابی شیبہ والبیہقی فی الدلائل

۳۶۳۸۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں رسول کریم ﷺ سے سوال کرتا آپ مجھے عطا فرماتے تھے اور جب خاموش رہتا تھا

آپ خود ہی ابتداء کرتے۔ رواہ ابن ابی شیبہ والترمذی والشاشی وابونعیم فی الحلیۃ والدورقی والحاکم وسعد بن المنصور

۳۶۳۸۸۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سردیوں میں دو ہلکے ہلکے کپڑوں ازار اور چادر میں باہر نکلتے تھے جب کہ گرمیوں میں موٹی قبا اور بھاری کپڑے پہنتے تھے لوگوں نے عبدالرحمن سے کہا اگر تم اپنے والد سے کہو چونکہ وہ رات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو کرتے رہے ہیں، چنانچہ میں نے والد سے پوچھا کہ لوگوں نے امیر المؤمنین کی کچھ حالت دیکھی ہے جسے وہ اجنبی سمجھتے ہیں۔ کہا: وہ کیا ہے؟ کہا: امیر المؤمنین شدید گرمی میں موٹی قبا اور بھاری کپڑا پہنتے ہیں اور ان میں کچھ پرواہ نہیں کرتے جب کہ سردیوں میں کپڑے یا چادریں پہن لیتے ہیں اور اس کی انھیں پرواہ بھی نہیں ہوتی کیا آپ نے یہ بات ان سے سنی ہے لوگوں نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے سوال کروں اور آپ علی رضی اللہ عنہ سے رات کی گفتگو کے دوران پوچھا میں چنانچہ ابولیلیٰ رات کو گفتگو کے دوران پوچھا: اے امیر المؤمنین! لوگوں نے آپ سے ایک چیز کو مفقود پایا ہے فرمایا: وہ کیا ہے؟ عرض کیا: آپ شدید گرمی میں موٹی قبا اور بھاری کپڑے پہنتے ہیں اور شدید سردی میں دو ہلکے کپڑے یا دو چادریں نہیں لیتے ہیں آپ کو اس پرواہ ہی نہیں ہوتی اور نہ ہی آپ سردی سے بچاؤ کا سامان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابولیلیٰ! تم خیر میں ہمارے ساتھ نہیں تھے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں بخدا! میں آپ کے ساتھ تھا فرمایا: رسول کریم ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر گئے وہ شکست کھا کر نبی کریم ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ بھی شکست کھا کر واپس لوٹ آئے تاہم رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں ایسے شخص کو جہنم میں ڈالوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول بھی اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا۔ وہ بھاگنے والا نہیں ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پیغام بھیج کر اپنے پاس بلا یا میں خدمت میں حاضر ہوا جب کہ مجھے آشوب چشم کا مرض لاحق تھا آپ نے میری آنکھوں میں تھوک دیا اور فرمایا: یا اللہ! گرمی و سردی میں اس کی کفایت فرما۔ اس کے بعد مجھے گرمی نے اذیت پہنچائی اور نہ ہی سردی نے۔

رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل وابن ماجہ والبخاری وصحیحہ والطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیہقی فی الدلائل والضعفاء

۳۶۳۸۹۔ عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں میں صدیق اکبر ہوں میرے بعد جھوٹا مفستری ہی یہ بات کہے گا میں نے لوگوں سے قبل سات سال نمازیں پڑھی ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ والنسائی فی الخصائص وابن ابی عاصم فی السنۃ والعقلی والحاکم وابونعیم فی المعرفۃ

۳۶۳۹۰۔ حبیب بن جویں کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ سات سال عبادت کی ہے قبل ازیں کہ اس امت کا کوئی فرد عبادت کرتا۔ رواہ الحاکم وابن مردویہ

۳۶۳۹۱۔ حبیب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! تو جانتا ہے کہ اس امت میں مجھ سے قبل تیری عبادت کسی نے نہیں کی

اس امت میں سے کوئی شخص تیری عبادت کرتا اس سے قبل میں نے ☆☆☆☆ سال تیری عبادت کی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۳۹۲۔ "مسند عمر" ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کے ذکر سے رک جاؤ

چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: علی میں تین خصالتیں ہیں ان میں سے ہر ایک مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے چنانچہ میں ابو بکر ابو عبیدہ بن الجراح اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے جب کہ نبی کریم ﷺ علی رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے تشریف فرماتے تھے حتیٰ کہ آپ نے علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر فرمایا: اے علی! تو مؤمنین میں سب سے پہلے اسلام لایا اور سب سے پہلے اسلام قبول کیا تمہارا میرے ساتھ ایسا ہی تعلق ہے جیسا ہارون کا موسیٰ سے۔ جھوناب وہ شخص جو میری محبت کا دعویٰ کرتا ہو اور تجھ سے بغض رکھتا ہو۔

رواہ الحسن بن بدر فیما رواہ الخلفاء والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقباب وابن البخار  
۳۶۳۹۳ غمرہ بن رعبیہ مالک بن انس نافع ابن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جنتاً ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت کرتا ہے وہ بڑھ کر حملہ کرتا ہے بھائے نہیں اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا جبرئیل امین اس کے دائیں طرف ہوں گے اور میکائیل علیہ السلام اس کے بائیں طرف ہوں گے لوگوں نے امید و شوق کی حالت میں رات گزار دی جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ دیکھ نہیں سکتے فرمایا: است میرے پاس لے آؤ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے پاس لائے گئے تو فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ قریب ہو گئے آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوک دیا اور اپنے دست اقدس سے پونچھ ڈالیں حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے تانٹھ کھڑے ہوئے یوں لگا گویا انھیں آشوب چشم کا مرض لاحق ہی نہیں ہوا۔ رواہ الدارقطنی والنخطیب فی رواہ مالک وابن عساکر

۳۶۳۹۴ عروہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اس قبر والے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب اور علی بن ابی طالب بن عبد المطلب کو جانتے ہو؟ سوائے خیر و بھلائی کے علی کا تذکرہ مت کرو چونکہ اگر تم نے علی رضی اللہ عنہ کو اذیت پہنچائی تو گویا تم نے اس قبر والے کو اذیت پہنچائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۹۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کو ہرگز برا بھلا مت کہو میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ تین چیزوں میں سے ایک بھی میرے لیے ہو مجھے ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے میں ابو بکر ابو عبیدہ بن الجراح اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھے، آپ نے علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر فرمایا، تو لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہے اور سب سے پہلے ایمان لانے والا ہے۔ تمہارا میرے ساتھ ایسا ہی تعلق ہے جیسا کہ ہارون کا موسیٰ سے تھا۔ رواہ ابن النجار  
۳۶۳۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں پہلا شخص ہوں جس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔

رواہ الطبرانی وابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل وابن سعد  
۳۶۳۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول کریم ﷺ نے یمن بھیجا میں کم عمر تھا، میں نے عرض کیا: آپ مجھے ایسی قوم کے پاس بھیج رہے ہیں ان میں نئے نئے مسائل پیدا ہوں گے حالانکہ میرے پاس قضاء کا علم نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کی راہنمائی فرمائے گا اور تمہارے دل کو ثابت قدم رکھے گا چنانچہ اس کے بعد مجھے دو فریقوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی شک نہیں ہوا۔ رواہ الطبرانی وابن سعد واحمد بن حنبل والعدنی والمروزی فی العلم وابن ماجہ و ابو یعلی والحاکم و ابو نعیم فی

الحلیۃ والبیہقی والدورقی وسعد بن منصور وابن جریر وصحیحہ

کلام:..... حدیث پر بحث کی گئی ہے دیکھئے المعامۃ ۲۶۸۔

۳۶۳۹۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسی قوم کے پاس بھیج رہے ہیں جو مجھ سے عمر میں بڑے ہیں اور میں نوجوان ہوں قضاء کی بصیرت نہیں رکھتا آپ نے میرا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور فرمایا یا اللہ اس کی زبان کو ثابت قدم رکھ اور اس کے دل کو ہدایت عطا فرما۔ اے علی! جب فریقین کے درمیان فیصلہ کرنے بیٹھو اس وقت تک فیصلہ مت کرو جب تک دوسرے کا بیان نہ سن لو جیسا کہ پہلے سے سنا ہے جب تم ایسا کرو گے تمہارے لیے فیصلہ آسان ہوگا چنانچہ اس کے بعد قضاء

کے متعلق مجھے کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔

رواہ الحاکم وابن سعد و احمد بن حنبل والعدنی و ابو داؤد و الترمذی و قال : حسن و ابو یعلیٰ و ابن جریر و صحیحہ و ابن حبان و الحاکم و البیہقی ۳۶۳۹۹ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے علی! تجھ میں عیسیٰ کی مثال پائی جاتی ہے یہودیوں نے ان سے بغض کیا حتیٰ کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا نصاریٰ نے ان سے محبت کی اور انھیں ایسے مقام پر اتارا جس پر وہ نہیں تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے متعلق بھی دو شخص ہلاک ہوں گے میری محبت میں حد سے تجاوز کرنے والا اور میری مخالفت میں مجھ سے بغض و عداوت رکھنے والا خبردار میں نبی نہیں ہوں میرے پاس وحی نہیں آتی لیکن میں کتاب اللہ پر عمل کرتا ہوں اور نبی کریم ﷺ کی سنت پر چلتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے متعلق جو تمہیں حکم دوں وہ برحق ہے لہذا ایسی صورت میں تمہارے اوپر واجب ہے کہ میری اطاعت کرو اور اگر میں یا کوئی اور تمہیں معصیب کا حکم دے تو اللہ تعالیٰ کی معصیت میں ایسی اطاعت کچھ حیثیت نہیں رکھتی اطاعت تو بھلائی اور نیکی کے کاموں میں ہوتی ہے۔

رواہ عبد اللہ بن احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ و الدورقی و الحاکم و ابن ابی عاصم و ابن شاہین فی السنۃ و ابن الجوزی فی الواہب و روی ابن جریر صندرة المرفوع

۳۶۴۰۰ ... ”ایضاً“ جب مزنی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر بٹتے ہوئے دیکھا میں نے اس طرح انھیں بٹتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ کی ڈاڑھیں بھی دکھائی دیے لگیں پھر فرمایا: مجھے ابوطالب کی بات یاد آگئی چنانچہ ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا ہم وطن نخلہ میں نماز پڑھنے لگے اتنے میں ابوطالب آئے اور بولے اے بیٹے تم کیا کر رہے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے انھیں سلام کی دعوت دی وہ بولے: جو تم کہتے ہو اس کے مان لینے میں کوئی حرج نہیں لیکن اس سے میرا مرتبہ کم ہو جائے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کی اس بات پر تعجب کر کے ہنسے پھر فرمایا: یا اللہ اس امت میں میں کسی شخص کو نہیں جانتا جس نے تیرے نبی کے علاوہ مجھ سے قبل تیری عبادت کی ہو۔ تین بار یہ بات کہی: میں نے لوگوں سے قبل سات سال نماز پڑھی ہے۔ رواہ الطبرانی و احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ و الحاکم

۳۶۴۰۱ ... ”ایضاً“ ابن حنفیہ کی روایت ہے کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذکر بد کے خوگر ہوتے تو اس دن ان کا ذکر بد ضرور کرتے جس دن لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عثمان رضی اللہ عنہ کے گورنروں کی شکایت کی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: یہ خط عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے صدقہ کا حکم ہے اپنے گورنروں کو حکم دو کہ اسی کے مطابق عمل کریں میں وہ خط لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا انھوں نے کہا: اس سے ہم بے نیاز ہیں میں وہ خط لیکر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹ آیا اور انھیں اس کی خبر کی انھوں نے فرمایا: تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں اسے جہاں سے اٹھایا ہے وہیں رکھ دو۔

رواہ البخاری و العدنی و البیہقی

۳۶۴۰۲ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں قریش کے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا محمد! ہم آپ کے پڑوسی اور حلیف ہیں ہمارے کچھ غلام تمہارے پاس آگئے ہیں انھیں دین و فقہ کی کچھ رغبت نہیں ہے وہ ہماری جائیدادوں اور اموال سے بھاگ آئے ہیں لہذا آپ ہمیں واپس کر دیں آپ ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم کیا کہتے ہو انھوں نے جواب دیا: یہ لوگ سچ کہتے ہیں: وہ آپ کے پڑوسی اور حلیف ہیں رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس متغیر ہو گیا پھر عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر! تم کیا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا: یہ سچ کہتے ہیں یہ آپ کے حیران اور حلیف ہیں رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اور متغیر ہو گیا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے جماعت قریش اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر ضرور ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے جانچ لیا ہے وہ دین پر تمہاری گردنیں مارے گا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ وہ میں ہوں فرمایا نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ وہ میں ہوں فرمایا: نہیں لیکن یہ وہ شخص ہے جو جوتا گا نٹھ رہا ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جوتا گا نٹھنے کے لیے دیا ہوا تھا۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن جریر و صحیحہ و سعید بن منصور

۳۶۴۰۳ ... ”ایضاً“ محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ وہ جمعہ کے دن چادر نہیں اوڑھیں گے حتیٰ کہ قرآن مجید کو ایک مصحف میں جمع نہ کر لیں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کرنے میں مصروف ہو



گئے کچھ دنوں کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ اے ابوالحسن! آپ میری خلافت کو ناپسند کرتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم ایسی بات نہیں لیکن میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ جمعہ کے علاوہ کسی دن چادر نہیں اوڑھوں گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور واپس لوٹ آئے۔ (رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف، قال: کہ اشعب کے علاوہ مصحف کا ذکر کسی نے نہیں کیا اور وہ "الین الحدیث" میں دانا اور وہ اتنی جمع القرآن یعنی حفظ قرآن مکمل کیا بسا اوقات حفظ قرآن کو جمع قرآن سے بھی تعبیر کر دیا جاتا ہے)

۳۶۴۰۴..... حضرت علی کریم ﷺ فرماتے ہیں: بخدا! اللہ تعالیٰ نے جو آیت بھی نازل فرمائی ہے میں جانتا ہوں کہ وہ کس میں نازل ہوئی کہیں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی رب تعالیٰ نے مجھے سمجھا کر دل اور لسان طلق عطا کی ہے۔ رواہ ابن سعد و ابن عساکر

۳۶۴۰۵..... "ایضاً" محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کیا وجہ ہے آپ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سب سے زیادہ احادیث بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب میں آپ ﷺ سے سوال کرتا تھا آپ مجھے بتاتے تھے اور جب میں خاموش رہتا تھا آپ خود ابتداء کرتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۴۰۶..... ہبیرہ کی روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا گیا: فرمایا: حذیفہ رضی اللہ عنہ نے منافقین کے ناموں کے متعلق سوال کیا تھا انھیں منافقین کے متعلق خبر دی گئی ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اپنی ذات کے متعلق سوال کیا گیا: فرمایا: جب میں سوال کرتا مجھے جواب دیا جاتا اور جب میں خاموش رہتا کلام ہی ابتداء کر لی جاتی تھی۔

رواہ الحاکم

۳۶۴۰۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کو بروز سوموار نبی بنا کر بھیجا گیا اور میں منگل کے دن اسلام لایا۔

رواہ ابو یعلیٰ و ابوالقاسم بن الجراح فی اعمالہ

۳۶۴۰۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "وانذر عشیرتک الا قریبین" اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرنا پڑے" نبی کریم ﷺ نے اپنے اہل بیت کو جمع کیا چنانچہ میں (۳۰) لوگ جمع ہو گئے انھوں نے کھایا پیا اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے طرف سے دین اور میرے مواعد کی ضمانت دے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا اور میرے اہل میں خلیفہ ہوگا ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! آپ تو بخر ہیں۔ اس امر کا قیام کون کرے گا؟ پھر ایک اور شخص نے اسی طرح کی بات کی پھر اہل بیت میں سے ہر شخص پر پیش کیا گیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے لیے میں تیار ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن جریر و صحیحہ و الطحاوی ابو الضیاء

۳۶۴۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فیصلے کرتے رہو جس طرح کہ تم فیصلے کرتے ہو میں اختلاف کرنے کو مکروہ سمجھتا ہوں حتیٰ کہ لوگوں کی ایک جماعت ہو جائے یا مجھے موت آجائے جس طرح کہ میرے ساتھیوں کو موت آگئی ابن ہرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عام طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو فیصلے روایت کیے جاتے ہیں وہ جھوٹ ہیں۔ رواہ البخاری و ابوعبید فی کتاب الاموال والا صیغانی فی الحجۃ

۳۶۴۱۰..... "ایضاً" ابویحییٰ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں۔ میرے بعد جو شخص بھی یہ دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے چنانچہ ایک شخص نے یہی بات کہی وہ پاگل ہو گیا۔ رواہ العدنی

۳۶۴۱۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے متعلق اللہ تعالیٰ سے پانچ چیزوں کا سوال کیا ان میں سے چار مجھے مل گئیں اور ایک سے انکار ہو گیا میں نے سوال کیا کہ قیامت کے ان زمین سے نکلنے والا تو پہلا شخص ہو اور میرے ساتھ ہو تمہارے پاس لوائے حمد ہو اور تم ہی نے وہ اٹھا رکھا ہو اور مجھے عطا کیا کہ تم میرے بعد مومنین کے ولی ہو۔ رواہ ابن الجوزی فی الواہیات

کلام:..... حدیث موضوع ہے دیکھئے الامتنان ص ۳۹۴۔

۳۶۴۱۲..... قیس کی روایت ہے کہ اشعث بن قیس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں موت سے ڈرانے لگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے موت سے ڈراتے ہو؟ مجھے کوئی پروا نہیں موت مجھ پر پڑے یا میں موت پر جاؤں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۴۱۳..... ابو عروا کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے میں میرے کریم الاصل اور میری عترت کے نیکو کار لوگ نجین میں لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار اور کبر سنی میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے ظالم بھڑیے کے دانت توڑے گا اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے تمہارے غلبے کو ختم کرے گا تمہاری گردنوں کی کچی کو ختم کرے گا اور ہمارے ذریعے اللہ تعالیٰ خیر کا دروازہ کھولے گا اور اسے بند کرنے کا۔ رواہ عبدالغنی بن سعید فی ابصاح الاشکال

۳۶۴۱۴..... علی بن ابی ربیعہ کہتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقابلہ کیا: آپ رضی اللہ عنہ نے اسے پھماڑ دیا وہ بولا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ آپ کے سینے کو ثابت قدم رکھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے سینے کو ثابت قدم رکھے۔

رواہ وکیع و ابن عساکر

۳۶۴۱۵..... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لوگوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا کسی نے نہیں کہا کہ مجھ سے سوال کرو۔

رواہ ابن عبد البر

۳۶۴۱۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جنت کی اونٹیوں میں سے ایک اونٹی لائی جائے گی تمہارا گھٹنے میرے گھٹنے کے ساتھ ہوگا تمہاری ران میری ران سے ملی ہوگی کہ ہم جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ رواہ الحسن بن بدر

۳۶۴۱۷..... عبدالرحمن بن ابی یحییٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ اور اس کا واسطہ دیتا ہوں جس نے غدیر خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو سنا ہو وہ ضرور گواہی دے آپ ﷺ نے میری باتھ پکڑ کر فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! میں تمہاری جانوں سے زیادہ تمہارا حق نہیں رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے یا اللہ! جو علی کو دوست رکھتا ہو تو بھی اسے دوست رکھ جو علی کا دشمن ہو تو بھی اس کا دشمن ہو جو اس کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر اور جو علی کو بے یار چھوڑتا ہو تو بھی اسے بے یار کر دے چنانچہ اس سے پچھ زیادہ لوگوں نے گواہی دی جب کہ بہت سارے لوگ گواہی چھپا گئے چنانچہ وہ دنیا میں اندھے اور برس زدہ ہو کر فنا ہوئے۔ رواہ الحطیب فی الاثراد

۳۶۴۱۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں مومنین کا ان کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: جو شخص میرا دوست ہے وہ علی رضی اللہ عنہ کا بھی دوست ہے۔ رواہ ابن ابی عاصمہ

۳۶۴۱۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب آیت "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈر سناؤں لیکن اس پر میری قدرت نہیں ہے بسا اوقات میں اس کا اعلان کرتا ہوں لیکن جب ان کی طرف سے ناگواری دیکھتا ہوں تو خاموش ہو جاتا ہوں حتیٰ کہ میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! جو تمہیں حکم ملا ہے اسے اگر بجا نہیں لادو گے تو رب تعالیٰ تمہیں عذاب دے گا لہذا تم میرے لیے ایک صاع کھانا تیار کرو اس پر کبریٰ کی ایک دستی رکھو ہمارے لیے دودھ سے مشروب تیار کرو پھر میرے پاس بنی عبدالمطلب کو جمع کرو تا کہ میں ان سے بات کروں اور جو مجھے حکم ملا ہے میں اس کی تبلیغ کروں چنانچہ میں نے کھانا تیار کیا اور بنی عبدالمطلب کو دعوت دی، اس وقت ان کی تعداد چالیس کے لگ بھگ تھی ان میں آپ ﷺ اور ابوطالب حمزہ عباس ابولہب بھی شامل تھے جب یہ لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے مجھے کھانا حاضہ کرنے کو کہا میں نے کھانا حاضر کر دیا آپ نے قدرے گوشت میں سے قدرے سخت ٹکڑا اٹھایا اسے دانتوں سے چبایا اور برتن کے کناروں میں ڈال دیا پھر فرمایا: بسم اللہ! کھانا شروع کرو لوگوں نے جی بھر کر کھانا کھایا حتیٰ کہ بے نیاز ہو گئے کھانا بھی باقی تھا برتن میں ہم صرف انگلیوں کے نشانات ہی دیکھتے تھے حالانکہ جو کھانا پیش کیا تھا وہ ایک ہی آدمی کے لیے کافی تھا پھر فرمایا: اے علی! قوم کو مشروب پلاؤ میں لوگوں کے پاس مشروب لے آیا لوگوں نے اس میں سے پیا اور سیر ہو گئے حالانکہ وہ ایک ہی آدمی کے لیے کافی تھا چنانچہ جب نبی کریم ﷺ نے بات کرنے کا ارادہ کیا ابولہب جلدی سے بول اٹھا: کہ تمہارا صاحب بات کر چکا ہے لہذا چلو لوگ اٹھ کر چلے گئے تاہم نبی کریم ﷺ لوگوں کے سامنے بات نہ رکھ سکے دوسرے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! یہ شخص مجھ پر سبقت لے گیا جس کی وجہ سے لوگ اٹھ کر چلے گئے اور میں بات نہ کر سکا لہذا کل کی طرح آج بھی کھانا اور

مشروب تیار کرو پھر انہیں ہمارے پاس جمع کرو۔ میں نے کھانا تیار کیا پھر لوگوں کو بلایا آپ نے ایسے ہی کیا جیسے کل کیا تھا لوگوں نے کھایا پیا اور سیر ہو گئے پھر نبی کریم ﷺ نے کلام کیا اور فرمایا: اے بنی عبدالمطلب میں نہیں جانتا کہ عرب میں کوئی نوجوان ان تعلیمات سے افضل لائے جو میں لایا ہوں میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی بھلائی لایا ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اس کی دعوت دوں تم میں سے کون اس معاملہ میں مجھے تقویت پہنچائیے گا؟ میں نے عرض کیا اس کام کے لیے میں تیار ہوں حالانکہ میں قوم میں سب سے چھوٹا میری آنکھوں میں سب سے زیادہ کچھڑا میرا پیٹ بڑا اور میری پنڈلیاں باریک تھیں میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! اس معاملہ میں میں آپ کا وزیر بنتا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے گردن سے پکڑ لیا اور فرمایا: یہ میرا بھائی، میرا وصی اور خلیفہ ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ لوگ ہنستے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور ابوطالب سے کہنے لگے: اس نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم غلی کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

رواہ ابن اسحاق وابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وابو نعیم والبیہقی فی الدلائل

۳۶۲۲۰۔ "مسند براء بن عازب" ہم ایک سفر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں منادی نے اعلان کیا: الصلوة جامعة جامعہ ایک درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے لیے جگہ صاف کی گئی آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنین پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں۔ پھر فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن پر اس کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں۔ پھر فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن پر اس کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں۔ پھر فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن پر اس کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یا اللہ! میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے یا اللہ! جو علی کو دوست رکھتا ہو تو بھی اسے دوست رکھ جو علی کا دشمن ہو تو بھی اس کا دشمن ہو جا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے علی تجھے مبارک ہو صبح و شام تم ہر مومن مرد و ہر مومن عورت کے دوست ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۲۲۱۔ رسول کریم ﷺ نے دو لشکر روانہ کئے ان میں سے ایک پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور دوسرے پر خالد بن ولید کو فرمایا کہ اگر قتال ہو تو علی لوگوں پر امیر ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کر لیا اور اس میں سے ایک باندی اپنے لیے رکھ لی حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسے برا سمجھتے ہوئے خط لکھا جب رسول کریم ﷺ نے خط پڑھا تو فرمایا: تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۲۲۲۔ بریدہ بن حصیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن گیا میں نے آپ ﷺ میں قدرے جفا دیکھی جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹا میں نے آپ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور ان کی تنقیص کر دی رسول اللہ ﷺ کا چہرہ قدس متغیر ہونے لگا اور فرمایا: اے بریدہ! میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا ہوں میں نے عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ وابن جریر وابو نعیم

۳۶۲۲۳۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں نے اپنے خاندان میں سب سے بہتر

سے تمہاری شادی کی ہے جو علم میں سب سے آگے بر دباری میں افضل اور سب سے پہلے اسلام لانے والا ہے۔ رواہ الخطیب فی المنفق

۳۶۲۲۴۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ تم (مال غنیمت کا پانچواں

حصہ) تقسیم کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ تمس پر قبضہ کرو چنانچہ صبح ہوئی تو علی رضی اللہ عنہ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا حضرت خالد رضی اللہ عنہ

نے کہا: بھلا دیکھتے نہیں ہو کہ یہ کیا کرتا ہے جب میں رسول کریم ﷺ کے پاس واپس لوٹا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا تھا اس بارے خبر

دی اس وقت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! تم علی سے بغض رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی

ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے بغض مت رکھو ایک روایت میں ہے کہ اس سے محبت کرو۔ چونکہ خمس میں اس سے زیادہ اس کا حصہ ہے۔

رواہ ابو نعیم

۳۶۳۲۵۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک سر یہ روانہ کیا اور اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ جب ہم واپس لوٹے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے پوچھا: تم نے اپنے ساتھی کی صحبت کو کیسا پایا؟ فرمایا: یا تو میں اس کی شکایت کروں یا میرے علاوہ کوئی اور اس کی شکایت کرے۔ میں نے اپنا سرا پر اٹھایا، میں اپنا سر جھکائے رکھتا تھا جب مجھ سے کوئی بات کی جاتی میں اپنا سر جھکا لیتا تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ کا چہرہ اقدس متغیر ہوتا جا رہا ہے۔ اور پھر فرمایا: جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے، اس کے بعد میرے دل میں جو کچھ بدورت تھی وہ جاتی رہی میں نے بہا میں علی رضی اللہ عنہ کا ذکر بدلتی کروں گا۔ رواہ ابن جریر

۳۶۳۲۶۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے قریب کروں اور تمہیں اپنے سے دور نہ کروں اور یہ کہ میں تمہیں علم سکھاتا رہوں تاکہ تم اسے یاد کرو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ تم یاد رکھو اور یہ آیت نازل ہوئی "وَتَعْلَمُوا أَن تَارِعُوا" اور اسے یاد رکھنے والے کانوں نے یاد رکھا ہے" فرمایا کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جاؤ۔

رواہ ابن عساکر وقال: هذا اسناد لا يعرف والحديث شاذ

۳۶۳۲۷۔ "ایضاً" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ کا جھنڈا کون اٹھائے گا؟ ارشاد فرمایا: جو شخص اسے اچھی طرح سے اٹھانا جانتا ہوگا۔ البتہ دنیا میں اسے علی بن ابی طالب اٹھائے گا۔ رواہ الطبرانی کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الترمذیہ ۳۶۱ و ذخیرۃ الحفاظ ۳۷۳۹۔

۳۶۳۲۸۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم خلیفہ ہو اور قتل کیے جاؤ گے تمہارے سر کا یہ حصہ خون آلود ہوگا۔ یعنی سر سے داڑھی تک کا حصہ۔ رواہ الطبرانی و ابن عساکر کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۶۳۔

۳۶۳۲۹۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: وہ پہلے لوگوں میں سب سے زیادہ بد بخت کون ہے عرض کیا: حضرت صالح علیہ السلام کی اوتنی کی کوچیں جس شخص نے کائی تھیں فرمایا: بعد میں آنے والوں میں سب سے زیادہ بد بخت کون ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے۔ ارشاد فرمایا: اے علی! تمہارا قاتل۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۳۳۰۔ "ایضاً" جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم حنفہ میں مقام غدیر خم میں تھے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۳۳۱۔ "ایضاً" خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعے کا دروازہ اٹھایا حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قلعہ پر چڑھ گئے اور اندر سے دروازہ کھول دیا چنانچہ بعد میں تاجر یہ کیا گیا کہ چالیس آدمی مل کر اس دروازے کو اٹھاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ وحسن

۳۶۳۳۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: بجز علی رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے ہر دروازہ بند کر دو۔ آپ نے ہاتھ مبارک سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ رواہ ابن عساکر کلام: ... حدیث موضوع ہے دیکھئے الموضوعات ۱/۳۶۵۔

۳۶۳۳۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ہم حنفہ میں مقام غدیر خم میں تھے وہاں قبیلہ جہینہ مزینہ اور غفار کے بہت سے لوگ تھے رسول اللہ ﷺ خیمہ سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہاتھ سے پکڑ کر تین بار اشارہ کیا اور فرمایا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کے دوست ہیں۔ رواہ البزار

۳۶۳۳۴۔ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مندرجہ ذیل اشعار پڑھتے ہوئے سنا اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کی سماعت کر رہے تھے۔

انا اخو المصطفى لا شك في نسبي معه ربيت وسبطا هما ولدي

میں محمد مصطفیٰ ﷺ کا بھائی ہوں میرے نسب میں کوئی شک نہیں ہے میری ان کے ساتھ ترتیب کی گئی ہے اور ان کے دو نواسے میرے بیٹے ہیں۔

جدی وجد رسول الله منفرح وفاطم زوجتی لا قول ذی قند

میرا اور رسول اللہ ﷺ کا دادا ایک ہی ہے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا میری بیوی ہے جو نے کی بات بولی حیثیت نہیں رکھی۔

صدفته وجميع الناس في بهم من الصلاة والا شرابك والنكد

میں نے اس وقت ان کی تصدیق کی ہے جب سارے لوگ گمراہی شرک اور مکدر زندگی کے بخنور میں پھنسے ہوئے تھے۔

فالحمد لله شكرا لا شريك له البر بالعبد والباقي بلا امد

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں سزا کوئی شریک نہیں نیکی بندے کا خزانہ ہے اور اس کے علاوہ سب کچھ فضول ہے۔

رسول کریم ﷺ مسکرا دینے اور فرمایا: اے علی تم نے سچ کہا۔ (رواہ ابن عساکر و فیہ عمارة ابن ذید، از دی کہتے ہیں: یہ شخص حدیثیں وضع کرتا تھا

میں کہتا ہوں سچ بات یہ ہے کہ یہ اشعار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام پر وضع کئے گئے ہیں حالانکہ یہ اشعار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہیں فرمائے

چونکہ جس شخص میں معمولی سی بھی براعت اشعار ہو وہ جانتا ہے کہ یہ اشعار شعری مرتبہ و مقام سے کس قدر پست ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی

ذات ایسے اشعار کہنے سے بالاتر ہے چہ جائیکہ ایسے جھوٹے و ضائع کی سند سے یہ اشعار ان کی طرف منسوب کیے جائیں)۔

۳۶۳۵۔۔۔ "ایضاً" سلیمان بن ربیع کا دوح بن رحمہ الذہاب مسعر بن کدام عطیہ کی سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے

رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہیں: میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیٰ خورسول اللہ ﷺ۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث موضوع ہے یہ ابن عساکر کی و احیاء میں سے ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۲۸۔

۳۶۳۶۔۔۔ جبکہ میں حارثہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب بنفس نفیس خود کسی غزوہ میں شریک نہ ہوتے تو اپنا اسلحہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

یا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو دے دیتے۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابو نعیم و ابن عساکر

۳۶۳۷۔۔۔ جریر بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حج کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے یہ حجۃ الوداع تھا ہم مقام غدیر خم پہنچے اتنے میں

اعلان ہوا "الصلوة جامعہ" مہاجرین و انصار سب جمع ہو گئے رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگوں تم کسی کی گواہی

دیتے ہو لوگوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ارشاد ہوا پھر اس کی گواہی دیتے ہو۔ لوگوں نے کہا: یہ کہ محمد اللہ تعالیٰ

کے بندے اور اس کے رسول ہیں: ارشاد ہوا: تمہارا ولی کون ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہمارا ولی ہے ارشاد فرمایا: تمہارا ولی کون ہے؟

آپ نے اپنا دست اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بازو پر رکھا اور انھیں کھڑا کیا بازو چھوڑ کر ہاتھ پکڑ لیے اور فرمایا: اللہ اور اللہ کا رسول جس کا

دوست ہو علی بھی اس کا دوست ہے یا اللہ! جو علی سے دوستی رکھتا ہو اسے تو بھی اپنا دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھتا ہو تو بھی اسے دشمن رکھ یا اللہ!

لوگوں میں سے جو شخص علی سے محبت کرتا ہو تو اسے اپنا حبیب بنا لے جو اس سے بغض رکھتا ہو تو بھی اس سے بغض رکھ یا اللہ! زمین پر دو نیک بندوں

کے بعد علی کے سوا کسی کو نہیں پاتا جسے میں ودیعت سپرد کر کے جاؤں، لہذا اس میں بھلائی کا فیصلہ فرمانا۔ رواہ الطبرانی

فائدہ:..... یہ حدیث مجمع الزوائد میں شیخی نے بھی ذکر کی ہے۔ دیکھئے ۱۰۶/۹ لیکن اس کی سند میں بشر بن حرب ہے اسے ناقدین حدیث نے

لیکن حدیث قرار دیا ہے۔

۳۶۳۸۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے لوگوں کے درمیان مواخات قائم کی اور مجھے چھوڑ دیا میں نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! اپنے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کی ہے اور مجھے چھوڑ دیا ہے۔ ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں کیسے چھوڑا تمہیں تو اپنے

لیے جن رکھا ہے تو میرا بھائی اور میں تیرا بھائی ہوں۔ اگر کوئی شخص تمہارے ساتھ جھگڑا کرے تو کہہ دو؟ میں اللہ کا بندہ اور رسول اللہ ﷺ کا بھائی

ہوں۔ اس کا دعویٰ تمہارے بعد صرف جھوٹا ہی کرے گا۔ رواہ ابو یعلیٰ

۳۶۳۹۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مقام خم میں نبی کریم ﷺ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

ہاتھ سے پکڑے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! تم گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ تمہارا رب ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں کیوں نہیں فرمایا: کیا تم گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ اور اللہ کا رسول تمہارے اوپر تمہاری جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر فرمایا: اللہ اور اس کا رسول جس شخص کا دوست ہو علی بھی اس کا دوست ہے میں نے تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑی ہیں اگر تم انہیں تمہارے رکھو گے، کبھی گمراہ نہیں ہو گئے کتاب اللہ اس کا رستہ اس کے ہاتھ میں ہے اور اس کا رستہ تمہارے ہاتھوں میں ہے دوسری چیز میرے اہل بیت۔

رواہ ابن راہویہ وابن جریر وابن ابی عاصم والمصنف فی امالیہ واصحاحہ

۳۶۴۴..... ”مسند عمار“ عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور علی رضی اللہ عنہ غزوہ ذی العشیرہ میں ایک دوسرے کے رفیق سفر تھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایسے دو شخصوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو لوگوں میں سب سے زیادہ بد بخت ہیں؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جی ہاں ارشاد فرمایا: ایک قوم ثمود کا احیر جس نے اونٹنی کی کوچیں کاٹی تھیں دوسرا وہ شخص جو اے علی! تمہارے سر پر زخم لگانے کا حتیٰ کہ خون سے تمہاری دائرہ بھیگ جائے گی۔ رواہ احمد بن حنبل والبقوی والطبرانی والحاکم وابن مرویہ وابونعیم فی المعرفة وابن عساکر

۳۶۴۳..... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور علی رضی اللہ عنہ غزوہ خیشیہ میں یثرب کے مقام پر ایک دوسرے کے رفیق سفر تھے چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے یہاں نزول کیا تو ایک ماہ تک ٹھہرے رہے اور اس دوران بنی مدینہ اور ان کے حلفاء قبیلے بنی ضمرہ سے صلح کی پھر آپ ان سے رخصت ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے ابو یظفان! تمہیں شوق ہے کہ ہم بنی مدینہ کے ان لوگوں کے پاس جائیں جو کنواں کھودنے کے کام میں مصروف ہیں ذرا ہم انہیں دیکھیں کہ یہ لوگ کیسے کام کرتے ہیں؟ ہم ان لوگوں کے پاس آئے تھوڑی دیر انہیں دیکھتے رہے پھر ہمارے اوپر نیند طاری ہو گئی ہم کھجوروں کے درختوں تلے خاکدار سی جگہ پر آ گئے ہم اس جگہ سو گئے بخدا! ہم صرف رسول اللہ ﷺ کے قدموں کی چاپ سن کر بیدار ہوئے اس خاکدار جگہ کی وجہ سے ہمارے بدن بھی خاک آلود ہو گئے تھے رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابو تراب! چونکہ علی رضی اللہ عنہ کے بدن پر تراب (خاک) الٹی پڑی تھی آپ ﷺ نے ہمیں کچھ بتایا اور پھر فرمایا: میں تمہیں ایسے دو شخصوں کی خبر نہ دوں جو سب سے زیادہ بد بخت ہیں ہم نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: قوم ثمود کا احیر جس نے اونٹنی کی کوچیں کاٹی تھیں اے علی دوسرا وہ شخص جو تمہیں یہاں ضرب لگانے کا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ کر اشارہ کیا۔ حتیٰ کہ تمہاری یہ جگہ خون آلود ہو جائے گی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دائرہ پر ہاتھ رکھا۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

۳۶۴۲..... عمران حصین کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا اور ان پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا سریہ کو کافی مقدار میں مال غنیمت ملا علی رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت سے کچھ لے لیا جسے لوگوں نے اچھا نہ سمجھا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باندی لے لی تھی چنانچہ لشکر میں سے ایک کے بعد دوسرا لگا تا چار آدمی رسول اللہ ﷺ کو بتانے کی غرض سے آئے صحابہ رضی اللہ عنہم جب کبھی سفر سے واپس لوٹتے تھے پہلے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کو سلام کرتے تھے اور آپ کا دیدار کر کے واپس لوٹ جاتے تھے جب سریہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا چار میں سے ایک کھڑا ہوا اور کہا: یا رسول اللہ! آپ نہیں دیکھتے کہ علی رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی ہے آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا دوسرا کھڑا ہوا اس نے بھی یہی بات کہی آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر تیسرا کھڑا ہوا اس نے بھی یہی بات کہی آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا چوتھا کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے آپ کے چہرہ اقدس پر غصہ کے اثرات پہنچانے جاسکتے تھے آپ نے فرمایا: تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں میرے بعد علی ہر موئن کا ولی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ وابن جریر وصحیحہ

۳۶۴۵..... ”مسند عمرو بن شاش“ عمرو بن شاش کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: تم نے مجھے اذیت پہنچائی ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں آپ کو اذیت پہنچاؤں۔ آپ نے فرمایا: جس نے علی کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔

رواہ ابن ابی شیبہ وابن سعد و احمد بن حنبل والبخاری فی تاریخہ والطبرانی والحاکم

۳۶۴۶..... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں غزوہ ذات السلاسل سے واپس لوٹا میرا خیال تھا کہ میں رسول اللہ

ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کو کون محبوب ہے؟ ارشاد فرمایا: ما نشر رضی اللہ عنہا میں نے عرض کیا: میں نے عورتوں کے متعلق سوال نہیں کیا آپ نے فرمایا: عائشہ کے والد مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں میں نے عرض کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کو کون سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: حفصہ رضی اللہ عنہا میں نے عرض کیا: میں عورتوں کے متعلق نہیں پوچھ رہا فرمایا: حفصہ رضی اللہ عنہا کے والد میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! علی کہاں ہیں: آپ نے صحابہ کی طرف التفات کیا اور فرمایا: یہ شخص ایک ہی جان کے متعلق پوچھ رہا ہے۔ رواہ ابن النجار

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المآلیٰ ۳۸۲/۱۔

۳۶۴۲۷۔ ابو اسحاق کی روایت ہے کہ تم سے کسی نے پوچھا: حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے تمہارے علاوہ ایسے وارث بن گئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: وہ ہم میں سے پہلے آپ کے ساتھ لاحق ہوئے اور ہم سے زیادہ آپ کے ساتھ تپتے رہتے تھے۔ رواہ ابن ابی سنیہ

۳۶۴۲۸۔ "مسند السید الحسن" آپ ﷺ نے فرمایا: عرب کے سردار کو میرے پاس بلا لاؤ میں نے عرض کیا: آپ عرب کے سردار نہیں ہیں! ارشاد فرمایا: میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کا سردار ہے جب آپ تشریف لائے فرمایا اس ہجرت انصار! کیا میں ایسی چیز پوچھ رہی رہنمائی نہ کروں جسے اگر تم پکڑے رکھو تو میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے یہ علی رضی اللہ عنہ ہے اس سے محبت کرو اور اس کی عزت و اکرام کرو جو جبریل امین نے مجھے اسی کا حکم دیا ہے جو میں نے تم سے کہہ دیا ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۴۲۹۔ "مسند رافع بن خدیج" غزوہ احد میں جب علی رضی اللہ عنہ نے اصحاب الو یہ یوقتوں کیا تو جبریل امین نے آ کر فرمایا یا رسول اللہ! یہ غمخواری ہے جو اپنی مثال آپ ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ مجھ سے ہے میں اس سے ہوں جبریل امین نے کہا: میں تم دونوں سے ہوں۔

رواہ الصراسی

۳۶۴۵۰۔ ابورافع کی روایت ہے کہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے درمیان مذاخات قائم کی تو آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنا بھائی بنایا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۴۵۱۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے اسلام لانے والے علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

رواہ ابن ابی سنیہ

۳۶۴۵۲۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اس امت میں سب سے پہلے نبی کریم ﷺ کے پاس وارد ہونے والا اور سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا شخص علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن ابی سنیہ

۳۶۴۵۳۔ "مسند شداہ بن اوس" شریح بن مرہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے علی! خوش ہو جاؤ تمہاری موت و حیات میرے ساتھ ہوگی۔ رواہ ابن مندہ وابن قانع وابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸

۳۶۴۵۴۔ "مسند عبد اللہ بن اسود" حجاج بن حسان عبد اللہ بن الجهم خزاعی کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا علی رضی اللہ عنہ یمن میں ظفر مند غنیمت سے کامران اور محفوظ ماہمیرت انہوں نے بریدہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے پاس بشارت سنانے بھیجا جب بریدہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو شکر کی سلامتی کامیابی اور شہ ماہ غنیمت کے حصول کی خوشخبری سنائی پھر عرض کیا: علی رضی اللہ عنہ نے قیدیوں میں سے ایک خادم یہاں باندی اپنے لیے منتخب کرنے سے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ القدس غصہ سے سرخ ہو گیا حتیٰ کہ بریدہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر غصے کے اثرات پرکھ لیے اور بولے: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے غصہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ اس سے قبل زمین مجھے نکل لے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب بریدہ! علی نے اپنے حق میں سے زیادہ باقی چھوڑا ہے۔ آپ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا۔ رواہ ابن النجار

۳۶۴۵۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم قیامت کے دن میرے آگے

ہو گئے مجھے لواء حمدی اجائے گا وہ میں تمہیں دے دوں گا اور تم حوض کوثر پر لوگوں کو ہٹانے میں میری مدد کرو گے۔

رواہ ابن عساکر و قال: فیہ ابو حذیفۃ اسحاق بن بشر ضعیف

۳۶۳۵۶... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو سید العرب ہیں آپ نے فرمایا: میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کا سردار ہے۔ رواہ ابن النجار

۳۶۳۵۷... جمیع بن عمیر کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کیا: ہم عورتوں کے متعلق نہیں پوچھ رہے بلکہ مردوں کے متعلق پوچھا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے خاوند۔ (رواہ الخطیب فی المستوفی والمفترق وابن النجار وقال الذہبی: کہ جمیع بن عمیر یہی کوئی مشہور تابعی ہے لیکن وہ متہم بالکذب ہے)

۳۶۳۵۸... ”ایضاً“ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر فخر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تم میں سے عام لوگوں کو بخش دیا ہے اور علی کو خصوصاً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں میں اپنے قریبی رشتہ داروں کے متعلق چشم پوشی کرنے والا نہیں ہوں یہ جبریل ہیں انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ خوش بخت انسان وہ ہے جو علی سے محبت رکھتا ہو خواہ علی زندہ ہو یا مردہ اور بد بخت انسان وہ ہے جو علی سے بغض رکھتا ہو خواہ علی زندہ ہو یا مردہ۔

رواہ الطبرانی والبیہقی فی فضائل الصحابة وابن الجوزی فی الواہیات

۳۶۳۵۹... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: بخدا حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بہت قریب تھے چنانچہ جس دن رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے ہم آپ کی تیمارداری کے لیے حاضر ہوئیں آپ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے رسول اللہ ﷺ بار بار فرماتے۔ کیا علی آ گیا ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام سے بھیجا تھا تھوڑی دیر بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے ہم سمجھے کہ آپ کو علی رضی اللہ عنہ سے کوئی ضروری کام ہے ہم باہر نکل آئے اور دروازے پر بیٹھ گئے میں دوسروں کی نسبت آپ اور علی رضی اللہ عنہ کے زیادہ قریب تھی، میں نے دیکھا کہ علی رسول اللہ ﷺ پر جھلکے ہوئے ہیں اور آپ نے علی سے سرگوشیاں کرنی شروع کر دیں پھر اسی دن آپ ﷺ اللہ کو پیارے ہو گئے یوں اس اعتبار سے علی رضی اللہ عنہ آپ کے زیادہ قریب تھے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۳۶۰... ابو عبد اللہ جدلی کی روایت ہے کہ مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابو عبد اللہ! تمہیں غیرت نہیں آتی کہ رسول اللہ ﷺ کو تمہارے اندر گالیاں دی جاتی ہیں؟ میں نے کہا: بھلا رسول اللہ ﷺ کو کون گالیاں دیتا ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حضرت علی اور ان کے حسین کو گالیاں دی جا رہی ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ علی سے محبت کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۳۶۱... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا آپ سے علی رضی اللہ عنہ بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا: حکمت دس حصوں میں تقسیم کی گئی ہے نو حصے علی کو عطا کئے گئے ہیں اور ایک حصہ باقی لوگوں میں تقسیم کیا گیا ہے جب کہ علی لوگوں سے زیادہ اس کا علم رکھتا ہے۔

رواہ الازدی فی الضعفاء وابونعیم فی الحلیۃ وابن النجار وابن الجوزی فی الواہیات وابو علی الحسین بن علی البردعی فی معجمہ

۳۶۳۶۲... ”مسند علی“ ترمذی داہن جریدوں کی روایت کرتے ہیں اسماعیل بن موسیٰ سعدی محمد بن عمرو شریک سلمہ بن کہیل عن سوید بن غنم صناجی علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا خزانہ ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ (رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ امام ترمذی کہتے ہیں ایک نسخہ کے اعتبار سے یہ حدیث غریب اور منکر ہے بعض محدثین نے یہ حدیث شریک کے واسطے سے روایت کی ہے لیکن اس کی سند میں صناجی کا ذکر نہیں کیا جب کہ ثقہ راویوں میں سے شریک کے علاوہ کسی سے معروف نہیں ہے وفی الباب عن ابن عباس انتھی۔ ابن جریر کہتے ہیں یہ حدیث صحیح و مسند ہے ہاں البتہ دوسرے محدثین کے نقطہ نظر سے اگرچہ ستیم وضعیف ہے اور اس کی دو جہیں ہو سکتی ہیں۔ (۱) اس کا مخراج عن علی عن رضی اللہ عنہ اس طریق کے علاوہ کسی اور طریق سے ثابت نہیں (۲) سلمہ بن کہیل محدثین کے نزدیک ایسا راوی ہے جس کی



مرویات کسی طرح حجت نہیں۔ جب کہ نبی کریم ﷺ سے اور زنجی روایات اس کی موافقت میں روایت کی گئی ہیں۔  
کلام: ..... حدیث ضعیف ہے: دیکھئے الاقان: ۳۱۳ والتزکرة ۱۶۳۔

۳۶۳۶۳۔ محمد بن اسماعیل ضراری عبد السلام بن صالح ہرونی ابو معاویہ اعمش مجاہد کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے جو شخص شہر میں آنا چاہے وہ اس کے دروازے سے آئے۔  
۳۶۳۶۴۔ ابراہیم بن موسیٰ رازی (یہ فراء نہیں ہے) ابو معاویہ باسناد مثل بالا میں اس شخص کو نہیں جانتا اور نہ ہی اس سے اس حدیث کے علاوہ کوئی اور حدیث سنی ہے۔ انھی کلام ابن جریر ابن جوزی نے علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث۔ (میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے) کو موضوعات میں ذکر کیا ہے جب کہ ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے اور اسے شیخ الاسلام نے خطیب نے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے کہ یحییٰ بن معین سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے متعلق استفسار کیا گیا: انھوں نے جواب دیا: یہ حدیث صحیح ہے جب کہ ابن عدی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو موضوع قرار دیا ہے حافظ صلیب الدین خلکانی کہتے ہیں: میزان میں ذہبی وغیرہ نے بھی اس حدیث کے بطلان کا قول اختیار کیا ہے لیکن سوائے اس کے موضوع ہونے کے اس میں کوئی علت قادح نہیں بیان کی جب کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مستدرک میں اس حدیث کے بہت سے طرق نقل کیے گئے ہیں جو کم از کم اس بات پر دلالت ہیں کہ اس حدیث کوئی نہ کوئی اصل ہے لہذا اس کے موضوع ہونے کا اخلاق مناسب نہیں ہے اس حدیث پر فتویٰ یا نہ روایہ اختیار کرتے ہوئے کہتے ہیں: حاکم نے مستدرک میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن جوزی نے اسے موضوعات میں ذکر کیا ہے یہ جھوٹ ہے تاہم حق بات ان دونوں کے خلاف ہے چنانچہ یہ حدیث قسم حسن سے ہے صحیح تک نہیں پہنچی اور کذب تک مرتبہ میں نہیں آتی اس میں بحث طویل ہے لیکن قابل اعتماد بات اتنی ہی ہے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں عرصہ تک اس حدیث کا یہی جواب دیتا رہا حتیٰ کہ مجھے تذبذب آثار میں ہی رضی اللہ عنہ کی حدیث کے متعلق ابن جریر کی صحیح پر واقفیت ہوئی جب کہ حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اس حدیث سے استخارہ کیا پھر مجھے جزم و یقین ہو گیا کہ یہ حدیث مرتبہ حسن سے مرتبہ صحیح تک پہنچی ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۶۳۶۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی نبی کریم ﷺ نے بنی عبدمنظلب کو دعوت دی اور ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ کھانا اتنا زیادہ نہیں تھا آپ نے فرمایا اللہ ہاں سے مرتبہ کے اطراف سے کھانا لایا اور ان کے درمیان پر برکت نازل ہوئی ہے آپ نے اپنا دست اقدس پہلے رکھا پھر لوگوں نے کھانا کھا لیا کہ میرے ہونے پھر آپ نے پانی کا پیا اور پھر پیا جو لوگوں کو دیا، لوگ پانی پی کر میرے ہونے۔ ابولہب نے کہا: تمہیں جادو سے آیت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے پاس ایک پیغام لایا ہوں جو تمہاری میں دئی نہیں آیا میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم کو اس سے روکنا اللہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب کی طرف بلاتا ہوں لوگوں نے آپ سے نفرت کی اور اٹھ کر چلے گئے آپ نے پھر دوسری مرتبہ لوگوں کو اسی طرح دعوت دی ابولہب نے وہی کچھ کہا جو پہلے کہا تھا آپ نے انہیں دعوت دی اور پھر فرمایا: میرے ہاتھ پر کون بیعت کرے گا جو میرے بعد تمہارا ولی ہوگا؟ آپ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ میں نے بھی اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا اور عرض کیا میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں اس وقت میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا اور میرا پیت بڑا تھا میں نے اس شرط پر بیعت کیا کہ یہ کھانا میں نے ہی تیار کیا تھا۔ رواہ ابن مردودہ۔

۳۶۳۶۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب آیت "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علی میرا ولی اور رسول اللہ کا ولی ہے اور نہ ہوا اور نہ ہوگا۔ رواہ ابن مردودہ۔

۳۶۳۶۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا تھا کہ مجھے یمن کا امیر مقرر کرے لیکن میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں فوجوں اور مکتوں میں قضا کا علم نہیں رکھتا رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر دو یا تین بار ہاتھ مارا اور فرمایا یا اللہ! اس کے دل و بدایت سے سر فرما اور اس کی زبان کو ثابت قدمی عطا فرما۔ مجھے یوں لگا گویا ہر علم مجھے مل گیا ہے اور میرا دل علم و فہم سے بھر گیا ہے۔ اس کے بعد آدھیوں کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے مجھے شک نہیں: رواہ الحفظ و سند ضعیف۔

۳۶۳۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! تم میرے بھائی میرے صاحب اور جنت میں میرے رفیق ہو۔ رواہ الخطیب  
کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ: ۳۵۲۔

۳۶۳۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! پورا وضو کرو اگرچہ تمہیں گراں گزرے صدقہ مت کھاؤ گدھوں کو گھوڑیوں پر مت کدو اور نجومیوں کے پاس مت بیٹھو۔ رواہ الخطیب فی کتاب النجوم

۳۶۳۷۰..... ابراہیم بن سعید جوہری، امیر المؤمنین مامون امیر المؤمنین رشید امیر المؤمنین مہدی کی روایت ہے کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس تشریف لائے میں نے کہا: امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں سے کوئی اچھا سا سنا نہیں۔ وہ بولے: سلمہ بن کہیل نے حجیہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا مجھ سے ایسا ہی تعلق ہے جیسا ہارون کا موسیٰ سے تھا۔

رواہ ابن مردوبہ

۳۶۳۷۱..... ”ایضاً“ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ دو شخص کسی کیس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیے گئے آپ رضی اللہ عنہ فیصلہ کرنے دیوار کے نیچے بیٹھے گئے ایک شخص بولا: دیوار گر رہی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنا کام کرو اللہ تعالیٰ ہماری چوکیداری کو کافی ہے۔ آپ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کیا اور جو نبی اٹھے دیوار گر گئی۔ رواہ ابو نعیم الدلائل  
۳۶۳۷۲..... مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ میں بچپن میں مر جاتا اور جنت میں داخل کر دیا جاتا اور بڑا ہوتا کہ اپنے رب کی معرفت حاصل کر لیتا۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۳۷۳..... ”ایضاً“ عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے میں نے قسم کھائی کہ اس وقت تک چادر اپنی کمر سے نہیں ہٹاؤں گا جب تک قرآن یاد نہیں کر لوں گا چنانچہ جب تک میں نے قرآن یاد نہ کر لیا چادر نہیں ہٹائی۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۳۷۴..... ”ایضاً“ عبد اللہ بن حارث کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: مجھے بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک آپ کا افضل مقام کیا تھا؟ فرمایا: جی ہاں ایک مرتبہ میں آپ کے پاس سو رہا تھا آپ نماز میں مشغول ہوئے اور جب فارغ ہونے فرمایا: اے علی! میں نے جب بھی اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی کا سوال کیا ہے اسی طرح میں نے تمہارے لیے بھی اللہ سے سوال کیا ہے اور جس شر سے پناہ مانگی ہے تمہارے لیے بھی اس شر سے پناہ مانگی ہے۔ رواہ لمحاملی فی امالیہ

۳۶۳۷۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں قسیم نارہوں۔ رواہ شاذان الفصیلی فی رد الشمس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۷۵۳۔

۳۶۳۸۶..... شاذان، ابوطالب عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ کاتب، ابوقاسم عبد اللہ بن محمد بن عیاض خراسانی احمد بن عامر بن سلیم طائی علی بن موسیٰ رضا ابو موسیٰ ابو جعفر ابو محمد، ابو علی، حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں نے رب تعالیٰ سے تمہارے لیے پانچ خصائص مانگی ہیں اللہ تعالیٰ نے وہ مجھے عطا کر دی ہیں۔ پہلی یہ کہ میں نے اپنے رب تعالیٰ سے مانگی کہ زمین مجھ سے ہٹ جائے اور میرے سر سے مٹی چھٹ جائے اور میرے ساتھ ہو۔ دوسری یہ کہ میزان کے پلڑے میں اعمال تلنے کے وقت تو میرے پاس ہو یہ بھی مجھے عطا ہوئی تیسری یہ کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ تجھے میرا جھنڈا اٹھانے والا بنا دے اور وہ اللہ تعالیٰ کا بڑا جھنڈا ہے اس کے نیچے وہ لوگ ہوں گے جو جنت کے حصول میں کامیاب و کامران ہوں گے چوتھی یہ کہ میں نے رب تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت کو میرے حوض سے تم پانی پلاؤ یہ بھی مجھے عطا ہوئی پانچویں یہ کہ میں نے رب تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت کو جنت کی طرف لے جانے کا تمہیں قائم بنائے مجھے یہ خصلت بھی عطا کر دی تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ پر احسان کیا۔

۳۶۳۷۷..... سند مذکور بالا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! اگر تم نہ ہوتے میرے بعد مومن

تہ پہچانے جاتے۔

فائدہ:۔۔۔۔۔ خوارج دین کا اصلی حلیہ بگاڑنے کے درپے تھا خوارج اور سبائیوں نے کیا کچھ نہیں کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سبائیوں کا قلع تہ کر کے دین کو تقویت بخشی۔

۳۶۷۸۔۔۔۔۔ اسی اسناد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! قیامت کے دن ہم چار کے علاوہ کوئی شخص سوار نہیں ہوگا انساں میں سے ایک شخص کھڑا ہو اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں وہ چار اشخاص کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: میں براق پر سوار ہوں گا، میرے بھائی صالح علیہ السلام اس اونٹ پر سوار ہوں گے جس کی کونچیں کاٹ دی گئیں تھیں میرے چچا حمزہ رضی اللہ عنہم حضباء پر سوار ہوں گے میرا بھائی علی جنت کی اونٹنی پر سوار ہوگا اس کے ہاتھ میں لوہے کا تھما ہوگا اور اعلان کر رہا ہوگا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، آدمی کہیں گے یہ کوئی مقرب فرشتہ ہے یا نبی مرسل ہے یا عرش کا اٹھانے والا فرشتہ ہے چنانچہ عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ انھیں جواب دے گا: آدمیوں کی جماعت یہ مقرب فرشتہ نہیں ہے نہ نبی مرسل ہے اور نہ ہی حامل عرش ہے بلکہ یہ صدیق اکبر علی بن ابی طالب ہے۔

کلام:۔۔۔۔۔ منصف کہتے ہیں جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تبصرہ کیا ہے ہماری اسناد میں اسی طرح احمد بن عامر واقع ہوا ہے جب کہ اس کے علاوہ دوسری روایتوں میں ابنہ عنہ کا طریقہ ہے حافظ ذہبی کہتے ہیں عبد اللہ بن احمد بن عامر بن ابی اہل بیت میں سے ہے اس کا ایک باطل نسخہ ہے تہمت بیٹے پر لگائی گئی ہے باپ پر نہیں لگائی گئی یہ روایت بیٹے کے علاوہ ہے جب کہ باپ کی توثیق کی گئی ہے اگر یہ سند بیٹے کی متابعت میں ہو تو وہ تہمت سے نکل جاتا ہے یہ باطل نسخہ اور اس کے علاوہ دوسرے باطل نسخے مکمل طور پر بطلان کا شکار نہیں بلکہ ان کی اکثریت باطل ہے۔ بلکہ ان میں بعض احادیث ایسی ہیں کہ ان کی اصل موجود ہے اگرچہ یہ تابع سرقہ حدیث سے ہو تو بیٹے۔ (ابن) سے اس کا سرقہ ہوا ہے اور واسطہ کے بغیر باپ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے جیسا کہ سارقین حدیث کی عادت ہے میں دس شخص کے حالات سے واقف نہیں ہوں دوسری حدیث کا ابن عباس کی حدیث شاہد ہے البتہ اسے ابن جوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے اور پہلی حدیث کا شاہد بھی ہے۔

کلام:۔۔۔۔۔ حدیث قریب الوضع ہے دیکھئے الملآلی ۱/۳۷۷۔

۳۶۷۹۔۔۔۔۔ خلف بن مبارک شریک، ابواسحاق، حارث کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مجھے پانچ خصلتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے قبل کسی نبی کو کسی کے لیے عطا نہیں ہوئیں ہیں پہلی یہ کہ وہ میرا قرض ادا کرے گا اور میری منتر پوٹی کرے گا دوسری یہ کہ حوض کوثر سے لوگوں کو پیچھے ہٹائے گا تیسری یہ کہ قیامت کے دن حشر کے راستے پر میرا سہارا ہوگا قیامت کے دن میرا چھنڈا اس کے پاس ہوگا اس کے نیچے آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد ہوگی پانچویں یہ کہ مجھے خوف نہیں کہ وہ محض ہونے کے بعد زانی ہوگا یا ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائے گا۔ (رواہ العقلمی وقال: اس حدیث کی اصل نہیں ہے اس حدیث کا ثابت شدہ تابع ہیں ہے اور خلف بن مبارک مجہول راوی ہے ابن جوزی نے اسے واہیات میں ذکر کیا ہے اس حدیث کا ایک شاہد بھی ہے جو حدیث ابی سعید ہے اور سند مذکور سے شاذان نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی قیامت کے دن تم اور تمہاری اولاد چتکبرے گھوڑوں پر سوار ہو کر آؤ گے تمہارے سروں پر موتیوں اور یاقوت کے تاج سچے ہوں گے اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل ہونے کا حکم دے گا جب کہ لوگ دیکھ رہے ہوں گے۔

۳۶۸۰۔۔۔۔۔ عمیر بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو وسیع جگہ میں جمع کیا اور میں بھی ان میں حاضر تھا آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہو کہ جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے چنانچہ اٹھارہ آدمی کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۸۱۔۔۔۔۔ ”مسند علی“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! کیا تم راضی نہیں ہو کہ جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک میدان میں پاؤں سے ننگے پیادہ پا چلتے ہوئے جمع کرے گا پیاس سے ان کی گردنیں کٹی جا رہی ہوں گی سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو بلایا جائے گا انھیں دو سفید کپڑے پہنائے جائیں گے پھر وہ عرش کی دائیں جانب کھڑے ہو جائیں گے پھر جنت کی طرف سے میرے حوض کی جانب پانی کا ایک سلاب سا آئے گا میرے حوض کا عرض بصری سے صنعا تک کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ ہوگا

اس میں آسمان کے ستاروں کی مانند پیالے ہوں گے جو چاندی کے ہوں گے میں یہ پانی پیوں گا اس سے وضو کروں گا اور مجھے دو سفید کپڑے پہنائے جائیں گے میں بھی عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا پھر تجھے پکارا جائے گا تو پانی پیئے گا وضو کرے گا اور تجھے بھی دو سفید کپڑے پہنائے جائیں گے تم میرے ساتھ کھڑے ہو جاؤ گے جس خبر کے لیے مجھے بلایا جائے گا تمہیں بھی اس کی طرف ضرور بلایا جائے گا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں میں اس سے راضی ہوں۔ (رواہ ابن شامہ، ابن السنہ والطبرانی فی الاوسط والبعث فی فضائل الصحابة وابوالحسن امیثی یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔) (بلکہ موضوع ہے) اس کی آفت عمران بن میثم ہے عقیلی کہتے ہیں: عمران بن میثم کبار رافضیوں میں سے ہے وہ جھوٹی حدیث میں روایت کرتا تھا۔

۳۶۲۸۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے پہلے جس شخص کو کپڑے پہنائے جائیں گے وہ میرے باپ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے انھیں دو سفید کپڑے پہنا کر عرش کی دائیں جانب کھڑا کر دیا جائے گا پھر مجھے بلایا جائے گا اور مجھے دو سبز کپڑے پہنا کر عرش کی بائیں جانب کھڑا کر دیا جائے گا اے علی پھر تمہیں بلایا جائے گا اور تمہیں بھی دو سبز رنگ کے کپڑے پہنا کر میرے دائیں جانب کھڑا کر دیا جائے گا کیا تم راضی نہیں ہو کہ جب مجھے بلایا جائے اسی وقت تمہیں بھی بلایا جائے اور جب مجھے کپڑے پہنائے جائیں تمہیں بھی کپڑے پہنائے جائیں اور جب میں سفارش کروں تم بھی سفارش کرو۔ (رواہ الدارقطنی فی العلل واورده ابن الجوزی فی الموضوعات وقال: تفرد بہ میسرۃ بن حبیب النہدی والحکم بن طھیر عنہ جب کہ حکم جھوٹا کذاب ہے میں کہتا ہوں ترمذی نے حکم کی روایت ذکر کی ہے جب کہ امام بخاری نے اسے منکر الحدیث کہا ہے وروی عنہ القدامہ سفیان الثوری و مالک والحاکم صحیح لہ وقد تابع میسرۃ عن المنہال عمران بن میثم وهو الحدیث الذی قبلہ)

کلام:..... حدیث وضو ہے دیکھئے التزییہ ۱/۳۶۵..... واللآلی ۳۷۸۱۔

۳۶۲۸۳..... عبد اللہ بن یحییٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ کے موقع پر بہت سا سونا اور چاندی لے کر آئے اور فرمایا: تو چمکتا رہ زردی اپنی بکھیرتا رہ میرے علاوہ دوسروں اہل شام کی رونق بننا رہ آئندہ کل جب وہ تجھ پر غلبہ پالیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان لوگوں پر بہت گراں گزرا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا آپ نے لوگوں میں اعلان کروا کر اپنے پاس بلوایا جب لوگ حاضر ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل ﷺ نے فرمایا: اے علی! تو عنقریب لوگوں کے پاس آئے گا تیری جماعت تجھ سے راضی ہوگی تو ان سے راضی ہوگا تیرے دشمن تیرے پاس اپنی گردنیں اوپر اٹھائے کھڑے ہوں گے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ گردن پر نلے گئے اور لوگوں کو سر اوپر اٹھانے کی کیفیت دکھانے لگے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وقال لم یروہ عن ابی الطفیل الا جابر تفرد بہ عبد الکریم ابو یعفرور جابر الجعفی شیعی غال وثقه شعبۃ والثوری وقال ابو داؤد لیس بالقوی وقال النسائی متروک وعبد الکریم ابو یعفرور قال فیہ ابو حاتم من عین الشیعة و ذکرہ ابن حبان فی الثقات

۳۶۲۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے حوض سے اپنے ان چھوٹے ہاتھوں سے کفار و منافقین کو پیچھے ہٹاؤں گا جس طرح پانی پلانے والے اجنبی اونٹوں کو اپنے حوضوں سے پیچھے دھکیلتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۲۸۵..... زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو واسطہ دے کر پوچھا کس نے غدیر خم میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں لوگوں نے کہا: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: میں جس کا دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے یا اللہ! جو شخص علی سے دوستی رکھتا ہو تو بھی اس سے دوستی رکھتا ہو تو بھی اس سے دشمن رکھ چنانچہ بارہ (۱۲) آدمی کھڑے ہوئے اور انھوں نے اس کی گواہی دی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۲۸۶..... عمیر بن سعد کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا آپ اصحاب رسول کو واسطہ دے رہے تھے کہ جس شخص نے "غدیر خم" کے دن رسول اللہ ﷺ کو سنا ہو وہ گواہی دے چنانچہ بارہ (۱۲) آدمی کھڑے ہوئے ان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابو سعید اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی تھے انھوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ کو انھوں نے فرماتے سنا ہے۔ کہ میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے یا

اللہ جو شخص علی سے دوستی رکھتا ہو تو بھی اس سے دوستی رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھتا ہو تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط ۳۶۲۸۔ اسحاق، عمرو ذی مر وسعید بن وہب وزید بن شیبہ کی روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کو فرماتے سنا۔ میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے غدیر خم میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہو چنانچہ بارہ آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے اے اللہ! جو علی سے دوستی رکھتا ہو تو بھی اس سے دوستی رکھ جو علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتا ہو تو بھی اس سے دشمنی رکھ جو علی سے محبت رکھتا ہو تو بھی اس سے محبت رکھ جو علی سے بغض رکھتا ہو تو بھی اس سے بغض رکھ جو علی کی مدد کرتا ہو تو بھی اس کی مدد کر اور جو علی کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہو تو بھی اسے بے یار و مددگار چھوڑ۔

رواہ البزار وابن جریر والخلعی فی المخلعیات وقال: الهیثمی: رجال اساده ثقاة وقال ابن حجر و لکنہم سبعۃ ۳۶۲۸۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اپنے پیچھے چھوڑتا ہوں کہ تم میرے خلیفہ ہو گے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ کا خلیفہ ہوں گا؟ ارشاد فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ میرے ہاں تمہارا مقام ایسا ہی ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۲۸۹۔ سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو۔ (مدینہ میں) اپنا نائب مقرر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عورتوں اور بچوں میں آپ مجھے اپنا نائب مقرر کر کے جا رہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ میرے ہاں تمہارا وہی مقام ہو جو ہارون کا موسیٰ کے ہاں تھا۔ لہذا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۲۹۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں خیبر سے واپس لوٹا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک بات ہی جو مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ

۳۶۲۹۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے تلاش کیا اور مجھے ایک نالی میں سویا ہوا پایا آپ ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں کو ملامت نہیں کروں گا اگر وہ تمہیں ابو تراب کے نام سے یاد کریں آپ نے اس کے متعلق میرے دل میں کچھ ناگواری سمجھ لی تھی فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اللہ کی قسم میں تم سے راضی ہوں تم میرے بھائی اور میرے دو بیٹوں کے باپ ہو تم میری سنت کے لیے قتال کرو گے اور میرے ذمہ کو ادا کرو گے جو میرے عہد میں مرے گا وہ اللہ کا خزانہ ہے جو تمہارے عہد میں مرے گا اس نے اپنی حاجت پوری کر لی ہوگی جو تمہارے مرنے کے بعد میری محبت میں مرے گا اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ ایمان پر کرے گا جب تک سورج طلوع ہو یا غروب ہو جو شخص تم سے بغض کرتے ہوئے مراہہ جاہلیت کی موت مرا اور اسلام میں اس نے جو اعمال کیے ہوں گے ان کا اس سے حساب لیا جائے گا۔

رواہ ابو یعلیٰ وقال البوصیری رواہ ثقات

۳۶۲۹۲۔ زاذان کی روایت ہے ایک دن لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے لوگوں نے جب آپ رضی اللہ عنہ کو خوش خوش دیکھا تو کہنے لگے: اے امیر المؤمنین اپنے دوستوں کے متعلق کچھ ہمیں حدیثیں سنائیں فرمایا: اپنے کس دوست کے متعلق لوگوں نے کہا: اصحاب نبی ﷺ کے متعلق فرمایا: نبی کا ہر صحابی میرا دوست ہے ان میں سے کس کے متعلق تم چاہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: وہ جنہیں ہم آپ کے ساتھ دیکھتے ہیں اور جن کا آپ ذکر کرتے ہیں دوسرے لوگوں کے علاوہ فرمایا: ان میں سے کون؟ لوگوں نے کہا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سنت کا علم حاصل کیا قرآن پڑھا اور علم میں کفایت کی پھر اسی پر ان کا خاتمہ ہوا چنانچہ لوگ نہ سمجھے کہ علم میں کفایت سے کیا مراد ہے اللہ کے بندے کی کفایت یا قرآن کی کفایت؟ لوگوں نے پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا اپنے فرمایا: وہ منافقین کے نام جانتے تھے انہوں نے پیچیدہ امور کے متعلق سوال کیا حتیٰ کہ انہیں بھی سمجھ لیا اگر تم نے اس کے متعلق سوال کیا ہے تو اسے عالم پاؤ گے لوگوں نے کہا: ابو ذر رضی اللہ عنہ فرمایا: انہوں نے علم یاد کیا ہے دین و علم کے حریص تھے وہ کثرت سے سوال کرتے تھے تاہم انہیں عطا

کر دیا جاتا تھا اور منع بھی کر دیا جاتا تھا ان کا برتن علم بھرتا رہتا حتیٰ کہ علم سے بھر گیا لوگوں نے کہا سلمان رضی اللہ عنہ فرمایا: انہوں نے علم اول (تورات کا علم) بھی حاصل کیا اور علم آخر (قرآن و سنت) بھی کتاب اول بھی پڑھی کتاب آخر بھی پڑھی، علمی اعتبار سے سمندر تھے جس میں کمی نہیں ہوتی لوگوں نے کہا: عمار بن یاسر؟ فرمایا: یہ ایسا آدمی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گوشت خون بڈی بال دکھال میں ایمان ملا دیا ہے وہ حق سے گھڑی بھر کے لیے بھی الگ نہیں ہوا جہاں بھی حق تھا وہ اس کے ساتھ رہے آگ کے لیے جائز نہیں کہ وہ اسے کھائے لوگوں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اپنے متعلق میں بتائیں فرمایا: رک جاؤ اللہ تعالیٰ نے رہنا ترکیہ کرنے سے منع فرمایا ہے: ایک شخص نے کہا: فرمان باری تعالیٰ ہے۔ ”اما بنعمة ربك فحدث“ اپنے رب کی نعمت کو بیان کرو فرمایا: میں تمہیں اپنے رب کی نعمت بیان کرتا ہوں جب میں سوال کرتا تھا مجھے عطا کیا جاتا تھا اور جب میں خاموش رہتا تھا مجھ سے ابتداء کر لی جاتی تھی میرا دل علم کثیر سے بھر دیا کیا عبد اللہ بن ابی بکر بن وائل سے تھا کھڑا ہوا اور کہا: اے امیر المؤمنین! الذاریات ذروا سے کیا مراد ہے فرمایا: اس سے مراد ہوا کہ میں کہتا ہوں: الخاملات وقرآ سے کیا مراد ہے فرمایا: بادل کہا: الخاریات یسر سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: کشتیاں پوچھا مقسمات امرآ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اندھا تاریکی کے بارے میں سوال کر رہا ہے جو تم نے ارادہ کیا ہے اس کرنے میں۔ پھر پوچھا: السما ذات الحبک سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اندھا تاریکی کے بارے میں سوال کر رہا ہے جو تم نے ارادہ کیا ہے اس میں علم نہیں ہے۔ تیری ہلاکت! تفقہ کے لیے سوال کرو کھیل کو داؤ اور ہٹ دھرمی کے لیے سوال نہ کر با مقصد سوال کرو فضول سوال مت کرو عبد اللہ بن کوانے کہا: بخدا میری یہی مراد ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فرمان باری تعالیٰ ہے ”وجعلنا الليل والنهار آيتين فمحونا آية الليل“ ہم نے دن اور رات کو دو نشانیاں بنایا ہے اور رات کی نشانی کو مٹا ڈالا“ یہ وہی سیاہی ہے جو چاند کے درمیان ہے عبد اللہ نے کہا: بحرہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: یہ آسمان کی ایک نوع ہے اس سے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے بہنے والے پانی سے اور اس سے قوم نوح کو غرق کیا گیا کہا: قوس قزح سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ایسے مت کہو قزح تو شیطان ہے لیکن قوس غرق سے بچنے کی علامت ہے کہا: آسمان سے زمین تک کتنا فاصلہ ہے فرمایا: بندے کی دعا کے بقدر جو وہ اپنے رب تعالیٰ سے کرتا ہے میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہتا مشرق اور مغرب کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا: سورج کے ایک دن کے چلنے کی مسافت کے بقدر جو شخص تمہیں اس کے علاوہ کچھ اور بتائے اس نے جھوٹ بولا: کہا: وہ کون ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”واحلوا قومهم دار البور“ اور انہوں نے اپنی قوم کو ہلاکت کے ٹھکانے پر جلاتا رہا“ فرمایا: انھیں چھوڑو ان کی کفایت کر دی گئی ہے پوچھا: ذوالقرنین کون ہے؟ فرمایا: ایک شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے کافر گورنروں کی طرف بھیجا تھا، ان کے پہلے لوگ حق پر تھے پھر انوں نے اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہرایا اپنے دین میں بدعات جاری کیں انہوں نے باطل میں اجتہاد کیا وہ گمان کرتے تھے کہ وہ حق پر ہیں گمراہ پر اجتہاد کرتے اور ہدایت پر ہونے کا گمان کرتے دنیاوی زندگی میں ان کی سعی تباہ ہوئی اہل نہروان (خوارج) ان سے دور نہیں ہیں ابن کواء نے کہا: میں آپ کے علاوہ کسی سے سوال نہیں کروں گا اور نہ آپ کے علاوہ کسی اور کی پیروی کروں گا۔ فرمایا: اگر معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے تو کرگز رو۔ رواہ ابن منیع والضبیا

۳۶۴۹۳... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب مجھے خیبر کا دن یاد آتا ہے میں علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا نہیں کہتا جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کل یہ جھنڈا ایسے شخص کو ڈوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا صحابہ اس فضیلت کو حاصل کرنے کی امیدیں کرنے لگے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے صحابہ نے عرض کیا: وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں فرمایا: اسے میرے پاس بلاؤ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ رضی اللہ عنہ کو بلا کر لے آئے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں تھوکا اور پھر انھیں جھنڈا عطا کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔ رواہ ابن جریر

۳۶۴۹۴... ”ایضاً“ سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میرے سر پر آرا رکھ دیا جائے کہ میں علی رضی اللہ عنہ برا بھلا کہوں میں ایسا نہیں کروں گا اس کے بعد جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے وہ بات سنی جو میں نے سنی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ وبقی بن مخلد

۳۶۴۹۵... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا: تین خصالتیں ہیں کہ ان میں سے ایک بھی میرے لیے ہو وہ دنیا و مافیہا سے زیادہ مجھے محبوب ہے۔ میں نے آپ کو فرماتے سنا تمہارا مقام میرے ہاں ایسا ہی ہے

جیسا بارون کا موسیٰ کے ہاں تھا، یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا میں نے آپؐ کو فرماتے سنا، اگلے میں چند ایسے شخصوں کا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں میں نے آپؐ کو فرماتے سنا، جس شخص کا میں دوست ہوں وہی مجھی اس کا دوست ہے۔

رواہ اس جبریل

۳۶۴۹۱ عامر بن سعد کی روایت ہے رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تین خصالتیں ہیں کہ وہ میرے لیے ان میں سے ایک بھی محبوب سے مجھے سخت اونٹوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ فاصد رضی اللہ عنہما اور ان کے دو بیٹوں و پتی پرور کے لیے وہ جس نیا پتھر فرمایا، یا اللہ! یہ میرا خاندان اور اہل بیت ہیں جب رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ کے لیے روانہ ہوئے، پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ و نائب بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ تمہارا میرے ہاں وہی مقام ہو جو بارون کا موسیٰ کے ہاں تھا۔ لہذا یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں ہوئی اور نبیہ کے دن آپ ﷺ نے جو فرمایا کہ میں ایسے شخص کو جہنم اعظا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا چنانچہ جبریل اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا: علی کہاں سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں، فرمایا: اللہ تعالیٰ علی رضی اللہ عنہم بالائسے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں تھوکا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی۔

۳۶۴۹۵ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے فرار کیا تو آپ ﷺ نے طائف کی طرف روانہ ہوئے اور اٹھارویں دن تک طائف کا محاصرہ کیا رکھا آپ نے طائف کو فتح نہ کیا چھ کوچ کرتے تھے وقت یا شام کے وقت پھر پڑاؤ کیا پھر ہجرت کرنے اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا آگے بھیجا ہوا اجر و ثواب ہوں میں تمہیں اپنی محنت کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہوں تمہاری وعدے کی جگہ حوض ہے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یا تم نماز ادا کرتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو ورنہ میں تمہاری طرف ایک شخص بھیجوں گا جو تمہارے فوجیوں کی گردنیں اڑائے گا اور تمہاری اولاد و قیدی بنائے گا لوگ سمجھے کہ یہ ابو بکر و عمر ہو سکتے ہیں تاہم آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: وہ شخص یہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۴۹۷ سلیمان بن عبد اللہ محافظہ عدویہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا آپ سے کہ نبی پرخت فرما رہے تھے میں صدیق اکبر ہوں میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پہلے ایمان لایا اور ان کے اسلام لانے سے قبل اسلام لایا۔

رواہ محمد بن ابوب الرازی فی جزئہ والعقلمی وقال: قال البخاری: لا یتابع سلیمان علیہ ولا یعرف سماعہ عن معاذۃ  
۳۶۴۹۹ عبد اللہ بن نجی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: میں گمراہ نہیں ہوا ورنہ ہی گمراہی کی طرف مجھے لایا گیا جب سے مجھے حکم دیا گیا تب سے میں نہیں بھولا میں اپنے رب کی واضح دلیل پر ہوں جو رب تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے لیے قائم کی تھی اور میرے لیے بھی واضح فرمائی میں بلاشبہ سیدھے راستے پر ہوں۔ رواہ العقلمی وابن عساکر

۳۶۵۰۰ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! یہ ایسے بڑے جنتی ہیں جو تمہاری طرف سے مجھے پہنچے ہیں اللہ کی قسم تم طلحہ رضی اللہ عنہ و زبیر رضی اللہ عنہ کو ضرور قتل کرو گے تم نہ دیکھو اور نہ دیکھو کہ تمہارے پاس وند سے اٹلو ملک کے چھ ہزار پانچ سو ساٹھ (۶۵۶۰) یا پانچ ہزار چھ سو پچاس (۵۶۵۰) جنتیوں پر پہنچیں گے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جنت ایک جگہ ہے کہتے ہیں میں باہر نکلا لوگوں سے پوچھنے لگا: تم کتنے تھے؟ کہنے لگے: ہم اتنے ہی تھے جتنے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے میں نے کہا: یہ وہی راز ہے جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو بتایا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک لاکھ کلمہ بتایا ہر کلمہ ایک ہزار ناموں میں مشتوج ہوتا ہے۔

رواہ الاسماعیلی فی معجمہ و فیہ الاحلیح صدوق جلد

۳۶۵۰۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ "انما ولیکم اللہ ورسولہ" ﷺ رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور لوگ بھی آ کر نماز پڑھنے لگے چنانچہ کوئی دنوں میں سے کوئی جمعہ میں سے اور کوئی قیام میں سے اچانک ایک سال

پر آپ کی نظر پڑی اور فرمایا: اے سائل! تمہیں کسی نے کچھ عطا کیا ہے؟ کہا نہیں: البتہ اس رکوع کرنے والے نے یعنی علی بن ابی طالب نے مجھے اپنی انگلی دی ہے۔ رواہ الشیخ ابن مردویہ وسندہ ضعیف

۳۶۵۰۲ ابو معتمر مسلم بن اوس اور جاریہ بن قدامہ سعدی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کر رہے تھے اور فرما رہے تھے مجھے تم کرنے سے پہلے پہلے سوال کرو چونکہ عرش تھے مجھ سے جس چیز کے متعلق سوال کیا جائے گا میں اس کا ضرور جواب دوں گا۔ رواہ ابن النجار

۳۶۵۰۳ ابوصادق کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خاندان وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا خاندان ہے میرا دین وہی ہے جو آپ ﷺ کا دین ہے جس نے مجھے گستاخی کی نظر سے دیکھا اس نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی۔ رواہ الخطیب فی المتفق وابن عساکر

۳۶۵۰۴ "مسند انس" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک باغ میں داخل ہوئے اتنے میں ہم ایک باغیچے کے پاس سے گزرے علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ باغیچہ کتنا خوبصورت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جنت میں تمہارا باغیچہ اس سے حد درجہ خوبصورت ہے حتیٰ کہ سات باغیچوں کے پاس سے گزرتے ہو تو اس سے گزرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہی کہا: یا رسول اللہ! یہ کتنا خوبصورت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے: جنت میں تمہارا باغیچہ اس سے خوبصورت ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ وفیہ یحییٰ بن یعلیٰ الاسلسی عن یونس بن خباب وھما ضعیفان  
۳۶۵۰۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چکوری لائیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بازوؤں سمیت بھون دیا تھا انھیں کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ میرے پاس اپنی مخلوق میں سے محبوب میں سے محبوب ترین شخص کو لاؤ جو میرے ساتھ مل کر یہ پرندے کھائے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: چنانچہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آگے جب کہ میں چاہتا تھا کہ انصار میں سے کوئی شخص آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے اور پھر واپس پلٹ آئے رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کی آواز سنی اور فرمایا: اے علی داخل ہو جاؤ۔ یا اللہ! اسے اپنا دوست بنا لے تین بار فرمایا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۰۶ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب کوئی شخص ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کوئی فتویٰ سنا تا ہے ہم اس سے نہیں بھاگتے۔

رواہ ابن سعد  
۳۶۵۰۷ "مسند انس رضی اللہ عنہ" عمرو بن دینار حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک باغ میں تھے ہمیں بھونا ہوا ایک پرندہ ہدیہ کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! مخلوق میں سے اپنے محبوب شخص کو میرے پاس لا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ مشغول ہیں علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے پھر تھوڑی دیر بعد دوبارہ لوٹ آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا میں نے انھیں پھر واپس کر دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انس تم نے اسے بہت واپس کر دیا ہے اب اس کے لیے دروازہ کھول دو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں چاہتا تھا کہ انصار میں سے کوئی شخص آجائے چنانچہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ پرندہ کھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنی قوم سے محبت کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

۳۶۵۰۸ "ایضاً" عبداللہ قشیری حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے لیے دربان کی حیثیت سے تھا میں نے آپ کو فرماتے سنا: یا اللہ! ہمیں جنت کے کھانوں میں سے کھلا دے چنانچہ آپ کے پاس بھونے ہوئے پرندے کا گوشت لایا گیا اور آپ کے شانے رکھ دیا گیا: آپ نے فرمایا: یا اللہ! ہمارے پاس ایسے شخص کو لا جس سے تو محبت کرتا ہو اور وہ تجھ سے اور تیرے نبی سے محبت کرتا ہو حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں دروازے سے باہر نکلا کیا دیکھتا ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کر رہے ہیں میں نے انھیں اجازت نہ دی واپس لوٹ گئے میں اندر واپس لوٹ آیا اور نبی کریم ﷺ کو وہی پتھر فرماتے سنا عبداللہ قشیری کہتے ہیں: میرا امان ہے کہ انس رضی اللہ عنہ سے تین بار کا ذکر کیا ہے تاہم علی رضی اللہ عنہ میرے اجازت کے بغیر اندر داخل ہو گئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم نے تاخیر کیوں کر دی؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں داخل ہونا چاہتا تھا لیکن انس مجھے روک دیتا تھا آپ نے فرمایا: اے انس اسے کیوں روکا ہے میں



نے عرض کیا: یا رسول اللہ جب میں نے آپ کی دعا سنی۔ میں نے چاہا کہ میری قوم میں سے کوئی شخص آجائے اور یہ دعا اس کے حق میں ہو جائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کو اس کی محبت ضرور نہیں پہنچاتی جب تک کہ وہ ان کے علاوہ کسی اور سے بغض نہ کرتا ہو۔ رواہ ابن عساکر ۳۶۵۰۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قیامت کے دن میں لوگوں سے نو چیزوں کے متعلق جھگڑا کروں گا نماز قائم کرنے میں ادائے زکوٰۃ میں امر بالمعروف نہی عن المنکر رعیت میں عدل کرنے میں مساوی تقسیم میں جہاد فی سبیل اللہ قیامت حدود اور ان جیسی دوسری چیزوں میں۔ رواہ ابو یعلیٰ فی الزہد

۳۶۵۱۰..... ”ایضاً“ ابو عمرو بن علاء کی روایت ہے کہ میرے والد کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! قسم اللہ تعالیٰ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں! میں نے تمہارے مال میں نہ فیلیل نقصان کیا ہے نہ کثیر سوائے اس چیز کے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے قیص کی آستین سے خوشبو کی ایک شیشی نکالی اور فرمایا: یہ شیشی مجھے ایک دہقان نے ہدیہ کی ہے۔

رواہ عبد الرزاق و ابو عیید فی الاموال و مسدد و الحاکم فی الکنی و ابن الانباری فی المصاحف و ابو نعیم فی الحلیۃ ۳۶۵۱۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غدیر خم کے دن ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یا اللہ! میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے فرمایا: اس کے بعد لوگوں نے کثرت سے یہ کیا شروع کر دیا: یا اللہ! جو اس کا دوست ہے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اس سے بغض رکھے تو بھی اس سے بغض رکھ۔ رواہ ابن راہویہ و ابن جریر

۳۶۵۱۲..... ”ایضاً“ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالحسن! بسا اوقات تم حاضر ہوتے ہم غائب ہوتے اور بسا اوقات ہم حاضر ہوتے تم غائب ہوتے میں تین (۳) چیزوں کے متعلق تم سے سوال کرنا چاہتا ہوں یا ان کے متعلق تمہارے اس علم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیا ہیں؟ حضرت عمر نے کہا: ایک شخص کسی دوسرے شخص سے محبت کرتا ہے حالانکہ اس سے وہ بھلائی نہیں دیکھ پاتا اور ایک شخص دوسرے سے بغض کرتا ہے حالانکہ اس سے وہ برائی نہیں دیکھ پاتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہے کہ روحمیں ہوا میں ہوتی ہیں جو جمع شدہ لشکر ہیں۔ وہ آپس میں ملتی جلتی ہیں جن کا آپس میں تعارف ہو جاتا ہے وہ آپس میں محبت کرنے لگتی ہیں اور جو آپس میں اجنبیت محسوس کرتی ہیں وہ ایک دوسرے کے خلاف ہو جاتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک چیز ہوئی: بسا اوقات ایک شخص کوئی بات کرتا ہے وہ اسے یاد رہتی ہے یا بھول جاتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہر دن کے بادل ہوتے ہیں جیسے چاند کے بادل کہ چاند چمک رہا ہوتا ہے یکا یک اس پر بادل چھا جاتا ہے اور اس کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے اور پھر چمکنے لگتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کہا: یہ دو چیزیں ہو میں آدمی خواب میں دیکھتا ہے کوئی چٹی ہوئی ہے کوئی جھوٹی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو بھی بندہ یا بندی سوتا ہے اس کی غیند بھری ہو جاتی ہے اس کی رون عرش کی طرف چڑھ جاتی ہے اور جو روح عرش کے پاس بیدار ہوتی ہے تو یہ خواب سچا ہو جاتا ہے اور جو روح عرش کے علاوہ نہیں اور بیدار ہوتی ہے تو یہ خواب جھوٹا ہوتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تین چیزیں تھیں میں جنگی تلاش میں تھا اللہ کا شکر ہے میں نے مرنے سے قبل پائیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط و قال تفرده عبد الرحمن بن مغرا و ابو نعیم فی الحلیۃ و الدیلمی ۳۶۵۱۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے بدن میں درد ہو گیا، میں نبی کریم ﷺ کی ضرورت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے اپنی جگہ ٹھہرایا اور خود نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر کا ایک حصہ مجھ پر ڈال دیا پھر فرمایا: اے ابن ابی طالب! تم تندرست ہو چکے ہو اب تمہارا درد جاتا رہا میں نے اپنے رب سے جو چیز مانگی ہے اسی کی بمثل تمہارے لیے بھی مانگی ہے میں نے اپنے رب سے جو چیز مانگی مجھے ضرور عطاء کی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا میں اسی جگہ سے اٹھا مجھے یوں لگا گویا مجھے کوئی شکایت رہی ہی نہیں۔

رواہ ابن ابی عاصم و ابن جریر و صحیحہ و الطبرانی فی الاوسط و ابن شاہین فی السنہ ۳۶۵۱۴..... ”ایضاً“ زاذان ابی عمر کی روایت ہے کہ میں نے ایک وسیع جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو واسطہ دیتے ہوئے سنا: کون شخص غدیر خم کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا اور آپ نے جو کچھ فرمایا تھا چنانچہ ۳۱ شخص کھڑے ہوئے انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے

غدری ختم کے دن فرمایا: جس شخص کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن ابی عاصم  
 ۳۶۵۱۵۔ "ایضاً" عبدالرحمن بن ابی یعلیٰ کہتے ہیں میں ایک کشادہ میدان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا جب آپ نے لوگوں  
 کو واہدے کر پوچھا کس نے رسول اللہ ﷺ کو غدری ختم کے دن فرماتے سنا ہے کہ میں جس کا دوست ہوں علی اس کا دوست ہے۔ چنانچہ بارہ بدری  
 صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ ہم نے غدری ختم کے دن رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کیا میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق  
 نہیں رکھتا اور میری ازواج (منظورات) مومنین کی مائیں نہیں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں  
 علی رضی اللہ عنہ جی اس کا دوست ہے یا اللہ! جو شخص علی کو دوست رکھتا ہو تو بھی اسے دوست رکھا اور جو علی سے عداوت رکھتا ہو تو بھی اس سے عداوت  
 رکھ۔ رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ و ابن جریر و الخطیب و سعید بن المنصور

۳۶۵۱۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور نبی کریم ﷺ کعبہ کی طرف چل پڑے جب ہم کعبہ کے پاس پہنچے تو رسول  
 اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: بیٹھ جاؤ پھر آپ میرے کاندھے پر چڑھ گئے میں آپ کو لے کر اٹھنے لگا لیکن آپ نے مجھ میں ضعف دیکھا اور نیچے اتر  
 آئے اور خود بیٹھ گئے فرمایا: میرے کاندھوں پر چڑھ جاؤ۔ میں آپ کے کاندھوں پر چڑھ گیا پھر آپ ﷺ مجھے لے کر اٹھ کھڑے ہوئے مجھے خیال  
 گزرا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کے کنارے چھو لیتا حتیٰ کہ میں بیت اللہ پر چڑھ گیا بیت اللہ پر تانبے یا پتیل کی نبی ہوئی ایک مورتی رکھی تھی  
 میں اسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے گھوم گھوم کر دیکھنے لگا حتیٰ کہ میں نے اس پر اپنی گرفت مضبوط کر لی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے اٹھاؤ  
 پھر فرمایا: اسے بیچ دو میں نے اسے دے مارا اور وہ شیشے کی طرح چمکنا چور ہو گئی پھر میں نیچے اتر آیا میں اور رسول اللہ ﷺ بھاگنے لگنے حتیٰ کہ ہم  
 گھوڑوں کی اوت میں آگئے تاکہ ہمیں کوئی پکڑ نہ لے چنانچہ اس کے بعد بیت اللہ پر کوئی نہیں چڑھا۔

رواہ ابن ابی شیبہ و ابو یعلیٰ و احمد بن حنبل و ابن جریر و الحاکم و صحیحہ و الخطیب  
 ۳۶۵۱۷۔ "ایضاً" عبداللہ بن بکر غنوی حکیم بن جبیر مولانے علی حسن بن سعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
 ﷺ نے ایک غزوہ پر جانے کا ارادہ کیا اور آپ نے جعفر رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور انھیں حکم دیا کہ وہ مدینہ میں نائب کی حیثیت سے رہیں  
 انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپ کے بعد مدینہ میں ہرگز نہیں رہ سکتا رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مجھے نائب مقرر کرنے کا عزم  
 ظاہر کیا میں بات کرنے سے پہلے رو دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بہت سی  
 خصائیس رلا رہی ہیں۔ کل قریش کہیں گے: تم اپنے چچا زاد بھائی کو پیچھے کیوں چھوڑ آئے وہ اور اسے کیوں رسوا کیا ہے مجھے ایک اور چیز بھی رلا رہی  
 ہے میرا ارادہ تھا کہ میں بہادنی سمیل اللہ کے لیے تلغرض کروں چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے "لا یطؤون موطأ یغیظ الکفار" الا یہ ارادہ تھا کہ  
 میں اجر و ثواب کے لیے پیش رفت کروں مجھے ایک اور چیز بھی رلا رہی ہے میرا ارادہ تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل لینے کے لیے آگے بڑھوں۔ رسول  
 اللہ ﷺ نے فرمایا: رہا تمہارا یہ کہنا کہ قریش کہیں گے: تم اپنے چچا زاد بھائی کو اپنے پیچھے کیوں چھوڑ آئے ہو اور اسے رسوا کیا: بلاشبہ اس میں  
 تمہارے لیے ایک نمونہ ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ جادوگر نجومی اور جھوٹا ہے رہا تمہارا یہ کہنا کہ میں اللہ تعالیٰ کے اجر و ثواب کے لیے پیش رفت کروں سو  
 تم راضی نہیں ہو کہ تمہارا میرے ہاں وہی مقام ہو جو ہارون کا موسیٰ کے ہاں تھا۔ رہا تمہارا یہ کہنا کہ میں بھی اللہ کے فضل (مال) کو لینے کے لیے  
 آگے بڑھوں سو یہ رہے دو بہار (ایک بہار برابر ہے تین سو رطل بغدادی کے) کالی مرچ کے جو ہمارے پاس یمن سے آئے ہیں انھیں بیچو اور ان  
 سے نفع اٹھاؤ تم بھی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل مال تمہیں عطا کر دے بلاشبہ مدینہ یا میرے شایان شان ہے یا تمہارے۔

رواہ البزار و قال لا یحفظ عن علی الا بهذا الاسناد و ابن مردویہ و قال ابن حجر فی الاطراق بل هو شبه الموضوع و عبد اللہ بن بکر  
 و شبیحہ ضعیفان و قال فی تجرید زوائد البراز و حکیم بن جبیر مترک قال: و البہار ثلاثا ثمانا و ظل بالبغدادی

۳۶۵۱۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر مشرکین میں سے کچھ لوگ ہمارے پاس آئے ان میں ایک اسمیل بن عمرو  
 اور کچھ مشرکین کے سردار بھی تھے کہنے لگے یا رسول اللہ! ہمارے بیٹوں بھائیوں اور غلاموں میں سے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے ہیں وہ دین  
 میں کچھ سمجھ بوجھ نہیں رکھتے وہ تو ہمارے اموال اور جائیدادوں سے بھاگ کر آئے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے جماعت قریش! تم لوگ باز

آ جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر ایسے شخص کو مسلط کرے گا جو تمہارے تمہاری گردنیں اڑانے کا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کو ایمان سے جانچ لیا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ وہ کون ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! وہ کون ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! رحمۃ اللہ علیہ وہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جوتے کا ٹٹھنے والا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو ٹٹھنے کے لیے جوتا دے رکھا تھا پھر علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا ہے جہنم میں اپنا ٹھکانا بنا لینا چاہئے۔

رواہ الترمذی وقال حسن صحیح غریب وابن جریر وصحاح والاضیاء

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۷۶۸۔

۳۶۵۱۹ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ کے پاس قریش کے کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے: یا محمد! ہم آپ کے حلیف اور آپ کی قوم ہیں۔ چنانچہ ہمارے کچھ غلام تمہارے پاس آگئے ہیں انہیں اسلام میں کچھ رغبت نہیں ہے وہ تو ہمارے کام کاج سے بھاگ گئے ہیں لہذا آپ انہیں واپس کر دیں آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ لوگ سچ کہتے ہیں پھر آپ نے عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا: انہوں نے بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسا مشورہ دیا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس جماعت قریش اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر ایسے شخص کو مسلط کرے گا جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کے لیے جانچ لیا ہے وہ تمہاری گردنیں اڑانے کا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ وہ میں ہوں فرمایا: نہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ وہ میں ہوں فرمایا: نہیں لیکن یہ وہ شخص ہے جو مسجد میں جوتے کا ٹٹھ رہا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے جوتے کا ٹٹھنے کے لیے دینے ہوئے تھے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: مجھ پر جھوٹ مت بولو چونکہ جس شخص نے مجھ پر جھوٹ بولا دوزخ میں داخل ہوگا۔

رواہ ابن ابی شیبہ وابن جریر والحاکم ویحییٰ بن سعید فی ابصاح الاصحاح

۳۶۵۲۰ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا: تم اپنے چچا زاد بھائی کے وراثت کس طرح بنتے ہو اور تمہارے چچا وراثت نہیں بن رہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ بنی عبدالمطلب کو جمع کیا وہ سب بکری کا بچہ کھا رہے تھے اور پانی ہی رہے تھے ان کے لیے کھانا پکایا گیا اور انہوں نے سیر ہو کر کھایا اور مشکیزے سے پانی پیا حتیٰ کہ کھانا اور پانی جوں کا توں باقی بچا رہا گویا انہوں نے نہ کھانا کھایا ہو اور نہ ہی پانی پیا ہو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اب بنی عبدالمطلب مجھے خصوصیت کے ساتھ تمہاری طرف اور نامعلوم لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے تم یہ آیت دیکھ رہے ہو تم میں سے کون میرے ہاتھ پر بیعت کرے گا کہ وہ میرا بھائی میرا دوست اور میرا وارث ہوگا۔ آپ کی طرف کوئی نہ اٹھا میں ہی آپ کی طرف اٹھا میں حاضرین میں سب سے چھوٹا تھا آپ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ آپ نے پھر تین بار یہی فرمایا: ہر بار میں کھڑا ہوا اور مجھ سے فرمایا: بیٹھ جاؤ حتیٰ کہ تیسری بار بیعت کے لیے آپ نے میرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی لیے آپ کا وارث میں ہوں میرا چچا نہیں ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن جریر واضیاء

۳۶۵۲۱ ..... ”ایضاً“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ بارون علیہ السلام نے ذریعے اپنی مسجد کی تطہیر کریں اور میں اپنے رب سے سوال کرتا ہوں کہ تیرے اور تیری اولاد کے ذریعے میری مسجد کی تطہیر فرمائے پھر آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ تمہارا دروازہ بند کیا جائے انہوں نے انا اللہ پڑھا اور کہا: ہم نے حکم سنا اور اسے مانا انہوں نے اپنا دروازہ بند کر دیا پھر آپ نے عمر رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ کو بھی یہی پیغام بھیجا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے دروازے بند نہیں کیے اور علی کا دروازہ میں نے نہیں کھلا رہنے دیا: لیکن اللہ تعالیٰ نے علی کا دروازہ کھول دیا ہے اور تمہارے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ رواہ البزار وفیہ ابو میمنۃ مجہول

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۱/۳۳۷ ..... ۳۵۱۔

۳۶۵۲۲ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور ان سے کہو کہ اپنے دروازے بند کرو میں نے جا کر ان لوگوں سے کہا انہوں نے اپنے دروازے بند کر دیئے لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند نہ کیا میں نے آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! سوائے حمزہ رضی

اللہ عنہ کے سب نے دروازے بند کر دیئے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمزہ سے کہو اپنا دروازے تبدیل کر دوے میں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ آپ اپنا دروازہ تبدیل کر دیں چنانچہ انہوں نے تبدیل کر دیا پھر میں آپ ﷺ کے پاس واپس لوٹا آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا: اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ جاؤ۔ رواہ البزار وفيه حجة العرفی ضعیف جدا

۳۶۵۲۳ ایضاً ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم مدینہ کی ایک گلی میں چل رہے تھے اتنے میں ہم ایک باغیچے کے پاس سے گزرے میں نے یا رسول اللہ! یہ باغیچہ کتنا خوبصورت ہے، آپ نے فرمایا: جنت میں تمہارے لیے اس سے خوبصورت باغیچہ ہے پھر ہم ایک اور باغیچے کے پاس سے گزرے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ باغیچہ کتنا خوبصورت ہے آپ نے فرمایا: جنت میں تمہارے لیے اس سے خوبصورت باغیچہ ہے یوں ہم سات باغیچوں کے پاس سے گزرے۔ بار آپ نے یہی فرمایا: جب آپ صاف کھلے راستے میں آ گئے آپ نے مجھے گلے لگا لیا اور دو منداناں انداز میں روئے گئے: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارے متعلق لوگوں کے دلوں میں کینہ ہے جو میرے بعد ظاہر ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دین پر سلامت و ثابت رہوں گا فرمایا: دین پر تمہارے سلامت رہنے کی وجہ سے ہے۔

رواہ البزار و ابو یعلیٰ و الحاکم و ابو الشیخ فی کتاب القطع و السرقة و الخطیب و ابن الجوزی فی الواہیات و ابن النجار فی تاریخ ۳۶۵۲۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے وصیت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو اللہ میرا رب ہے اور پھر اس پر ثابت قدم رہو۔ میں نے کہا: اللہ میرا رب ہے اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں آپ نے فرمایا: اے ابوالحسن تمہیں یہ علم مبارک ہو تم عمر سے بھر چور سے اب بونے ہو۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ وفيه الکتبسی

۳۶۵۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے قریب رکھوں اور تمہیں علم سکھائوں جسے تم یاد کرو اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "وتعینا اذن واعیہ" اور اسے یاد کرنے والا کان یاد رکھیں گے تمہاری یہ علم کو یاد کرو گے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۵۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ "وتعینا اذن واعیہ" کی تفسیر میں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے علی! میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ تمہیں یاد کرنے والا کان بنا دے چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جو بات سنی اسے یاد رکھا اور نہیں بھولا۔

رواہ الصیاء و ابن مردودہ و ابو نعیم فی المعرفۃ

۳۶۵۲۷ ایضاً شعبی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا سید مسلمان اور امام امتین جو خوش آمدید حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا آپ کا اس پر شک کیا تھا؟ جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے مجھے جو بھلا عطا کیا ہے اس پر میں نے اس کا شکر ادا کیا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے شکر مانا ہے جو مجھے دیا اور اس سے مجھے زیادہ عطا کرے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۵۲۸ شعبی کی روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب میں اپنے باپ کو فتنہ کر کے واپس لوٹا تو نبی کریم ﷺ نے مجھے ایک بات ارشاد فرمائی مجھے محبوب نہیں کہ اس کے بدلہ میں میرے لیے دیا ہو۔ رواہ الطبرانی ابو یعلیٰ و ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۵۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دو بیٹوں کی محبت میں فاسق و نیکو کا رتبہ برابر ہیں جب کہ مجھے وصیت کی ہے مجھ سے نہ فاطمہ بنی محبت کرے گا اور مجھ سے نہ فاطمہ بنی بغض رکھے گا۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

## حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فراست

۳۶۵۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا: اے اہل کوفہ! تمہارے سات افضل و کمال کیے جائیں گے ان کی مثال اس باندو (خاندقوں والوں) کی ہے جمہ ان میں سے جہنم اور ان کے ساتھیوں کے چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بشق میں

مقام عذرار میں نقل کیا وہ سب اہل کوفہ میں سے تھے۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سیرت فقرا اور تواضع

۳۶۵۳۱..... ”مسند علی“ علی بن ارقم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کوفہ کی ایک کشادہ جگہ میں اپنی تلوار فروخت کے لیے پیش کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے یہ میری تلوار کون خریدے گا؟ بخدا میں نے اس تلوار کے ذریعے بارہا رسول اللہ ﷺ کے سامنے بہادری کے جوہر دکھائے ہیں اگر میرے پاس ازار کے پیسے ہوتے میں اسے کبھی نہ بیچتا۔

رواہ یعقوب بن سفیان و الطبرانی فی الاوسط و ابونعیم فی الحلیة و ابن عساکر

۳۶۵۳۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ میں بھوک نے مجھے بہت تنگ کیا اچانک میں ایک عورت کے پاس پہنچ گیا وہ مٹی کے ڈھیلے جمع کر رہی تھی میرا گمان ہے کہ وہ انھیں تر کرنا چاہتی تھی میں نے اس سے ہر ڈول کے بدلہ میں ایک کھجور پر معاملہ طے کر لیا میں نے سولہ (۱۶) ڈول کھینچے جنکی وجہ سے میرے ہاتھ ڈھال بن گئے پھر میں پانی لایا اور اس عورت کے پاس آیا اور کہا: میں نے اتنا پانی نکال دیا ہے ہاتھوں سے اشارہ کیا اسماعیل نے اپنے ہاتھ پھیلا کر اشارہ کیا چنانچہ عورت نے میرے لیے سولہ کھجوریں گنیں، میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر کی آپ نے میرے ساتھ دل کر کھجوریں تناول فرمائیں۔ (رواہ احمد بن حنبل والدورقی و ابن منیع و ابونعیم فی الحلیة و فیہ آپ ﷺ نے مجھے اچھی بات کہی اور مجھے دعادی و صحیح)

۳۶۵۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے کہ میں نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھے تھے جب کہ آج میرا صدقہ چالیس ہزار تک پہنچتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابونعیم فی الحلیة و الدورقی و الضیاء

۳۶۵۳۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی میرے پاس لائی گئیں اس رات میرے پاس مینڈھے کی کھال کے علاوہ کوئی بستر نہیں تھا۔ رواہ ابن المبارک فی الزهد و ہناد و ابن ماجہ و ابویعلی و الدینوری فی المجالسة

۳۶۵۳۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ڈول سے پانی کھینچتا تھا اور ایک کھجور پر ایک ڈول کھینچتا تھا اور میں شرط لگا لیتا تھا کہ کھجوریں موٹی ہوں گی۔ رواہ الضیاء

۳۶۵۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کی بیٹی سے نکاح کیا تو ہمارے پاس مینڈھے کی کھال کے علاوہ کوئی

بستر نہیں تھا۔ اسے بچھا کر ہم رات بسر کر لیتے اور صبح کو اسے لپیٹ لیتے اور اس پر اونٹنی کو چار ڈالتے۔ رواہ العسکری

۳۶۵۳۷..... ”ایضا“ صالح کی روایت ہے کہ میری دادی کہتی ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک درہم کے بدلہ میں کھجوریں خریدتے دیکھا آپ نے اپنی چادر میں کھجوریں ڈال کر اٹھائیں: کسی نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کی جگہ ہم کھجوریں اٹھا لیتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

صاحب عیال خود بوجھ اٹھانے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۳۸..... ”ایضا“ زاذان کی روایت ہے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اکیلے ہی بازار میں چل رہے تھے آپ والی تھے گمراہ کو سیدھی

راہ دکھاتے گمشدہ چیز کا اعلان کرتے کمزوری کی مدد کرتے نیز دوسرے دوکانداروں اور سبزی فروشوں کے پاس سے گزرتے انھیں قرآن کی

یاد دلاتے اور خود یہ آیت پڑھتے: ”تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علواً فی الارض ولا فساداً“ یہ آخرت

کا ٹھکانا ہے ہم یہ ان لوگوں کو عطاء کریں گے جو دنیا میں برتری اور فساد کے درپے نہیں ہوں گے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: یہ آیت ان

لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہے جو حکمرانوں میں سے اہل عدل اور اہل تواضع ہوں اور باقی لوگوں میں سے اہل قدرت ہوں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۵۳۹ "ایضاً" ابو خثیری کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی مدح کرنے لگا اور قبل ازیں آپ کو اس شخص کے متعلق کچھ بات پہنچ چکی تھی آپ نے فرمایا: ایسا نہیں جیسے تم کہتے ہو جو بات تمہارے دل میں ہے میں اس سے اوپر ہوں۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی الصمت وابن عساکر

۳۶۵۴۰... عبد اللہ بن ابی حدیل کی روایت ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک قیص دیکھی جو قدرے ہلکی سی تھی آپ جب اس کی آستین کھینچتے تو وہ انگلیوں تک پہنچ جاتی اور جب اسے چھوڑ دیتے تو نصف بازو کے قریب پہنچ جاتی۔ رواہ ہناد وابن عساکر

۳۶۵۴۱ عمرو بن حریث کی روایت ہے ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ اپنے قصد میں تھے اور لوگوں کا آپ کے اور گرو جٹکھنا تھا آپ لوگوں کو اپنے درے سے پیچھے ہٹا رہے تھے اور بولے: اے عمرو بن حریث میں دیکھا کرتا تھا کہ والی رعیت پر ظلم کرتا تھا لیکن اب یہ دیکھا جا رہا ہے کہ رعیت والی پر ظلم کر رہی ہے۔ رواہ فی کتاب المداراة

۳۶۵۴۲ عمرو بن قیس کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک ازارد دیکھا گیا جس پر چوندا لگے ہوئے تھے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی آپ نے فرمایا: اس سے مومن کی اقتداء کی جاتی ہے اور اس کے ذریعے دل میں خشوع پیدا ہوتا ہے۔

رواہ ہناد و ابونعیم فی الحلبة

۳۶۵۴۳ عطاء ابو محمد کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کر بوس کی قیص دیکھی جو دھوئی ہوئی نہیں تھی۔

رواہ ابن ابی شیبہ و ہناد

۳۶۵۴۴ عشرہ کی روایت ہے ایک تن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اتنے میں قنبر آ گیا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین آپ مال میں سے اپنا حصہ نہیں لیتے حالانکہ آپ کے گھر والوں کا اس مال میں حصہ ہے میں نے آپ کے لیے ایک چیز چھپا رکھی ہے فرمایا: وہ کیا ہے؟ کہا: چلیں اور دیکھ لیں کہ وہ کیا ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کو قنبر نے ایک گھر میں داخل کیا اس میں کچھ برتن ہیں جو سونا اور چاندی سے بھرے ہوئے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ مال دیکھا تو فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے، تم نے ارادہ کیا ہے کہ میرے گھر میں ایک بڑی آگ داخل کرو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سونے چاندی کو تو لٹا شروع کر دیا اور جو بھی آتا اسے حصہ کے مطابق دیتے گئے پھر فرمایا: یہ میرا کام ہے اور یہ مستحق مسلمانوں تک پہنچ گیا ہے اور ہر کام کرنے والے کا ہاتھ اپنے منہ میں ہوتا ہے۔ اے مال: تو مجھے دھوکا مت دے بلکہ میرے علاوہ کسی اور کو دھوکا میں ڈال۔ رواہ ابو عبید

۳۶۵۴۵... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بہت سا مال آیا آپ نے وزن اور پرکھ کے ماہرین کو اپنے سامنے بٹھایا آپ نے ایک ڈھیر سونے کا لگایا اور ایک ڈھیر چاندی کا لگایا اور فرمایا: اے سونا چاندی! تو اپنی شعائیں بکھیرتا رہ اور چمک پھیلا تا رہ اور میرے علاوہ دوسروں کو دھوکا دے یہی میرا کام ہے میں مسلمانوں کے مال سے اپنے آپ کو آلودہ نہیں کروں گا۔

رواہ ابو عبید و ابونعیم فی الحلبة وابن عساکر

۳۶۵۴۶ مجمع کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیت المال میں جھاڑو دیتے اور پھر اس میں نماز پڑھتے تاکہ قیامت کے دن گواہی دی جائے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے بچا کر مال بیت المال میں نہیں روکے رکھا۔

رواہ احمد بن حنبل فی الزهد و مسند و ابونعیم فی الحلبة

۳۶۵۴۷ "مسند علی" ابو مطر کی روایت ہے ایک مرتبہ میں مسجد میں باہر نکلا اچانک مجھے پیچھے سے کوئی آواز دے رہا ہے اپنی شلووار اوپر کرو چونکہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کا ڈر دل میں زیادہ ڈالتی ہے اور اس سے تمہارے کپڑے صاف ستھرے رہیں گے اگر تم مسلمان ہو تو اپنے بال کٹو اور کیا دیکھتا ہوں کہ وہ علی رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ کے پاس درہ ہے آپ چلتے چلتے بازار میں جا پہنچے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیچو تمہاری قسمیں مت کھاؤ چونکہ قسم سے مال تو بک جاتا ہے لیکن برکت جاتی رہتی ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ کھجور فروش کے پاس آئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خادمہ کھڑی رو رہی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے رونے کی وجہ پوچھی: وہ بولی: اس شخص نے مجھے ایک درہم کی کھجوریں فروخت کر

جس میں میرے آقائے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ لو اور اسے درہم واپس کرو چونکہ معاملہ اس کے اختیار میں نہیں ہے۔ اس شخص نے انکار کر دیا میں نے کہا: تم جانتے ہو یہ ون ہے کہا: نہیں میں نے کہا: یہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں وہ فائدہ کے سنجھو میں اندیل دیں اور درہم خادمہ کو واپس کر دیا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین مجھے پسند ہے کہ آپ مجھ سے راضی ہو جائیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ناراض کیوں ہوں گا جب تم لوگوں کو پورا پورا دو گے پھر آپ رضی اللہ عنہ کا کھجور فروشوں کے پاس سے لڑ رہا ہوا آپ نے فرمایا: مسکینوں کو کھلاؤ تمہاری کمائی بڑھے گی پھر آپ چل پڑے۔ حتیٰ کہ مچھلی فروشوں کے پاس جا پہنچے اور فرمایا: ہمارے بازاروں میں طافی مچھلی۔ (جو مردہ ہو کر پانی میں الٹی تیرنے لگے) نہ بیچی جائے پھر آپ رضی اللہ عنہ پیر فروشوں کے بازار میں آئے اور فرمایا: اسے شیخ مجھے ایک اچھی سی قمیص تین درہم میں دے دو جب آپ نے اسے پہچان لیا آپ نے اس سے پچھونہ خریدا پھر آپ رضی اللہ عنہ ایک دوسرے قمیص کے پاس آئے اور جب اسے پہچان لیا تو اس سے بھی پچھونہ خریدا پھر آپ ایک نوجوان لڑکے کے پاس آئے آپ نے اس سے تین درہم میں قمیص خرید لی آپ نے قمیص پہنی اس کی آستین کلائیوں تک پہنچتی تھیں اتنے میں پیرے کا مالک آگیا اس سے کہا: تمہارے بیٹے نے امیر المؤمنین کو تین درہم میں قمیص بیچی ہے مالک نے لڑکے سے کہا: تم نے دو درہم میں قمیص کیوں نہیں بیچی مالک نے ایک درہم لیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آگیا اور کہا: یہ درہم لے لیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ مالک نے کہا: ہماری اس قمیص کی قیمت دو درہم ہے جب کہ میرے بیٹے نے تین درہم لیے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لڑکے نے مجھے رضا مندی سے قمیص بیچی ہے اور میں نے اس کی رضا مندی حاصل کی ہے۔

رواہ ابن راہویہ و احمد بن حنبل فی الزہد و عبد بن حمید و ابو یعلیٰ و البیہقی و ابن عساکر و ضعف

## حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زہد

۳۶۵۳۸ ایک شخص روایت نقل کرتا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک از رہنے دیکھا جو وہاں دین تھا آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ تھے میں نے یہ پانچ درہم میں خریدے جو مجھے ایک درہم کا فائدہ دے میں اسے بیچ دوں گا۔ رواہ البیہقی

۳۶۵۳۹ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ عبد اللہ بن شریک اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس فالوہ لایا گیا اور آپ کے سامنے رکھ دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ یہی خوشبو بہت اچھی ہے تیرا تمہارا خوبصورت ہے اور تیرا ذات بھی بہت پیارا ہے لیکن مجھے ناپسند ہے کہ میں اپنے انفس کو ایسی چیز کا عادی بناؤں جس سے وہ عادی نہیں ہے۔

رواہ عبد اللہ بن احمد بن حنبل فی الزہد و ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۵۵۰ عدی بن ثابت روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس فالوہ لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ رواہ ہناد و ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۵۵۱ ”ایسا“ زیاد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قسم کا حلوا لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے حاضرین کے سامنے رکھ دیا اور انہوں نے کھانا شروع کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام وہی گم شدہ اونت نہیں ہے لیکن تمہاری پیشکش اسے جبراً جمرے لگے۔

رواہ عبد اللہ بن احمد بن حنبل فی الزہد و ابو نعیم فی الحلیۃ

۳۶۵۵۲ زید بن وہب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں۔ آپ نے یہ کھانا رکھا اور آپ نے پونڈ لگا رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ کھانا رکھا ہے تاکہ میں فخر و تکبر سے دور رہوں اور میری نماز کے لیے بہتر ہو اور مؤمنین ایک سنت ہو۔ رواہ ابن مبارک

## حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مراسلات

۳۶۵۵۳۔۔۔ مہاجر بن عامری کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک گورنر کو وصیت نامہ لکھا جس کا مضمون یہ ہے: اب بعد از عیت سے زیادہ عرصہ روپوش مت رہو چونکہ حکمرانوں کا رعیت سے روپوش رہنا تنگی اور امور سے ناواقفیت کا ایک حصہ ہے۔ روپوشی لوگوں کے احوال سے واقفیت کو ختم کر دیتی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے ہاں بڑا آدمی ممتہ ہو جاتا ہے اور ممتہ بڑا ہو جاتا ہے اچھائی برائی بن جاتی ہے اور برائی اچھائی بن جاتی ہے والی انسان ہے جب تک لوگوں کے معاملات اس سے مخفی رہیں وہ معروف نہیں ہو سکتا بات کی ایسی علامات نہیں ہوتیں جن کے ذریعے سچ جھوٹ سے ممتاز ہو سکے لہذا لوگوں سے حجاب کر لینا ایک ایسی چیز ہے جو لوگوں کو جائز حقوق ملنے میں آڑے آ جاتا ہے۔ تم دو قسم کے آدمیوں میں سے ایک ہو یا تو ایسا شخص ہے کہ حق میں خرچ کرنے پر تیرا نفس سخاوت کرتا ہوں لہذا تمہارا حجاب کرنا کسی قسم کے حق سے ہوگا جو تم عطا کرتے ہو یا پھر کسی اچھی عادت کو تم روکنا چاہتے ہو۔ یا تو ایسا شخص ہے جو منع میں مبتلا کرو یا گیا ہو لوگوں کا رک جاتا تیرے سوال سے کشا جلد ہے جب وہ اس سے مایوس ہوں جب کہ لوگوں کے اکثر ضروری امور تجھ تک منتہی ہوتے ہیں سکایت میں تجھ پر کوئی تاوان نہیں ہے کسی ظلم میں یا طلب انصاف میں، میں نے تم سے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے نفع اٹھاؤ اور صرف اپنے حصہ پر اکتفاء کرو اور شد و بدایت کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو۔ انشاء اللہ۔ رواہ الدینوری وابن عساکر

۳۶۵۵۴۔۔۔ مدائنی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے کسی گورنر کو خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے: رک جاؤ گویا تم آخری حد تک پہنچ چکے ہو اور تمہارے اوپر تمہارے اعمال پیش کیے جا چکے ہیں ایک ایسی جگہ جہاں دھوکہ کھانے والے پکارا جاتا ہے اور حسرت میں ڈوب جاتا ہے جہاں وقت ضائع کرنے والا توبہ کی تمنا کرتا ہے اور ظالم رجوع کا خواہشمند ہوتا ہے۔ رواہ الدینوری وابن عساکر

## حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قتل

۳۶۵۵۵۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے پاس عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آئے اور میں اپنے پاؤں رکابوں میں داخل کر چکا تھا انہوں نے مجھ سے کہا: آپ کہا جانا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا عراق وہ بولے: آپ وہاں اس لیے جا رہے ہیں تاکہ آپ وہاں تلوار کے دندلوں سے زخمی ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے قبل ازیں نبی کریم ﷺ کو یہی فرماتے سنا ہے۔ رواہ الحمیدی والعدنی

والبرار و یعقوب بن سفیان و ابو یعلیٰ و ابن حبان و الحاکم و ابو نعیم فی المعرفة و ابن عساکر و سعید بن منصور

۳۶۵۵۶۔۔۔ فضالہ بن ابی فضالہ انصاری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ساتھ بیچ کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے گئے آپ رضی اللہ عنہ بیچ میں بیمار تھے حتیٰ کہ بیماری کی وجہ سے آپ سخت بو بھیل ہو چکے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے میرے والد نے کہا: آپ یہاں کیوں مقیم ہو چکے ہیں اگر آپ یہاں مرجاتے ہیں آپ کے پاس تو صرف قبیلہ جہینہ کے اعراب ہی آئے پائیں گے لہذا آپ ہمارے پاس بیچ جائیں اگر آپ کا وقت پورا ہو بھی چکا ہے تو وہاں آپ کے ساتھی آپ سے مل پائیں گے اور آپ پر نماز بھی پڑھیں گے ابو فضالہ بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بیماری سے نہیں مروں گا چونکہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں اس وقت تک نہیں مروں گا جب تک کہ میری داڑھی سر کے خون سے آلودہ ہو جائے۔

رواہ عبد اللہ بن احمد بن حنبل و ابن ابی شیبہ و البزار و الحارث و ابو نعیم و السیہقی فی الدلائل و ابن عساکر و ابن حبان و ابن کثیر

۳۶۵۵۷۔۔۔ ابو طفیل کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ کے پاس عبد الرحمن بن تیم آیا آپ نے اس کے لیے عطاء کا حکم دیا اور پھر فرمایا: اس داڑھی کا بد بخت نہیں رک پائے گا اور اسے اوپر سے خون آلود کرے گا اور آپ نے داڑھی کی طرف اشارہ لیا اور پھر یہ اشعار پڑھے۔



اشد صباريمك للموت فان الموت آتيك

ولا تجزع من القتل اذا حل بواديك

موت کے سامنے صبر کر لو اگر تجھے موت آ جائے اور قتل سے گھبرانا نہیں جب تمہیں قتل سے پالا پڑے۔ رواہ ابن سعد و ابو نعیم

۳۶۵۵۸... "مسند علی رضی اللہ عنہ" عبد اللہ بن سبیح کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: قسم اس ذات کی جو دامنے تو پھاڑتی ہے اور جان کو پیدا کرتی ہے میرے بدن کا یہ حصہ اس حصہ سے خون آلود ہوگا لوگوں نے کہا: آپ ہمیں بتادیں وہ کون ہوگا جو آپ کو قتل کرے گا تاکہ ہم اس کا صفایا کر لیں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے علاوہ کوئی اور قتل نہ دیا جائے لوگوں نے کہا: اگر یہی بات ہے تو آپ اس وقت اپنا خلیفہ مقرر کر دیں فرمایا: نہیں لیکن میں تمہیں اس طرح حوالے کرتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے حوالے کیا تھا لوگوں نے کہا: جب آپ اپنے رب کے پاس پہنچ جائیں گے اس سے کیا کہیں گے جواب دیا: میں ہوں گا میں ان پر گواہ رہا ہوں جب تک ان میں رباحی کہ تو نے مجھے وفات دی اور وہ تیرے بندے ہیں اگر تو چاہے تو ان کی درستی فرما چاہے تو انکو بکاڑ دے۔ رواہ ابن سعد و ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و الحسن بن سفیان و ابو یعلیٰ و الدورقی لہ فی الدلائل و الالکافی فی السنة و الاصبہانی فی الحجۃ و الضیاء

۳۶۵۵۹ "ایضاً" ابو جحی کی روایت ہے کہ جب ابن کعب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے ساتھ وہی کچھ کرو جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے ساتھ کیا تھا جس نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کرو اور پھر اسے آگ میں جلاؤ۔ رواہ احمد بن حنبل و ابن جریر و صحیحہ و الحاکم و ابن عساکر

۳۶۵۶۰ "ایضاً" عبیدہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بد بخت نہیں رہے گا آئے گا اور مجھے قتل کرے گا یا اللہ! لوگوں کو میں نے استیاء کیا ہے اور انہوں نے مجھے اکتا سے اٹھیں مجھ سے راحت پہنچا اور مجھے ان سے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۵۶۱ ابوسنان ذوالی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے اور وہ ان کی عیادت کے لیے آئے ابوسنان کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ کو اس بیماری میں دیکھ کر میں خوف ہو رہا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تمہیں مجھ سے خوف نہیں ہے چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ جو کہ صادق و صدوق ہیں کو فرماتے سنا ہے کہ تجھے ایک زخم یہاں لگے گا اور ایک زخم یہاں لگے گا اور آپ نے کپڑی کی طرف اشارہ کیا پھر تمہاری دائرہی خون آلود ہو جائے گی زخم لگانے والا سب سے زیادہ بد بخت ہوگا جیسا کہ اونٹنی کی اونچیں کانٹے والا قوم مشہور میں سب سے زیادہ بد بخت ہوا ہے۔ رواہ الحاکم و البیہقی و اخرجه الحاکم فی المستدرک. ۱۱۳

۳۶۵۶۲ "ایضاً" صعصعہ بن صوحان کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابن کعب نے زخمی کیا ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ ہمارے اوپر کسی کو خلیفہ مقرر کر جائیں آپ نے کہا: میں تمہیں اسی طرح چھوڑتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے تمہیں چھوڑا تھا اور ارشاد فرمایا: تھا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر بھلائی دیکھی تمہارے اوپر کسی بہترین شخص کو والی مقرر کرے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر بھلائی دیکھی تو ہمارے اوپر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو والی مقرر کیا۔

رواہ الحاکم و ابن السی فی کتاب الاخوة

۳۶۵۶۳ "ایضاً" صحیب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: پہلے لوگوں میں سب سے بڑا بد بخت کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اونٹنی کی اونچیں کانٹے والا آپ نے فرمایا: تم نے سچ کہا: بعد میں آنے والوں میں سب سے بڑا بد بخت کون ہوگا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے اس کا علم نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہے جو تمہیں یہاں ضرب لگائے گا اور آپ نے کپڑی کی طرف اشارہ کیا فرمایا کرتے تھے: میں چاہتا ہوں کہ تمہارا بد بخت یوں اٹھے کہ اس کی دائرہی زخمی سر کے خون سے آلود ہو رہی ہو۔

رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

۳۶۵۶۴ زہری کی روایت ہے کہ ابن کعب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا جب آپ رضی اللہ عنہ نے نماز سے سزا پر اٹھایا اور فرمایا: اپنی نماز پوری کر لو اور آپ رضی اللہ عنہ نے کسی کو آگے نہیں بڑھایا۔ رواہ عبد الرزاق فی امالیہ

۳۶۵۶۵ ..... جعفر کی روایت ہے کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک رات حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس افطار کرتے ایک رات حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاس افطار کرتے اور ایک رات عبد اللہ بن جعفر کے ہاں جب کہ افطاری کے وقت دو یا تین نتموں سے زیادہ نہ کھاتے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی آپ نے فرمایا: یہ تھوڑی سی راتیں میں اللہ تعالیٰ کا حکم آنا چاہتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں بھوکے پیٹ رہوں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اسی رات قتل کر دیئے گئے۔ رواہ العسکری

۳۶۵۶۶ ..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے میرے حبیب نبی کریم ﷺ کی خواب میں ملاقات ہوئی میں نے آپ سے اہل عراق کی طرف سے پیش آنے والے مصائب کی شکایت کی تاہم آپ ﷺ نے مجھ سے عنقریب راحت ملنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ تین دن ہی زندہ رہے۔ رواہ العدنی

۳۶۵۶۷ ..... ابوصالح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے آپ سے امت کی طرف سے پیش آنے والے مصائب و شدائد کی شکایت کی اور میں رونے لگا آپ نے فرمایا: اسے علی رو نہیں۔ میں نے ایک طرف التفات کیا، کیا دیکھتا ہوں کہ دو شخص اوپر چڑھ رہے ہیں اور پھر ایک چٹانوں سے ان کے سر کچلے جا رہے ہیں سر کچل دیئے جاتے ہیں اور پھر ٹھیک ہو جاتے ہیں ابوصالح کہتے ہیں۔ میں صبح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا میں آج صبح ہوتے ہی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چل پڑا حتیٰ کہ جب میں جزیرین پہنچا لوگوں سے ملاقات ہوئی لوگوں نے کہا: امیر المؤمنین قتل کر دیئے گئے ہیں۔ رواہ ابویعلیٰ

۳۶۵۶۸ ..... عبیدہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بن الحکم کو دیکھتے یہ شعر پڑھتے تھے:

ارید حباءہ ویرید قتلی  
عذیرک من خلیک من مرادی

میں اسے عطا کرنا چاہتا ہوں اور وہ میرا قتل چاہتا ہے تیری نیافت تیرے مرادی دوست کی طرف سے ہوگی۔

رواہ ابن سعد و عبدالرزاق و وکیع فی الغرر

۳۶۵۶۹ ..... ابواہل بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مشک تھی آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ آپ کو یہی خوشبو لگائی جائے علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: یہ رسول اللہ ﷺ کی خوشبوئے منوط سے پکی ہوئی ہے۔ رواہ ابن سعد و البیہقی و ابن عساکر

۳۶۵۷۰ ..... عبیدہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطاب میں فرماتے ہوئے سنا یا اللہ میں نے انھیں فلاں میں ڈالا اور انھوں نے مجھے فلاں میں ڈالا اور میں نے انھیں اکتایا ہے اور انھوں نے مجھے اکتایا ہے انھیں مجھ سے راحت پہنچا اور مجھے ان سے راحت پہنچا۔ تمہارا سب سے بڑا بد بخت میری داڑھی کو خون آلود کرنے سے نہیں رکے گا۔ رواہ عبدالرزاق و ابن سعد

۳۶۵۷۱ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے صادق و صدوق ﷺ نے خبر دی ہے کہ میں اس وقت تک نہیں مروں گا جب تک مجھے یہاں ضرب نہ لگائی جائے اور آپ رضی اللہ عنہ نے سر کے آگے والے حصہ کی طرف اشارہ کیا اور اس کے خون سے داڑھی نہ آلودہ ہو جائے آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تجھے اس امت کا سب سے بڑا بد بخت قتل کرے گا جیسا کہ ثمود کے سب سے بڑے بد بخت نے اللہ کی اونٹنی کی کوچیں کاٹ ڈالی تھیں۔

رواہ عبد بن حمید و ابن عساکر

۳۶۵۷۲ ..... حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہارا میرے ہاں ایسا ہی مقام ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا۔ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۵۷۳ ..... ”مسند سید الحسن“ عاصم بن ضمرہ کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اور کہا: اے اہل عراق آج رات تمہارے درمیان موجود ایک شخص کو قتل کر دیا گیا ہے اور آج اس مصیبت سے واسطہ پڑا ہے نہ اوئین و اس کا علم تھا اور نہ ہی آخرین اس کا ادراک کر پائیں گے جب نبی کریم ﷺ انھیں کسی سر پر بھیجتے تھے جبرئیل علیہ السلام ان کی دائیں طرف ہوتے اور میکائیل علیہ السلام بائیں طرف۔ اس وقت تک واپس نہ لوٹتے جب تک اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر فتح نصیب نہ فرماتا۔ رواہ ابن ابی سنیہ

۳۶۵۷۴ ..... ”ایضاً“ مصعب بن مریم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو خطاب میں فرماتے سنا ہے: اے لوگو! مزشتہ کاں تم

سے ایک شخص جدا ہو گیا ہے نہ اولین اس پر سبقت لے سکے ہیں اور نہ ہی آخرین نے اس کا اور اک کیا ہے رسول کریم ﷺ انہیں کسی مہم پر بھیجتے تھے اور جہنم انہیں عطا کرتے وہ اس وقت واپس لوٹتے جب اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر فتح عطاء فرمادیتے جبریل امین ان کی دائیں طرف ہوتے اور میکائیل بائیں طرف آپ نے ترکہ میں نہ سونا چھوڑا نہ چاندی بجز سات سو درہم کے وہ بھی آپ کے عطایا سے باقی نہ پتے تھے آپ نے ان سے ایک خادم خریدنے کا ارادہ کر رکھا تھا۔

رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و ابو نعیم و ابن عساکر و اورده ابن جریر من طریق الحسن عن الحسين  
۳۶۵۷۵..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کرنے کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و صلوة کے بعد فرمایا: اما بعد! تم نے آج رات ایسے شخص کو قتل کیا ہے ایسی رات میں جس میں قرآن نازل ہوا ہے اسی رات عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھائے گئے اسی رات یوشع بن نون موسیٰ علیہ السلام کے خادم قتل کئے گئے اور اسی رات میں بنی اسرائیل کی توبہ قبول کی گئی۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابن جریر و ابن عساکر

۳۶۵۷۶..... محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہیں میری سنت پر قتل کیا جائے گا۔ رواہ ابن عدی و ابن عساکر

۳۶۵۷۷..... صحیب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اولین میں سب سے بڑا بد بخت شخص کون تھا؟ عرض کیا: اوٹنی کی کوچیں کاٹنے والا۔ فرمایا: آخرین میں سب سے بڑا بد بخت کون ہوگا؟ عرض کیا: میں نہیں جانتا، ارشاد فرمایا: وہ شخص جو تمہیں اس سر پر مارے گا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اہل عراق میں چاہتا ہوں ایک بد بخت ترین شخص اٹھ کھڑا ہو جو سر سے داڑھی کو خون آلود کرے گا۔ رواہ الر و یابی و ابن عساکر

۳۶۵۷۸..... عثمان بن صحیب عبد اللہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اولین میں بڑا شقی کون تھا؟ عرض کیا: اوٹنی کو قتل کرنے والا۔ فرمایا: تم نے سچ کہا: آخرین میں بڑا شقی کون ہوگا؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نہیں جانتا فرمایا: جو تمہیں یہاں (یعنی سر پر) ضرب لگائے گا اور آپ نے کپٹی کی طرف اشارہ کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۷۹..... "مسند علی رضی اللہ عنہ" عبید اللہ بن ابی رافع کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جب کہ لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی ایڑیوں پر چڑھے ہوئے تھے اور آپ کی ایڑیوں کو خون آلود کر دیا تھا آپ نے فرمایا: یا اللہ! میں نے لوگوں کو ملال میں ڈال دیا ہے اور انہوں نے مجھے ملال میں ڈال دیا ہے یا اللہ مجھے ان کی طرف سے بھلائی عطاء فرما اور میری طرف سے انہیں شر میں مبتلا کر چنانچہ یہی دن ہوا حتیٰ کہ آپ کے سر پر ضرب لگا دی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۸۰..... "ایضاً" سعید بن مسیب کی روایت ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا آپ فرما رہے تھے ضرر اس سے اس کو رنگدار کیا جائے گا آپ نے اپنی داڑھی اور ماتھے کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا کس چیز نے بد بخت کو روک رکھا ہے میں کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہہ کر علم غیب کا دعویٰ کر دیا ہے جب آپ رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے تب میں سمجھا کہ آپ سے اس وقت کا وعدہ کیا گیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۵۸۱..... ابو صہب الحنفی کی روایت ہے کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں قرآن مجید پکڑے ہوئے دیکھا اور اسے اپنے سر پر رکھ کر فرمایا: یا اللہ! لوگوں نے مجھے اس سے منع کر رکھا ہے جو کچھ اس میں ہے یا اللہ! یا اللہ! میں نے انہیں ملال میں ڈالا ہے اور انہوں نے مجھے ملال میں ڈالا ہے میں نے ان سے بغض کیا ہے اور انہوں نے مجھ سے بغض کیا ہے انہوں نے میری طبیعت کے خلاف کرنے پر مجھے ابھارا حالانکہ میری عادت اور میرے اخلاق ایسے نہیں ہیں مجھے ان کے متعلق بھلائی سے بدل دے اور انہیں مجھ سے شر سے بدل دے یا اللہ! ان کے دلوں کو مردہ کر دے یعنی اہل کوفہ کے دلوں کو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۸۲..... "مسند علی رضی اللہ عنہ" کی روایت ہے کہ معاویہ بن جویں حضرمی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ گھوڑوں کا معائنہ

فرما رہے تھے، آپ کے پاس سے ابن جرم لڑا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے اس کا نام دریافت کیا۔ یا اس کے نسب کے متعلق پوچھا۔ اس نے اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کر دیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا پھر اس نے باپ کی طرف نسبت ظاہر کی فرمایا تم نے سچ کہا خبردار مجھے رسول کریم ﷺ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ میرا قاتل یہودیوں کے مشابہ ہوگا چنانچہ ابن جرم یہودی تھا یہ سن کر آگے چل پڑا۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۵۸۳۔ "ایضاً" عثمان بن مغیرہ کی روایت ہے کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ کبھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس شام کا کھانا کھاتے بھی حسین رضی اللہ عنہ کے ہاں اور کبھی ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں لیکن آپ تین تقیوں سے زیادہ نہ تناول فرماتے۔ اور کہتے: میرے پاس اللہ تعالیٰ کا حکم آنا چاہتا ہے اور میں بھوکا رہنا چاہتا ہوں چنانچہ ایک یا دو راتیں گزرنے پائی تھیں کہ آپ رات کے آخری حصہ میں شہید کر دیئے گئے۔ رواہ یعقوب بن سفیان و ابن عساکر

۳۶۵۸۴۔ "ایضاً" حسن بن کثیر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر کے لیے گھر سے باہر نکلے اتنے میں بہت سا رپے کرگٹ سامنے آگئے اور چیخنے لگے۔ لوگوں نے گرگٹوں کو دور بھگایا اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انھیں چھوڑ دو یہ نوحہ کر رہے ہیں چنانچہ ابن جرم نے آپ کو زخمی کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۸۵۔ "ایضاً" اصعب حنظلی کی روایت ہے کہ جس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ زخمی کئے گئے طلوع فجر کے وقت ابن بناج آیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو نماز کی اطلاع کی آپ رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے اور بدن بوجھل ہو رہا تھا ابن بناج دوسری بار پھر آیا اور پھر تیسری بار آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھ کر چل پڑے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

شَدَّ حَبْلَ زَيْمِكَ لَلْمَوْتِ  
فَلَمَّا نَالِ الْمَوْتِ لَا قِيَكِ  
وَلَا تَجْزَعُ مِنَ الْمَوْتِ  
إِذَا حَبَلٌ بِوَادِيكَ

موت کے آگے سینہ پیر رہو یقیناً تمہیں موت کا سامنا کرنا ہوگا جب موت آ جائے اس سے مت گھبراؤ۔

چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ باب صغیر تک پہنچے ابن جرم نے آپ پر حملہ کر دیا اور آپ کو زخمی کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۸۶۔ "ایضاً" ابن حنفیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حمام میں ہمارے پاس ابن جرم آیا میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہ حمام میں بیٹھے ہوئے تھے جب داخل ہوا تو وہ دونوں۔ (حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ) اس سے کھٹک گئے پوچھا کہ تمہیں ہمارے پاس آنے کی جرأت کیسے ہوئی۔ میں نے ان دونوں سے کہا: اسے چھوڑ دو کیونکہ میری عمر کی قسم! وہ جو کچھ تمہارے ساتھ کرنا چاہتا ہے وہ اس سے زیادہ تکلیف دہ سے جو اس نے کیا جب وہ دن آیا کہ اسے رفقار کر کے لایا گیا تو ابن حنفیہ نے کہا: آج کے دن میں اس کو اس دن سے زیادہ پہچاننے والا نہیں ہوں جس دن ہمارے پاس حمام میں داخل ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس لیے اس کی ضیافت اچھی طرح سے کرو اور سے اچھا بھلا نا دو اگر میں سچ گیا تو اسے قتل کروں گا یا معاف کر دوں گا اگر میں مر گیا تو اسے میرے قصاص میں قتل کر دو اور حد سے آگے نہ بڑھو چونکہ حد سے آگے بڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۵۷۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: پہلے لوگوں میں سب سے بڑا بد بخت کون ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: اونٹنی کو زخمی کرنے والا۔ فرمایا: تم نے سچ کہا پوچھا: بعد میں آنے والوں میں سب سے بڑا بد بخت کون ہوگا؟ میں نے عرض کیا: مجھے معلوم نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو تمہیں یہاں ضرب لگائے گا جیسا کہ اونٹنی کو زخمی کرنے والا قوم ثمود کے بنی فلاں کا سب سے بڑا بد بخت تھا آپ ﷺ نے اس بد بخت کی نسبت نچلے خاندان کی طرف کی ہے نہ کہ ثمود کی طرف۔ رواہ ابن مردویہ

۳۶۵۷۹۔ "ایضاً" جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب صبح کے وقت گھر سے باہر تشریف لانے

آپ کے پاس درہ ہوتا جس سے آپ لوگوں کو بیدار کرتے تھے آپ نے وہی درہ ابن جحیم کے مارا اور فرمایا: اسے اٹھانا کھلاؤ پانی پلاؤ اور اس کی قید و بند کو اچھا کرو اگر میں زندہ رہا تو اس کے خون کا میں خود مالک ہوں گا اگر چاہوں گا اسے معاف کر دوں گا اگر چاہوں گا تو اس پر اقدم کر لوں گا اور اگر میں مر گیا اسے قتل کر دینا اور اس کی لاش کا مسئلہ نہ کرنا۔ رواہ الشافعی والبیہقی

۳۶۳۸۹..... "ایضاً" زہیر بن اتمر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: خبردار! کچھ لوگ معاویہ کی طرف سے نمودار ہونے والے ہیں میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ مجتمع ہو کر تمہارے اوپر غالب آ جائیں گے اور وہ اپنا باطل تمہارے اوپر مسلط کر دیں گے اور تمہیں حق سے علیحدہ کر دیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے امیر کی اطاعت کرتے ہیں اور تم اپنے امیر کی نافرمانی کرتے ہو وہ لوگ امانتدار ہیں اور تم خائن ہو، چنانچہ میں نے فلاں شخص کو عامل مقرر کیا اس نے دھوکا دیا اور سال معاویہ کے پاس لے گیا۔ میں نے فلاں شخص کو عامل مقرر کیا اس نے بھی خیانت کی دھوکا دیا اور مال معاویہ کے پاس لے گیا حتیٰ کہ اگر میں کسی کے پاس لکڑ کا ایک پیالہ بھی امانت رکھوں وہ اس میں بھی ضیافت کرے گا اور مجھے اس پر بھروسہ نہیں یا اللہ! میں نے ان لوگوں سے بغض کیا انہوں نے مجھ سے بغض کیا انھیں مجھ سے راحت پہنچا اور مجھے ان سے راحت پہنچا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۹۰..... اصبح بن نباتہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ میں سترہ رمضان میں زخمی کیا جاؤں گا اسی رات موسیٰ علیہ السلام نے وفات پائی اور میں بائیس (۲۳) رمضان میں وفات پاؤں گا اسی رات عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھائے گے۔

رواہ العقلمی وابن الجوزی فی الواہیات

کلام:..... حدیث موضوع ہے دیکھئے المتزیۃ ۳۶۳/۱ والفوائد المجموعۃ ۱۱۲۱۔

## تمتہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہا جمعین

### حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

۳۶۵۹۱..... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے طلحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب اس کا ہاتھ زخمی ہوا ہے اس وقت سے اس میں تعظیم آ گئی ہے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۵۹۲..... طلحہ بن عبید اللہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ام ابان بنت عقبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کو پیغام نکاح بھیجا ام ابان نے انکار کر دیا اس سے انکار کی وجہ دریافت کی گئی کہنے لگی: اگر گھر میں داخل ہو خوف سے داخل ہوتا ہے باہر نکلے تب بھی خوف برپا کرتا ہے اس پر ایسی کیفیت طاری ہے کہ دنیا کے معاملات سے اسے غافل کر دیا ہے یوں لگتا ہے گویا وہ اپنی آنکھ سے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے پھر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ام ابان کو پیغام نکاح بھیجا اس نے انکار کر دیا انکار کی وجہ دریافت کی گئی تو کہنے لگی: اس کی بیوی کو صرف اون کی لٹوں سے شہد میسر ہو سکتا ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے پیغام نکاح بھیجا لیکن ام ابان نے انکار کر دیا اس سے انکار کی وجہ سے دریافت کی گئی کہنے لگی اس کی بیوی اس سے صرف اپنی خواہش ہی پوری کر سکتی ہے اور کہتا ہے کہ میں تھا اور میں تھا وہ تھا اور وہ تھا پھر اسے طلحہ رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا کہنے لگی: جی ہاں یہی میرا خاوند بن سکتا ہے وجہ دریافت کی گئی کہ یہ کیسے؟ کہنے لگی: میں اس کی عمدہ عادات سے بخوبی واقف ہوں اگر گھر میں داخل ہوتا ہے تو ہنستا ہوا داخل ہوتا ہے اور باہر جاتا ہے تو مسکراتے ہوئے نکلتا ہے اگر میں اس سے کچھ مانگوں گی وہ مجھے عطاء کرے گا اگر میں خاموش رہوں تو وہ خود ابتدا کر دے گا اگر میں کام کروں گی تو وہ شکر ادا کرے گا اور اگر مجھ سے غلطی سرزد ہوئی تو معاف کر دے گا چنانچہ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ام ابان کو (بعد از نکاح) اپنے گھر لائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو محمد! اگر مجھے اجازت دو میں ام ابان سے بات کر لوں؟ کہا: جی ہاں اجازت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جملہ عروسی کا پردہ اٹھایا اور پھر کہا: السلام علیکم! اے اپنے آپ

کو بالا تر سمجھنے والی! ام ابان نے کہا: وعلیکم السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: تجھے امیر المؤمنین سید المسلمین نے پیغام نکاح بھیجا تم نے انکار کر دیا ام ابان بولی: جی ہاں یہی بات ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تجھے رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی جو رسول اللہ ﷺ کے حواری ہیں نے پیغام نکاح بھیجا تم نے انکار کر دیا بولی: جی ہاں یہی بات ہے پھر کہا: میں نے تجھے پیغام نکاح بھیجا حالانکہ میری رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرابت داری بھی ہے لیکن تم نے انکار کر دیا بولی: جی ہاں بات ایسی ہی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! تم نے ایسے شخص سے شادی کی ہے جو ہم سب سے زیادہ خوبصورت سے زیادہ خبی سے وہ یوں اور یوں غطاء کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۹۳..... نزال بن سہب کی روایت سے کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پتہ بتائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کے متعلق کتاب اللہ میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے: *فمنہم من قضی نحبه و منہم من ينتظر*۔ ان میں کس پتہ ایسے ہیں جو اپنی حاجت پوری کر چکے اور کچھ انتظار میں ہیں۔ چنانچہ طلحہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی حاجت پوری کر لی ہے اور مستقبل میں اس پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۹۴..... "مسند جابر بن عبد اللہ غزوہ احد میں جب لوگ رسول کریم ﷺ سے دور ہو گئے تو آپ ﷺ کے پاس صرف طلحہ رضی اللہ عنہ باقی رہے مشرکین نے ان دونوں کو گھیر لیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ان مشرکین کا سامنا کون کرے گا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا سامنا میں کروں گا چنانچہ طلحہ رضی اللہ عنہ ہر طرف سے مشرکین کو پیچھے دھکیلنے لگے اور اسی دوران حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی انگلیاں کٹ گئیں اس پر کہا: "حسن" (یہ ایک کلمہ ہے جو تکلیف پہنچنے پر غفلت میں انسان کے منہ سے نکل جاتا ہے) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے طلحہ! اتر تم "بسم اللہ" کہہ دیتے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر لیتے فرشتے تمہیں اوپر اٹھالیتے لوگ تمہیں دیکھتے رہ جاتے اور تم ہوا کے دوش پر فضا کو چیرتے ہوئے آسمانوں میں داخل ہو جاتے۔

رواہ ابو نعیم

۳۶۵۹۵..... "مسند سلمہ بن اکوع" حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے پہاڑ کے دامن میں ایک کنواں خریدا اور لوگوں کو کھانا کھلایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے طلحہ! یقیناً تم بڑے فیاض ہو۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابو نعیم فی المعرفة و ابن عساکر  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۱۵۔

۳۶۵۹۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منیٰ میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ شہید ہے جو سطح زمین پر چل رہا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۵۹۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: طلحہ جنت میں داخل ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں مبارکباد دینے لگے۔ رواہ ابن عدی و ابن عساکر  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۳۳۶۷۔

۳۶۵۹۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بخدا! ایک دن میں اپنے گھر میں تھی جب کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صحن میں تھے ہمارے درمیان پردہ حائل تھا اتنے میں طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ آ نکلے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جیسے یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ سطح زمین پر چلتے ہوئے ایسے شخص کو دیکھے جو اپنی حاجت پوری کر چکا ہے اسے چاہئے کہ وہ طلحہ کو دیکھے۔

رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

۳۶۵۹۹..... مجاہد کی روایت سے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنی حاجت پوری کر چکے ہیں۔ رواہ الواقدی و ابن عساکر

۳۶۶۰۰..... زبیر بن عبد اللہ نے غزوہ احد کے موقع پر جب مسلمانوں کو شکست ہوئی اور رسول اللہ ﷺ سے دور ہو گئے حتیٰ کہ آپ کے پاس مجاہدین و انصار میں سے صرف بارہ آدمی باقی رہے ان میں سے ایک طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک مشرک تلوار لے کر رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر ضرب لگانے کے لیے آگے بڑھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے تلوار کا وار اپنے ہاتھ پر روکا اور جب تلوار ہاتھ پر لگی کہا: "حسن"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے طلحہ! رک جا تم نے بسم اللہ کیوں نہیں کہا اگر تم بسم اللہ کہہ دیتے یا اللہ کا ذکر کر دیتے فرشتے تمہیں اوپر اٹھاتے اور لوگ تمہیں دیکھتے رہ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۰۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے آگے ذبحاں بنا کر رکھے تھے اس میں ایک مشرک آگے بڑھتا کہ رسول اللہ ﷺ پر حملہ کر دے اس کے وار کو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ پر روکا جب تو اسے ہاتھ پر لگی تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے منہ سے نکل گیا "حسن" نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم بسم اللہ کہہ دیتے تمہیں فرشتے اوپر اٹھالیتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۰۲ ابوسعید کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا کوزہ ہوا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ شہید ہے جو سطل زمین پر چل رہا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۰۳ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: اے طلحہ! تم ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے اپنی حاجت پوری کر لی ہے۔ رواہ ابن مندہ و ابن عساکر

۳۶۶۰۴ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ مال تھا جو اہل بیت کے لیے اپنے حصہ کا آپس میں تقسیم کر لیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے میری زمین سے پانی پینا چاہا میں نے انہیں منع کر دیا پنا چہ عبدالرحمن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میری شکایت کر دی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم ایسے شخص کی شکایت کرتے ہو جس نے اللہ کی راہ میں گھوڑے دوڑائے ہیں؟ عبدالرحمن میرے پاس آئے اور مجھے بشارت دی میں نے کہا: اب میرے بھائی اس مال کی وجہ سے تمہارے رسول اللہ ﷺ کے لیے یہ نبی شکایت نہ کرے گا

ہاں ایسی بات ہوئی ہے پھر کہا میں اللہ اور اللہ کے رسول کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ مال تمہارا ہے۔ رواہ ابویعقوب و ابن عساکر و فیہ سلسلہ الطلحی

۳۶۶۰۵ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب مجھے دیکھتے فرماتے تھے یہ دنیا و آخرت میں میرا خزانہ ہے۔

رواہ ابویعقوب و ابن عساکر و فیہ سلسلہ الطلحی

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۳۹۵۱۔

۳۶۶۰۶ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے دن میں نبی کریم ﷺ کو اپنے کانٹوں پر اٹھا کر لیا اور ایک چمات لیا آپ نے رکھ دیا آپ مشرکین کی طرف سے چٹان کی اوٹ میں ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے ہاتھوں سے پیچھو پیچھو اشارہ کیا کہ یہ جبریل علیہ السلام ہیں اور یہ نکتے بتا رہے ہیں کہ قیامت کے دن تمہیں جس قسم کی ہولناکی میں دیکھائیں گے وہاں سے تمہیں نکال دین گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۰۷ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غزوہ احد کے دن میں یہ بڑی بڑی اشعار پڑھتا رہا ہوں۔

لَحْنُ حَمَاءٍ غَالِبٍ وَمَالِكِ

لَذِبِ عَنِ رَسُولِنَا السِّبَاكِ

لَضَرْبِ عَنَّا الْقَوْمِ فِي السِّبَاكِ

صَرَبِ صَفْحِ الْكُومِ فِي السِّبَاكِ

ہم غالب و مالک خدا تعالیٰ کے حمایتی ہیں اور اپنے رسول اللہ ﷺ جو مبارک ہیں ان کا دفاع کر رہے ہیں ہم ان کی طرف سے

معرکوں میں لوگوں کے سروں پر وار کرتے ہیں۔

چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ احد سے واپس لوٹے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: طلحہ کی مدد میں اشعار کہو حضرت حسان رضی اللہ عنہ

نے یہ اشعار پڑھے۔

وطلحة يوم الشعب آسى محمدا

حانی والے دن طلحہ نے محمد ﷺ کی بھرپور غمخواری کی آپ اس کی خبری میں جو سخت تھی اور مشقت والی تھی۔

بقية بكفيه الرماح واسلمت

اشا حعه تحت السيوف فشلت

اپنے ہاتھوں سے تیروں کو روکتا رہا جس کی وجہ سے اس کی انگلیاں تلواروں تلے ٹل ہو گئیں۔

وكان امام الناس الامام محمد  
اقام رحى الاسلام حتى استقلت  
محمد ﷺ لوٹوں کے امام تھے اسلام کی چکی بوقائم و دائم رہا حتیٰ کہ اسلام میں استتفال آ گیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے  
حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی مدح میں یہ اشعار کہے۔

حمى نبي الهدى والخيال تبعه  
حتى اذا ما لقو حامى عن الدين  
اس نے ہدایت دینے والے نبی کی حفاظت کی جب کہ ٹھوڑے اس کے پیچھے لگے ہوئے تھے حتیٰ کہ جب مقابلہ ہوا تو وہ دین کی  
حفاظت کر چکے تھے۔

صبر اعلى الطعن اذولت حماتهم  
والناس من بين مهدي ومفتون  
نیزوں کے زخموں پر صبر کیا جب حفاظت کرنے والے منہ پھیر چکے جب کہ لوگ ہدایت ملنے اور فتنہ میں پڑنے کے بین بین تھے۔  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کی مدح میں یہ شعر کہا:

حمى نبي الهدى بالسيف منصلنا  
لما تولى جميع الناس وانكشفوا

ہدایت پہنچانے والے نبی کی تلوار سے حفاظت کی جب لوگ پیٹھ پھیر کر ادھر ادھر ہو گئے۔

نبى كريم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم نے سچ کہا: رواہ ابن عساکر وفيه سليمان بن ايوب الطلحي

۳۶۶۰۸... "مسند زبير" حضرت زبير رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا۔ (یعنی غزوہ احد کے دن)  
طلحہ نے اپنے لیے جنت واجب کر دی ہے جب طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی آپ و ذہال بنا لیا تھا۔

رواہ ابن ابی شیبہ و ابو یعلیٰ

## حضرت زبير بن عوام رضی اللہ عنہ

۳۶۶۹۰... عروہ کی روایت ہے کہ مطیع بن اسود کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر میں کوئی وعدہ کرتا یا  
کوئی ترک چھوڑتا مجھے زیادہ محبوب تھا کہ اس کا زمدار میں زبير رضی اللہ عنہ کو بنا تا چونکہ وہ ارکان دین میں سے ایک رکن ہیں۔

رواہ يعقوب بن سفيان و ابو نعيم في المعرفة و ابن عساکر

۳۶۶۱۰... عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، مطیع بن اسود رضی  
اللہ عنہ نے حضرت زبير رضی اللہ عنہ کو وصیت کی زبير رضی اللہ عنہ نے مطیع سے کہا میں تمہاری وصیت قبول نہیں کرتا۔ اس پر مطیع نے کہا میں آپ کو  
اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ اس سے میں نے صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول مراد لیا ہے چنانچہ میں نے حضرت رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ  
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کوئی وعدہ کرتا یا کوئی ترک چھوڑتا میں اس کی وصیت صرف زبير کو کرتا۔ چونکہ زبير ارکان دین میں سے ایک  
رکن ہے۔ رواہ يعقوب بن سفيان و ابو نعيم و البيهقي

۳۶۶۱۱... مطیع بن اسود کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص زبير کو وصی مقرر کرے یا شبہ زبير اسلام  
کے ستونوں میں سے ایک ستون ہے۔ رواہ الدارقطني في الافراد و ابو نعيم و ابن عساکر

۳۶۶۱۲... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" ابو لہیجہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہتے سنا: میں حواری کا بیٹا ہوں۔  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کیا مردوں کی طرف سے زبير تمہارا باپ ہے؟ جواب دیا: نہیں فرمایا: کیا عورتوں کی طرف ہے؟ جواب دیا: نہیں  
آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں ہرگز یہ نہ کہتا سنوں کہ میں حواری کا بیٹا ہوں چونکہ میں رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ زبير میرا حوری ہے۔

رواہ ابن عساکر



۳۶۶۱۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو مسلمان شخص کوئی ترکہ چھوڑے اس کا سب سے اچھا ذمہ دار زبیر ہے۔ رواہ ابن عساکر  
۳۶۶۱۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے ایک مرتبہ زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: مجھے اجازت دیں تاکہ  
میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کروں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو کافی ہے جو تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کر چکے ہو اگر میں اس کھائی  
کے منہ و بند نہیں کروں گا تو امت محمد ﷺ ہلاک ہو جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۱۵..... ذر کی روایت ہے کہ ابن جرموز جو کہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا قاتل تھا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آنے کی اجازت طلب  
کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن صفیہ کا قاتل دوزخ میں داخل ہو گیا ہے۔ چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہرنی کا  
ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے۔ رواہ الطبرانی و الشاشی و ابو یعلیٰ و ابن جریر و صحیحہ

۳۶۶۱۶..... موسیٰ بن عبیدہ، عبد اللہ بن عبیدہ کی سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے موقع پر فرمایا:  
کوئی شخص ہے جو ہمارے پاس بنی قریظہ کی خبر لائے؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کام میں کروں گا چنانچہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر  
سوار ہوئے اور بنو قریظہ کی خبر لائے، دوسری بار پھر رسول اللہ ﷺ نے ہی مطالبہ کیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے دوسری بار بھی آمادگی ظاہر کی پھر  
تیسری بار بھی آمادگی ظاہر کی اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہرنی کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے۔ رواہ البزاز

۳۶۶۱۷..... حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کون شخص جائے گا جو ہمارے  
پاس لوگوں کی خبر لائے گا؟ چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور خبر لائے چنانچہ دو یا تین مرتبہ ایسا کیا: جب آخری بار زبیر رضی  
اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرنی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری میرا چھوٹا بھائی زاد بھائی زبیر ہے۔ راوی کہتے  
ہیں اس دن نبی کریم ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے ماں باپ دونوں جمع کر کے فرمایا: میرے ماں اور باپ تجھ پر قربان ہوں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۶۱۸..... عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہرنی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے اور وہ میرا  
پھوپھی زاد بھائی بھی ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۶۶۱۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری طرف  
سے میرے دشمن کی کون کنایت کرے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ کام میں کروں گا زبیر رضی اللہ عنہ نے اس مشرک کو لاکار اور  
اسے قتل کر دیا۔ رواہ ابن جریر

۳۶۶۲۰..... اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین کا ایک آدمی اپنے اوپر اسلحہ سجا کر ایک اونچی جگہ پر کھڑا ہوا اور اکار کر کہنے لگا:  
میرے مقابلہ میں کون آئے گا؟ رسول کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص سے فرمایا: کیا تم اس کی طرف کھڑے ہوئے ہو؟ اس  
شخص نے کہا: یا رسول اللہ! آپ چاہیں تو میں تیار ہوں۔ اچانک زبیر رضی اللہ عنہ نے آمادگی ظاہر کی رسول کریم ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کی  
طرف دیکھا اور فرمایا: اے ابن صفیہ کھڑے ہو جاؤ؟ زبیر رضی اللہ عنہ چل کر مشرک کے پاس جا پہنچے اور اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے دونوں نے  
آپس میں دو دو ہاتھ کئے پھر ایک دوسرے سے چمٹ گئے اور لڑھکنے لگے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو بھی نیچے تک گیا وہ قتل کر دیا جائے گا نبی  
کریم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے دعا کرنی شروع کر دی چنانچہ کافر نیچے ہوا اور زبیر رضی اللہ عنہ اس کے سینے پر چڑھ گئے اور اسے قتل کر دیا۔

رواہ ابن جریر

۳۶۶۲۱..... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب سے پہلے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے تلوار سونپی ہے  
چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ ایک رات سو رہے تھے کہ اچانک آواز سنی "رسول اللہ ﷺ قتل کر دیئے گئے ہیں" زبیر رضی اللہ عنہ نگلی تلوار نے رباہر نکل آئے  
اور دیوار کے چھجے تلے انہیں نبی کریم ﷺ مل گئے اور فرمایا: اے زبیر تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا: میں نے سنا ہے کہ آپ قتل کر دیئے گئے ہیں فرمایا: تم  
نے کیا کرنے کا ارادہ کر لیا ہے عرض کیا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ اہل مکہ سے دو چار ہاتھ کھیلوں نبی کریم ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے

خبر کی چنانچہ اسدی نے اسی کے متعلق یہ اشعار کہے ہیں:

هَذَاكَ أَوْلَ سَيْفٍ سَسَلٍ فِئْسِي غَضَبٍ  
لِلَّسَيْفِ السَّزْبِيسِرِ الْمَنْصُفِي الْفَسَا  
حَسْمِيَّةٍ سَبَقَتْ مِنْ فَضْلِ بَخْدَاتِهِ  
فَسَدٍ يَجَسِسُ الْبَخْدَاتِ الْمَجَسِسِ الْإِرْفَا

یہ پہلی تلوار جو اللہ تعالیٰ کے لیے غم میں سوئی گئی جو کہ زبیر کی سونت ہوئی تلوار ہے یہ وہاں بت ہے جو اس کی بہادری پر سبقت لے گئی تھی  
کبھی بہادریوں کو زبیر روک دیتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۲۲ عروہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے موقع پر فرمایا: کون شخص جائے کا جو میرے پاس بنو قریظہ کی خبر لائے گا؟  
زبیر رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہونے اور خبر لانے چنانچہ تین مرتبہ گئے اور خبر لائے۔ نبی کریم ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے والدین جمع کر  
کے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں اور فرمایا: نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور وہ میرا چھوٹا بھائی زاد بھائی بھی ہے۔

رواہ ابن اسحاق

۳۶۶۲۳ عروہ کی روایت ہے کہ اسلام میں سب سے پہلی تلوار جو مکہ میں سوئی گئی وہ زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار ہے۔ چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ وہ  
پہنچی کہ نبی کریم ﷺ قتل کر دینے گئے ہیں انھوں نے اپنی تلوار نیام سے باہر نکالی اور کہا: میں جس شخص سے ملوں گا اسے قتل کروں گا نبی کریم ﷺ کو  
خبر پہنچی آپ نے تلوار پکڑ لی تلوار پر ہاتھ پھیرا اور زبیر رضی اللہ عنہ وہاں تھی۔ رواہ ابن عساکر  
۳۶۶۲۴ عروہ کی روایت ہے کہ مہاجرین میں سوائے زبیر رضی اللہ عنہ کوئی شخص ایسا نہیں جس نے اپنی ماں کے ساتھ ہجرت کی ہو۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۶۲۵ عروہ کی روایت ہے کہ غزوہ بدر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ دو گھوڑے تھے ان میں سے ایک پر زبیر رضی اللہ عنہ سوار تھے۔

رواہ ابن سعد و ابن عساکر

۳۶۶۲۶ عروہ کی روایت ہے کہ بدر کے موقع پر جبرئیل علیہ السلام زبیر رضی اللہ عنہ کی صورت میں نازل ہوئے اور انھوں نے زبردنگ کا ہمام  
پہنت رکھا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۲۷ عروہ کی روایت ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے بدر و اس کے زبردنگ کا ہمام باندھ رکھا تھا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے زبیر کی  
شکل میں نازل ہو رہے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۲۸ عروہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو بدر کے دن ایک قبائلی عطا فرمائی تھی جو ریشم کی بنی ہوئی تھی زبیر  
رضی اللہ عنہ نے یہی پہن کر جنگ لڑی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۲۹ عروہ کی روایت ہے کہ فرشتے بدر کے دن زبیر رضی اللہ عنہ کی صورت میں نازل ہوئے فرشتوں نے اپنے اوپر زبردنگ کے ہمام  
پہنت رکھے تھے اور ان کے شملے چینی چھپے ڈال رکھے تھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ پر زبردنگ کا ہمام تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۳۰ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میرے پاس زبیر رضی اللہ عنہ کے دور ریشم کے بنے ہوئے بازو بند تھے  
نبی کریم ﷺ نے وہ دونوں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو دینے ہوئے تھے زبیر رضی اللہ عنہ یہی پہن کر جنگ لڑتے تھے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن عساکر

۳۶۶۳۱ ابن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر وہاں سے نبی کریم ﷺ کی خدمت  
میں حاضر ہوئے اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ رواہ ابو یوسف و ابن سعد

۳۶۶۳۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے

درمیان مواخات قائم کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۳۳ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے غزوہ قریظہ کے دن میرے ساتھ اپنے ماں باپ جمع کرے فرمایا تم پر

میرے ماں باپ فدا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۶۳۴ ”ایضاً“ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا وہ زبیر رضی

اللہ عنہ سے فرما رہے تھے اے ابو عبد اللہ! کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں یہاں حکم دیا تھا کہ جہنم آگ زدو۔ رواہ ابو نعیم فی السعفة

۳۶۶۳۵ ”ایضاً“ محمد بن اعب کی روایت ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ میں تبدیلی نہیں ہوتی تھی۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۶۳۶ ”ایضاً“ عروہ کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ طویل القامت تھے حتیٰ کہ جب گھوڑے پر سوار ہوتے ان کی ٹانگیں زمین پر

گھسکتی جاتی تھیں۔ رواہ ابو نعیم ابن عساکر

۳۶۶۳۷ عروہ کی روایت ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے تلوار سوتی (اسلام میں) وہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ

نے کوئی شیطانی آواز سنی کہ رسول اللہ ﷺ پکڑ لیے گئے ہیں زبیر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لے کر نکل پڑے جب کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں اوپر کی طرف

تھے آپ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زبیر تمہیں کیا ہوا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے خبر دی گئی ہے کہ آپ پکڑے گئے ہیں رسول

اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی اور تلوار واپس کی۔ رواہ ابو نعیم و ابن عساکر

۳۶۶۳۸ عروہ کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ کوئی شیطانی آواز سنی کہ محمد ﷺ پکڑ لیے گئے ہیں یہ واقعہ اسلام لانے

کے بعد کا ہے اس وقت ان کی عمر بارہ سال تھی زبیر رضی اللہ عنہ اپنی تلوار سونٹے دوڑ پڑے حتیٰ کہ مکہ کے اوپر والے حصہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس

پہنچ گئے نبی کریم ﷺ نے پوچھا تمہیں کیا ہوا عرض کیا میں سنا ہے کہ آپ پکڑ لئے گئے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر معاملہ ایسا ہی ہوتا تم کیا کر

تے؟ عرض کیا: میں اپنی اس تلوار سے آپ کو پکڑنے والے پر حملہ کرتا رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کی تلوار کے لیے دعا کی زبیر رضی

اللہ عنہ واپس لوٹ آئے چنانچہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں یہ پہلی تلوار ہے جو نبیام سے نکالی گئی۔ رواہ ابو نعیم و ابن عساکر

۳۶۶۳۹ ”ایضاً“ حفص بن خالد کی روایت ہے کہ مجھے ایک بوڑھے نے حدیث سنائی ہے جو موصل میں ہمارے پاس آیا تھا وہ بتا ہے

ایک دفعہ سفر میں میں زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں چنانچہ بیابان جگہ میں زبیر رضی اللہ عنہ و جنابت ادا حق ہوئی انہوں نے نکتہ ما

میرے آگے پردہ کر لو میں نے پردہ کر لیا اور میں ان کے قریب ہو گیا جب میں نے ان کی طرف التفات کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان کا جسم

تلواروں کے زخموں سے چھپتی ہے میں نے کہا: بخدا میں تمہارے جسم پر نشانات دیکھ رہا ہوں جو میں نے کبھی کسی پر نہیں دیکھے زبیر رضی اللہ عنہ

نے کہا: کیا تم یہ دیکھ چکے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں پھر فرمایا: اللہ کی قسم! جو زخم بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لگا ہے۔

رواہ ابو نعیم و ابن عساکر

۳۶۶۴۰ زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی قریظہ کی خبر لینے کون جائے گا میں نے عرض کیا: میں جاؤں میں خبر لینے

چلا گیا اور جب واپس آیا آپ نے مجھے فرمایا: میرے ماں باپ تمہارے فدا جائیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۶۴۱ زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے اور وہ میرا

پھوپھی زاد بھائی ہے زبیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: اے ابو عبد اللہ! لیا آپ جانتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حواری کا خطاب آپ کے علاوہ

کس اور کو دیا ہے؟ جواب دیا نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۴۲ ”ایضاً“ عروہ کی روایت ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسلمانوں کے کسی غزوہ سے پیچھے نہیں رہا یہ کہ اسباب پناہوں کو

ایسے لوگوں سے ملا ہوں جو معصیت میں مبتلا ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۴۳ ”ایضاً“ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے میرے لیے میری اولاد کے لیے اور میری اولاد کی اولاد کے

لیے دعا فرمائی ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

## حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۳۶۶۳۴ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ہے کہ آپ سعد رضی اللہ عنہ کے لیے فرما رہے تھے یا اللہ! اس کے تیر کو نشانے پر درست لگا اس کی دعا قبول فرما فوراً اسے اپنا دوست بنا لے۔ رواہ ابن عساکر و ابن النجار

۳۶۶۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو نہیں سنا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی پر اپنے ماں باپ کو فدا کیا ہو چنانچہ احد کے دن میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: اے سعد تیر برساؤ میرے ماں باپ تمہارے اوپر فدا جائیں۔

رواہ الطبرانی و ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و ابی عیالہ و ابی یعلیٰ و ابن حبان و ابن جریر

۳۶۶۳۶ "مسند عمر رضی اللہ عنہ" سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ایک لڑکی باہر نکلی لڑکی نے نئی قمیص پہن رکھی تھی تیرے ہوا چلنے کی وجہ سے قمیص بدن سے ہٹ گئی۔ (اور بدن کا کچھ حصہ ظاہر ہو گیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکی کو کوزا مارا اتنے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ آگئے تاکہ عمر رضی اللہ عنہ کو منع کریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوزے سے ان کی خیر لے لی سعد رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے لیے بدوا کرنے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر کوزا سعد رضی اللہ عنہ کو دیا اور کہا: چلو بد لے لو۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو معاف کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۳۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات رسول کریم ﷺ میرے پہلو میں لیٹے ہوئے تھے اور فرمانے لگے: کاش کوئی نیک آدمی ہوتا جو آج رات میری چوکیداری کرتا ہم اسی حالت میں تھے کہ ہم نے اسلمہ کی آواز (جھنکار) سنی آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ عرض کیا: میں سعد بن ابی وقاص ہوں آیا ہوں تاکہ آپ کی چوکیداری کروں سعد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی چوکیداری کرنے بیٹھ گئے رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے حتیٰ کہ میں آپ کے خرافوں کی آواز سننے لگے۔ رواہ ابی یعلیٰ

۳۶۶۳۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے میں نے نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھا کہ بجز سعد رضی اللہ عنہ کے کسی کو فدا کہا ہو چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۳۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے لیے اپنے والدین کو جمع کر کے فدا نہیں کہا چنانچہ احد کے دن آپ نے فرمایا: تیر برساؤ میرے ماں باپ تمہارے اوپر فدا جائیں مزید ان سے فرمایا: اسے بہادر لڑکے تیر برساؤ مجھے نہیں معلوم کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور بہادر لڑکے کے خطاب سے پکارا نہ۔ رواہ ابن شہاب مصنف کہتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ابقیہ فضائل صرف میں نے عن اسماء صحابہ رضی اللہ عنہم میں آئیں گے۔

## حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۳۶۶۴۰ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" حضرت اسماعیل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو شام روانہ کیا تو ان سے فرمایا: میں چاہتا ہوں تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میرے نزدیک تمہاری مٹی عزت ہے اور میرے ہاں تمہارا کتنا مقام ہے؟ تم اس ذات بن جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آج زمین پر مہاجرین و انصار میں کوئی شخص ایسا نہیں جسے میں تمہارے برابر سمجھتا ہوں! نہ ہی اس شخص کو یعنی عمر رضی اللہ عنہ کو جب کہ اس شخص کا میرے ہاں عظیم مقام ہے لیکن تمہارا ایک الگ مقام ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۶۴۱ مؤمن بن مؤمن روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول کریم ﷺ سے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے

لیے تین باتیں ارشاد فرمائیں وہ مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول وہ کیا ہیں؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ انھیں پیچھے سے دیکھنے لگے اور پھر وہاں ہی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یقیناً یہاں دو مومن کا ندھے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے گمان کیا کہ ہم کسی ایسی چیز میں پڑے ہوئے ہیں جسے سننا ناپسند کرتے ہیں ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے اور ہم خاموش ہو گئے پھر آپ نے فرمایا: میں اپنے ایک صحابی کے متعلق پوچھ رہا تھا چاہتا تھا اللہ یہ کہ وہ ابو عبیدہ ہے ہمارے پاس اہل نجران کا وفد آیا ہوا تھا وفد نے کہا: اے محمد ہمارے پاس ایک آدمی بھیجا ہوا تمہارے لیے حق قبضہ کر لائے اور ہم اسے دیں گے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تمہارے ساتھ طاقتور اور امانت دار شخص کو بھیجوں گا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس مرتبہ کے علاوہ کبھی امارت کا شوق نہیں ہوا میں نے اس امید میں ہر اوپر اٹھایا تاکہ میں دیکھ سکوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! ہمارے ہوا جاؤ آپ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اہل نجران کے ساتھ روانہ کیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۶۵۲ ”مسند عمر رضی اللہ عنہ“ شرح بن عبیدہ و راشد بن سعدہ غیر ہما کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تمام ہرجا پیچھے انھیں بتایا گیا کہ شام میں سخت وبا (طاعون) پھیلی ہوئی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ شام میں سخت وبا پھیلی ہوئی ہے اور مجھے موت نے آن لیا اور ابو عبیدہ بن ابجرح زندہ ہوں میں انھیں خلیفہ مقرر کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے پوچھا کہ امت محمد ﷺ پر ابو عبیدہ ویسوں خلیفہ مقرر کیا ہے؟ میں بولا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: ہر نبی کا ایک امین ہوتا ہے اور میرے امین ابو عبیدہ بن ابجرح سے لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات کو اوپر تصور کیا اور کہنے لگے: قریش کے اونچے طبقہ کا کیا ہوا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے موت نے آن لیا اور اب حالیہ ابو عبیدہ بھی وفات پا جائیں تو میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کرتا ہوں اگر میرے رب تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ اسے کیوں خلیفہ مقرر کیا ہے؟ میں بھوں گا کہ میں نے میرے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: قیامت کے دن وہ چند علماء کے آگے آئے! یا جائے گا یعنی قیامت کے دن معاذ رضی اللہ عنہ علماء کی قیادت کر رہے ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن جریر و ہر صحیح و رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ من طرق عن عمر

۳۶۶۵۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے آپ کو امارت کے لیے کبھی پیش نہیں کیا بجز ایک بار کے وہ اس طریقہ کہ ایک بار اہل نجران رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اپنے عامل کی شکایت کی آپ نے فرمایا: میں تمہارے اوپر ایسے شخص کو عامل مقرر کر کے روانہ کروں گا جو نہایت امین ہے چنانچہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جو اس فضیلت کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے رہے تھے تاہم آپ رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور مجھے چھوڑ دیا۔ رواہ ابو یعلیٰ و الحاکم و ابن عساکر

۳۶۶۵۴ ثابت بن حجاج کی روایت ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ابو عبیدہ بن ابجرح رضی اللہ عنہ کو پالیتا میں اسے خلیفہ مقرر کرتا اور کسی سے مشورہ بھی نہ لیتا اگر اس کا مجھ سے سوال کیا جاتا میں کہتا: میں نے اللہ اور اس کے رسول کے امین و خلیفہ مقرر کیا ہے۔ رواہ ابن سعد و ابن عساکر

۳۶۶۵۵ ابن ابی شیبہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ہم جلسوں سے فرمایا: تم لوگ کوئی تمنا کرو لوگوں نے اپنی ساری تمنا کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن میں نے یہ تمنا کی ہے کہ ایک ایسا شخص ہو جو ابو عبیدہ بن ابجرح جیسے لوگوں سے بھرا ہوا ہو سنیں جنت اللہ علیہ کہتے ہیں ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے اسلام کی پرہیزگاری کی؟ فرمایا: یہی تو ہے جسکا میں نے ارادہ کیا ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۶۵۶ شہر بن حوشب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ابو عبیدہ بن ابجرح رضی اللہ عنہ کو پالیتا میں انھیں خلیفہ مقرر کرتا میرا رب مجھ سے ان کے متعلق سوال کرتا میں کہتا: میں نے تیرے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ وہ اس امت کے امین ہیں۔

رواہ ابن سعد

۳۶۶۵۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نیزہ لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہاں ہی مومن پہلو ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۵۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور ہماری امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔ فرمایا کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نیزے کا کچوکا لگا فرمایا یہ مومن کا پہلو ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۵۹۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا: ہمارے ساتھ اپنے کسی امانتدار شخص کو روانہ کریں جسے ہم اپنے صدقات دیں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم پر نظر دوڑائی مجھے شوق ہوا کہ آپ مجھے دیکھیں اور بلا لیں تاہم آپ کی نظر مجھ سے تجاوز کر گئی اس وقت میں چاہتا تھا کہ زمین پھٹ جائے اور میں اس میں گھس جاؤں۔ چنانچہ آپ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: یہ اس امت کا امین ہے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۶۰۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس نجران کے دو سردار عاقب اور سیدآ نے عرض کیا: ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھیجیں جو نہایت درجے کا امین ہو آپ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ ضرور ایسے شخص کو بھیجوں گا جو سچا امین ہو گا نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس فضیلت کے لیے اپنے سراو پر اٹھالیے تاہم آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو عبیدہ کھڑے ہو جاؤ چنانچہ آپ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ہمراہ بھیجا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۶۶۱۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اہل نجران حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے لیے ایک شخص بھیجیں جو امین (امانتدار) ہو ارشاد فرمایا: میں آپ کے ساتھ ایسے شخص کو بھیجوں گا جو سچا امین ہوگا۔ تین بار فرمایا لوگ سراٹھا کر دیکھنے لگے تاہم آپ ﷺ نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ رواہ احمد بن حنبل والدو یانی و ابو یعلیٰ و ابو نعیم و ابن عساکر

۳۶۶۶۲۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور انھیں روتے ہوئے پایا، اس نے کہا: اے ابو عبیدہ آپ کیوں رورہے ہیں؟ فرمایا: مجھے یہ بات رلا رہی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یاد دلایا کہ جب اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر فتوٰ حالت کے دروازے کھول دے گا اور تمہیں ان کے پاس آنے لگیں گی حتیٰ کہ آپ نے شام کا بھی ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! اگر اللہ تعالیٰ نے تمہاری عمر بڑھا دی تمہارے لئے تین خادم کافی ہوں گے ایک خادم جو تمہاری خدمت کرے گا ایک خادم جو تمہارے ساتھ سفر میں ہوگا اور ایک خادم جو تمہارے گھر والوں کی خدمت کرے گا۔ تمہیں تین سواریوں کے جانور کافی ہیں ایک سواری تمہارے اپنے چلنے کے لیے ایک سواری تمہارے بوجھ کے لیے اور ایک سواری تمہارے لڑکے کے لیے پھر میں ہوں کہ اپنے گھر کی طرف دیکھ رہا ہوں جو غلاموں سے بھرا پڑا ہے اور میں اپنے اصطلبل کی طرف دیکھتا ہوں جو گھوڑوں اور چوپایوں سے انا پڑا ہے اب میں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے کیسے ملاقات کروں گا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وصیت کی ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور میرے قریب تر وہ شخص ہے جو مجھ سے اس حال پر ملاقات کرے گا جس حال پر اس نے مجھے چھوڑا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۶۳۔ ”ایضاً“ قتادہ کی روایت ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا مجھے پسند ہے کہ میں ایک مینڈھا ہوتا جیسے میرے گھر والے ذبح کر کے میرا گوشت کھا لیتے اور میرے ہنورے کے خم پی لیتے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بخدا مجھے پسند ہے کہ میں کسی اونچے ٹیلے پر پڑی ہوئی خاک ہوتا جسے تند و تیز ہوا اڑا دیتی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۶۴۔ ”ایضاً“ عمر وہ بن زبیر کی روایت ہے کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور ان کے اہل خانہ طاعون ممواس سے محفوظ تھے تاہم ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! اپنا حصہ ابو عبیدہ کی آل کو بھی عطا فرما چنانچہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی چنگل پر طاعون کا دانہ نکل آیا اور آپ رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھنے لگے کسی نے کہا: یہ تو معمولی سنا ہے یہ کچھ بھی نہیں فرمایا: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا کرے گا جب تک میں برکت کرتا ہے تو وہ کثیر ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۶۵۔ حارث بن عمیرہ حارثی کی روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے انھیں ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا

تاکہ ان کا حال دریافت کر آئیں جب کہ ان پر طاعون کا حملہ ہو چکا تھا چنانچہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حارث و طاعون کا واسطہ دکھا جو ان کی کفایت پر نکلا، اتنا حارث کے دل میں اس کی بیخست بزدلی اور اس کو دیکھتے ہی الگ ہو گئے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ انہیں یہ بات تجویب نہیں کہ اس کی جگہ ان کے لیے سرخ اونت ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۶ "ایضاً" - سعید بن ابی سعید مقبری کی روایت ہے جب حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ طاعون میں مبتلا ہوئے آپ اردن میں تھے اور وہیں آپ کی قبر بھی ہے آپ نے مسلمانوں میں سے جو وہاں موجود تھا اسے اپنے پاس بلایا اور کہا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اگر تم اسے قبول کرو گے خیر و بھلائی پر قائم رہو گے نماز قائم کرتے روز کوۃ دیتے رہو رمضان کے روزے رکھو صدقہ و حج و عمرہ کرو ایک دوسرے کی بھلائی چاہو اپنے امراء کے لیے خیر خواہ رہو ان سے دشمنی نہ کرو اور تمہیں دنیا فانی نہ کرنے پائے اگر کسی کو ہزار سال عمر بھی مل جائے اسے ضرور موت کا سامنا کرنا ہے تم اب دیکھ رہے ہو اللہ تعالیٰ نے بنی آدم پر موت فرض کر دی ہے وہ ضرور مر کر رہیں گے بنی آدم میں سب سے زیادہ متعلقہ وہ ہے جو اپنے رب کی زیادہ اطاعت کرنے والا ہے اور اپنے آخری دن کیلئے زیادہ سے زیادہ عمل کرتا ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۳۶۶۷ "ایضاً" - ابو یوسف کو نماز پڑھاؤ چنانچہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جان جان آفریں کے سپرد کر دی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کا نغمہ سنا جال لیا اور فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اپنے گناہوں سے بچی اور سچی توبہ کرو چونکہ جو شخص اپنے گناہوں سے توبہ تائب ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے اللہ کا حق ہو جاتا ہے اس بندے کو معاف کرنے والا ہے کہ اس پر کسی کا قرض ہو چونکہ بندہ قرض میں پکڑا جاتا ہے تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو چھوڑ دیتے ہوئے توبہ کرے (یعنی اس سے ناراض ہو) وہ اس سے ملے اور اس سے مہمانی کرے کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زائد چھوڑے اور یہ کہیے: وکفایت۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

۳۶۶۸ "مسند عثمان رضی اللہ عنہ" ابن مسیب کی روایت ہے کہ اصحاب نبی کریم ﷺ جاتے تھے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آپس میں خرید و فروخت کا مقابلہ کریں تاکہ ہم جانیج سبیں کہ ان میں سے بڑا تاجر ہو چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک گھوڑا خریدا جو کسی دوسری جگہ تھا اور وہ گھوڑا چالیس ہزار درہم میں خریدا سو دس میں یہ تاجر ان کے گھوڑا بیچ و سالم پالیا گیا تب معاملہ ٹٹے ہوئے پھر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ آئے بڑے گئے گھوڑا اور جانے پر واپس لوٹ آئے اور کہا: میں آپ کو پچھ ہزار درہم زیادہ دوں گا بشرطیکہ میرے قاصد کے اگرا تہیج و سالم پالیا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں ٹھیک ہے چنانچہ قاصد کے گھوڑا امرہ پایا اور یوں دوسری شرط کے ذریعے بیچ سے نکل گئے۔ رواہ عبدالبراق و السننی

۳۶۶۹ "ایضاً" - ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی روایت ہے کہ ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کے راستے میں جا رہے تھے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا: کسی شخص کے پاس میں نہیں کہ وہ اس بوزے کی دو جھرتوں کی فضیلت حاصل کرنے یعنی جھرت جوشہ اور جھرت مدینہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۰ "مسند علی رضی اللہ عنہ" ابراہیم بن قاضی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے ان کے خالص و صاف مثل کو پایا اور ان کی زمری سے آگے نکل گیا۔ رواہ النجاشی

۳۶۷۱ "مسند عثمان رضی اللہ عنہ" روایت ہے کہ غزوہ احد کے دن رسول کریم ﷺ ایک کھانی میں تھے آپ نے مجھ سے پوچھا: کیا تم نے عبدالرحمن بن عوف کو دیکھا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! میں نے انہیں پہاڑ کے دامن میں دیکھا ہے اور ان پر شہر میں ایک بازار ہے۔ چنانچہ پوچھا: کیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں ان کی طرف جاؤں اور ان کا دفاع کروں لیکن میں نے آپ کو دیکھا تو آپ کی طرف پلٹ آیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خیر دارا فرشتے ان کے ساتھ مل کر رہ رہے ہیں۔ چنانچہ میں عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑا میں نے انہیں صحت آمیزیوں کے

درمیان پایا جو مقتول پچھاڑے گئے تھے میں نے کہا: آپ تو صحت مند رہے کیا ان سب کو آپ نے قتل کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اس کو اسطاعت بن عبد مر جیل نے قتل کیا ہے اور یہ دو میں نے قتل کیے ہیں رہی بات ان مقتولین کی سویا اس نے قتل کیے ہیں جسے میں دیکھ نہیں سکتا۔ میں نے کہا: اللہ اور اللہ کے رسول نے سچ فرمایا۔ رواہ ابن مندہ والطبرانی و ابو نعیم

۳۶۶۷۱ عمر و بن وہب ثقفی کی روایت ہے کہ ہم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے ان سے پوچھا گیا، کیا اس امت میں سے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور نے بھی نبی کریم ﷺ کی امامت کرائی ہے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ایک دن سحری کے قریب آپ ﷺ نے میری سواری کی گردن پر ماری میں سمجھا آپ کو کوئی کام ہے میں آپ کے ساتھ اٹھ ہڑا ہوا ہم چل پڑے حتیٰ کہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو گئے پھر آپ ﷺ مجھ سے آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے تھوڑی دیر گھبرے اور پھر واپس آ گئے مجھ سے فرمایا: اے مغیرہ تمہیں کوئی کام ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے کوئی کام نہیں فرمایا: تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں میں لپکا اور کجاوے سے مشکیزہ کھول کر لے آیا میں نے آپ پر پانی بہایا آپ نے ہاتھ دھوئے اور اچھی طرح سے دھوئے مجھے شک ہے کہ آیا میں پر ہاتھ رگڑے یا نہیں آپ نے دوبارہ ہاتھ دھوئے اور پھر اپنے بازوؤں سے پانی جھاڑنے لگے آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا اس کی آستین تنگ تھیں جیسے کے نیچے سے آپ نے ہاتھ نکالے اور چہرہ دھویا۔ حدیث میں ذکر کیا کہ دو مرتبہ چہرہ دھویا مجھے معلوم نہیں اسی طرح ہے یا نہیں۔ آپ نے سر مبارک پر مسح کیا اور عمامہ پر بھی مسح کیا اور پھر موزوں پر مسح کیا پھر ہم اونٹنی پر سوار ہو لیے جب ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو نماز کھڑی کی جا چکی تھی اور عبد الرحمن بن عوف آگئے کھڑے۔ (امامت کرار ہے) تھے۔ ایک رکعت ہو چکی تھی اور وہ دوسری رکعت میں تھے میں عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بتلانے لگا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے چکے ہیں لہذا پیچھے بٹ جاؤ لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع فرمایا: جو رکعت ہم نے پائی وہ امام کے ساتھ پڑھ لی اور جو ہم سے فوت ہو چکی تھی وہ ہم نے قضاء کر لی۔ رواہ سعید بن السنصور

۳۶۶۷۲ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے وضو کا پانی مانگا، پانی لائے آپ ﷺ نے وضو کیا موزوں پر مسح کیا اور پھر لوگوں کے پاس آگئے اتنے میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے جب عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہونے کا ارادہ کیا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جد پر رہو، ہم نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی جو رکعت ملی وہ پڑھ لی اور جو فوت ہوئی اس کی قنساء کر لی۔ رواہ الصیاء

۳۶۶۷۳ عبد اللہ بن دینار سلمی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان اشخاص میں سے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے چنانچہ ابو بکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے جو کچھ سنتے اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۶۷۴ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بنی خزیمہ کے ساتھ جو کچھ کیا سو کیا اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ پر بنی خزیمہ کے ساتھ کئے گئے واقعے کا عیب لگایا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے امر جاہلیت کو تھا ما ہے تو نے انھیں اپنے پرانے غم کی وجہ سے قتل کر دیا ہے اللہ تجھے کبھی قتل کرے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے خلاف حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کی مدد کی خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے اپنے باپ کے بدلہ میں انھیں قتل کیا ہے حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے اپنے باپ کے بدلہ میں انھیں قتل کیا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی متوجہ ہو کر کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واہ طردیتا ہوں کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنے باپ کے قاتل کو قتل کیا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں پھر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خالد! افسوس سے اگر میں نے اپنے باپ کے قاتل کو قتل کیا ہوتا تو جاہلیت میں تم میرے باپ کے بدلہ میں ایک قوم کو قتل کر چکے ہوتے حضرت خالد نے کہا: تمہیں کس نے خبر کی ہے کہ وہ اسلام لائے تھے؟ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: سر یہ میں شریک لوگ سب کہتے ہیں کہ تم نے انھیں اس حال میں پایا کہ وہ مساجد بنا رہے تھے اور اسلام کا اقرار کرتے تھے پھر تم نے ان پر تلوار چلائی حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کا حکم ملا تھا کہ میں



ان پر حملہ کرووں میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم پر حملہ کیا ہے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے بہت غصہ کیا اور برا بھلا کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے منہ پھیر لیا اور ان پر غصہ کا اظہار کیا آپ کو یہ خبر بھی پہنچی کہ انہوں نے حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ بحث و مباحثہ بھی کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اے خالد! میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو چھوڑو جب کسی آدمی کی ناک زخمی کی جاتی ہے گویا وہ آدمی ہی زخمی ہو جاتا ہے اگر کسی شخص کے پاس ڈھیروں سونا ہو اور وہ اللہ کی راہ میں ایک قیراط خرچ کرنا رہے وہ عبد الرحمن کی ایک صبح یا ایک شام کو نہیں پہنچ سکتا۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۶۶۷۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ ناچاقی تھی اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو میرے لئے چھوڑ دو اگر تم میں سے کوئی شخص الکر احد کے برابر سونا خرچ کر دے وہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مدیا نصف مدت تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۷۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے کمر میں تشریف فرمائیں یکا یک میں نے آواز سنی جس سے پورا مدینہ گونج اٹھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا تجارتی قافلہ شام سے واپس لوٹا ہے چنانچہ قافلہ میں سات سو اونٹ تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: خبردار! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے میں عبد الرحمن بن عوف کو سرین کے بل چلتے ہوئے جنت میں داخل ہوتے دیکھ رہا ہوں یہ حدیث عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو پہنچی وہ فوراً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور اس سے یہی حدیث پوچھی عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں حدیث سنائی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بولے: میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ قافلہ بعد نماز و سمان اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو نعیم

۳۶۶۷۷۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن نجیح بن حارث کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بیوی: ام حانہ بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں کے لئے دار عبد الرحمن بن عوف سے نکاح کرنا اور اولاد سے رسول اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۶۶۷۸۔ زہری کی روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنے مال کا ایک بڑا حصہ صدقہ کیا چنانچہ پہلے چار ہزار درہم صدقہ کیے پھر واپس ہزار پھر چالیس ہزار دینار صدقہ کیے پھر سواری کے لیے پانچ سو گھوڑے ہمیں کئے پھر ڈیڑھ ہزار اونٹ سواری کے لیے فی سبیل اللہ صدقہ کیے آپ رضی اللہ عنہ کا مال تجارت سے مناد تھا۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۶۷۹۔ زہری کی روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اپنے مال کا بڑا حصہ صدقہ کیا چنانچہ پہلے چار ہزار درہم صدقہ کئے پھر چالیس ہزار پھر چالیس ہزار دینار صدقہ کیے پھر سواری کے لیے پانچ سو گھوڑے فی سبیل اللہ کیے پھر ڈیڑھ ہزار اونٹ سواری کے لیے صدقہ کیے آپ رضی اللہ عنہ کا عام مال تجارت سے تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۶۸۰۔ مسند رضی اللہ عنہ ابراہیم بن سعد اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے وفات پائی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عوف جاؤ با شہ تم نے صاف و شفاف ماحول پایا اور مدد سے آگے نکل گئے۔

رواہ ابراہیم بن سعد فی نسخته

۳۶۶۸۱۔ مسند ابن عوف غزوہ کی روایت ہے کہ جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہنوز ہر وہ میں سے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ شریک ہوئے تھے۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۶۸۲۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرا نام عبد عمر تھا جب میں نے اسلام قبول کیا میں نے اپنا نام عبد الرحمن رکھ لیا۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۶۸۳۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرا نام عبد عمر تھا تا ہم رسول اللہ ﷺ نے میرا نام عبد الرحمن رکھ دیا۔

رواہ ابو نعیم وابن عساکر

۳۶۶۸۳..... ابن سیر بن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن کا جاہلیت میں ”عبدالکعبہ“ نام تھا رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام عبدالرحمن رکھ دیا۔ رواہ ابو نعیم و ابن عساکر و هو مرسل صحیح الاسناد

۳۶۶۸۵..... سعید بن عبدالرزق کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا نام ”عبد عمر“ تھا رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام عبدالرحمن تجویز کیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۶۸۶..... ابراہیم بن سعد کی روایت ہے کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ غزوہ احد میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اکیس (۲۱) زخم آئے ان میں سے اکثر ٹانگ پر آئے تو جس کی وجہ سے ٹانگ میں لنگڑاپن پیدا ہو گیا تھا۔ رواہ ابو نعیم و ابن عساکر

۳۶۶۸۷..... سعد بن ابراہیم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنے سر اور داڑھی کو خضاب وغیرہ سے تبدیل نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۶۸۸..... یعقوب بن ابراہیم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کا حواری بھی کہا جاتا تھا۔ رواہ ابو نعیم و ابن عساکر

۳۶۶۸۹..... ابراہیم بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر بیہوشی طاری ہوئی اور پھر افاقہ ہوا اور فرمایا: میرے پاس تند خوخت مزاج دو فرشتے آئے اور کہنے لگے: ہمارے ساتھ چلو ہم تمہیں غالب و امین کی عدالت میں فیصلے کے لیے لے چلتے ہیں تاہم ان دونوں سے ایک اور فرشتے کی ملاقات ہوئی اس نے ان سے پوچھا تم اسے لیے کہاں جا رہے ہو؟ وہ بولے: ہم اسے غالب و امین کی عدالت میں فیصلہ کے لیے لے جا رہے ہیں وہ فرشتہ بولا: اسے چھوڑ دو چونکہ یہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھا کہ سعادت اس کا مقدر بن چکی تھی۔

رواہ ابو نعیم و ابن عساکر

۳۶۶۹۰..... ”عبدالرحمن بن حمید بن عبدالرحمن بن عوف اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے ایک سال قبل یمن کا سفر کیا اور میں عسکان بن عوا کریمیری کے ہاں مہمان بنا عسکان بہت بوڑھا ہو چکا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے طویل عمر عطا کی تھی حتیٰ کہ وہ چڑپا کے بچے جتنا ہو گیا تھا میں جب بھی یمن جاتا اس کے ہی ٹھہرتا اور وہ مجھ سے اہل مکہ کی خبریں دریافت کرتا اور کہتا: کیا تمہارے درمیان کسی ایسے شخص کا ظہور ہوا ہے جو نئی خبر اور نئی بات لایا ہو کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے دین کے متعلق خوفزدہ تو نہیں؟ میں نفی میں جواب دے دیتا۔ حتیٰ کہ میں اس بار یمن آیا جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہو چکے تھے عسکان نے مجھے کہا: کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ سناؤں وہ تمہارے لیے تجارت سے بدرجہا افضل ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں ضرور سناؤ۔ وہ بولا: اللہ تعالیٰ نے پہلے مہینہ میں تمہاری قوم میں سے ایک نبی مبعوث کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے لیے پسند فرمایا ہے، اس پر کتاب نازل کی ہے اور اس پر ثواب کا وعدہ کیا ہے وہ بتوں کی پرستش سے روکتا ہے اور اسلام کی دعوت دیتا ہے وہ حق کا حکم دیتا ہے اور حق بجالاتا ہے باطل سے روکتا ہے اور باطل کو ختم کرتا ہے اے عبدالرحمن وہ نبی ہاشم میں سے ہے اور تم لوگ اس کے ماموں ہو، اس واقعہ کو مخفی رکھنا اور جلدی جلدی واپس جاؤ اور اس کا ہاتھ تھام لو اس کے دست راست بن جاؤ اس کی تصدیق کرو اور میری طرف سے اسے یہ اشعار پہنچاؤ۔

اشهد بالله ذی المعالی و فائق اللیل و الصباح

میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں جو عالیشان ہے جو رات اور دن کو پھاڑ کر لانے والا ہے۔

انک فی السرو من قریش یا ابن المفدی من الذباح

بلاشبہ تم قریش کے رئیس نخی اور شریف انسان ہو اے ذبح کر کے فدا ہونے والے کے بیٹے۔

ارسلت تد عوالی یقین ترشد للحق و الفلاح:

مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہے تو یقین کی دعوت دیتا ہے حق و فلاح و کامیابی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

هد کرور السنین رکنی عن بکر السیر و الرواح

سالہا سال کی جنگوں کا خاتمہ ہوا جب کہ ہوا اپنے ابتدائی مراحل میں ہے

فصرت حلسا لارض بیتی قدقص من قوتی جنا حی

میں اپنے گھر کے فرش کی چٹائی بن کے رہ گیا ہوں اور میرے بازو قوت ابو یوت سے قاصر ہو چکے ہیں۔

اذانا ی بالدیار بعد فانن حرزی ومستر احی

جب گھروں میں کوئی دور کی خبر قریب ہو جائے گی تو ہی میری حفاظت اور سامان راحت ہوگا۔

اشهد با اللہ رب موسیٰ انک ارسلت بالنطاح

میں اللہ تعالیٰ کو جو موسیٰ کا رب ہے گواہ بنا تا ہوں یقیناً تجھے غالب بنا کر بھیجا گیا ہے۔

فکن شفیع الی ملیک یدعو البرایا الی الفلاح

لہذا رب تعالیٰ کے ہاں میرے سفارشی بن جاؤ اور اللہ تعالیٰ مخلوق کو فلاح کی طرف بلاتا ہے۔

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اشعار یاد کر لیے اور مکہ واپس لوٹ آیا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی میں نے انھیں سارا واقعہ کہہ سنایا ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: یہ ہیں محمد بن عبداللہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے ان کے پاس جاؤ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے جب آپ نے مجھے دیکھا ہنسنے لگے اور فرمایا: میں کھلے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا ہوں اور اس کے لیے بھلائی کی امید کرتا ہوں تم اپنے پیچھے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اے محمد! بھلا وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم میرے پاس ایک امانت لائے ہو یا بدست تمہارے میری طرف کسی نے پیغام بھیجا ہے وہ لاؤ، خبردار حمیر کے بیٹے خاص مؤمنین میں سے ہیں۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کلمہ شہادت پڑھا اور آپ کو مسکلاں کے اشعار سنائے اور سارا واقعہ بھی سنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سارے لوگ ہیں جو مجھ پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ انھوں نے مجھے نہیں دیکھا اور بہت سارے لوگ میری تصدیق کرنے والے ہیں حالانکہ انھوں نے مجھے نہیں پایا یہ میرے سچے بھائی ہیں سرواہ ابن عساکر

۳۶۶۹۱..... "ما یفنا" ابراہیم بن سعد اپنے والد و دادا کی سند سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ چنانچہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے پیچھے بٹنے کا ارادہ کیا آپ ﷺ نے ارشاد کیا کہ اپنی جگہ پر نکلے رہو چنانچہ عبدالرحمن نے نماز پڑھائی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۶۶۹۲..... ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمن! تم مالدار لوگوں میں سے تم جنت میں گھسنتے ہوئے داخل ہو گے لہذا اللہ تعالیٰ کو قرض دو تا کہ وہ تمہارے قدموں کو آزاد کرے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ تو قرض دینا کیا ہے؟ رسول کریم ﷺ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ میرے پاس جبرئیل امین آئے اور کہا: عبدالرحمن کو حکم دو کہ وہ مہمان کی مہمان نوازی کرے جنگوں کے موقع پر مال دے اور مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۶۶۹۳..... عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن عوف! تم مالدار لوگوں میں سے ہو اور جنت میں گھسنتے ہوئے داخل ہو گے لہذا اللہ تعالیٰ کو قرض دو تا کہ تمہارے قدموں کو آزاد کر دے عرض کیا: میں کیا چیز اللہ تعالیٰ کو قرض دوں؟ فرمایا: ایسا کرنے سے تم اس مشکل سے آزاد ہو جاؤ گے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ساری مشکلات سے میں بے خوف ہو جاؤں گا فرمایا: جی ہاں ابن عوف رضی اللہ عنہ دل میں یہ فکر لیے باہر نکلے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین آئے اور فرمایا: ابن عوف کو حکم دو کہ مہمان کی مہمان نوازی کرے مسکینوں کو کھانا کھلائے سائل کو عطاء کرے اور اپنے عیال سے ابتداء کرے یوں جب وہ اس طرح کرے گا اپنی مشکل سے نکل جائے گا۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۶۶۹۴..... روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ظہر سے قبل طویل نماز پڑھتے تھے۔ رواہ ابن جریر

## جامع فضائل ہائے خلفاء

۳۶۶۹۵ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ سید خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اور فرمایا: لوگوں میں سب سے افضل نبی کریم ﷺ کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ افضل ہیں اگر میں چاہوں تو تیرے کا بھی نام لے سکتا ہوں چنانچہ بعد میں آپ سے تیرے کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ کون ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص ہے جسے گائے کی طرح ذبح کر دیا گیا ہے۔

رواہ العدی و ابن ابی داؤد و ابو یعلیٰ و ابو نعیم فی الحلیۃ و ابن عساکر  
۳۶۶۹۶ ”ایضاً“ عمر و بن حریت کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ابو بکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تین۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیب و ابن شامعین فی السنۃ و ابن عساکر

۳۶۶۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اس وقت تک دنیا سے رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ مجھے بتا نہیں دیا کہ ان کے بعد خلیفہ ابو بکر ہوں گے پھر ان کے بعد عمر اور ان کے بعد عثمان پھر عثمان رضی اللہ عنہ بعد خلافت کا بار میں اٹھاؤں گا۔

رواہ ابن شاہین و الفاری فی فضائل الصدیق و ابن عساکر  
۳۶۶۹۸ نزال بن سہرہ کی روایت ہے کہ ایک دن ہم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خوش خوش پایا ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین ہمیں اپنے اصحاب کے متعلق کچھ بتائیے آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا یہ سببی میرا دوست ہے ہم نے کہا آپ ہمیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلائیں فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ ایسے شخص تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین اور محمد ﷺ کی زبان سے صدیق کہلوایا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ تھے اللہ نے انہیں ہمارے دین کے لیے پسند فرمایا اور ہم نے انہیں اپنی دنیا کے لیے پسند کیا: ہم نے عرض کیا: آپ ہمیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلائیں آپ رضی اللہ عنہ بولے: میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: یا اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے عزت عطا فرما۔ ہم نے کہا: آپ ہمیں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق بتائیں: فرمایا: اس شخص و آسمانوں میں ”ذوالنورین“ کے نام سے پکارا جاتا ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی دو بیٹیوں سے شادی کی: ہدیٰ تھی اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں جنت کی ضمانت دی ہوئی تھی۔ رواہ خیشمۃ و اللالکانی و العساری فی فضائل الصدیق و ابن عساکر

۳۶۶۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ ہم نے جان نہیں لیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابو بکر ہیں آپ ﷺ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ ہم نے پہچان نہیں لیا کہ ابو بکر کے بعد افضل عمر بن خطاب ہیں اور آپ ﷺ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ ہم نے پہچان نہیں لیا کہ عمر کے بعد افضل ایک اور شخص ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا نام نہیں لیا۔ یعنی وہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابی عاصم و ابن النجار

۳۶۷۰۰ سعد بن طرین اصبح بن نباتہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اصبح ابو بکر صدیق پھر عمر پھر عثمان اور پھر میں ہوں۔ تم نے من لیا ورنہ تمہارے دونوں کان بہرے ہو جائیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے ورنہ دونوں آنکھیں اندھی ہو جائیں اور وہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے اسلام میں کوئی مولود نہیں پیدا کیا جو ابو بکر صدیق سے افضل ہو حقیقی ہو پرہیزگار ہو یا ان کے برابر ہو۔

رواہ ابو العباس الولید بن احمد الزوزنی فی کتاب شجرۃ العقل  
۳۶۷۰۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے زمین مجھ سے بٹے گی اور اس میں فخر نہیں: اللہ تعالیٰ مجھے ایسی کرامت و عزت عطا فرمائے گا جو مجھے پہلے نہیں عطا کی گئی پھر ایک منادی آواز لگائے گا: اے محمد اپنے خلفاء کو قریب لاؤ میں کہوں گا خلفاء کون ہیں اللہ جل جلالہ فرمائے گا عبد اللہ ابو بکر صدیق چنانچہ میرے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہوں گے جن سے

زمین سے گی ابو بکر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے ان کا معمولی سا حساب ہوگا پھر انھیں سبز رنگ کے دو جوڑے پہنا دیئے جائیں گے پھر انھیں عرش کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا منادی ایک بار پھر آواز لگائے گا کہاں ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ؟ چنانچہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئیں گے اور ان کی رگوں سے خون رس رہا ہوگا میں پوچھوں گا: اے عمر تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ وہ کہیں گے: مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے انھیں بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اور ان کا بھی تھوڑا سا حساب ہوگا پھر انھیں دو سبز رنگ کے جوڑے پہنا دیئے جائیں گے پھر انھیں بھی عرش کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ لائے جائیں گے ان کے رگوں سے بھی خون رس رہا ہوں گا میں کیوں کا اس علی تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: عبدالرحمن بن عتبہ نے۔ انھیں بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور ان کا بھی تھوڑا سا حساب ہوگا پھر انھیں دو سبز جوڑے پہنا دیئے جائیں گے پھر انھیں عرش کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ رواہ الزورنی وفیہ علی بن

صالح وقال الذهبی لا يعرف وله خبر باطل وقال فی اللسان ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال روی عنہ اهل العراق مستقیم الحدیث ۳۶۷۰۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی کہ میرے بعد بار خلافت ابو بکر اٹھائیں گے اور سب لوگ ان پر اکٹھے ہو جائیں گے پھر ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ بار خلافت اٹھائیں گے اور سب لوگ ان پر اتفاق کر لیں گے پھر عثمان بار خلافت اٹھائیں گے۔ رواہ الزورنی

۳۶۷۰۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ابو بکر کو سب براہ بناؤں اور عمر کو مشیر مقرر کروں عثمان کو سہارا بناؤں اور اے علی تمہیں اپنا پشت پناہ بناؤں تم چار لوگ ہو تمہارا پختہ وعدہ اللہ تعالیٰ نے کتاب میں لیا ہے تم سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور تم سے صرف فاجر و بد بخت بغض کرے گا تم میری نبوت کے خلفاء ہو میرے ذمہ کو پورا کرنے والے ہو میری امت پر محبت ہو ایک دوسرے سے قطع تعلق مت کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو۔

رواہ الزورنی والخطیب و ابو نعیم فی معجم شیوخہ وفی فضائل الصحابة و الدیلمی وابن عساکر وابن النجار من طرق کلھا ضعیفہ کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الامالی ۱/۳۸۴۔

۳۶۷۰۴۔ قاضی شریح کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کا سب سے افضل آدمی ابو بکر سے پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہ اور پھر میں ہوں۔ رواہ ابن شاذان فی مشیختہ والخطیب وابن عساکر ۳۶۷۰۵۔ بخاری کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرایا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح وضو کرایا تھا میں نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ مخلوق میں سب سے پہلے حساب کے لیے کسے بلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: اے علی! میں بلایا جاؤں گا پھر میں رب تعالیٰ کے حضور تھوڑے دیر کھڑا رہوں گا پھر جنت کی طرف دائیں جانب کا حکم ہوگا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ پھر کسے بلایا جائے گا؟ پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلایا جائے گا اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے تھوڑی دیر کھڑے رہیں گے پھر انھیں دائیں جانب جنت کی طرف کا حکم ہوگا میں نے عرض کیا: پھر کسے بلایا جائے گا؟ فرمایا: پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا جائے گا اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے ابو بکر کی طرح کھڑے رہیں گے پھر انھیں بھی دائیں جانب جنت کی طرف حکم ہوگا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر کسے بلایا جائے گا؟ فرمایا: اے علی! پھر تمہیں بلایا جائے گا میں نے عرض کیا: عثمان بن عفان کہاں گئے فرمایا: وہ ایسا شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حیا عطا کی ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اسے قیامت کے دن حساب کے لیے پیش نہ ہوں اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق میری سفارش قبول فرمائی۔

رواہ السلفی فی الصحاح حدیث القداء و ابن عساکر

۳۶۷۰۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں اسماء کے موقع پر ساتویں آسمان پر پہنچا مجھے جبریل امین نے کہا: اے محمد! آگے ہو جائیں اللہ کی قسم یہ عزت و شرف نہ کسی مقرب فرشتہ کو ملی ہے اور نہ ہی کسی نبی مرسل کو میرے رب تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی جب میں واپس لوٹا پردے کے پیچھے سے کسی منادی نے آواز لگائی: سب سے اچھا باپ تمہارا باپ ابراہیم ہے اور سب سے اچھا بھائی تمہارا بھائی علی ہے لہذا اس سے بھلائی کا معاملہ کرو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے جبریل! کیا میں قریش کو خبر دے دوں کہ میں نے رب



پلڑے میں میری امت رکھ دی گئی ابو بکر رضی اللہ عنہ والا پلڑا جھک گیا پھر عمر رضی اللہ عنہ کو ایک پلڑے میں رکھا گیا دوسرے پلڑے میں میری امت رکھی گئی۔ عثمان رضی اللہ عنہ والا پلڑا جھک گیا پھر ترازو اٹھالیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۱۳۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ کی روایت ہے کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس وفد کی شکل میں حاضر ہوئے ہمارے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی تھے معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ ہمیں کوئی حدیث سناؤ جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو اچھا خوب سنا دل کو بیاتا تھا آپ سے خواب کی تعبیر لی جاتی تھی چنانچہ ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص نے خواب دیکھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص بولا: یا رسول اللہ! میں نے آج رات خواب میں ترازو دیکھا جو آسمان سے لٹکا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ کو اور ابو بکر کو ترازو میں تو لا گیا آپ کا پلڑا بھاری نکلا پھر ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کو ترازو میں رکھا گیا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ پر بھاری نکلے پھر عمر و عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ پر بھاری نکلے پھر ترازو اٹھالیا گیا یا رسول اللہ! آپ مجھے اس کی تعبیر بتلاؤں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تعبیر بتلائی کہ اس سے مراد نبوت کی خلافت ہے پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا بادشاہت عطا فرمائے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ناحق کسی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمائی: حوض پر میرے پاس میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بہت سے لوگ وارد ہوں گے وہ جب میرے پاس لائے جائیں گے مجھ سے پرے ہی روک دیئے جائیں گے میں کہوں گا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم تو بہت سارے ہیں جواب دیا جائے گا: تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے بعد انہوں نے کہا کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۱۵۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صبح کے وقت فرماتے تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ایک شخص بولا: میں نے خواب دیکھا ہے میں نے دیکھا گویا کہ آسمان سے ایک ترازو اترا ہے اس میں آپ کا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا لیکن آپ وزن میں ابو بکر پر بھاری ہے، پھر عمر رضی اللہ عنہ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ پر وزن میں بھاری نکلے پھر عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا عمر رضی اللہ عنہ والا پلڑا جھک گیا پھر ترازو اٹھالیا گیا چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کے چہرہ اقدس پر ناپسندیدگی کے آثار نمایاں دیکھے۔ رواہ الترمذی و ابویعلیٰ و الرویانی ابن عساکر

۳۶۷۱۶۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں اپنا صدقہ کسے ادا کروں؟ فرمایا: مجھے ادا کرو۔ عرض کیا: اگر میں آپ کو نہ پاؤں؟ فرمایا: ابو بکر کو دینا عرض کیا: اگر انھیں بھی نہ پاؤں؟ فرمایا: عثمان کو دینا پھر وہ شخص منہ پھیر کر واپس چلا گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہی اشخاص میرے بعد میرے خلفاء ہوں گے۔ رواہ نعیم بن صحرار فی الفتن و البیہقی فی فضائل الصحابہ و ابن عساکر

۳۶۷۱۸۔ حضرت فینہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسجد کی بنیاد رکھی اور ایک پتھر نصب کیا پھر ارشاد فرمایا: میرے پتھر کے ساتھ ابو بکر پتھر رکھے پھر فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پتھر کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ پتھر رکھے پھر فرمایا: عمر کے پتھر کے ساتھ عثمان پتھر رکھے پھر فرمایا:

میرے بعد یہی لوگ میرے خلفاء ہوں گے۔ رواہ ابویعلیٰ و ابن عدی و البیہقی فی فضائل الصحابہ و ابن عساکر

۳۶۷۱۹۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حراء پہاڑ بننے لگا رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے حراء! رک جا تیرے اوپر یا تو

ایک نبی ہے یا ایک صدیق یعنی ابو بکر ہے یا قاروق یعنی عمر رضی اللہ عنہ ہے یا پیر ہیزگار شخص یعنی عثمان ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۲۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ صبح رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: میں نے صبح

سے قبل ایک خواب دیکھا گویا کہ مجھے کنجیاں اور بہت سارے ترازو دے دیئے گئے ہیں رہیں کنجیاں سوید وہی ہیں جنہیں تم چابیاں کہتے ہو اور

ترازو وہی ہیں جن سے تم وزن کرتے ہو چنانچہ مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت رکھ دی گئی میں امت

پر راجح رہا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ لائے گئے اور وہ بھی میری امت پر بھاری نکلے پھر عمر لائے گئے ان کا پلڑا بھی جھک گیا پھر عثمان لائے گئے اور وہ

نبی میری امت پر بھاری رہے پھر میں بیدار ہو گیا اور ترازو اٹھالیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۲۱..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جو کہ کثیر تعداد میں تھے کہا کرتے تھے: نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابو بکر ہیں پھر عمر اور پھر عثمان اس کے بعد ہم خاموش ہو جاتے تھے۔ رواہ الشاشی وابن عساکر کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۵۸۸۔

۳۶۷۲۲..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حراء پہاڑ پر تھے یکا یک پہاڑ ملنے لگا آپ نے فرمایا: اس حراء سکون میں آجاتیرے اوپر یا تو ایک نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے پہاڑ پر نبی کریم ﷺ ابو بکر و عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ رواہ ابن عساکر ۳۶۷۲۳..... شععی بنی مصطلق کے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میری قوم بنی مصطلق نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ میں آپ سے پوچھوں آپ کے بعد بنی مصطلق کسے صدقات دیں میں نے آپ سے پوچھا: فرمایا: ابو بکر و عمر بنی میری ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان میں خبر کی انہوں نے کہا: واپس جاؤ اور پوچھو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد کسے دیں؟ میں نے آپ سے پوچھا: فرمایا: ابو بکر کے بعد عمر کو دیں میں نے علی رضی اللہ عنہ کو بتایا: انہوں نے کہا: واپس جاؤ اور پوچھو ان کے بعد کسے دیں میں نے آپ سے پوچھا: فرمایا: عمر کے بعد عثمان کو دیں میں نے علی رضی اللہ عنہ کو خبر کی انہوں نے کہا: واپس جاؤ اور پوچھو ان کے بعد کسے دیں میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس بار بار جانے پر مجھے حیا آتی ہے۔ رواہ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۶۷۲۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں مسجد کی بنیاد رکھی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لیتے آئے آپ نے وہ پتھر نصب کیا پھر عمر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لائے آپ نے وہ بھی نصب کیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ ایک پتھر لائے آپ نے وہ بھی نصب کیا اور پھر ارشاد فرمایا: میرے بعد یہی لوگ بار خلافت اٹھائیں گے۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۷۲۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف چہرہ اقدس فرماتے: کیا تمہارے درمیان کوئی مریض ہے جس کی میں عیادت کروں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے نہیں فرماتے: کیا تمہارے درمیان کوئی جنازہ ہے جس کے ساتھ میں بھی چلوں؟ عرض کرتے نہیں فرماتے: تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے جسے وہ بیان کرے؟ چنانچہ ایک شخص بولا: میں نے آج رات خواب دیکھا ہے گویا کہ آسمان سے ایک ترازو اترا ہے ایک پلڑے میں آپ رکھ دیئے گئے ہیں اور دوسرے پلڑے میں ابو بکر تاہم ابو بکر رضی اللہ عنہ والا پلڑا ہلکا رہا۔ پھر دوسرے پلڑے میں عمر رضی اللہ عنہ لائے گئے چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہم والا پلڑا جھک گیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ لائے گئے ان کے مقابلہ میں عمر رضی اللہ عنہ والا پلڑا جھک گیا پھر ترازو اٹھا لیا گیا چنانچہ اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے خواب کے متعلق سوال نہیں کیا۔

۳۶۷۲۶..... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک باغ میں تھے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آیا جاتا ہے دوسرا پھر تیسرا اور پھر چوتھا۔ چنانچہ ابو بکر داخل ہوئے پھر عمر پھر عثمان اور پھر علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے آپ نے فرمایا: تمہیں جنت کی خوشخبری ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۲۷..... شععی کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پانچ سو سے زائد صحابہ رضی اللہ عنہم پائے ہیں وہ سب کہتے تھے: ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۲۸..... عرفیہ اشجعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی پھر آپ بیٹھ گئے اور فرمایا: آج رات میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا وزن کیا گیا ابو بکر کا وزن کیا گیا وہ بھاری نکلے پھر عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا وہ بھی بھاری رہے پھر عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تاہم ان میں قدرے نرمی تھی اور وہ نیک آدمی ہیں۔ رواہ الشیرازی فی الالقباب وابن مندہ و قال: غریب وابن عساکر

۳۶۷۲۹..... عصمہ بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنو خزاعہ کا ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیوں آئے ہو کہا: میں آیا ہوں تاکہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھوں کہ جب اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس بلا لے گا پھر تو ہم اپنے صدقات کسے دیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دینا۔ عرض کیا: جب اللہ تعالیٰ ان کی روح قبض کر لے تو پھر؟ فرمایا: عمر کو دینا اس شخص نے عرض کیا: جب عمر



رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے تو پھر فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ کو دنیا عرض کیا: جب عثمان رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تم خود غور و خوض کر لو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۳۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص ابو بکر سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگا جہاں وہ جائیں گے ان کے ساتھ وہ بھی جائے گا جو شخص عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرے گا وہ بھی عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگا جہاں جائیں گے ان کے ساتھ ہوگا جو عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کرے گا وہ بھی عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگا اور جو شخص ان چاروں سے محبت کرے گا جنت کی طرف اسے لے جانے والے یہ چاروں ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۳۱... ابو بصیر یزید بن ابی حبیب کی سند سے ایک شخص عبد خیر سے روایت نقل کرتا ہے عبد خیر کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو وضو کرایا تھا جس طرح تم نے مجھے وضو کرایا ہے میں نے عرض کیا: قیامت کے دن سب سے پہلے حساب کے لیے کسے بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بلایا جائے گا پھر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو جاؤں گا جتنی مدت اللہ چاہے گا پھر میں نکل جاؤں گا جب کہ اللہ تعالیٰ نے میری بخشش کر دی ہوگی میں نے عرض کیا: پھر کسے حساب کے لیے بلا یا جائے گا؟ فرمایا: ابو بکر کو وہ بھی میری طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے پھر چل پڑیں گے اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کر دے گا میں نے عرض کیا: پھر حساب کے لیے کسے بلایا جائے گا؟ فرمایا: عمر کو وہ بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرح کھڑے رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کی بھی مغفرت کر دے گا میں نے عرض کیا: پھر کون حساب کے لیے لایا جائے گا آپ نے پھر میرا نام لیا میں نے عرض کیا عثمان: کہاں چلے گئے فرمایا: عثمان حیا دار انسان ہے میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اسے حساب کے لیے کھڑا نہ کرے اللہ تعالیٰ نے میری سفارش قبول فرمائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۳۲... ”مسند علی“ سعد بن طریق اصبح بن نباتہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ عرض کیا: اے امیر المؤمنین رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بکر میں نے پوچھا: پھر کون؟ فرمایا: عمر میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا: عثمان میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: پھر میں ہوں میں نے رسول کریم ﷺ کو ان دو آنکھوں سے دیکھا ہے ورنہ یہ آنکھیں اندھی ہو جائیں میں نے آپ کو ان دونوں سے سنا ہے ورنہ یہ کان بہرے ہو جائیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اسلام میں کوئی شخص ایسا نہیں پیدا ہوا جو ابو بکر و عمر سے زیادہ پرہیزگار یا کمباز اور افضل ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۳۳... ”ایضاً“ ابو حفص عمر بن عبد المجید المیاشی (نے مجالس مکیہ میں لکھا) شیخ امام زین الدین ابو محمد عبد اللہ شمیلا بن ابی ہاشم حسنی شیخ امام زاہد ابو سعید محمد بن سعید ریحانی (یہ ۱۲۰ سال زندہ رہے) سالم بن عبد اللہ بن سالم (یہ ۱۳۰ سال زندہ رہے) ابو دینار شامی کہتے ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرش صرف ابو بکر عمر عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کی محبت ہی سے ثابت رہ سکتا ہے اور عرش کے ارکان صرف جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور اللہ عزوجل کے خادم فرشتوں ہی کی محبت سے اٹھایا جاسکتا ہے۔

کلام:..... میاشی کہتے ہیں یہ حدیث درجہ حسن میں ہے اور یہ حسن کے درجہ تک پہنچی ہے مصنف کہتے ہیں: شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! یہ حدیث نہ حسن ہے اور نہ ہی ضعیف ہے بلکہ باطل ہے چونکہ ابو دینار بڑے بڑے کذابوں میں سے ایک کذاب ہے چنانچہ تین سو سال کے بعد اس نے دعویٰ کر دیا کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے تاہم لوگوں نے سختی سے اس کی تکذیب کی ہے تعجب تو میاشی کے قول سے ہوا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۷۳۴... حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے اپنے نام اور اپنے آباء کے نام لکھے ہوئے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر خدا جائیں ہمیں ان لوگوں کے متعلق بتائیں: آپ نے فرمایا: ہاں تم انہی میں سے ہو عمر بھی انہی میں سے ہے اور عثمان بھی انہی میں سے ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۳۵... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان چار صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت صرف کسی مومن کے دل ہی میں جمع ہو سکتی ہے یعنی ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت۔ رواہ ابن عساکر

## جامع مناقبہائے عشرۃ مبشرہ رضی اللہ عنہم

۳۶۷۳۶... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی کر دیئے گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے امر خلافت کے متعلق شوری قائم کر دی آپ کی خدمت میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا داخل ہوئیں اور عرض کیا: اے ابا جان! لوگ کہتے ہیں یہ چھ لوگ پسندیدہ نہیں ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے سہارا دوں لوگوں نے آپ کو سہارا دے کر بٹھایا آپ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کے متعلق لوگ بچھنے کہیں چونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اے علی! میرے ہاتھ میں ہاتھ دو قیامت کے دن میرے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے عثمان بن عفان کے متعلق بھی کچھ نہ کہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے جس دن عثمان رضی اللہ عنہ کو موت آئے گی اس پر آسمان کے فرشتے نماز پڑھیں گے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خصوصاً عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے یا سب مومنین کے لیے فرمایا: خصوصاً عثمان کے لیے طلحہ بن عبید اللہ کے متعلق کچھ نہ کہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک رات فرماتے سنا ہے دراصل ایک آپ کا کجاہہ گرنے لگا تھا آپ نے فرمایا: میرا کجاہہ جو درست کرنے کا جنت میں داخل ہو گا طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھاگ کر کجاہہ درست کیا اور آپ رضی اللہ عنہ سواری پر سوار ہوئے پھر فرمایا: اے طلحہ! یہ جبرئیل کھڑے ہیں اور تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور کہتے ہیں قیامت کی ہولناکیوں میں میں تمہارے ساتھ رہوں گا حتیٰ کہ تمہیں ان سے نکال لوں۔ زبیر بن عوام کے متعلق بھی نہ کہیں چونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک دن سوتے ہوئے دیکھا اور آپ کے پاس زبیر رضی اللہ عنہ چہرہ اقدس سے کھیاں دفع کرنے بیٹھ گئے حتیٰ کہ جب آپ بیدار ہوئے ارشاد فرمایا: اے ابو عبد اللہ! تم یہاں سے گئے نہیں ہو جو اب دیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں نہیں گیا: آپ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرئیل کھڑے ہیں تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور کہتے ہیں: قیامت کے دن میں تمہارے ساتھ ہوں گا حتیٰ کہ جہنم کو تم سے دور کر دوں سعد بن ابی وقاص کے متعلق بھی کچھ نہ کہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے بدر کے دن جب کہ سعد نے اپنی کمان میں چودہ مرتبہ تر ڈالا فرمایا: تم پر میرے ماں باپ فدا جائیں تیرا برساؤ عبدالرحمن بن عوف کے بارے میں بھی کچھ نہ کہیں چنانچہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دیکھا جب کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ مارے بھوک کے رہے تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے پاس کون شخص کوئی چیز لائے گا؟ چنانچہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک برتن لیے نمودار ہوئے اس میں حلوا اور دو روٹیاں تھیں روٹیوں کے درمیان چربی رکھی تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا میں تمہاری کفایت کرے اور تمہاری آخرت کا میں ضامن ہوں۔

رواہ امعاذ بن المشنی فی زیارات مسند مسدد و الطبرانی فی الاوسط و ابونعیم فی الفضائل للصحابة و ابو بکر الشافعی فی الغیانیات و ابو الحسن بن بشران فی فوائدہ و الخطیب فی تلخیص المتشابہ و ابن عساکر و الدیلمی و سندہ صحیح  
۳۶۷۳۷... "مسند عثمان" ابان بن عثمان بن عفان کی روایت ہے کہ میرے والد محترم نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ نبی کریم ﷺ حراء پہاڑ پر چڑھے پہاڑ ملنے لگا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حراء سکون میں آ جا تجھ پر تو ایک نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے حراء پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ ابو بکر عمر عثمان، علی طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم اجمعین تھے۔

رواہ الباءغندی فی مسند عمر بن عبدالعزیز و ابن عساکر  
۳۶۷۳۸... حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے دس صحابہ ابو بکر، عمر عثمان علی زبیر طلحہ وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھے یکا یک پہاڑ ملنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حراء رک جا تیرے اوپر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے۔ رواہ الحسن بن سفیان و یعقوب بن سفیان و ابن مندہ و ابن عساکر

۳۶۷۳۹... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حراء پہاڑ پر تھے یکا یک ملنے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حراء رک جا تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ ابو بکر عمر عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم تھے۔ رواہ ابو یعلیٰ و البغوی، و ابن شاہین فی الافراد و الطبرانی و ابن عساکر

۳۶۷۴۰..... "مسند سعید بن زید" رجاء بن حارث کی روایت ہے کہ ہم کوفہ کی بڑی مسجد میں تھے، حضرت سفیان بن شعبہ رضی اللہ عنہ چار پائی پر تشریف فرما تھے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بولے: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ابو بکر جنت میں عمر جنت میں عثمان جنت میں علی جنت میں طلحہ جنت میں زبیر جنت میں عبد الرحمن بن عوف جنت میں سعد جنت میں ان لوگوں کا میں نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں لوگوں نے کہا: ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کا واہی دیتے ہیں کہ وہ نوز موومن کون ہیں؟ سعید رضی اللہ عنہ بولے: جب تم مجھے واسطہ دیتے ہو تو مونہم میں سے نواں شخص میں ہوں اور رسول کریم ﷺ دسویں ہیں۔ پھر کہا: بخدا صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گھڑی بھرنے کے لیے کھڑا ہونا اس سے بدرجہا افضل ہے کہ اگر تم میں سے کسی کو عمر نوح کی جائے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو نعیم فی المعرفة و ابن عساکر

۳۶۷۴۱..... "ایضاً" حضرت سعید بن زید بن عمر بن نفیل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نو آدمیوں پر گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنت میں جائیں گے اگر میں دسویں پر گواہی دوں تو میں گناہ گار نہیں ہوگا آپ سے پوچھا گیا وہ کیسے؟ سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھے اچانک پہاڑ ہلنے لگا آپ ﷺ نے پاؤں مارا اور فرمایا: اے حراء رک جا چونکہ تجھ پر یا تو نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے پوچھا گیا وہ کون ہیں فرمایا: رسول اللہ ﷺ، ابو بکر عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد اور عبد الرحمن عوف رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ پوچھا گیا: سوال کون ہے فرمایا: وہ میں ہوں۔ رواہ الترمذی وقال حسن صحیح و ابو نعیم و ابن النجار

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے: خیرۃ الخفا: ۵۲۔

۳۶۷۴۲..... حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے عرض کرتے سنا: کاش میں اہل جنت سے ہوتا، ارشاد فرمایا: میں آپ سے سوال نہیں کرتا مجھے معلوم ہے کہ آپ اہل جنت میں سے ہیں ارشاد فرمایا: میں اہل جنت میں سے ہوں تم بھی اہل جنت میں سے ہو عمر اہل جنت میں سے عثمان اہل جنت میں سے علی اہل جنت میں سے طلحہ اہل جنت میں سے زبیر اہل جنت میں سے عبد الرحمن اہل جنت میں سے سعد اہل جنت میں سے اگر میں چاہوں تو دسویں کا بھی نام لے سکتا ہوں حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: ہم آپ کو واسطہ دیتے ہیں کہ آپ اس کا نام لیں افرمایا: وہ میں ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۴۳..... "ایضاً" حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھے آپ نے دس صحابہ کا ذکر فرمایا: کہ وہ جنت میں ہیں وہ یہ ہیں ابو بکر عمر عثمان علی طلحہ زبیر عبد الرحمن بن عوف سعید بن مالک سعید بن زید اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔

رواہ ابن عساکر

## جامع مناقبہائے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

۳۶۷۴۴..... نیاراسلمی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے دور خلافت میں جب کوئی مہم پیش آتی، اہل شوریٰ سے مشورہ کرتے اور انصار میں سے حضرت معاذ بن جبل حضرت ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیتے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۷۴۵..... سعد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن مسعود ابو ذر اور ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے پوچھتے: اس مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث مروی ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تا وفات مدینہ سے باہر نہیں جانے دیا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۷۴۶..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ میں تمہارے درمیان کتنی مدت تک زندہ رہوں گا لہذا میرے بعد ان لوگوں کی اقتداء کرو جو میرے بعد آئیں گے وہ ابو بکر و عمر ہیں عمار کی سیرت پر چلو اور ابن مسعود تمہیں جو حدیث سنائے اس کی تصدیق کرو۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۷۴۷..... "مسند سعید بن تمیم سکونی والد بلال بن سعد بلال بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا یا

رسول اللہ! آپ کی امت کے کون لوگ افضل ہیں: فرمایا: میں اور میرے زمانہ کے لوگ میں نے عرض کیا: پھر کیا ہے فرمایا: پھر دوسرا زمانہ ہے میں نے عرض کیا: پھر کیا ہے فرمایا: پھر تیسرا زمانہ ہے میں نے عرض کیا: اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو خود اپنے تئیں گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا وہ قسمیں اٹھائیں گے حالانکہ ان سے قسمیں نہیں لی جائیں گی ان کی پاس امانتیں رکھی جائیں گی اور وہ امانتیں ادا نہیں کریں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۲۸... حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے اصحاب محمد! آج رات اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں تمہارے ٹھکانے دکھائے ہیں اور یہ بھی دکھایا ہے کہ میرے ٹھکانے کے مقابلہ میں تمہارے ٹھکانوں کا کیا انداز ہے پھر آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے علی کیا تم راضی نہیں ہو کہ جنت میں تمہارا ٹھکانا میرے ٹھکانے کے بالمقابل ہو؟ عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں کیوں راضی نہیں ہوں پھر آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں ایک شخص کو اس کے نام سے اس کے ماں باپ کے نام سے پہچانتا ہوں جب وہ جنت کے دروازے پر آئے گا تو جنت کے دروازوں میں سے کوئی دروازہ اور جنت کے بالا خانوں میں سے کوئی بالا خانہ نہیں رہے گا مگر ہر ایک سے آواز آئے گی مرحبا مرحبا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ شخص تو خوفزدہ نہیں ہوگا۔ فرمایا: وہ ابوبکر بن ابی قحافہ ہے پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں نے جنت میں ایک عظیم الشان محل دیکھا ہے جو سفید موتی سے بنا ہوا ہے اس کا گنبد بھی سفید موتی کا ہے اور اس پر یا قوت جڑے ہوئے ہیں مجھے اس کی خوبصورتی تعجب خیز معلوم ہوئی میں نے کہا: اے رضوان یہ محل کس کا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ قریش کے ایک نوجوان کا ہے میں سمجھا وہ میرا ہے میں اس میں داخل ہونے لگا رضوان نے مجھے کہا: اے محمد! یہ عمر بن خطاب کا ہے اے ابو حفص! اگر تمہاری غیرت کا پاس نہ ہوتا تو میں اس میں ضرور داخل ہوتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ پر غیرت کروں گا پھر آپ ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عثمان رضی اللہ عنہ ہر نبی کا جنت میں ایک رفیق ہوتا ہے اور تو جنت میں میرا رفیق ہوگا پھر آپ ﷺ طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے طلحہ! اے زبیر! ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور تم دونوں میرے حواری ہو پھر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عبد الرحمن تم مجھ سے پیچھے رہ گئے مجھے خوف لاحق ہوا کہیں تم ہلاک تو نہیں ہو گئے ہو لیکن تم آہی گئے اور پسینہ میں شرابور تھے میں نے تم سے پوچھا: تمہیں کیوں تاخیر ہوئی میں تو سمجھا کہ تم ہلاک ہو گئے ہو تم نے جواب دیا: یا رسول اللہ! کثرت مال نے مجھے تاخیر میں رکھا تاہم میں اپنے مال کے متعلق حساب دینے میں لگا تا رکھتا رہا کہ یہ مال میں نے کہاں سے کمایا اور اسے کہاں خرچ کیا؟ حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ رو نے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ سوانٹ کھڑے ہیں جو میرے پاس مصر کی تجارت سے واپس لوٹے ہیں میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ سب اہل مدینہ کی بیواؤں اور یتیموں پر صدقہ ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ پر تخفیف فرمائے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۷۵۰... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں تین انصاری جو بنو عبد الأشھل سے ہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد فضیلت میں ان پر کوئی فوقیت نہیں رکھتا۔ وہ یہ ہیں سعد بن معاذ، اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہم۔ جمعین۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

۳۶۷۵۱... ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو خلیفہ مقرر کرتے تو وہ کون ہوگا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان سے پوچھا گیا: پھر کون ہوتا جواب دیا: عمر رضی اللہ عنہ پوچھا گیا: عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کون ہوتا جواب دیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابن عساکر

۳۶۷۵۲... سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ ابوبکر عمر عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعید، عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم جمعین جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے آگے آگے ہوتے اور نماز میں آپ ﷺ کے پیچھے پہلی صف میں کھڑے ہوئے مہاجرین و انصار میں سے کوئی بھی دوسرے کی جگہ (غار میں) کھڑا نہیں ہوتا تھا خواہ وہ غائب ہو یا حاضر ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۵۳..... محمد ثابت عبدی قنادہ سے روایت نقل کرتے ہیں قنادہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ مہربان اور امت پر رحم کھانے والے ابو بکر ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم میں سب سے زیادہ گرفت کرنے والے عمر ہیں میری امت میں سب سے زیادہ حیادار عثمان ہیں حلال و حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبل ہیں سب سے زیادہ فرائض سے واقفیت رکھنے والے زید بن ثابت ہیں سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں اور کہا جاتا تھا قضاء کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ رواہ الصیاء

۳۶۷۵۴..... ابوالنجر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: آپ ہمیں محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق بتائیں فرمایا: ان میں سے کس کے متعلق تم پوچھتے ہو لوگوں نے عرض کیا: آپ ہمیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق بتائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انھوں نے قرآن و سنت کا علم حاصل کیا پھر عنقریب کی اور علم میں ان کی کفایت کی گئی لوگوں نے کہا آپ ہمیں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق بتائیں۔ فرمایا انھوں نے علم کا بڑا ذخیرہ اپنے پاس محفوظ کیا ہے پھر وہ اس سے نکل گئے لوگوں نے کہا: عمار کے متعلق ہمیں بتائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ مؤمن ہے اور بھول جاتا ہے لیکن جب اسے یاد دہانی کرائی جاتی ہے اسے یاد ہو جاتا ہے لوگوں نے کہا: سلمان رضی اللہ عنہ کے متعلق بتائیں فرمایا: انھوں نے پہلا علم بھی حاصل کیا اور دوسرا علم بھی حاصل کیا وہ بحر پیکراں ہیں اس کی گہرائی کا پانی ختم نہیں ہونے پایا وہ ہم اہل بیت میں سے ہے۔ لوگوں نے کہا: آپ ہمیں اپنے متعلق بتلائیں فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ چنانچہ جب میں سوال کرتا تھا مجھے عطا کر دیا جاتا تھا اور جب خاموش رہتا تھا مجھ سے ابتداء کر دی جاتی تھی۔

رواہ ابن سعد و المروزی فی العلم والد ورفی وان عساکر

۳۶۷۵۵..... "مسند اسامہ" اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت جعفر اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کٹھے ہوئے جعفر رضی اللہ عنہ بولے: میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں زید رضی اللہ عنہ نے بھی دعویٰ کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ سب نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو ان سے پوچھ لو چنانچہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم آئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے اجازت طلب کی آپ نے ارشاد فرمایا: اے اسامہ! باہر جاؤ اور دیکھو یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے عرض کیا: یہ جعفر علی اور زید ہیں میں نے نہیں کہا کہ میرے ابا جان ہیں فرمایا: انھیں اجازت دو یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اندر داخل ہونے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ ارشاد فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے زیادہ محبوب ہے عرض کیا: ہم آپ سے مردوں کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے جعفر رہی تمہاری بات سو تم خلقت و اخلاق میں میرے مشابہ ہو اور مجھ سے ہو میرے سحرہ میں سے ہو اے علی! تم میرے داماد ہو اور میرے دو بچوں کے والد ہو میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے۔ اور اے زید! تم میرے آزاد کردہ غلام ہو تم مجھ سے ہو اور قوم میں سب سے زیادہ محبوب ہو۔

رواہ احمد بن حنبل و الطبرانی و الحاکم و الضیاء

۳۶۷۵۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ انصار کے دو قبیلے اوس اور خزرج ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے اوس نے کہا: ہم میں سے چار لوگ بڑے فضائل کے حامل ہیں خزرج والے بولے: ہم میں سے بھی چار ہیں اوس والوں نے کہا: سعد بن معاذ ہم میں سے ہیں جن کے لیے رب تعالیٰ کا عرش جھوم اٹھا ہم میں وہ شخص بھی ہے جس کی گواہی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر ہے یعنی حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم میں غسیل ملائکہ حظلہ بن راہب بھی ہیں اور ہم میں وہ شخص بھی ہے جس کی لغش کو شہد کی تکھیوں نے ڈھانپ لیا تھا یعنی عاصم بن ثابت بن ارج۔ خزرج والے بولے: ہم میں ایسے چار اشخاص ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قرآن جمع کیا حالانکہ آپ کے عہد میں ان کے علاوہ کسی اور نے جمع نہیں کیا: وہ یہ ہیں: ابی بن کعب معاذ بن جبل زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم اجمعین۔

رواہ ابو یعلیٰ و ابو عوانہ و الطبرانی و ابن عساکر و قال هذا حدیث حسن صحیح

۳۶۷۵۷..... "ایضاً" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جنت چار اشخاص کی مشتاق ہوئی ہے علی، ابو ذر، عمار اور مقداد رضی اللہ عنہم کی۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۷۵۸۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چار کی زیادہ مشتاق ہے۔ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان سے محبت کروں۔ چنانچہ اس فضیلت کے حصول کے لیے صحیب رونی بلان بن ابی ربیع طلحہ، زبیر سعد بن ابی وقاص خدیفہ بن الیمان اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم امیدیں کرنے لگے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کون ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمار! اللہ تعالیٰ تمہیں منافقین کی پہچان کرائے رہی بات ان چار کی تو ان میں سے ایک علی ہے دوسرا مقداد بن اسود کندی ہے تیسرا مسلمان فارسی ہے اور چوتھا ابوذر غفاری ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۳۶۷۵۹۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ تیرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تین سے محبت کرتا ہے تم بھی ان سے محبت کرو وہ علی بن ابی طالب ابوذر اور مقداد ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک بار آپ ﷺ کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد تیرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تین کی جنت زیادہ مشتاق ہے آپ ﷺ کے پاس حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ امیدیں کرنے لگے کہ یہ فضیلت انصار میں سے بھی کسی کو حاصل ہو ارادہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے متعلق دریافت کریں لیکن مارے ہیبت کے سوال نہ کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ باہر نکل آئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ان سے کہا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ میں ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ اتنے میں جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے: تیرے صحابہ میں سے تین کے لیے جنت مشتاق ہے میں نے امید کی کہ یہ فضیلت کسی انصاری کے حصہ میں بھی آئے لیکن مارے ہیبت کے میں نے سوال نہیں کیا: کیا آپ جائیں گے تاکہ سوال کر لیں؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سوال کرنے سے ڈرتا ہوں کہ میں ان میں سے نہ ہوں اور پھر میری قوم مجھ پر خوشیاں کرنے لگے پھر انس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: انھوں نے بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرح انکار کر دیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حامی بھری کہ میں پوچھتا ہوں اگر میں ان میں سے ہوں تو اس پر اللہ کی حمد کرتا ہوں اگر نہ ہوں تو بھی اللہ کی حمد کروں گا۔ علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: جنت آپ کے صحابہ میں سے تین کی زیادہ مشتاق ہے یا نبی اللہ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی تم انہی میں سے ہو ایک عمار بن یاسر ہے وہ جنگوں میں تمہارے ساتھ حاضر رہے گا ان جنگوں کی فضیلت واضح ہے اور ان کی بھلائی عظیم تر ہے اور ایک مسلمان ہے اور وہ ہم اہل بیت میں سے ہے وہ خیر خواہ ہے اسے اپنا دست راست بنا لو۔ رواہ ابو یعلیٰ وفیہ نصر بن حمید عن بن طریق الاسکاف و ہما ضعیفان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۳۲۸۔

۳۶۷۶۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں جعفر اور زید رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے آپ نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے آزاد کردہ غلام ہو زید رضی اللہ عنہ کچھ شرمندہ سے ہو گئے پھر جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم خلقت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو زید رضی اللہ عنہ کے بعد وہ بھی شرمندہ سے ہو گئے پھر مجھ سے فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں پھر میں بھی جعفر کے بعد شرمندہ سا ہو گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابو یعلیٰ و البیہقی

فائدہ:..... یہ شرمندگی کسی گناہ پر نہیں بلکہ یہ وہ شرمندگی ہے جو بادشاہ کے حضور رعایا کو عزت افزائی پر عارضی طور پر لاحق ہو جاتی ہے۔

## حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۳۶۷۶۱۔۔۔ علی بن عبد اللہ قرشی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک قوم کے پاس سے گزرے جو آپس میں بیٹھے تمنا نہیں کر رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی تمہارے ساتھ تمنا کرتا ہوں میری تمنا ہے کہ اس گھر جیسا کوئی گھر ہو جو ابو عبیدہ بن الجراح اور سالم مولائے ابو حذیفہ جیسے لوگوں سے بھرا ہو چونکہ سالم اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اگر اسے اللہ کا خوف نہ بھی ہو وہ پھر بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرے گا رہی بات ابو عبیدہ کی سو میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔ رواہ الدینوری و ابن عساکر

## حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما

۳۶۷۶۲..... ”مسند عمر“ مالک بن انس کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چار سو دینار لیے اور ایک تھیلی میں ڈال کر غلام سے کہا: یہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس لے جاؤ پھر تم تھوڑی دیر گھر ہی میں ٹھہرو اور دیکھو کہ وہ کیا کریں گے چنانچہ غلام ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: امیر المؤمنین کہتے ہیں کہ یہ اپنے کام میں صرف کراؤ۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بولے: اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین پر رحم فرمائے پھر بولے اے لڑکی یہ سات دینار فلاں کے پاس لے جاؤ یہ پانچ فلاں کے پاس لے جاؤ حتیٰ کہ اسی طرح سب ختم کر دیئے غلام عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹ آیا اور انھیں خبر دی غلام نے عمر رضی اللہ عنہ کو اس حال میں پایا کہ انھوں نے اسی طرح حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لیے بھی دینار تھیلی میں ڈال کر تیار کر رکھے تھے فرمایا اے غلام یہ معاذ بن جبل کے پاس لے جاؤ اور تھوڑی دیر گھر میں ٹھہرو دیکھو کہ وہ کیا کریں گے چنانچہ غلام دینار لے کر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ یہ دینار اپنی ضرورت میں صرف کریں یہ امیر المؤمنین نے بھیجے ہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین پر رحم فرمائے اے لڑکی یہ لے جاؤ فلاں کے پاس یا فرمایا فلاں کے گھر میں کچھ دیر بعد معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی نمودار ہوئی اور کہا: بخدا! ہم مسکین لوگ ہیں ہمیں بھی کچھ دی جیئے چنانچہ تھیلی میں صرف دو دینار بنچے تھے معاذ رضی اللہ عنہ وہ لے کر اپنی بیوی کے پاس چلے گئے غلام واپس لوٹ آیا اور عمر رضی اللہ عنہ کو ساری خبر سنائی عمر رضی اللہ عنہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا: بذا شہد یہ صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ایک قسم کی عادات کے حاملین ہیں۔ رواہ ابن المبارک

## حضرت ابی بن کعب اور جندب بن جنادہ ابو ذر عفراری رضی اللہ عنہم

۳۶۷۶۳..... ابن جریر و ابن عمر و ابن دینار سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بحالہ تمیمی کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد میں ایک لڑکا پایا اس نے اپنی گود میں ایک صحیفہ کھول رکھا تھا جس میں لکھا تھا: نبی مؤمنین پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے اور وہ مؤمنین کا باپ ہوتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مٹاؤ لڑکا بولا: بخدا! میں نہیں مٹاؤں گا چونکہ یہ ابی بن کعب کے مصحف میں ہے دونوں اٹھے اور حضرت ابی بن کعب کے پاس چلے گئے ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں قرآن میں مشغول رہتا تھا جب کہ آپ بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول رہتے تھے جب کہ آپ کی چادر جو آپ کے کاندھے پر ہوتی تھی اور ابن عجماء کے دروازے کے ساتھ انک جاتی تھی عمرو بن دینار کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لینا چاہتے تھے حتیٰ کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے کے حجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا عمرو بن دینار کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے حضرت جزیہ بن معاذ یہ رضی اللہ عنہما احف بن قیس کے چچا کو خط لکھا وہ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک سال قبل کسی جگہ کے گورنر تھے لکھا کہ جادو گر کو قتل کرو اور مجوسیوں کو رمن کے رشتہ سے رد کرو اور انھیں آگ جلانے سے منع کرو۔ فرمایا: ابوبستان کا کیا حال ہے نبی کریم ﷺ نے جندب سے فرمایا: جندب اور جندب کیا ہے وہ ایک وار کرتا ہے جس سے حق و باطل میں فرق کرتا ہے یا ایک ابوبستان قلعہ کے نچلے حصہ میں ولید بن عقبہ کے پاس کھیل رہے ہیں اور وہ کوفہ کے امیر تھے جبکہ لوگ سمجھتے تھے کہ وہ محل کی فصیل پر ہیں اس پر جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو تمہاری ہلاکت کھیل تو تمہارے ساتھ کیا جا رہا ہے وہ تو محل کے نچلے حصہ میں ہے پھر چل پڑے اپنی تلوار لی اور اسے مار دیا۔ رواہ عبد الرزاق

## سماک بن مخزومہ و سماک بن عبیدہ و سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہم

۳۶۷۶۴..... ”مسند عمر“ سیف بن عمر، محمد و طلحہ و مہلب و عمرو سعید سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سماک بن مخزومہ و سماک بن عبیدہ

اور سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے یا اللہ! ان کے ذریعے اسلام کو بلندی عطا فرما اور ان سے اسلام کی تائید فرمادے۔ رواہ ابن عساکر

## مفصل فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم کے بیان میں حروف معجم کی ترتیب پر

### حرف الف..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

۳۶۷۶۵..... ابو نضرہ کی روایت ہے ہمارا ایک شخص جسے جبریا جبر کہا جاتا تھا کہتا ہے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ پہنچا اور آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے اللہ تعالیٰ نے سمجھداری اور بات کرنے کا سلیقہ عطا کر رکھا تھا میں دنیا داری کی باتیں کرنے لگا اور دنیا کی خوب تحقیر بیان کی کہ دنیا کی ہر شے ذلیل ہے آپ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ایک سفید رنگت والا شخص بیٹھا ہوا تھا جب میں بات کر کے فارغ ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری ہر بات درست ہے سوائے اس کے کہ تم دنیا کے پیچھے پڑ گئے ہوں کیا تم جانتے ہو دنیا کیا ہے؟ اسی دنیا ہی میں ہمارا گزر بسر ہے اور آخرت کے لیے ہمارا توشہ ہے اسی دنیا میں تمہارے اعمال ہیں جن کا تمہیں آخرت میں بدلہ دیا جائے گا۔ چنانچہ ایک شخص دنیا میں رہتا ہے جو مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ کون شخص ہے جو آپ کے پہلو میں بیٹھا ہوا ہے؟ فرمایا:

یہ مسلمانوں کے سردار ابی بن کعب ہیں۔ رواہ البخاری فی الادب و ابن عساکر

۳۶۷۶۶..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب پر ایک آیت کی قرات رد کر دی حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ آیت رسول کریم ﷺ سے اسی طرح سنی ہے جب کہ آپ کو بیع میں خرید و فروخت غافل کیے ہوئے تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا میں تمہیں آزمانا چاہتا تھا تم میں ایسا شخص کوئی ہے جو حق بات کہے اس امیر میں کوئی بھلائی نہیں جس کے پاس حق بات نہ کہی جاتی ہو اور وہ امیر خود بھی حق بات نہ کہتا ہو۔ رواہ ابن راہویہ

۳۶۷۶۷..... ابو جبر بدری کہتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہو گئی آپ ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں سورت لم یکن الذین کفرو سناؤں ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہاں میرا تذکرہ کیا گیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لگے۔ رواہ ابو نعیم و ابن عساکر

۳۶۷۶۸..... ”مسند ابی رضی اللہ عنہ“ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو منذر! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور آپ ہی سے علم حاصل کیا نبی کریم ﷺ نے ابی رضی اللہ عنہ کی بات رد کر دی ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میرا ذکر کیا گیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں تمہارے نام اور نسب کا ملا علی میں ذکر کیا گیا ہے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ تب سناؤں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابن عساکر

۳۶۷۶۹..... ”ایضاً“ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین میں نے اس بستی سے قرآن حاصل کیا ہے جس نے جبریل سے حاصل کیا ہے اور یہ تازہ تازہ ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و الحاکم و ابن عساکر و سعید بن منصور

۳۶۷۷۰..... ”ایضاً“ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بخاری کی کیا جزاء ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخارو الے کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں جب تک وہ کپکی میں مبتلا رہتا ہے یا پسینہ سے شرابور ہتا ہے ابی رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یا اللہ! میں تجھ سے ایسے بخار کا



سوال کرتا ہوں جو مجھے تیرے راہ میں نکالنے سے نہ روکے مجھے تیرے گھر (بیت اللہ) کی طرف جانے سے نہ روکے اور مجھے تیرے نبی کی مسجد میں جانے سے نہ روکے چنانچہ اس کے بعد جب بھی ابی رضی اللہ عنہ کو چھوا گیا انھیں بخار کی حالت میں پایا گیا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وهو حسن و ابن عساکر

۳۶۷۷..... عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں عرض کیا:

میرے رب نے میرا ذکر کیا ہے؟ فرمایا جی ہاں: عرض کیا: آپ مجھے ایک آیت سنائیں میں آپ کو دوبارہ وہی سناؤں گا۔ رواہ ابن ابی سیبہ

۳۶۷۸..... عبدالرحمن بن ابزی کی روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا

ہے کہ میں تمہیں ایک سورت سناؤں ایک روایت میں ہے کہ مجھ پر ایک سورت نازل کی گئی ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ وہ میں تمہیں سناؤں۔ میں نے

عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے لیے میرا نام لیا گیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں عبدالرحمن بن ابزی کہتے ہیں: میں نے ابی رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ

اس پر خوش ہوئے؟ فرمایا: مجھے خوش ہونے سے کیا چیز روکتی حالانکہ فرمان باری تعالیٰ ہے "قل بفضل اللہ وبرحمته فبذلک فلتفرحوا"

کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے فضل و رحمت سے اور اس پر تم خوش ہو جاؤ۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت اسی طرح "فلتفرحوا" کی تاء کی

ساتھ پڑھی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۹..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: فلاں شخص اپنے

باپ کی بیوی کے پاس جاتا ہے۔ ابی رضی اللہ عنہ بولے: اگر میں ہوتا تلوار سے اس کی گردن ازادیتا نبی کریم ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: اے ابی تم

کتنے غیر تمند ہو میں تم سے زیادہ غیر تمند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیر تمند ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۸۰..... ابو ادریس خولانی کی روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے عمر! اللہ کی قسم

آپ جانتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر رہتا تھا اور تم لوگ آتے رہتے تھے مجھے قریب کیا جاتا تھا جب کہ لوگوں کے آگے پردہ کر دیا

جاتا تھا میرے ساتھ یہ اور یہ ہوتا تھا بخدا اگر میں چاہتا اپنے گھر ہی سے چمٹا رہتا اور کوئی حدیث نہ سناتا اور کسی کو نہ پڑھتا تا وقتیکہ مجھے موت آ جاتی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! تیری مغفرت یقیناً ہم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس علم رکھا ہے لیکن جتنا علم بھی رکھتے ہو

لوگوں کو سکھاتے جاؤ۔ رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف و ابن عساکر

۳۶۸۱..... "ایضاً" ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ عبادت گزار شخص تھے جب آپ کی لوگوں کو

ضرورت پڑتی عبادت چھوڑ دیتے اور لوگوں کی ضرورت پوری کرنے بیٹھ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۸۲..... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے ساتھ

ہماری قوم کی سرزمین کی طرف چلو چنانچہ ہم لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل نکلے میں اور ابی بن کعب لوگوں کے پیچھے پیچھے تھے اچانک

بادل چھا گئے ابی رضی اللہ عنہ بولے: یا اللہ! بادلوں کی اذیت کو ہم سے دور رکھنا چنانچہ جب ہم آگے والے لوگوں کے ساتھ ملے ان کے کجاو

سے بھیکے ہوئے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں بارش تمہارے اوپر نہیں برسی؟ میں نے عرض کیا: ابو منذر نے اللہ تعالیٰ سے دعا کر لی تھی

کہ یا اللہ! بارش کی اذیت کو ہم سے دور رکھنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے ہمارے لیے دعا نہ کی۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی معجبات الدعوات و ابن عساکر

۳۶۸۳..... "ایضاً" ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں کتاب اللہ کی ایک آیت

پڑھا جا رہا تھا ایک ایک میں نے اپنے پیچھے ایک آواز سنی کہ: اے ابن عباس اس آیت کی سند بیان کرو میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو عمر بن

خطاب رضی اللہ عنہ ہیں میں نے کہا: میں آپ کو ابی بن کعب کی سند پیش کرتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے فرمایا: اس کے ساتھ

ابی بن کعب کے پاس چلو اور اس سے کہو کیا تم ہی نے یہ آیت ابن عباس کو پڑھائی ہے؟ ہم حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے ابھی ہم

دروازے پر ہی پہنچے تھے کہ اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور اجازت طلب کی ہم تینوں ابی رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہونے

اتنے میں زید رضی اللہ عنہ بھی کھرچن سے سر کھرچتے ہوئے آن پہنچے عمر رضی اللہ عنہ کے لیے ایک تکیہ پھینک دیا اور آپ اس پر بیٹھ گئے جب کہ ابی رضی اللہ عنہ یوں بیٹھے تھے کہ ان کا منہ دیوار کی طرف تھا اور پشت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ شخص ہمیں کچھ نہیں سمجھتا۔ پھر ابی رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منہ کر کے متوجہ ہوئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! مرحبا کیا آپ ہم سے ملاقات کرنے آئے ہیں یا کوئی کام سے؟ فرمایا: نہیں بلکہ کام ہے۔ اے ابی! لوگوں کو کیوں نا امید کرتے ہو؟ ابن عباس کہتے ہیں: یہ آیت کی طرف اشارہ تھا جس میں شدت تھی، ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اسی ہستی سے قرآن حاصل کیا ہے جس نے براہ راست جبرئیل امین سے حاصل کیا ہے اور قرآن اس وقت تازہ تازہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تالی بجائی اور اٹھ کھڑے ہوئے اور کہتے جا رہے تھے: اللہ کی قسم! تم باز نہیں آؤ گے اور میں صبر کرنے والا بھی نہیں ہوں اللہ کی قسم! تم باز نہیں آؤ گے اور میں صبر کرنے والا بھی نہیں ہوں۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۷۷۸..... "مسند ابی" عبدالرحمن بن ابزی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ تمہیں قرآن سناؤں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے میرا ذکر کیا ہے اور میرا نام بھی لیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں ابی رضی اللہ عنہ رونے لگے اور ہنسنے بھی لگے: پھر ابی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: "بفضل اللہ وبرحمته فبذلک فلتفرحوا" چنانچہ ابی رضی اللہ عنہ نے تاء کے ساتھ آیت پڑھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۷۹..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سال قرآن سنایا جس سال آپ دنیا سے رخصت ہوئے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابی! جبرئیل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔ اور وہ تمہیں سلام بھی کہہ رہے تھے۔

رواہ ابن مندہ فی تاریخ اصہبان

۳۶۷۸۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے رب تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے ابی رضی اللہ عنہ رونے لگے لوگوں کا خیال ہے کہ انھوں نے سورت "لم یکن" پڑھی تھی۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

۳۶۷۸۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں سورت "لم یکن الذین کفروا" سناؤں ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں ابی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و الترمذی و النسائی و ابو یعلیٰ

۳۶۷۸۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب سورت "لم یکن الذین کفروا" نازل ہوئی نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں یہ سورت سناؤں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا وہاں میرا نام لیا گیا ہے یا رسول اللہ ابی رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۸۳..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔ عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے میرا نام لیا ہے فرمایا: جی ہاں عرض کیا: رب العالمین کے حضور میرا تذکرہ کیا گیا ہے فرمایا: جی ہاں اس پر ابی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبانے لگیں۔ رواہ ابن عساکر و ابن النجار

۳۶۷۸۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں عرض کیا: رب العالمین کے حضور میرا ذکر کیا گیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں چنانچہ ابی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبانے لگیں۔ رواہ ابن النجار

۳۶۷۸۵..... "مسند ابی المنفق" رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو منذر! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پیش کروں عرض کیا: یا رسول اللہ! وہاں میرا ذکر کیا گیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں چنانچہ علماء اعلیٰ میں تمہارا نام اور نسب ذکر کیا گیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی

## ابیض بن جمال مآربی السبائی رضی اللہ عنہ

۳۶۷۸۶..... "مسند ابیض بن جمال رضی اللہ عنہ" روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے صدقہ کے متعلق بات کی جب وہ وفد کی صورت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اس سب کے بھائی صدقہ کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کپاس کا شنت کرتے ہیں جب کہ سب قوم مارک سے ہلاک ہو چکی ہے اور ان میں سے تھوڑے لوگ ہی باقی بچے ہیں تاہم نبی کریم ﷺ نے ہر سال ستر جوڑوں کی قیمت جو معاف کپڑے کی قیمت کے برابر ہو دینے پر صلح کر لی یہ نیکس ان لوگوں پر لاگو کیا تھا جو سب قوم میں سے ابھی باقی تھے اہل سب کا تاریکس دیتے رہے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے چنانچہ گورنروں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ستر جوڑوں کی صلح کا معاہدہ توڑ دیا لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس معاہدہ کو جوں کا توں رہنے دیا۔ حتیٰ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے ان کے بعد پھر یہ معاہدہ ٹوٹ گیا اور صدقہ کے طور پر قائم رہا۔ رواہ ابو داؤد والطبرانی والضبائ

کلام:..... حدیث ضعیف ابی داؤد میں ذکر کی گئی ہے دیکھئے ۶۵۴

۳۶۷۸۷..... "ایضاً" روایت ہے کہ حضرت ابیض رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر پھوڑا نما داغ تھا جس سے ناک میں قدرے بدنمائی پیدا ہوئی تھی رسول کریم ﷺ نے انہیں اپنے پاس بلایا اور چہرے پر ہاتھ پھیرا چنانچہ اس دن کے بعد ابیض رضی اللہ عنہ کے چہرے پر داغ نہیں دیکھا گیا۔

رواہ الباوردی والطبرانی وابونعیم والضبائ

## ابراہیم بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۳۶۷۸۸..... "مسند ابی موسیٰ" ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور چبا کر اسے گھٹی دی، بچے کے لیے برکت کی دعا کی اور پھر بچہ مجھے دے دیا۔ رواہ ابونعیم

کلام:..... بچے کے لیے برکت کی دعا..... ذخیرۃ الحفاظ میں نہیں ہے۔

## اثال بن نعمان حنفی رضی اللہ عنہ

۳۶۷۸۹..... اثال بن نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اور فرات بن حیان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا ہم اس کے بعد سلام نہیں لائے تھے۔ رواہ عبدان

## احمر بن سواء سدوسی رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹۰..... احمر بن سواء سدوسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک بت تھا جس کی وہ پوجا کرتے تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے بت اٹھا کر کنویں میں پھینک دیا اور خود نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے دست اقدس پر بیعت کر لی۔

رواہ ابن مندہ وقال: حدیث غریب ورواہ ابونعیم واور دابن الاثیر فی اسد الغابۃ ۱/۲۷۱

## حضرت اربطبان رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹۱..... حضرت اربطبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب مجھے آزادی مل گئی میں نے بہت سا مال کمایا اور مال کی زکوٰۃ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی

خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ میرے مال کی زکوٰۃ ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے پاس مال ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں برکت عطا فرمائے۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میری اولاد کے لیے بھی دعا کریں فرمایا: تمہاری اولاد ہے؟ میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! آئندہ ہوگی فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے مال اور اولاد میں برکت عطا فرمائے۔

## حضرت ارقم بن ابی ارقم (عبد مناف) مخزومی رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹۲..... عبد اللہ بن عثمان بن ارقم اپنے دادا ارقم رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی میں روایت نقل کرتے ہیں کہ ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں تھے جو صفا کے قریب تھا حتیٰ کہ لوگ اسلام قبول کر کے پورے چالیس ہو چکے تھے اور ان میں آخری میں عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا چنانچہ جب چالیس آدمی پورے ہو گئے تو مسلمان مشرکین کی طرف نکلنے لگے۔ (رواہ الطبرانی وابن مندہ والحاکم وابو نعیم ازادہ وقیل یزاد بن عیسیٰ ابو نعیم کہتے ہیں بعض مؤرخین نے ارقم بن ابی ارقم کو صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا ہے جب کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے چونکہ ارقم بن ابی ارقم کو صحبت کا شرف حاصل نہیں ہوا۔

## حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۳۶۷۹۳ "مسند عمر رضی اللہ عنہ" اسلمہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار پانچ سو (۳۵۰۰) درہم وظیفہ مقرر کیا جب کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار (۳۰۰۰) درہم مقرر کیے اس تقسیم پر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اعتراض ہوا اور عرض کیا: ابا جان! آپ نے اسامہ کو مجھ پر فوقیت کیوں دی ہے؟ اللہ کی قسم وہ کسی جنگ میں مجھ پر سبقت نہیں لے گیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ زید (اسامہ رضی اللہ عنہ کے والد) رسول اللہ ﷺ کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھے اور اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو تجھ سے زیادہ محبوب تھا لہذا میں نے رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ وابو سعد وابو عبید فی الاموالی والترمذی وقال حسن غریب ورواہ ابو یعلیٰ وابن صبان والبیہقی ۳۶۷۹۴..... محمد بن قیس کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی اسامہ رضی اللہ عنہ سے ملے انھیں کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اے امیر! ایسا میر جسے خود رسول اللہ ﷺ نے امیر مقرر فرمایا: وفات سے قبل اسے معزول نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۷۹۵..... عبد اللہ بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب اسامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو کہتے اے امیر السلام علیکم! اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے آپ مجھے امیر کیوں کہتے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ انھیں جواب دیتے ہیں جب تک زندہ رہوں گا تمہیں اسی خطاب سے پکاروں گا چونکہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے جب کہ تم مجھ پر امیر تھے۔ رواہ ابن عساکر ۳۶۷۹۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ اسامہ رضی اللہ عنہ دروازے کی چوکت سے ٹکڑھا کر گر گئے جس سے ان کا چہرہ زخمی ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا: اس سے گردوغبار جھاڑو میں نے گرد جھاڑ دی آپ ﷺ اسامہ کے چہرے سے خون چوس کر تھوک دیتے اور فرمایا: اگر اسامہ لڑکی ہوتی ہیں اسے اچھے اچھے کپڑے پہناتا اور زپورات سے آسے آراستہ کرتا حتیٰ کہ اسے بہا دیتا۔

رواہ ابن ابی شیبہ وابن سعد

۳۶۷۹۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس خوش خوش تشریف لائے آپ کا چہرہ اقدس مسرت سے کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا محرز مدحی کیا کہتا ہے؟ چنانچہ محرز نے اسامہ اور زید کو سونے ہوئے دیکھا ان دونوں نے ایک ہی کپڑے سے۔ یا فرمایا: ایک ہی چادر سے سر ڈھانپ رکھے تھے جب کہ ان کے پاؤں نیچے تھے اور ظاہری نظر

آتے تھے محرز بولا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے کتنے مشابہ ہیں۔ رواہ عبدالرزاق والجزای ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ  
 ۳۶۷۹۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے حکم دیا کہ میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا منہ دھلا دوں اسامہ  
 ابھی بچہ تھا جب کہ میرے ہاں کلبچہ پیدا نہیں ہوا میں نہیں جانتی تھی کہ بچوں کو کیسے دھویا جاتا ہے میں نے اسامہ پکڑا اور اس کا منہ دھلا دیا چنانچہ کوئی  
 اچھی طرح سے اس کا منہ نہ دھلا سکی رسول اللہ ﷺ نے خود اسامہ کو پکڑا اور اس کا منہ دھلا دیا آپ اس دوران فرماتے جا رہے تھے کہ اچھا ہوا جو یہ لڑ  
 کی نہ ہوئی اگر تو لڑکی ہوتی میں تجھے زیورات سے آراستہ کرتا اور تجھے بیاہ دیتا۔ رواہ ابویعلیٰ وابن عساکر

۳۶۷۹۹..... عروہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو کوچ کرنے میں تاخیر ہو گئی سبب تاخیر یہ بنا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ قضائے حاجت  
 کے لیے چلے گئے تھے جب اسامہ آگئے تو لوگوں نے دیکھا کہ ایک کالا چھٹی ناک والا لڑکا ہے۔ اہل یمن کہنے لگے: اس حقیر سے لڑکے کی وجہ سے کوچ  
 کرنے میں ہمیں تاخیر ہوئی عروہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد اہل یمن اسامہ کی وجہ سے کفر میں مبتلا ہو گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۸۰۰..... عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ جب پہلی پہلی بار مدینہ آئے انھیں خارش کی شکایت ہو گئی وہ ابھی چھوٹے  
 لڑکے تھے چنانچہ ان کی ناک سے ریخت بہ کر منہ میں آجاتی تھی عائشہ رضی اللہ عنہا اسامہ رضی اللہ عنہا سے گھن کرنے لگیں رسول اللہ ﷺ گھر میں  
 تشریف لائے اور اسامہ رضی اللہ عنہ کا منہ دھونا شروع کر دیا اور بو سے لینے لگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: اچھا اللہ کی قسم میں اسے اپنے  
 سے دور رکھی نہیں کروں گی۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۶۸۰۱..... ”مسند اسامہ بن زید“ اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ مجھے پکڑتے اور اپنی ایک ران پر مجھے بیٹھا لیتے اور دوسری ران پر  
 حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بیٹھا لیتے پھر ہمیں اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور فرماتے یا اللہ! میں ان پر مہربان ہوں تو بھی ان پر مہربان ہو جا۔

رواہ احمد بن حنبل و ابویعلیٰ والنسائی والروایانی وابن حبان والفضیاء

۳۶۸۰۲..... اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ  
 آئے اور کہنے لگے: اے اسامہ! رسول اللہ ﷺ سے اجازت لو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! علی اور عباس رضی اللہ عنہما اجازت طلب کر رہے ہیں  
 ارشاد فرمایا: جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں اچھا انھیں اجازت دو وہ دونوں اندر داخل ہوئے اور  
 عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں تاکہ آپ سے پوچھیں کہ آپ کو اپنے خاندان میں سے سب سے زیادہ محبوب کون  
 ہے آپ نے فرمایا: فاطمہ بنت محمد عرض کیا: ہم آپ سے آپ کے گھر والوں کے متعلق پوچھتے ہیں آپ نے فرمایا: مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ وہ  
 شخص محبوب ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے اور میں نے انعام کیا ہے یعنی اسامہ بن زید عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: علی بن ابی طالب حضرت  
 عباس رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا کو سب کے آخر میں کر دیا۔ اس پر ارشاد فرمایا: چونکہ علی نے آپ سے پہلے ہجرت کی ہے۔

رواہ الطبرانی والبرقانی وقال حسن صحیح والروایانی والبقوی والطبرانی والحاکم وسعید بن منصور

کلام:..... حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۸۰۰ والضعیفۃ ۱۸۳۳۔

۳۶۸۰۳..... اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بوجھل ہو گئے میں لوگوں کے ساتھ۔ (مضافات سے اتر کر) مدینہ آ گیا  
 آپ ﷺ ناموش تھے اور باتیں نہیں کر پاتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک مجھ پر رکھنے شروع کر دیئے ہاتھ مجھ پر رکھ کر اوپر اٹھا  
 لیتے میں سمجھ گیا کہ آپ میرے لیے دعا فرما رہے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن غریب والروایانی وسموہ والباوردی والطبرانی والبقوی والفضیاء

۳۶۸۰۴..... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میرے والد محترم رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں  
 حاضر ہوا جب نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے دوسرے دن پھر میں نے خدمت اقدس میں حاضری دی، ارشاد  
 فرمایا: کل میں تم سے نہیں مل سکا میں آج تم سے ملاقات کرتا ہوں۔

رواہ ابن ابی شیبہ وابن منیع والبخاری والباوردی والدرقطنی فی الافراد وسعید بن منصور

## حضرت اسلم مولائے عمر رضی اللہ عنہ

۳۵۸۰۵۔ عبدالمعمر بن بشیر عبدالرحمن بن زید بن اسلم اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا اسلم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو سفر کیے۔ (رواہ ابن مندہ اور عبدالمعمر بن زید بن اسلم نے جرح کی ہے الاصابہ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد اسلم کو خرید لیا ہے ابن اسحاق وغیرہ نے یہی ذکر کیا ہے اور یہی بات زیادہ مشہور ہے)

## اسمر بن ساعد بن ہلوات المازنی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۶۔ احمد بن داؤد بن اسمر بن ساعد، اپنے والد داؤد سے نقل کرتے ہیں کہ میں اپنے والد ابو ساعد بن ہلوات کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے والد ابو ساعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرا والد یعنی ہلوات بہت بوڑھا ہے اس نے آپ کی خبر سنی وہ آپ پر ایمان لے آیا ہے اب اس میں اٹھنے کی طاقت نہیں رہی البتہ آپ کی خدمت میں دیہات کے کچھ سوغات بدیہ بھیجے ہیں رسول اللہ ﷺ نے بدیہ قبول فرمایا ان کے لیے اور ان کی اولاد کے لیے دعا فرمائی۔ (رواہ ابن مندہ و ابو نعیم وقال: لا يعرف الا من هذا الوجه وفي سندہ نظر)

## اسود بن سربیع رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۷۔ اسود بن سربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ چار غزوات کئے ہیں۔

رواہ البخاری فی تاریخہ وابن السکن وابن حبان

## اسود بن عمران البکری رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۸۔ میرہ نہدی، ابو بکر، عمران بن اسود۔ یا اسود بن عمران کہتے ہیں میں اپنی قوم کے قاصد کی حیثیت سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا یہ اس وقت کی بات ہے جب میری قوم نے اسلام قبول کیا اور اسلام کا اقرار کیا میری قوم نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ (رواہ ابن مندہ و ابو نعیم وقال ابن عبد البر: فی اسنادہ مقال قال فی الاصابہ ما فیہ غیر ابی المحجل وهو محجول)

## اسود بن بختری بن خویلد رضی اللہ عنہ

۳۶۸۰۹۔ حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ ابو مالک، ابو حازم کی روایت ہے کہ اسود بختری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا عظیم تراجم ہے کہ میں اپنی قوم سے بے نیاز ہو جاؤں۔ (رواہ ابن مندہ و ابو نعیم قال فی الاصابہ رجالہ ثقات مع ارسالہ)

## حضرت اسود بن حارثہ

۳۶۸۱۰۔ "مسند اسود بن حارثہ" یزید بن ہارون مسلم بن سعید حبیب بن عبدالرحمن اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک غزوہ پر تشریف لے گئے چنانچہ میں اور ایک اور شخص اسلام لانے سے قبل نبی کریم ﷺ کی خدمت کی میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کیا: یقیناً ہمیں حیا آتی ہے کہ ہماری قوم جنگ میں شریک ہو اور ہم اس میں حصہ نہ لیں آپ نے فرمایا! کیا تم نے اسلام قبول کر لیا ہے۔

ہم نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین کے خلاف مشرکین کی مدد نہیں لینا چاہتے، چنانچہ ہم نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنت میں شریک ہوئے۔ میں نے ایک شخص کو قتل کیا جب کہ اس نے مجھ پر بھی ایک نثر لگائی بعد میں میں نے اسی شخص کی بیٹی سے شادی کر لی وہ کہا میں اسی میں ایک شخص کو معدوم نہیں سمجھتی جس نے تمہیں یہ ہار پہنایا ہے۔ (یعنی زہم لگایا ہے) میں آئے سے جواب دیتا تو ایسے شخص کو بھی معدوم نہیں سمجھتی جس نے تیرے باپ کو اصل جہنم کیا۔ رواہ الحاکم وقال: حبيب بن عبد الرحمن بن الاسود بن حارثة جده صحابی معروف قال في الاصابة: كذا قال وهو وهم وهذا الحديث رواه احمد بن يزيد بن هارون فوقع عنده عن حبيب بن عبد الرحمن بن حبيب واورده ابن عبد البر في ترجمة حبيب ابن يساف وهو الصواب

## حضرت اسود بن خطامہ الکنانی رضی اللہ عنہ (زہیر بن خطامہ کے بھائی)

۳۶۸۱۱۔ اسماعیل بن نصر بن اسود بن خطامہ (جو کہ بنی کنانہ سے ہیں) والد دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا اسود بن خطامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں زہیر بن خطامہ رضی اللہ عنہ ایک وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ پر ایمان لائے اور پھر عرض کیا ہماری ایک چراگاہ ہے جس میں ہم جاہلیت میں بھی اپنے مویشی چراتے تھے وہ چراگاہ آپ سے ہمارے ہے مقرر کردیں۔ رواہ ابن مندہ و ابونعیم قال في الاصابة: الاسود صحابون

## اسود بن حازم بن صفوان بن عرار رضی اللہ عنہ

۳۶۸۱۲۔ اسود بن حازم ابو احمد نجیر بن نصر، ابو جمیل عباد بن ہشام شامی کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کو دیکھا جسے اسود بن حازم بن صفوان بن عرار کہا جاتا تھا میں ان کے پاس اپنے والد کے ساتھ آتا رہتا تھا اس وقت میری عمر چھ سال یا سات سال تھی اسود بن حازم رضی اللہ عنہ مکہ کے ساتھ بھجوریں کھاتے تھے چونکہ ان کے منہ میں دانت نہیں تھے وہ کہا کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں شریک ہوا ہوں اس وقت میری عمر تیس سال تھی اسون بن حازم رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اب آپ کی کیا عمر ہے؟ فرماتے اب میری عمر ایک سو پچیس سال ہے۔ رواہ ابن مندہ و ابونعیم قال في الاصابة: اساده ضعيف جدا

## حضرت اسید بن حفیر رضی اللہ عنہ

۳۶۸۱۳۔ حضرت اسید بن حفیر کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں رات کو سورت بقرہ تلاوت کر رہا تھا جب کہ میرا گھوڑا اساتھ ہی باندھا ہوا تھا ایک گھوڑا گھومنے لگا میں خاموش ہوا گھوڑا ابھی سکون میں آ گیا، پھر تلاوت شروع کی گھوڑا ابھی گھومنے لگا میں خاموش ہوا گھوڑا ابھی سکون میں آ گیا میں نے پھر تلاوت شروع کی گھوڑا ابھی گھومنے لگا میں خاموش ہوا گھوڑا ابھی سکون میں آ گیا۔ اسید بن حفیر رضی اللہ عنہ تلاوت ختم کر کے کھڑے ہو گئے اور قریب ہی ان کا بیٹا بچا تھا اسے دیکھا کہ اسے کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو۔ جب چند ان کچھ نہ نظر آیا تو انہوں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی کیا دیکھتے ہیں کہ آسمان کی طرح کوئی چیز اوپر تنی ہوئی ہے اس میں چراغوں کی مانند کوئی چیزیں چمک رہی ہیں وہ آسمان کی طرف بلند ہوتا گیا، حتیٰ کہ دیکھا کہ نہ دینے لگا جب صبح ہوئی تو اسید رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے واقعہ بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے ان سے تین بار فرمایا: اے ابن حفیر تلاوت کرتے رہو تمہیں معلوم ہے وہ کیا چیز تھی؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے نہیں معلوم ارشاد فرمایا: وہ فرشتے تھے جو تمہاری آوازیں کرتے تھے قریب ہوا چاہتے تھے اگر تم صبح تک تلاوت کرتے رہتے لوگ صبح اٹھتے فرشتوں کو ضرور دیکھتے حتیٰ کہ فرشتے ان کی نظروں سے اوجھل نہ ہوتے۔

رواہ ابو عبیدہ فی فضائلہ و احمد بن حنبل و البخاری تعلیقاً و السانی و الحاکم و ابونعیم فی المعرفة و البیہقی فی الدلائل

۳۶۸۱۳ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ خوبصورت آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرتے میں اپنے گھر کی چھت پر تلاوت کر رہا تھا میری بیوی حجرہ میں تھی جب کہ گھوڑا حجرے کے دروازے پر باندھا ہوا تھا ایک بادلوں کی مانند کسی چیز نے مجھے ڈھانپ لیا میں خوفزدہ ہوا کہ نہیں گھوڑا نہ بھاگ جائے اور بیوی ڈر کر حمل نہ ساقط کر بیٹھے میں تلاوت ختم کرنے واپس آ گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اسید تلاوت کرتے رہو یہ فرشتہ تھا جو قرآن سننے آیا تھا۔

رواہ ابو نعیم

۳۶۸۱۵ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آج ات میں سورت بقرہ کی تلاوت کر رہا تھا ایک ایک میں نے اپنے پیچھے گرنے کی آواز سنی میں سمجھا میرا گھوڑا جا تا رہا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوعبید! تلاوت کرتے رہو، اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے پیچھے جو مڑ کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ روشن چراغ کی مانند کوئی چیز آسمان اور زمین کے درمیان اٹکی ہوئی ہے میں مزید تلاوت نہ کر۔ یا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ فرشتے تھے جو سورت بقرہ کی تلاوت پر نازل ہوئے تھے، اگر تم تلاوت جاری رکھتے بہت سے عجائب دیکھتے۔

رواہ ابن حسان والطبرانی، العاکم والبیہقی فی شعب الایمان

۳۶۸۱۶... اسید بن حضیر کی روایت ہے وہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ چاندنی رات میں نماز پڑھ رہا تھا میں نے اپنا گھوڑا قریب ہی باندھ رکھا تھا گھوڑا اچانک گھومنے لگا میں گھبرا گیا تھوڑی دیر بعد گھوڑے نے پھر گھومنا شروع کر دیا میں نے سر جو اوپر اٹھا کر دیکھا نیا دیکھتا ہوں کہ ایک سانپان ہے جس نے مجھے ڈھانپ لیا ہے اور وہ میرے اور چاند کے درمیان حائل ہے میں گھبرا کر گھر میں داخل ہو گیا صبح کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا: یہ فرشتے تھے جو رات کو پچھلے پہر سورت بقرہ کی تمہاری قرأت سننے آئے تھے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۸۱۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ افضل صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے، اور کہا کرتے تھے اگر میں ایسا ہوں جیسا کہ تین حالوں میں سے ایک حال پر ہوں تو میں اہل جنت میں سے ہوں گا اور مجھے اس میں شک بھی نہیں ہوگا جب میں قرآن کی تلاوت کر رہا ہوتا ہوں اور جب تلاوت ہو رہی ہو میں سن رہا ہوتا ہوں اور جب میں رسول اللہ ﷺ کا خطبہ سن رہا ہوتا ہوں اور جب میں کسی جنازہ میں حاضر ہوتا ہوں حالانکہ میں کبھی کسی جنازہ میں شریک نہیں ہوا چونکہ میرے دل میں خیال آ جاتا ہے کہ جو کچھ اس کے ساتھ کیا جائے گا اور جس ٹھکانے کی طرف جائے والا ہے۔ رواہ ابو نعیم والبیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۳۶۸۱۸... عمروہ کی روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کو کوئی تکلیف ہوئی جس کی وجہ سے وہ بیٹھ کر اپنی قوم کی امامت کرتے تھے۔

رواہ عبد الرزاق وابن سعد

۳۶۸۱۹... حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک رات میں نماز پڑھ رہا تھا اچانک بادلوں کی مانند کسی چیز نے مجھے ڈھانپ لیا اس میں چراغوں کی مانند کوئی چیزیں چمک رہی تھیں جب کہ میری بیوی میرے پہلو میں کھڑی تھی اور وہ حاملہ تھی گھوڑا گھر میں باندھا ہوا تھا میں خوفزدہ ہو گیا کہ گھوڑا بھاگ نہ جائے اور بیوی کا حمل مارے خوف کے ساقط نہ ہو جائے میں نے نماز ختم کر دی صبح ہوتے ہی میں نے اس واقعہ کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا آپ نے مجھ سے فرمایا: اسید! قرأت کرتے رہو یہ فرشتہ تھا جو قرآن سننے آیا تھا۔ رواہ عبد الرزاق

۳۶۸۲۰... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ابویحییٰ کی کنیت سے پکارا۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۶۸۲۱... عبد الرحمن بن ابی یعل روایت ذکر کرتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ابویحییٰ کہہ کر پکارا۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۸۲۲... حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے پاس میری قوم کے دو خاندان آئے ایک بنی ظفر سے تھا اور دوسرا بنی معاویہ سے کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ سے بات کرو کہ ہمیں بھی کچھ عطا کریں آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں میں ہر خاندان کے لیے کچھ حصہ تقسیم کروں گا بشرطیکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کچھ لانا دیا ہم بھی ان پر لٹا دیں گے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا



فرمائیے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا کرے چونکہ جب تک میں تمہیں حرام سے رکے ہوئے اور صبر کرتے ہوئے دیکھوں گا۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

## حضرت اسید بن ابی ایاس رضی اللہ عنہ

۳۶۸۲۳۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بنی عبد بن عدی کا وفد آیا، وفد میں حارث بن وہبان و عویر بن احرم حبیب ربیعہ اور ایک جماعت شامل تھی اہل وفد نے کہا: یا محمد! ہم اہل حرم ہیں اور حرم کے رہنے والے ہیں ہم حرم کی وجہ سے عزت مند ہیں ہم آپ سے جنگ نہیں کرنا چاہتے اگر قریش کے علاوہ کسی اور قبیلے نے آپ سے جنگ کی ہم آپ کا ساتھ دیتے ہوئے لڑیں گے لیکن ہم قریش کے مقابلہ میں نہیں لڑیں گے ہم آپ سے اور آپ کے قبیلہ سے محبت کرتے ہیں۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو چکے ہیں اگر آپ نے ہم میں سے کسی کو خطا قتل کر دیا آپ پر اس کی دیت واجب ہوگی لیکن اگر ہم نے آپ کے کسی ساتھی کو خطا قتل کر دیا ہمارے اوپر دیت نہیں ہوگی۔ پھر اہل وفد نے اسلام قبول کر لیا۔ عویر بن احرم نے کہا: مجھے چھوڑ میں اس سے (محمد ﷺ) پختہ عہد لے لوں اس کے ساتھیوں نے کہا: نہیں محمد غدر نہیں کرتا اور نہ ہی غدر کروانے کی اس کی خواہش ہے حبیب اور ربیعہ نے کہا: یا رسول اللہ! اسید بن ابی ایاس وہی ہے جو بھاگ گیا تھا ہم اس کی طرف سے آپ کے سامنے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ نیز اس نے آپ کی گستاخی بھی کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون مباح قرار دیا اسید رضی اللہ عنہ کو جب ان دونوں کی بات پہنچی تو انھوں نے طائف میں اقامت اختیار کر لی ربیعہ اور حبیب کے لیے یہ شعر کہا:

فا ما اهلکن وتعیش بعدی  
فانہما عدو کا شحان.

اگر میں ہلاک ہو جاؤں تم میرے بعد زندہ رہو گے حالانکہ وہ دونوں دشمن پوشیدہ رکھنے والے دشمن ہیں چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر اسید بن ابی ایاس ان لوگوں میں سے تھے جنہیں مباح الدم قرار دیا گیا تھا، اس اثناء میں ساریہ بن زینم طائف گئے اسید نے ان سے پوچھا: تم اپنے پیچھے کیسے حالات چھوڑ کر آئے ہو؟ ساریہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو غلبہ عطا فرمایا ہے۔ اے پیغمبر اللہ کے نبی کے قدموں میں قربان چونکہ جو شخص ان کے پاس حاضر ہو جاتا ہے وہ اسے قتل نہیں کرتے چنانچہ اسید نے اپنی حاملہ بیوی اٹھائی جو وضع حمل کے انتظار میں تھی اور چل پڑے۔ چنانچہ بیوی نے مقام قرن ثعالب میں بچہ جنم دیا اسید اپنے گھر والوں کے پاس آئے ایک قمیص پہنی عمامہ باندھا اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ ساریہ اسید رضی اللہ عنہ کے سر پر تلوار لئے ان کا پہرہ دے رہا تھا اسید رضی اللہ عنہ چل پڑے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا: اے محمد کیا تم نے اسید کو مباح الدم قرار دیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔ عرض کیا: اگر وہ مؤمن بن کر حاضر ہو آپ اس کے ایمان کو قبول فرمائیں گے؟ فرمایا: جی ہاں۔ چنانچہ اسید رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس میں دے دیا اور عرض کیا: اے محمد! میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ اعلان کرو اسید بن ابی ایاس ایمان لے آیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اسے امن دے دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے اسید رضی اللہ عنہ نے چہرے پر ہاتھ پھرا اور ان کے ہاتھ کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ اسید رضی اللہ عنہ تاریک گھر میں داخل ہوتے وہ روشنی سے چمک اٹھتا، اسید بن ابی ایاس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:-

انت الذی تہدی معد الدینہا  
بل اللہ یہدیہا وقال لک اشہد.

کیا آپ ہی نے قوم معد کو ان کے اصلی دین کی طرف راہنمائی کی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی ہے اور آپ کے سامنے انھوں نے گواہی دی ہے۔

فما حملت من ناقة فوق کورہا  
ابو واوفی ذمۃ من محمد.

کوئی اونٹنی بھی اپنے پالان پر بوجھ ہی اٹھاتی اس قدر کہ جتنا محمد ﷺ نے اپنی ذمہ داری نبھائی ہے۔

واکسی لبر دالحال قبل ابتذاله  
واعطی لہ اس السابق المتجرد۔  
سردی کے حال کے موافق اس کے آنے سے قبل کپڑا پہنایا اور پہلے والے ننگے سر کو عطا کیا۔  
تعلیم رسول اللہ انک قادر  
علی کل حی متہمین ومنجد۔  
یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ آپ ہر زندہ غمزدہ و خوش پر قادر ہیں۔  
تعلیم بان الر کب ر کب عو یمر  
ہم الکاذبون المخلفو کل موعدا  
آپ جانتے ہیں کہ یہ سوا غویم کے سوار ہیں وہ جھوٹے ہیں اور ہر وعدے کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔  
انبوار رسول اللہ ان قدہ جوتہ  
فلا ارفع سوطی الی اذا یدی  
رسول اللہ ﷺ کو خبر کر دو کہ میں نے ان کی جھوکی ہے سو میرے ہاتھ کی طرف کوڑا نہیں اٹھ سکتا۔  
سوی انی قد قلت ویلم فتیة  
اصیوا بنحس لا بطا نرا سعد  
البتہ میں نے اتنی بات کہی کہ چند نوجوانوں کے لیے ہلاکت ہے جو نخواست کو پہنچ چکے ہیں اور سعادت ان کے مقدر میں ہیں۔  
اصا بہم من لم یکن لد ما نهم  
کفاء فقرات حسرتی وتبلدی  
مصیبت انھیں پہنچی ہے جس کے خون کا کوئی ہمسر نہیں میری حسرت اور کند خاطر ٹھنڈی ہوئی  
ذوایب و کلکثوم وسلمی تتاعوا  
جمیعا فان لا تد مع العین اکمد  
وہ ذویب کلثوم اور سلمی ایک کے بعد دوسرا ہیں سو بدلے رنگ کی آنکھ سے آنسو نہیں بہتا۔  
جب اسد رضی اللہ عنہ نے پہلے شعر میں کہا:

انت الذی تھدی معد الدینہا

رسول اللہ ﷺ نے دوسرا مصرع کہا:

بل اللہ یھدیہا

شاعر نے بھی کہا:

بل اللہ یھدیہا وقال لک اشھد۔ رواہ المدائنی وابن عساکر

## حضرت اشج منذر بن عامر رضی اللہ عنہ

۳۶۸۲۳..... اشج عبد قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: تجھ میں دو عادتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بہت پسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کیا وہ کون کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: بردباری اور حیاء میں نے عرض کیا: یہ عادتیں مجھ میں پرانی چلی آ رہی ہیں یا نئی نئی پیدا ہوئی ہیں؟ ارشاد فرمایا: بلکہ پرانی چلی آ رہی ہیں۔ میں نے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے ان عادتوں پر پیدا کیا جنہیں وہ محبوب رکھتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ و ابو نعیم

## حضرت اصید بن سلمہ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۲۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا سریہ کے شرکاء نے بنی سلیم کا ایک آدمی پکڑ لیا اسے اصید بن سلمہ کہا جاتا تھا جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ کا دل پسینہ گیا اور اسے اسلام کی دعوت دی اس نے اسلام قبول کر لیا اس شخص کا باپ بہت بوڑھا شخص تھا اس نے یہ اشعار لکھے بھیجے:

من ركاب نحو المدينة سالما حتى يبلغ ما اقولا الا صيدا

کون سوار ہے جو مدینہ صحت و سالم پہنچے اور میری بات اصید تک پہنچا ہے۔

ازدو ابوبایعت الغداة محمدا

ترکت دین ابیک و الشیم العلی

کیا تو نے اپنے باپ دادا کا دین اور بلند پایا عادات کو ترک کر دیا ہے مجھے لے جاؤ تا کہ تیج کو میں محمد کے ہاتھ پر بیعت کر لوں۔

ان اشعار کا جواب دینے کے لیے اصید رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے اجازت طلب کی آپ نے انہیں اجازت دی اور یہ اشعار بھیجے۔

حتى علا فی ملکہ و نذ حدنا

ان الذی سمک السماء بقدة

بلاشبہ ذات جس نے اپنی قدرت سے آسمان کو بلند عطا کی حتی کہ وہ اپنی باہ شہادت میں بلند و بالا ہے اور اٹھتا ہے۔

یدعو لرحمته النبی محمدا

بعث الذی ما مثله فیما مضی

اس نے ایسا نبی مبعوث کیا ہے جس کی مثال اس سے قبل نہیں ملتی وہ اس اپنی رحمت سے نبی محمد کے نام سے بلاتا ہے۔

جب باپ نے بیٹے کے یہ اشعار پڑھے فوراً نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چل پڑا اور بچھپنے ہی اسلام قبول کر لیا۔

رواه ابو موسی فی الدلائل و ابو النجار بن اللیثی فی مشیخة و فیہ عبید اللہ بن الوریعد الوصافی ضعیف

## اصیرم بن عبد اللہ الشہل رضی اللہ عنہ

۳۶۸۶۲ حصین بن عبد الرحمن بن عمرو بن معاذ، ابوسفیان مولائے ابن ابی احمد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: مجھے اس شخص کے بارے بتاؤ جو جنت میں داخل ہو گیا اور اس نے کبھی نماز نہیں پڑھی؟ لوگ جب پہچان نہ کر پاتے پوچھتے کہ وہ کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ کہتے وہ اصیرم بن اٹھل عمرو بن ثابت بن قش رضی اللہ عنہ ہیں، حصین کہتے ہیں: میں نے محمود بن لبید سے پوچھا اصیرم کے حالات کا کیا قصہ ہے؟ انہوں نے کہا: اصیرم اپنی قوم کے سامنے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے چنانچہ غزوہ احد کے موقع پر رسول کریم ﷺ مدینہ سے باہر تشریف لائے اصیرم رضی اللہ عنہ پر اسلام کی حقانیت واضح ہوئی اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا پھر اپنی تلوار اٹھائی اور چل پڑا اپنی قوم کے پاس آئے اور لوگوں میں حس گئے لڑنا شروع کر دیا دوران جنگ آپ رضی اللہ عنہ و کباری ضرب لگی انی اشعار میں عبد اللہ شہل کے لوگ اپنے مقتولین کو میدان جنگ میں تلاش کرتے تھے کہ وہ یکا یک اصیرم رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچے لوگوں نے کہا: یہ تو اصیرم سے یہ جنگ میں کیسے آ گیا؟ ہم تو اسے گھ چھوڑ کر آئے تھے اور وہ اسلام کا انکار کرتا تھا لوگوں نے اصیرم رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کیسے آئے ہو؟ ان نے کہا: تمہیں کونسی چیز یہاں لائی ہے؟ ہم نے اپنی قوم کا ساتھ دینے آئے ہو یا اسلام کی طرف رغبت ہو گئی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلند مجھے اسلام کی طرف رغبت ہوئی ہے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ پر ایمان لے آیا ہوں میں نے اسلام قبول کر لیا ہے میں نے اپنی تلوار لی اور رسول اللہ ﷺ کی معیت میں لڑنا شروع کر دیا حتیٰ کہ مجھے کاری زخم آئے چنانچہ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ تھوڑی ہی دیر میں لوگوں کے ہاتھوں میں جان جاں آفریں کے سپرد کر دی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول کریم ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

رواه ابن اسحاق و ابویعہ فی المعرفة

## حضرت اعروش (یا) اعوس بن عمرو ویشکری رضی اللہ عنہ

۳۶۸۶۷ "مسند اعوس" عبد الرحمن بن عمرو بن جبلة عبد اللہ بن یزید بن اعوس یزید اعوس کی سند سے مروی ہے کہ اعوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بدیہ سے حاضر ہوا آپ ﷺ نے ہدیہ قبول فرمایا اور ہمارے لیے دعا فرمائی۔

رواه ابن مندہ و ابویعہ و قالوا لفرودہ ابن حبیب قال فی الاصابة و ہذا حدیث مسرور کہیں

## حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۶۸۲۸ ثابت کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ابن ام سلیم یعنی انس رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا جو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نماز پڑھتا ہے۔ رواہ البغوی فی الجعد پات وابن عساکر

۳۶۸۲۹ "مسند انس رضی اللہ عنہ" حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے میں اس وقت آٹھ سال کا تھا میری والدہ مجھے لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے علاوہ انصار کے مرد اور عورتیں آپ کو تحائف پیش کرتے ہیں جب کہ میرے پاس آپ کو تحفہ دینے کے لیے کوئی چیز نہیں سوائے میرے اس بیٹے کے آپ اسے میری طرف سے قبول فرمائیں یہ آپ کی خدمت آ رہا ہے کا چنانچہ میں نے اس مال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی آپ نے مجھے کبھی نہیں مارا مجھے کالی نہیں دی اور نہ ہی آپ کبھی چپیں پہنیں ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۸۳۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے گیسوتھے میری والدہ نے مجھے کہا: انھیں مت کاٹو چونکہ رسول اللہ ﷺ انھیں پکارتے تھے اور کھینچتے تھے۔ رواہ ابو نعیم

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف لابی داؤد ۸۹۹

۳۶۸۳۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے گیسوتھے جنھیں رسول اللہ ﷺ پکڑ کر کھینچتے تھے۔ رواہ الطبرانی عن انس

۳۶۸۳۲ زہری کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت میں دس سال کا تھا اور جب آپ دنیا سے رخصت ہوئے اس وقت میری عمر بیس سال تھی میرے گھر کی عورتیں مجھے آپ کی خدمت پر ابھارتی تھیں۔ رواہ اس ایسی تیبہ و ابو نعیم

۳۶۸۳۳ "ایضاً" سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت میری عمر ۹ سال تھی۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۳۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! انس کے لیے دعا فرمائیں چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے یہ دعا دی یا اللہ! اس کے مال اور اولاد میں کثرت عطا فرما اور اسے برکت عطا فرما چنانچہ میں اپنی سبھی اولاد میں سے سوائے اپنے پوتوں کے ایک سو پچیس کو ذبح کر چکا ہوں میرا باغ سال میں دو مرتبہ چل لاتا ہے جب کہ شہر بھر میں کوئی ایسا باغ نہیں جو دو مرتبہ چل لاتا ہو۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۳۵ "ایضاً" حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک خاص چیز ہے آپ نے فرمایا: اے ام سلیم وہ کیا چیز ہے؟ عرض کیا: آپ کا خادم اس، آپ ﷺ نے میرے پاس سے دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا فرمائی، اور ارشاد فرمایا یا اللہ! اسے مال اور اولاد عطا فرما اور انھیں برکت بھی عطا فرما۔ چنانچہ انصار میں میری اولاد سب سے زیادہ ہوئی ہے میری بیٹی امینہ نے مجھے بتایا کہ بصرہ میں حجاج کے آئے تک ایک سو بیس سے زائد میری سبھی اولاد فنا چلی ہے۔

رواہ الحارث و ابو نعیم

۳۶۸۳۶ "ایضاً" حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ مجھے "یا ذالذنین" یعنی اسے دو کانوں والے کہا کرتے تھے۔

رواہ ابو نعیم و ابن عساکر

۳۶۸۳۷ "ایضاً" حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ اس کے لیے دعا فرمادیں رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے تین دعائیں کیں ان میں سے دو کو پوری ہوئی دیکھ چکا ہوں اور تیسری فی مجھے امید ہے۔ رواہ عبد الباق

۳۶۸۳۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے امید ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کروں گا میں کہوں گا یا رسول اللہ! میں آپ کا چھوٹا سا خادم ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۸۳۹۔ ”ایضاً“ تمام کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا آپ غزوہ بدر میں شریک تھے؟ انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تیری ماں نہ رہے میں بدر سے کہاں غائب ہو سکتا تھا محمد بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے تو انس رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے انس رضی اللہ عنہ اس وقت لڑکے تھے اور رسول اللہ کی خدمت کرتے تھے۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۶۸۴۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حدیبیہ عمرہ حج، فتح مکہ غزوہ حنین، غزوہ طائف اور غزوہ تبوک میں شریک رہا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۸۴۱۔ ”ایضاً“ یحییٰ بن سعید اپنی والدہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں: میں نے انس بن مالک کو مخلوق خوشبو لگانے ہوئے دیکھا میں نے کہا: یہ تو سہل بن سعد سے طاقتور ہے حالانکہ سعد اس سے بڑا ہے انس نے میری بات سن کر کہا: رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے دعا کی ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۸۴۲۔ محمد بن سیرین حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی ایک چھوٹی سی چھتری تھی جب انس رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو وہ چھتری ان کے پہلو اور قمیص کے درمیان رکھ کر ان کے ساتھ وفاداری گئی۔

رواہ البیہقی وابن عساکر

۳۶۸۴۳۔ ”ایضاً“ انس بن سیرین کہتے ہیں بوقت وفات حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس میں حاضر تھا، انس رضی اللہ عنہ کہتے جا رہے تھے مجھے اللہ اللہ کی تلقین کرو آپ یہی کہتے رہے حتیٰ کہ روں حقیق غصری سے پرواز کر گئی رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی المسختفین وابن عساکر

## حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ

۳۶۸۴۴۔ ”مسند انس بن مالک“ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر جنگ میں شریک نہیں ہو سکتے تھے انھیں اس کا شدید مدمدہ رہتا تھا اور اپنے نفس کو ملامت کرتے تھے جب آپ مدینہ واپس آنے کہنے گئے، میں پہلی لڑائی میں شریک نہیں ہو سکا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کو تیغ کیا ہے اگر آئندہ میں کسی لڑائی میں شریک ہوا اللہ تعالیٰ ضرور دیکھے گا کہ میں کیا کرتا ہوں چنانچہ غزوہ احد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی تو انس بن نضر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یا اللہ جو کچھ یہ مشرکین لائے ہیں میں اس سے بڑی الذمہ ہوں اور جو کچھ مسلمانوں نے کیا ہے میں اس سے تیرے حضور معذرت کرتا ہوں پھر اپنی تلوار لی اور میدان کا رزاقی طرف چل پڑے سامنے سے ایک دوسرے صحابی حضرت حضرت بن معاذ رضی اللہ عنہ آ رہے ہیں ان سے کہا: اے سعد! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے احد کے پہاڑ سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے وہ مجھے جنت کی خوشبو لگتی ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ بھر پور حملہ کرنے کے لیے میدان میں کوہ پڑے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو کچھ انس بن نضر نے کیا ہے جو کچھ کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں تھی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے انس بن نضر رضی اللہ عنہ کو مقتولین میں پایا ان پر تلواروں نیزوں، تیروں، اسٹی۔ (۸۰) سے زائد زخم تھے اور ان کی لاش کا مثلہ سرد کیا گیا تھا ہم انھیں نہیں پہچان سکتے تھے حتیٰ کہ ان کی زبان نے انھیں انھیوں سے پوروں نے پہچانا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم کہا کرتے تھے۔ یا آیت من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ انس بن نضر اور ان کے ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

رواہ الطبرانی وابن سعد وابن ابی شیبہ والحارثی والترمذی وقال صحیح والنسائی وابن حجر وابن المنذر وابن ابی حاتم مرثویۃ والبیہقی

## حضرت انس بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ

۳۶۸۳۵..... حضرت سہل بن حنظلہ عیشمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین رسول کریم ﷺ کے ساتھ حنین کے دن چلے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا حضرت انس بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں پہرہ دوں گا حکم ہوا: گھوڑے پر سوار ہو جاؤ چنانچہ انس رضی اللہ عنہ بن ابی مرثد گھوڑے پر سوار ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس گھائی کے اوپر چلے جاؤ اور اپنی طرف سے دھوکا میں نہیں رہنا صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اپنی جائے نماز پر تشریف لائے اور دو رکعتیں ادا کیں پھر فرمایا: کیا تم نے اپنے شہسوار کو محسوس کیا ہے؟ ایک شخص بولا: یا رسول اللہ! ہم نے اسے محسوس نہیں کیا نماز کے لیے اقامت کہی گئی رسول اللہ ﷺ نماز میں تھے اور آپ نے گھائی کی طرف دیکھنا شروع کر دیا حتیٰ کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور سلام پھیرا، ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ تمہارے گھڑسوار آچکے ہیں ہم گھائی میں درختوں کے سائے تلے دیکھنے لگے چنانچہ وہ سامنے سے آ رہے تھے اور آتے ہی رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: میں آپ کے پاس سے چل کر گھائی کے اوپر پہنچ گیا جہاں کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا صبح کو جب سورج طلوع ہوا میں نے دائیں بائیں دیکھا مجھے کوئی نہ دکھائی دیا رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم رات کو نیچے اترے تھے؟ عرض کیا: نہیں البتہ نماز کے لئے اور قضاے حاجت کے لیے نیچے آیا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے اوپر جنت واجب کر دی اب تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں کہ اس کے بعد کوئی عمل بھی نہ کرو۔ رواہ ابونعیم فی المعرفة

## حضرت اونی بن مولیٰ تمیمی غبری رضی اللہ عنہ

۳۶۸۳۶..... حضرت اونی بن مولیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے مجھے غمیم میں جائیداد عنایت فرمائی اور مجھ پر شرط عائد کی کہ میں پہلی سیرابی سے حاصل کرنے والا غلہ اللہ تعالیٰ کی میں صدقہ کروں ہمارے ایک اور آدمی ساعدہ کو بیابان میں کنواں بطور جائیداد دیا اسے ہر آنہ کانواں کہا جاتا تھا اس کنویں میں پانی آتا تھا اور پانی شیریں نہیں تھا جب کہ ایاس بن قتادہ غبری کو جابیہ میں جائیداد تھی ہم سب آپ کی خدمت میں حاضری دیتے رہتے تھے آپ نے ہم میں سے ہر ایک کے لیے عطا نامہ چمڑے کے ٹکڑے پر رکھا تھا۔ رواہ ابن مندہ و الطبرانی و ابونعیم وقال: ابن عبد البر لیس اسنادہ بالقوی

## حضرت اوس کلابی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۳۷..... ”مسندہ“ معلیٰ بن حاجب بن اوس کلابی اپنے والد اور دادا سے نقل کرتے ہیں ان کے دادا اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

## حضرت ایمن رضی اللہ عنہا

۳۶۸۳۸..... ”مسند بلال رضی اللہ عنہ“ ابوسیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ایمن رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی مسواک اور جوتے تیار باش رکھتے تھے جب کہ ہم آپ کو قضاے حاجت کے لیے لے جاتے تھے۔ رواہ الطبرانی

## حضرت ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۴۹ بنی عبدالاشھل کے بھائی محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ابو صیر انس بن رافع مکہ آیا اس کے ساتھ بنی عبدالاشھل کے چند نوجوان بھی تھے ان میں ایک ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ بھی تھے، یہ لوگ قریش کو اپنی قوم خزرج کے خلاف حلیف بنانا چاہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو ان کی خبر ہوئی آپ ان لوگوں کے پاس آئے اور ان کے ساتھ مل بیٹھے آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کی دعوت نہ دوں جو تمہارے حلف جندی سے بدرجہا افضل ہے؟ وہ بولے: وہ کیا چیز ہے ارشاد فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے بندوں کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاؤں وہ صرف اللہ کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتاب نازل فرمائی ہے پھر آپ نے ان لوگوں سے اسلام کے محاسن ذکر کیے اور قرآن پڑھ کر سنایا ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ بولے: (یہ اس وقت نوجوان لڑکے تھے) بخدا جس کام کے لیے تم آئے ہو یہ چیز اس سے بدرجہا افضل ہے ابو چیر اس بن رافع نے منہی بھر کتکریاں اٹھائیں اور ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ کے منہ پر دے ماریں اور کہا تم ہمیں چھوڑو میری عمر کی قسم ہم تو کسی اور مقصد کے لیے آئے ہیں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور وہ لوگ بھی مدینہ واپس چلے گئے، چنانچہ بعثت کی لڑائی اوس اور خزرج کے درمیان ہوئی تھی اس کے بعد تھوڑی مدت میں ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے محمود بن لبید کہتے ہیں: میری قوم کے جو لوگ ایاس بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس بوقت وفات موجود تھے انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ ہم ایاس بن معاذ کو لگا تا رسول اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تکبیر کہتے اور تسبیح کرتے سنتے رہے ہیں حتیٰ کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گیا ان لوگوں نے شک نہیں کیا کہ وہ مسلمان ہی مرے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مدینہ میں نبی کریم ﷺ کی مجلس کرنے اسلام کی سمجھ بوجھ اپنے اندر پیدا کر لی تھی۔

رواہ ابو نعیم

## حرف باء..... حضرت باقوم رومی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۵۰ صالح مولائے توأمہ کہتے ہیں مجھے حضرت باقوم مولائے سعید بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے منبر بنایا جو جنگلی لکڑی کا تھا تین زینے بنائے ایک بیٹھنے کا اور دو سرے۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ

۳۶۸۵۱ محمد بن عثمان غفاری اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی غفار کا ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے پوچھا: تیرا کیا نام ہے؟ جواب دیا: نبھان فرمایا: بلکہ تمہارا نام مکرم ہے نبی کریم ﷺ نے مدینہ تشریف لائے کے بعد براء بن معرور رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا: یا اللہ! براء بن معرور پر رحمت نازل فرما اور قیامت کے دن اسے اپنے سے دور نہ رکھنا! جنت میں داخل کر دے اور تو نے ایسا کر بھی دیا ہے۔ رواہ ابن مندہ ابن عساکر

۳۶۸۵۲ زبیر بن کعبہ ہیں حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے تہائی مال کی وصیت کی سے اور کعبہ کا استقبال کیا سے اور انکے وہ بچے کاؤں میں تھے نیز براء رضی اللہ عنہ بڑے متقی انسان تھے۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم

۳۶۸۵۳ ابواسحاق کہتے ہیں: میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پندرہ غزوات سے

ہیں۔ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ستہ (۱۷) غزوات کیے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ و ابو یعلیٰ و ابن عساکر

## حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۶۸۵۴۔ محمد بن سیرین کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عاتلین کو خط لکھا کہ براء بن مالک و مسلمانوں کے لشکروں میں سے کسی لشکر کا عامل مقرر نہ کرو چونکہ یہ ہلاکتوں میں سے ایک ہلاکت ہے۔ رواہ ابن سعد

فائدہ:..... عامل نہ مقرر کرنے کی وجہ مندرجہ ذیل حدیث سے واضح ہو جاتی ہے۔ وہ یہ کہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ اگر رب اللہ کی قسم اٹھالیتے اللہ تعالیٰ اسے ضرور پوری فرماتے تھے۔

۳۶۸۵۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سارے چادر پوش ہیں جن کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا جاتا اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پوری کر دے ان میں سے ایک براء بن مالک بھی ہیں۔ چنانچہ تستر کے معرکہ میں مسلمانوں کو پہلے عارضی سی شکست ہوئی مسلمانوں نے کہا: اے براء اپنے رب پر قسم کھاؤ کہنے لگے: اے میرے رب میں تجھ پر قسم کھاتا ہوں کہ جب تو ہمیں کفار پر غلبہ عطا فرمائے اس سے قبل مجھے اپنے نبی کریم ﷺ سے الٹا کر دے۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت بسر مازنی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۵۶۔ یزید بن حمزہ، عبد اللہ بن یسر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے والد بسر رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے۔

رواہ النسانی و ابو نعیم

۳۶۸۵۷۔ معاویہ بن صالح ابن عبد احمد بن بسر عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خچر پر سوار ہو کر ہمارے یہاں تشریف لائے ہم خچر کو شامی گدھا کہتے تھے۔ رواہ ابن السکس

## حضرت بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ

۳۶۸۵۸۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنی سلمہ تمہارا سردار کون ہے؟ بنی سلمہ نے کہا: جد بن قیس لیکن ہم بخل سے اس کا موازنہ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخل سے بڑھ کر اور کونسی بیماری ہو سکتی ہے؟ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! پھر تمہارا سردار کون ہے؟ فرمایا: بشر بن براء بن معرور تمہارا سردار ہے۔ رواہ ابو نعیم

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۵۳۶۸۔

۳۶۸۵۹۔ ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبید! تمہارا سردار کون ہے؟ بنی عبید نے جواب دیا: جد بن قیس ہمارا سردار ہے لیکن اس میں بخل ہے آپ نے فرمایا: اور کونسی بیماری بخل سے بڑھ کر ہو سکتی ہے؟ بلکہ تمہارا سردار تمہارا پہلے سردار کا بیٹا بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ ہے۔ رواہ ابن حویر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۵۳۶۸۔



## حضرت بشر بن معاویہ بکائی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۶۰..... عمران بن صاعد بن عداء بن بشر بن معاویہ بکائی اپنے والد سے وہ اپنے والد بشر بن معاویہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت بشر بن معاویہ بن ثور رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے ان سے تین باتیں حاضر ہوئے معاویہ بن ثور رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے بشر رضی اللہ عنہ سے کہہ رکھا تھا کہ جب تم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچو ان سے تین باتیں کہنی ہیں اور ان میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کرنی کہنا اسلام علیک یا رسول اللہ! ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ کو سلام کریں اور ہم اسلام کا اقرار کریں اور آپ میرے لیے برکت کی دعا کریں۔ بشر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے یہ سب کچھ کیا رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور میرے لیے دعائے برکت کی بشر رضی اللہ عنہ کے چہرے پر رسول اللہ ﷺ کے مسح کا نشان تھا یوں کہتا تھا جیسا کہ وہ غرہ (چمکدار چیز) ہے اس پر جس چیز کو بھی مسح کیا جاتا وہ چمک اٹھتی تھی نبی کریم ﷺ نے معاویہ بن ثور رضی اللہ عنہ کے لئے خط لکھا اور انھیں صدقہ میں سے بارہ عدد دو سالہ اونٹ کے بچھڑے دیئے یہ ان کے لیے بطور معونات تھے جب حضرت معاویہ بن ثور رضی اللہ عنہ آپ کے پاس سے اٹھ کر چلنے لگے عرض کیا: میں آج یا کل کام بہمان ہوں میرے پاس شیر ماں ہے اور میرے صرف دو پٹھے ہیں آپ ﷺ کی طرف واپس پٹھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ مال آپ میری طرف سے قبول فرمائیں اور دشمن کی کمر بازیوں کے خلاف جہاں بہتر سمجھیں صرف کر دیں میں مالدار ہوں اور میرے پاس بہت مال ہے آپ نے فرمایا: اے معاویہ! تم درست و صواب رائے رکھتے ہو آپ نے مال واپس قبول فرمایا۔ رواہ البخاری فی تاریخہ و البغوی وقال عمران محمول و رواہ ابن مندہ و ابو نعیم

۳۶۸۶۱..... "ایضاً" ابی ہیشم بکائی صاعد بن طالب اپنے والد سے وہ اپنے والد نواس سے وہ اپنے والد رباط سے وہ اپنے والد واسل سے وہ اپنے والد کاہل سے مجال ثور بن بشر بن معاویہ اور یہ صاعد کے نانا ہیں کی سفر سے مروی ہے کہ وہ دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے انھیں سورت یس سورت فاتحہ سورت اخلاص سورت فلق اور سورت ناس تعلیم کی نیز انھیں کہا کہ نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم قرات جبراً کرو۔۔۔۔۔ الحدیث بطول۔ (رواہ ابو نعیم قال فی الاصابہ: صاعدت او پر کی سند مجہول ہے)

## حضرت بشیر بن عقر بہ جہنی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۶۲..... بشیر بن عقر بہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے والد عقر بہ رضی اللہ عنہ غزوة احد میں شہید کر دیئے گئے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں رور با تھا آپ نے فرمایا: اے حبیب! کیوں رور ہے ہوں کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ میں تمہارا والد ہوں اور عائشہ تمہاری ماں ہے میں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر قربان جائیں آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا آپ کے ہاتھ پھیرنے کا نشان سیاہ تھا جب کہ باقی سارا جسم سفید تھا میری زبان میں لکنت تھی آپ ﷺ نے میرے منہ میں تھوکا جس سے لکنت جاتی رہی مجھ سے میرا نام پوچھا میں نے کہا: میرا نام بحیر ہے فرمایا: بلکہ تمہارا نام بشیر ہے۔ رواہ البخاری فی تاریخہ و ابن مندہ

## حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۶۳..... حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم کس قبیلہ سے ہو میں نے جواب دیا: ربیعہ سے ہوں فرمایا: وہ ربیعہ الفرس جو کہتے ہیں: اگر وہ نہ ہوتے زمین اہل زمین سمیٹ پلٹ جاتی میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں جس نے ربیعہ میں سے صرف تم پر احسان کیا۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

۳۶۸۶۴..... حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی پھر

فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: نذیر فرمایا: بلکہ تمہارا نام بشیر ہے مجھے صفحہ میں ٹھہرایا چنانچہ جب آپ کے پاس کوئی ہدیہ آتا ہمیں بھی اس میں شریک کرتے اور اگر صدق آتا سارا ہمارے حوالے کر دیتے ایک دفعہ رات کو آپ گھر سے باہر نکلے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا آپ بقیع میں آئے اور فرمایا: السلام علیکم! اے مؤمنین کی قوم! ہم بھی آپ کے ساتھ لاحق ہونے والے ہیں ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف نوت آ رہا میں گے، تم نے بہت بھلائی پالی ہے اور برائی و شر سے پہلے پہلے بوج کرتے رہے ہو پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں بشیر ہوں فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے کان تمہارا دل تمہاری آنکھوں کو اسلام کے لیے قبول فرمایا ہے تمام ربیعۃ الفرس میں سے جو کہتے ہیں: اگر ہم نہ ہوتے زمین اہل زمین کو لے کر الٹ جاتی میں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے پوچھا: تم شیون آئے ہو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے خوف ہوا آپ کو کھوئی گزند نہ پہنچے یا حشرات الارض میں سے کوئی چیز آپ کو تکلیف نہ پہنچائے۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۸۶۵ حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس شرائط پر بیعت لیتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ پھیلا یا اور فرمایا: یہ کہ تم گواہی دو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تمہا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں یہ کہ محمد اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے یہ کہ ہر وقت نماز بخجگانہ ادا کرو فرض زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو بیت اللہ کا حج کرو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بجز دو کے سب ارکان کی طاقت رکھتا ہوں میں زکوٰۃ نہیں دے سکتا چونکہ بخدا میرے پاس دس اونٹ بکریاں ہیں جو میرے گھر والوں کی ضرورت ہیں اور بوجھ لادنے کے کام آتے ہیں میں جہاد کی طاقت نہیں رکھتا چونکہ میں بزدل شخص ہوں جب کہ لوگوں کا کہنا ہے جو میدان جنگ سے بھاگ جائے وہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کا مستحق ہو جاتا ہے میں خوفزدہ ہوں کہ اگر جنگ چھڑ جائے مجھے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں زور میں میدان جنگ سے بھاگ جاؤں یوں میں اللہ تعالیٰ کے غضب و غصہ کا مستحق ہو جاؤں رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ منہ کر لیا پھر ہاتھ کو حرکت دی اور فرمایا: اے بشیر! جب نہ صدقہ ہونہ ہی جہاد ہو پھر تم جنت میں کیسے داخل ہو گے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہاتھ بڑھائیں میں بیعت کرتا ہوں چنانچہ آپ ﷺ نے ہاتھ پھیلا دیا اور میں نے تمام ارکان کو بجالانے پر بیعت کر لی۔

رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی فی الاوسط و ابو نعیم و الحاکم و البیہقی و ابن عساکر

۳۶۸۶۶ حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں آپ کے ساتھ بقیع میں آیا میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: اے مؤمنین کے گھر والوں السلام علیکم! میرا اسم ٹوٹ گیا فرمایا: اے گائٹھ لو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا غزوہ طویل ہو گیا میں اپنے گھر سے دور رہا۔ ارشاد فرمایا: اے بشیر! کیا تم اللہ تعالیٰ کی حمد نہیں کرتے جو تمہیں اسلام کی طرف لایا ربیعہ میں سے جو کہتے ہیں اگر ہم نہ ہوتے زمین اہل زمین کو لے کر الٹ گئی ہوتی۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۶۷ خالد بن سمیر بشیر بن نھیک سے مروی ہے کہ بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ان کا نام "بشیر" رکھا ہے جب کہ اس سے قبل ان کا نام "بجر" تھا کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ جبل قدمی کر رہا تھا میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا یا کہا کہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ مجھ سے فرمایا: اے ابن خصاصیہ، تو نے جو صبح کی تو اللہ پر عیب لگائے ہوئے صبح کی اور اللہ کے رسول کے ساتھ جبل قدمی کر رہے ہو میں نے عرض کیا میں نے اللہ تعالیٰ پر کوئی عیب نہیں لگایا میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں! اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ ہر طرح کی بھلائی کی ہے رسول اللہ ﷺ شریکین کے قبرستان میں آگئے اور فرمایا: یہ لوگ خیر کثیر لے کر سبقت لے گئے ہیں یہ لوگ خیر کثیر لے کر سبقت لے گئے ہیں پھر آپ نے ایک نظر سے دوسری طرف دیکھا ایک شخص جو توں سمیت قبروں کے درمیان چل رہا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سہتی جو توں والے! اپنے جوتے ایک طرف ڈال دو جب اس شخص نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا اس نے جوتے ڈال دیئے۔

رواہ لظہرانی و ابو نعیم

۳۶۸۶۸ لیلیٰ زوجہ بشیر، بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد کرو جس نے ربیعہ میں سے تمہیں توفیق دی کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ مجھے آپ سے

قبل موت دے دے فرمایا: میں یہ دعا کسی کے لیے نہیں کرتا۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت بشیر ابو عصام کعسی حارثی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۶۹..... معام بن بشیر حارثی کعسی (یہ ایک سو بیس سال کی عمر تک پہنچے ہیں) کہتے ہیں: میرے والد رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنائی کہ میری قوم بنو حارث بن کعب نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا آپ نے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: میری قوم نے مجھے آپ کے پاس اسلام کی خاطر بھیجا ہے فرمایا: مرحبا تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: میرا نام اکبر ہے فرمایا: تمہارا نام بشیر ہے۔

رواہ البخاری فی تاریخہ والنسائی وابن السکن وابن مندہ وقال عزیب لا اعرفہ الا من حدیث اهل الجن برة من مصام و ابو نعیم

## حضرت بکر بن جبلہ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۷۰..... هشام بن محمد بن سائب، حارث بن عمرو کلی ابو یعلیٰ بن عطیہ عمارہ بن جریر کی سند سے حدیث مروی ہے کہ عبد عمرو بن جبلہ بن وائل کے پاس ایک بت تھا جسے ”عیر“ کہا جاتا تھا قبیلہ والے اس کی تعظیم کرتے تھے کہتے ہیں: ایک دن ہم اس بت کے پاس سے گزرے ہم نے ایک آواز سنی کوئی عبد عمرو سے کہہ رہا تھا: اے بکر بن جبلہ! تم محمد کو جانتے ہو۔ پھر اسلام کا ذکر کیا۔ رواہ ابن مندہ و ابو نعیم

## حضرت بکر بن حارثہ جہنی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۷۱..... حضرت بکر بن حارثہ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے مشرکین کے ساتھ جنگ کی رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے بکر! آج تم نے کیا کیا ہے؟ میں نے غصہ سے ان پر اچھی طرح سے تیر برسائے ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے میرا نام برہیر رکھ دیا۔ رواہ المعری

## حضرت بکر بن شداج لیشی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۷۲..... عبد الملک بن یعلیٰ لیشی کی روایت ہے کہ حضرت بکر بن شداج لیشی رضی اللہ عنہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتے تھے یہ لڑکپن میں خدمت کا فریضہ انجام دیتے تھے چنانچہ جب سن بلوغت کو پہنچے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے آپ کے اہل خانہ کے پاس داخل ہونا پڑتا ہے حالانکہ میں سن بلوغت کو پہنچ چکا ہوں نبی کریم ﷺ نے مجھے دعائی اور فرمایا: یا اللہ! اس کی بات کو سچ کر دے اور فتنہ دہی سے اسے ہم کنار کر چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کسی یہودی نے ایک مقتول پایا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو امر عظیم سمجھا اور اس پر بڑے رنج کا اظہار کیا پھر منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: کیا اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مجھے ولایت دی ہے اور اسی لیے مجھے خلافت عطا کی ہے کہ مردوں کو یوں ناحق قتل کیا جائے؟ میں اللہ تعالیٰ سے ایسے شخص کا سوال کرتا ہوں جس کے پاس اس کا کوئی علم ہو اور مجھے بتائے بکر بن شداج رضی اللہ عنہ نے ہوئے اور فرمایا: مجھے اس کا علم ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر تم اس مقتول کے خون کے ذمہ دار ہو ورنہ اس سے نکلنے کی کوئی حجت بیان کرو عرض کیا: جی ہاں فلاں شخص جہاد میں شرکت کی غرض سے نکلا اور مجھے اپنے اہل و عیال کا وکیل بنا گیا میں اس کے دروازے پر پہنچا تو میں نے اس یہودی کو اس کے گھر میں پایا اور یہ کہہ رہا تھا:

واتبعث غرة الا سلام منی

خلوت بعروہ لیل التمام

میری وجہ سے اسلام کی چمک دھیمی پڑ گئی میں نے اس کے جلوہ کے لیے پوری پوری رات خلوت میں گزار دی۔

ابیت علی نرا بہا ویسی

علی جو داء لا حقة الخرام

میں اس کے سینے پر حملہ کرنے سے باز رہا ہوں لیکن اس نے بے باول کے شام کی کہ وہ وسط راستہ پر جا چکا تھا۔

کان مجامع الربلات منها فنام ينهفون الى فنام

گویا کہ اس کی ہڈیوں کے جوڑ انسانوں کی جماعت کی مانند تھے جو کسی دوسری جماعت کی طرف اٹھ رہے ہوں۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ کی دعا کی وجہ سے ان کی بات سچ قرار دی اور مقتول کا خون رائیگاں قرار دیا۔ رواہ ابن مندہ و ابونعیم

## حضرت بلال مؤذن رضی اللہ عنہ

۳۶۸۷۳ "مسند صدیق" محمد بن ابراہیم بن حارث تمیمی کی روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور ابھی دفنانے نہیں گئے تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور جب اشہد ان محمد رسول اللہ کہتے تو مسجد میں لوگوں پر گریہ طاری ہو جاتی جب رسول اللہ ﷺ دفن کر دیئے گئے بلال رضی اللہ عنہ سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اذان دو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ نے مجھے اس لیے آزاد کیا ہے کہ میں آپ کے ساتھ رہوں تو بلاشبہ آپ کو اس کا حق حاصل ہے اور اگر مجھے محض اللہ کے لیے آزاد کیا ہے تو پھر میرا راستہ چھوڑ دیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں محض اللہ کے لیے آزاد کیا ہے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لیے اذان نہیں دوں گا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے اسکا تمہیں اختیار ہے بلال رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں اقامت اختیار کی اور جب فتوحات شام کے لیے لشکروں کا خروج ہونے لگا بلال رضی اللہ عنہ لشکروں کے ساتھ ہوئے اور شام میں جا پہنچے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۸۷۴ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر بیٹھے ان سے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ نے مجھے اللہ کے لیے آزاد کیا ہے یا اپنے لیے؟ فرمایا: اللہ کے لیے آزاد کیا ہے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کر سکوں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی بلال رضی اللہ عنہ شام چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ رواہ ابن سعد و ابونعیم فی الحلبة

۳۶۸۷۵ قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خریدا ہے تو مجھے اپنے پاس روک لیں اور اگر محض اللہ کے لیے خریدا ہے تو پھر مجھے چھوڑیں تاکہ میں اللہ کے لیے عمل کر سکوں ابو بکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: میں نے تمہیں اللہ کے لیے آزاد کیا ہے جاؤ اور اللہ کے لیے عمل کرو۔

رواہ ابن سعد و ابونعیم فی الحلبة

۳۶۸۷۶ عبداللہ بن محمد بن عمار بن سعد و عمار بن حفص بن عمر بن سعد و عمر بن حفص بن عمر بن سعد اپنے آباؤ اجداد سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے خبر کی ہے کہ نجاشی حبشی نے رسول اللہ ﷺ کی طرف تین عصا۔ (لاٹھیاں) بھیجیں ان میں سے ایک رسول اللہ ﷺ اپنے لیے رکھ لی ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی اور ایک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دی جو انھی رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے رکھی تھی بلال رضی اللہ عنہ اسے لے کر عیدین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے آگے آگے چلتے اور عید گاہ میں آ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے نصب کر دیتے رسول اللہ ﷺ ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے پھر رسول اللہ ﷺ کے بعد بلال رضی اللہ عنہ اسی طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے پھر ان کے بعد حضرت سعد قرظ عیدین کے موقع پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آگے چلے اور عید گاہ میں اسے نصب کر دیتے وہ دونوں بھی اسی کی طرف نماز پڑھتے تھے جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے تو بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ مؤمن کا افضل ترین عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بلال تم کیا چاہتے ہو بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں فی سبیل اللہ جہاد کرنا چاہتا ہوں حتیٰ کہ مجھے موت آ جائے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اپنے حرام اور حق کا

واسطہ دیتا ہوں کہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں جسمانی لحاظ سے کمزور ہو گیا ہوں اور میری وفات کا وقت بھی قریب ہو چکا ہے۔ (لہذا میرے پاس رہو) بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس مقیم رہے حتیٰ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے بلال رضی اللہ عنہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہی مطالبہ رکھا جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرح بلال رضی اللہ عنہ کا مطالبہ رد کر دیا لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے مانے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی جگہ کسے مؤذن مقرر کرتے ہو؟ عرض کیا میں سعد کو مؤذن مقرر کرتا ہوں چونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے آذان دیتے رہے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انھیں آذان کی ذمہ داری سونپی اور ان کے بعد انہی کی اولاد کو یہ فریضہ نبھانے کی تاکید۔

رواہ ابن سعد

۳۸۶۷..... ”مسند بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ“ بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ میں نے اپنے آگے پاؤں کی چاب سنی میں نے کہا: یہ کون ہے فرشتوں نے جواب دیا: یہ بلال ہیں آپ ﷺ بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم کونسا عمل کرتے ہو جس کی وجہ سے تم جنت تک جا پہنچے ہو۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے جب بھی حدیث لائق ہوا ہے میں نے وضو کیا ہے، اور میں جب بھی وضو کرتا ہوں سمجھتا ہوں کہ میرے ذمہ اللہ کے لیے دو رکعتیں واجب ہیں، چنانچہ میں اس وضو سے ضرور دو رکعتیں پڑھتا ہوں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۸۷۸..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سب سے پہلے سات لوگوں نے اسلام کا اظہار کیا ہے، رسول اللہ ﷺ ابو بکر، عمر، ان کی والدہ سمیہ بلال اور مقداد رضی اللہ عنہم اجمعین اپنی بات رسول اللہ ﷺ کی سوا اللہ تعالیٰ نے آپ کا دفاع آپ کے چچا ابوطالب کے ذریعے کیا رہی بات ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ نے ان کا دفاع ان کی قوم کے ذریعے کیا، ان کے علاوہ بقیہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو مشرکین نے پکڑ کر لوہے زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑ دیا اور انھیں تپتی ہوئی دھوپ میں ڈال دیا ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں مگر انھوں نے مشرکین کے ارادے کو قبول کیا سوائے بلال رضی اللہ عنہ کے چنانچہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے آپ کو ذلیل کیا اور مشرکین ان کے ساتھ ہر طرح کا حربہ استعمال کر گزرے بالآخر مشرکین نے بلال رضی اللہ عنہ کو لڑکوں کے حوالے کیا لڑکے آپ رضی اللہ عنہ کو گھسیٹتے ہوئے مکہ کی گلیوں میں چکر لگانے لگے جب کہ بلال رضی اللہ عنہ کی زبان پر ایک ہی کام تھا احد، احد، رواہ ابن ابی شیبہ

## حرف تاء..... حضرت تلب بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۷۹..... غالب بن حجرہ کی روایت ہے کہ مجھے حلقام بن تلب نے حدیث سنائی کہ تلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جب آپ کو اجازت ملے میرے لیے اور استغفار کر دیں چنانچہ آپ ﷺ تھوڑی دیر ٹھہرے رہے اور پھر میرے لیے دعا کی اور دعا کے بعد اپنا ہاتھ چہرہ اقدس پر پھیر دیا اور فرمایا: یا اللہ! تلب کی مغفرت کر اور اس پر رحم فرما۔ تین بار یہی دعا کی۔

رواہ ابو نعیم

## حرف جیم..... حضرت جابر بن سمرہ

۳۶۸۸۰..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب بچے رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرتے آپ ﷺ ان میں سے بعض کے ایک رخسار پر دست شفقت پھیرتے ان میں سے بعض کے ٹٹوں رخساروں پر پھیرتے میں آپ کے پاس سے گزرا آپ نے میرے ایک رخسار پر دست شفقت پھیرا چنانچہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا وہ رخسار جس پر نبی کریم ﷺ نے دست شفقت پھیرا تھا وہ دوسرے کی نسبت زیادہ خوبصورت تھا۔ رواہ الطبرانی

## حضرت جابر و رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۱ "مسند جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب اہل یمن کا وفد آیا تو ان کے ساتھ جابر و رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ انھیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور انھیں اپنے قریب بٹھایا۔

رواہ الطبرانی عن انس

## حضرت جثامہ بن مساق رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۲ یحییٰ بن ایوب کنانی جنھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہرقل کے پاس بطور قاصد بھیجا تھا انھیں جثامہ بن مساق بن ربیع بن ربیع بن قیس کنانی کہا جاتا تھا جثامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ہرقل کے پاس بیٹھ گیا میں سمجھا تھا کہ میرے نیچے کوئی چیز (کرسی یا گدی وغیرہ) نہیں لیکن کیا دیکھتا ہوں کہ میرے نیچے سونے کی کرسی ہے جب میں نے سونے کی کرسی دیکھی میں اس سے نیچے اتر گیا ہرقل ہنس پڑا اور کہا تم اس کرسی سے کیوں اتر گئے ہو حالانکہ ہم نے یہ تمہارے اکرام کے لیے رکھی تھی۔ میں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس جیسی اشیاء کے استعمال سے منع فرماتے سنا ہے۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت محمد بن فضالہ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۳ محمد بن عمرو بن عبداللہ بن محمد جہنی کی سند سے مروی ہے کہ ان کے پردادا جده رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا اللہ تعالیٰ محمد میں برکت عطا فرمائے۔ نیز آپ نے میرے لیے ایک نوشتہ بھی لکھا پھر راوی نے طویل حدیث ذکر کی۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت جحش جہنی رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۴ عبد اللہ بن جحش جہنی اپنے والد جحش رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دیہات میں رہتا ہوں اور وہیں نماز پڑھتا ہوں مجھے آپ کسی رات کا حکم دیں تاکہ اس رات میں اس مسجد میں آ کر نماز پڑھوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرھویں تاریخ کی رات آ جاؤ اگر چاہو تو اس کے بعد نماز پڑھو چاہو تو چھوڑ دو۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم

## حضرت جراد بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۵ قرہ بنت مزاحم کہتی ہیں ام عیسیٰ اپنے والد جراد بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتی ہیں وہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے بہت سارے کنویں ہیں جن سے پانی ابلتا ہے ہمارے کنوؤں کا شیریں پانی ہے ہمارے لیے کیا حکم ہے۔ اللہ بیٹ۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت جنذب بن جنادہ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ

۳۶۸۸۶ حضرت ابو ذر و رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ جب کسی کے

پاس امانت نہ رکھتے تو اس وقت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس امانت رکھتے تھے اور جب کسی کو راز نہ بتاتے اس وقت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو راز بتاتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۳۶۸۸۷..... ضعیف بن حارث کہتے ہیں میں نے ابوورداء رضی اللہ عنہ سے ابوذر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ابوذر جب حاضر ہوتے انہی کو رسول اللہ ﷺ اپنے قریب کرتے اور جب غائب ہوتے ان کا پوچھتے تھے مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ زمین نے اپنے اوپر کسی بشر کو اٹھایا نہ ہی آسمان نے کسی پر سایہ کیا جو ابوذر سے بڑھ کر بات میں سچا ہو۔

رواہ احمد بن حنبل کما ذکرہ ابن حجر فی الاصابۃ، ۶۴۴

۳۶۸۸۸..... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں جو تھے نمبر پر اسلام لایا مجھے سے قبل تین آدمی اسلام لائے تھے اور میں چوتھا تھا۔

رواہ ابو نعیم

۳۶۸۸۹..... ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ گویا میں اپنے آپ کو اسلام کا چوتھا دیکھ رہا ہوں، مجھ سے قبل صرف نبی کریم ﷺ ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہم لائے تھے۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۹۰..... ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے فرمایا: نہ آسمان نے کسی انسان پر سایہ کیا نہ زمین نے کسی انسان پر سایہ کیا نہ آسمان نے میرے لیے فرمایا: نہ آسمان نے کسی انسان پر سایہ کیا نہ زمین نے کسی انسان پر سایہ کیا۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۹۱..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: قیامت کے دن تم میں سے زیادہ میرے قریب وہ شخص بیٹھا ہوگا جو دنیا سے اس حالت میں جائے جس حالت پر میں نے اسے چھوڑا ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم تم میں سے کوئی شخص نہیں سوائے میرے جو دنیا کے ساتھ کسی نہ کسی درجہ میں چمٹ نہ گیا ہو میں قیامت کے دن تمہاری نسبت رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب ہوں گا۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۹۲..... ”مسند عمر“ مدائنی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا: لوگوں میں دل کے اعتبار سے کون زیادہ خوش قسمت ہے؟ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ بدن جو مٹی میں آلودہ ہوں عذاب سے مامون ہو اور ثواب کا منتظر ہو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوذر تم نے سچ کہا۔ رواہ الدینوری

۳۶۸۹۳..... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی بیوی ام ذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا میں رونے لگی: ابوذر رضی اللہ عنہ بولے: تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے کہا: میں کیوں نہ روؤں حالانکہ آپ قریب الموت ہیں اور ہم ہیں بھی بیابان میں جہاں اور کوئی نہیں میرے پاس اتنا کپڑا بھی نہیں جو آپ کے کفن کی کفایت کر سکے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ بولے: رو نہیں چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جماعت سے فرماتے سنا ہے میں بھی ان میں تھا فرمایا: کہ ضرور تم میں سے ایک شخص بیابان میں مرے گا اس کے پاس مسلمانوں کی ایک ٹھکڑی جماعت حاضر ہوگی چنانچہ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضرین میں سے جتنے لوگ تھے ان میں سے کوئی بھی میرے علاوہ بیابان میں نہیں مرا ہر ایک بستی میں یا جماعت میں مرا ہے سو میں ہی ہوں جو بیابان میں مر رہا ہوں اللہ کی قسم میں جھوٹ نہیں بول رہا اور نہ ہی میں نے جھوٹ بولا ہے، جاؤ راستہ دیکھو۔ ام ذر کہتی ہیں: میں نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ لوگ حج کے لیے جا چکے ہیں اور راستے منقطع ہو چکے ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جاؤ دیکھ تو لوٹنا، ام ذر کہتی ہیں: میں ریت کے ایک ٹیلے پر آگئی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی: پھر میں ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹ آئی اور ان کی تیمارداری کرتی اسی دوران میں چکر لگا رہی تھی کیا دیکھتی ہوں۔ کہ کچھ لوگ کجاووں پر سوار پرندوں کے جھنڈ کی طرح سامنے سے آرہے ہیں۔ میں کپڑا لے کر انہیں اپنی طرف بلانے لگی وہ میری طرف آنے لگے اور میرے پاس آ کر رک گئے اور پوچھا: اے اللہ کی بندی تمہیں کیا ہوا؟ میں نے کہا: مسلمانوں میں سے ایک شخص مرا جا رہا ہے تم لوگ اسکی تجھیز و تکفین کا بندوبست کر دو۔ راہ گیروں نے پوچھا: وہ کون شخص ہے؟ میں نے کہا: وہ ابوذر غفاری ہیں۔ وہ بولے: ابوذر جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں ام ذر کہتی ہیں انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ پر اپنے ماں باپ کو قربان کیا اور جلدی سے ابوذر کے پاس آئے ابوذر رضی اللہ عنہ نے انہیں مرحبا کہا اور بولے: میں نے رسول اللہ

ﷺ کو ایک جماعت سے فرماتے سنا میں بھی اس جماعت میں تھا فرمایا کہ ایک شخص بیاباں میں ضرور مرے گا اور اس کے پاس مسلمانوں کی ایک ٹکڑی جماعت آئے گی چنانچہ اس وقت آپ کے پاس حاضرین میں سے ہر شخص بستی میں یا جماعت میں مراے اور میں ہی وہ شخص ہوں جو بیاباں میں مر رہا ہوں تم لوگ میری بات سن رہے ہو اگر میرے پاس اتنا کپڑا ہو جو میرے کفن کے لیے کافی ہو مجھے اسی میں کفن دو اور تم یہ بھی سن رہے ہو کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں مجھے وہ شخص کفن نہ دے جو امیر ہو یا سرکاری جا سوس ہو یا ایتچی ہو یا نقیب ہو، چنانچہ راہگیروں کی جماعت میں ہر شخص کسی نہ کسی عہدے پر فی الوقت فائز تھا یا قبل ازیں کسی عہدے پر رہ چکا تھا البتہ ایک انصاری نوجوان لڑکا تھا اس نے کسی قسم کا کوئی عہدہ نہیں قبول کیا تھا وہ لڑکا کہنے لگا: اے چچا جان، میں آپ کو کفن دوں گا میں آپ کے ذکر کردہ عہدوں میں سے کسی عہدے پر نہیں ہوں میں آپ کو اس چادر میں کفن دوں گا یا ان دو کپڑوں میں کفن دوں گا جو میرے تھیلے میں پڑے ہوئے ہیں جن کی سوت میری امی نے کافی ہے اور اسی نے وہ بنائے ہیں۔ چنانچہ اسی انصاری نوجوان نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کفن پہنایا۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۹۴..... ابو یزید مدنی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا ایک بھائی تھا جس کا نام انیس تھا اور وہ پائے کا شاعر تھا حدیث میں اس کے اسلام لانے کا واقعہ ذکر کیا اور اس میں یہ بھی ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور ابو بکر آگے پیچھے چلے آ رہے تھے میں نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ! فرمایا: وعلیک ورحمۃ اللہ (تین بار کہا) آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ اور کیوں آئے ہو؟ میں نے آپ کو سارا واقعہ سنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے پوچھا: تم کہاں سے کھاتے پیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: آب زمزم پی لیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ آب زمزم کھانے کی چیز بھی ہے اور پینے کی بھی اور یہ بابرکت پانی ہے۔ آپ نے تین بار یہ بات ارشاد فرمائی۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقیم رہا میں نے اسلام کی تعلیم حاصل کی اور کچھ قرآن بھی پڑھ لیا پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں میں اپنے دین اور اسلام کا برس عام اعلان کروں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے خوف ہے تمہیں کہیں قتل نہ کر دیا جائے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں گو مجھے قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے، چنانچہ آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ میں مسجد حرام میں آ گیا جب کہ قریش مختلف حلقے بنائے ہوئے گفتگو میں مشغول تھے۔ میں نے کہا: اشمذ ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ قریش نے حلقے برخاست کر دیئے اور غصہ میں میری طرف کھڑے ہو گئے مجھے مارنے لگے حتیٰ کہ جب مجھے چھوڑا میں ایسا تھا جیسا کہ سرخ رنگ کا بت ہوتا ہے جس پر منت کے جانوروں کو ذبح کر کے خون کے ساتھ لتھیڑ دیا گیا ہو۔ وہ سمجھے انھوں نے مجھے قتل کر دیا ہے تھوڑی دیر بعد مجھے افاقہ ہوا اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے میری کیفیت دیکھ کر فرمایا: کیوں میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے دل میں ایک حاجت تھی جسے میں نے پورا کر دیا کچھ عرصہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ہی مقیم رہا پھر آپ نے فرمایا: اپنی قوم کے پاس واپس چلے جاؤ اور جب تمہیں میرے غلبہ کی خبر ہو میرے پاس آ جانا۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۹۵..... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس چیز نے سب سے پہلے مجھے اسلام کی طرف بلایا وہ یہ ہے کہ ہم تنگ دست لوگ تھے ہمیں قحط سالی نے دبوچ لیا میں نے اپنے ساتھ اپنی والدہ اور بھائی انیس کو سوار کیا اور اپنے سسرال کے ہاں سرزمین نجد میں چلا گیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی اور شاعر درید بن صمد کی باہمی منافرتی رسہ کشی اور خساء کے متعلق ان دونوں کی رقابت کا ذکر کیا: اور کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا: آپ نے یکنخت مجھ سے یہ سوالات کر ڈالے: تو کون ہے کس قبیلہ سے تعلق ہے کہاں سے آئے ہو اور کیوں آئے ہو؟ میں نے آپ کو سارا واقعہ سنا شروع کر دیا آپ نے فرمایا: ابھی تک کہاں سے کھاتے پیتے رہے ہو میں نے عرض کیا: آب زمزم پیتا رہا ہوں فرمایا: بلاشبہ آب زمزم کھانا بھی ہے جو انسان کی پیٹ کو بھر دیتا ہے میں نے عرض کیا: مجھے اجازت دیں تاکہ کچھ کھالوں۔ فرمایا: جی ہاں اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور طائف کی کشمش لائے آپ ہمارے لیے تھوڑی تھوڑی بھر کشمش ڈالتے رہے اور ہم کھاتے رہے حتیٰ کہ ہم شکم میر ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: میرے لیے میری سرزمین اٹھالی گئی ہے اور وہ کوئی پانی والی زمین ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ سرزمین تہامہ ہی ہو سکتی ہے لہذا تم اپنی قوم کے پاس واپس چلے جاؤ اور انھیں بھی اسلام



۳۶۸۹۶..... حسن فردوسی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملے عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر دیا لیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بولے: اے فتنے کے تالے میرا ہاتھ چھوڑ دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہچان گئے کہ ابوذر کی اس بات کی ضرورت کوئی حقیقت سے لہذا پوچھا اے ابوذر فتنے کے تالے سے کیا مراد ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک دن ام رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ بھی ادھر آ نکلے اور آپ نے لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانا ناپسند سمجھا لہذا آپ وہیں لوگوں کے پیچھے پڑ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: جب تک یہ شخص تمہارے درمیان موجود ہے اس وقت تک تم کسی فتنہ کا شکار نہیں بنو گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۸۹۷..... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی دربان قنبر کی روایت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے سخت رویہ رکھتے تھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عبادہ بن صامت ابو درداء اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ یہ حضرات ان سے بات کریں چنانچہ ان حضرات صحابہ کرام نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے بات کی ابوذر رضی اللہ عنہ نے عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہا: اے ابو ولید! رہی تمہاری بات سو تمہیں مجھ پر فضیلت حاصل ہے اور مجھ پر سبقت بھی حاصل ہے اور میں تمہاری وجہ سے اس سرزمین سے اعراض بھی کر چکا تھا رہی تمہاری بات اے ابو درداء! رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب ہوا تم نے اسلام کی طرف سبقت لی پھر تم اسلام لے آئے اور تم نیکو کار مؤمنین میں سے ہو۔ اے عمرو بن العاص! رہی تمہاری بات سو تم نے اسلام قبول کیا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک رہے حالانکہ اس وقت تو اپنے گھر کے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ تھا۔ رواہ ابوعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۶۸۹۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ کیا اور نہ ہی زمین نے کسی کو اپنے اوپر اٹھایا جو ابوذر سے زیادہ قول کا سچا ہو جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ عیسیٰ بن مریم کی تواضع کی طرف دیکھے اسے چاہئے کہ وہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ ایک روایت ہے کہ ابوذر زہد و تقویٰ نیکو کاری اور دنیا سے بے رغبتی میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۸۹۹..... ابو جمرہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ بیان کیا ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو خیر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص کا ظہور ہوا ہے اس کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنا بھائی بھیجا کہ میرے پاس اس شخص کی خبر لاؤ۔ پھر ان کے اسلام لانے کا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ مکہ پہنچے ان کے پاس ایک مشکیزہ تھا جس میں زاد اور پانی تھا مسجد میں داخل ہوئے اور کسی سے کچھ نہ پوچھا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ سے ملے مسجد کے ایک کونہ میں جا بیٹھے اور شام تک بیٹھے رہے پھر دیر بعد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور کہا: کیا ابھی تک وقت نہیں آیا کہ یہ شخص اپنی منزل کی پہچان کر سکے ابوذر رضی اللہ عنہ اٹھ کر علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہو لیے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آن پہنچے ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنا واقعہ سنایا اور اسلام لے آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے آپ جو چاہیں حکم دیں حکم ہوا: اپنے اہل خانہ کے پاس واپس لوٹ جاؤ حتیٰ کہ تمہارے پاس میری کوئی خبر پہنچے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں اس وقت تک واپس نہیں جاؤں گا جب تک کہ سر عام اسلام کا اعلان نہ کر دوں۔ چنانچہ ابوذر رضی اللہ عنہ مسجد میں چلے گئے اور بآواز بلند کہا: اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا عبدہ ورسولہ مشرکین کہنے لگے: اس شخص نے اپنا آبائی دین ترک کر دیا پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور ابوذر کو مارنے لگے، حتیٰ کہ ابوذر ادھ مومنے ہو کر گر پڑے۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۹۰۰..... زید بن اسلم کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بریر تمہارا کیا حال ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۹۰۱..... ابوذر غفاری کہتے ہیں میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا مجھ سے قبل تین اشخاص نے اسلام قبول کیا تھا۔ نبی کریم ﷺ ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہ نے اور میں چوتھا شخص تھا میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: السلام علیک یا رسول اللہ! اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدًا عبدہ ورسولہ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس میں خوشی کے اثرات نمایاں دیکھے لئے ارشاد فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں جناب بنی غفار کا ایک شخص ہوں گویا آپ کو میرا انتساب ناپسند آیا اور آپ چاہتے تھے کہ میں کسی قبیلہ سے ہوتا۔ چونکہ میرا قبیلہ حاجیوں کو لوٹ لیتا تھا اور قبیلہ کے لوگ ڈنڈے لے کر حاجیوں کے راستے میں کھڑے ہو جاتے۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم عن ابی ذر

## حضرت ابوراشد عبدالرحمن بن عبید ازدی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۰۲ ... "مسند ابن مندہ" محمد بن رافع خزاعی محمد بن احمد بن حماد و یعیہ بن حماد رطلی، ابو عثمان عبدالرحمن بن خالد بن عثمان، ابو خالد، عثمان بن محمد، محمد بن عثمان بن عبدالرحمن عثمان بن عبدالرحمن ابوراشد عبدالرحمن بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سو آدمیوں کے قافلہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب ہم نبی کریم ﷺ کے قریب ہوئے ہم کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابو معاویہ آگے بڑھو۔

رواہ ابن عساکر و العقیلی

۳۶۹۰۳ ... محمد بن احمد، نصر بن سلمہ مروزی شاذان عبدالرحمن بن خالد بن عثمان بن محمد بن عثمان بن ابی راشد، اپنے آباؤ اجداد کی سند سے ابوراشد ازدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور میرا بھائی ابو عاصیہ ازدی سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم سب نے اسلام قبول کیا رسول اللہ ﷺ نے جمیع ازدیوں کے لیے ایک نوشتہ لکھ کر میرے سپرد کیا جس کا مضمون یہ ہے کہ: محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس شخص کی طرف جس پر یہ خط پڑھا جائے جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرے اس کے لیے اللہ اور اس کے رسول کا امان ہے یہ خط عباس بن عبدالمطلب نے لکھا تھا۔ (رواہ ابن عساکر عقیلی کہتے ہیں: نصر بن سلمہ جھوٹا کذاب ہے اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ لیتا تھا۔ ورواہ الدولابی فی السننی)

۳۶۹۰۴ ... ابو العباس و یعیہ بن حماد بن جابر ابو عثمان عبدالرحمن بن خالد بن عثمان، ابو خالد بن عثمان، عثمان بن محمد، محمد بن عثمان بن عبدالرحمن عثمان بن عبدالرحمن کی سند سے ابوراشد عبدالرحمن بن عبید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں اپنی قوم کے سو (۱۰۰) آدمیوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب ہم آپ کے قریب پہنچے تو آپ نے مجھے فرمایا: اے ابو معاویہ، آگے بڑھو۔ چونکہ اگر تم اپنی محبوب چیز دیکھو گے ہمارے پاس واپس لوٹ گئے اور اگر اپنی محبوب چیز نہیں دیکھو گے واپس نہیں لوٹو گے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب تر ہو گیا جب کہ میں اپنی قوم کے افراد میں سے سب سے چھوٹا تھا۔ میں نے کہا: یا محمد! آ نعم سیاحا (یہ لفظ جاہلیت کا سلام سمجھا جاتا تھا) یعنی صبح بخیر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مسلمانوں کا سلام نہیں ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر مسلمانوں کا سلام کیا ہے؟ فرمایا: جب مسلمانوں کے پاس جاؤ تو کہو السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیکم۔ کہا: السلام علیکم یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ علیکم میں نے کہا: یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ علیکم نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا نام ابو معاویہ عبداللہ بن عمرو بن عبدالمطلب ہے۔ آپ نے میرا اکرام کیا اور مجھے اپنے پاس بٹھایا اپنی چادر مجھے پہنائی اپنے جوتے مجھے عطا کیے اور اپنا عصا بھی مجھے دیا میں نے اسلام قبول کر لیا، حاضرین میں سے بعض لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے اس شخص کا اکرام کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چونکہ یہ قوم کا شریف آدمی ہے جب تمہارے پاس کسی قوم کا شریف آدمی آئے اس کا اکرام کرو۔ ابوراشد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے ساتھ میرا غلام "سرخان" بھی تھا وہ بھی میرے ساتھ اسلام لے آیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ میرا غلام سرخان ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوراشد کیا تم اسے آزاد کر سکتے ہو؟ اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں تمہارے ہر عضو کو دوزخ کی آگ سے آزاد فرمائے گا ابوراشد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے غلام آزاد کر دیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے پھر میں اپنے ساتھیوں کی طرف واپس لوٹ آیا اور انھوں نے بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ (رواہ ابن عساکر)

## حضرت جعفر رضی اللہ عنہ

۳۶۹۰۵ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم خلقت صورت اور اخلاق میں

میرے مشابہ ہو۔ (رواہ ابن ابی شیبہ و الحاکم)

۳۶۹۰۶..... ”مسند براء بن عازب“ نبی کریم ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میری خلق اور اخلاق میں مشابہ ہو۔

رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و البخاری و مسلم و الترمذی

۳۶۹۰۷..... ”مسند بلال“ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مسکینوں کے ساتھ مل بیٹھتے ان کے ساتھ گفتگو کرتے اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے جعفر رضی

اللہ عنہ کا نام ابو مساکین رکھا تھا۔ رواہ الطبرانی عن ابی ہریرۃ

حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۰۱۔

۳۶۹۰۸..... ”مسند جابر بن عبد اللہ“ مکی بن عبد اللہ یعنی، سفیان بن عیینہ، ابن زبیر کی سند سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ سے واپس لوٹے تو ان سے رسول اللہ ﷺ ملے جب جعفر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ کی تعظیم کی خاطر شرمندہ سے ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور فرمایا: اے میرے حبیب! تم میری خلق

صورت اور اخلاق میں سب سے زیادہ مشابہ ہو اے میرے حبیب! تو بھی اسی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے جس مٹی سے میں پیدا کیا گیا ہوں۔

رواہ العقیلی و ابو نعیم قال: العقیلی: غیر محفوظ و قال فی المیزان: مکی له منا کبر و قال فی المغنی: نصح عن ابن عیینہ حدیث عبد الوزاق

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ ۹۲۲

۳۶۹۰۹..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مسکینوں سے محبت کرتے تھے ان کے ساتھ مل بیٹھتے ان سے

گفتگو کرتے مساکین بھی ان سے گفتگو کرتے رسول اللہ ﷺ ابو مساکین کہتے تھے۔ رواہ ابو نعیم

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۰۱۔

۳۶۹۱۰..... ”مسند عبد اللہ بن عباس“ نبی کریم ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میری خلق اور اخلاق میں مشابہ ہو۔

رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل

۳۶۹۱۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر پہنچی رسول کریم ﷺ حضرت اسماء بنت عمیس رضی

اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور جعفر رضی اللہ عنہ کے دو بیٹوں عبد اللہ اور محمد کو اپنی رانوں پر بٹھایا اور پھر فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جعفر رضی اللہ عنہ کو شہادت عطا کی ہے اب جعفر کے دو پر ہیں جن کے ذریعے وہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں اترے ہیں پھر

فرمایا: یا اللہ! جعفر کی اولاد میں اچھے لوگوں کو پیدا فرما۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم و ابن عساکر و فیہ عمر بن ہارون متروک

۳۶۹۱۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب جعفر کی شہادت کی خبر آئی ہم رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر غم و حزن کے اثرات

نمایاں دیکھ رہے تھے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۹۱۳..... اسماعیل بن ابی خالد شععی کی روایت ہے کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ سے واپس لوٹے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ سے ہوئی عمر رضی اللہ عنہ نے اسماء رضی اللہ عنہا سے کہا: ہم ہجرت میں تمہارے اوپر سبقت لے گئے ہیں لہذا ہم تم سے

افضل ہیں اسماء رضی اللہ عنہا بولیں میں واپس (گھر) نہیں جاؤں گی حتیٰ کہ آپ ﷺ سے پوچھ نہ لوں۔ چنانچہ اسماء رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملی وہ کہتے ہیں ہم تم سے افضل ہیں چونکہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی

ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم نے دو مرتبہ ہجرت کی ہے اسماعیل کہتے ہیں: سعد بن ابی بردہ نے مجھے حدیث سنائی کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے اسی

دن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ بات اس طرح نہیں ہے ہم تو دور اور اجنبی سرزمین میں پھینکے گئے تھے جب کہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے

رسول اللہ ﷺ تمہارے جاہل کو نصیحت کرتے اور تمہارے بھوکے کو کھانا کھلاتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۹۱۵..... شععی کی روایت ہے جب نبی کریم ﷺ نے خیبر فتح کیا تو آپ کو خبر دی گئی کہ جعفر رضی اللہ عنہ نجاشی کے پاس سے واپس لوٹ آئے

ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ کس چیز پر خوشی کروں جعفر کی آمد پر یا فتح خیبر پر پھر رسول اللہ ﷺ جعفر سے ملے اور ان کی آنکھوں

کے درمیان بوسہ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و الطبرانی

۳۶۹۱۵..... شعسی کی روایت ہے کہ غزوہ موتہ کے موقع پر مقام بلقاء میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: یا اللہ! جعفر کے خاندان میں نیکو کار بندوں کو پیدا فرما۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۹۱۶..... شعسی کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس جعفر رضی اللہ عنہ کے قتل ہو جانے کی خبر پہنچی تو آپ نے جعفر رضی اللہ عنہ کی بیوی

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو اپنے حال پر چھوڑ دیا حتیٰ کہ جب اسماء رضی اللہ عنہا آسو بہا چلیں اور حزن و ملال میں قدرے کمی واقع ہوئی تب

آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور تعزیت کی جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو اپنے پاس بلایا اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی

کہ یا اللہ اس کے ہاتھ کی خرید فروخت میں برکت عطا فرما۔ چنانچہ جعفر رضی اللہ عنہ جو چیز بھی خریدتے تھے اس میں انھیں کثیر نفع ملتا حضرت اسماء

رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم مہاجرین نہیں ہیں: ارشاد فرمایا: جھوٹ بولتے ہیں: بلکہ تم نے دو

ہجرتیں کی ہیں ایک نجاشی کی طرف اور دوسری میری طرف۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۹۱۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابو طالب کے خیمہ میں تھا اچانک ابو طالب

آدھمکے رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے قریب بٹھایا اور کہا: اے چچا! کیا آپ ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟ ابو طالب نے کہا: اے بھتیجے! مجھے

معلوم ہے کہ تم حق پر ہو لیکن میں سجدہ کرنا اچھا نہیں سمجھتا کہ میری سرین مجھ سے اونچی ہو جائے لیکن اے جعفر! تم جاؤ اور اپنے چچا زاد کے

بازوؤں کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ چنانچہ جعفر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی پائیں جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب نبی کریم ﷺ

نماز سے فارغ ہوئے تو جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: خبردار! اللہ تعالیٰ نے تمہیں دو بازو عطا فرمائے ہیں جن کے ذریعے تم اپنے

چچا زاد بھائی کے ساتھ جنت میں اڑتے رہو گے۔

رواہ الخطیب واللالکانی وابن الجوزی فی الو اہیات وفیہ سیف بن محمد ابن اخت سفیان الثوری کذاب

## حضرت جھینہ جہنی (قیل النہدی رضی اللہ عنہ)

۳۶۹۱۸..... عربینہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت جھینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے انھیں خط لکھا (خط چڑے کے ٹکڑے پر لکھا تھا)

جھینہ رضی اللہ عنہ نے خط سے اپنے ڈول کو پوند لگا دیا اس پر ان کی بیٹی نے کہا: تم نے عرب کے سردار کے خط سے اپنا ڈول گانٹھ دیا۔ (جب قبیلہ

جھینہ پر مسلمانوں نے حملہ کیا تو) جھینہ رضی اللہ عنہ بھاگ گئے اور ان کے گھر کا کل مال و متاع مسلمانوں نے اپنے قبضہ میں لے لیا پھر بعد میں

آئے اور اسلام قبول کر لیا نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: حصص کی تقسیم سے قبل اپنا مال و متاع دیکھ لو اور جو پالو اسے لے لو۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت جندب بن کعب عبدی (ازدی) و حضرت زید بن صوحان رضی اللہ عنہما

۳۶۹۱۹..... ابوطائف احمد بن عیسیٰ بن عبد اللہ علا اپنے آباء و اجداد کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرات کہتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول

اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ نے سواروں کی جماعت کے ساتھ کوچ کہنا اور آپ نے کہنا شروع کر دیا۔ جندب، اور جندب کہا؟ اور ہاتھ کٹا زید جو

کہ افضل ہے، آپ یہ کلمات پوری رات دہراتے رہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ یہ بات پوری رات دہراتے رہے ہیں

اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: میری امت کے دو شخص ہیں ان میں سے ایک کو جندب کہا جاتا ہے وہ تلوار کے ایک ہی وار سے حق و باطل میں

فرق کر دیتا ہے اور دوسرے کو "زید" کہا جاتا ہے اس اعضاء میں سے ایک وضو جنت کی طرف سبقت کر رہا ہے اور اس کے پیچھے اس کا پورا جسم

جنت میں داخل ہو جاتا ہے رہی بات جندب کی سو وہ ولید بن عقبہ کے پاس ایک جادو گر لایا جو انھیں طرح طرح کی جادو گریاں دکھا رہا تھا جندب

نے اپنی تلوار سے اس کا سرتن سے جدا کر دیا رہی بات زید کی سو مسلمانوں کی کسی جنگ میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور پھر علی کا ساتھ دے گا چنانچہ

جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیتے ہوئے زید رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت جریر رضی اللہ عنہ

۳۶۹۲۰ ..... ابراہیم بن جریر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جریر رضی اللہ عنہ اس امت کے یوسف ہیں۔

رواہ ابن سعد و الخیر انطی فی اعتلال القلب

۳۶۹۲۱ ..... جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی کریم ﷺ نے مجھے حجاب میں نہیں رکھا اور جب بھی آپ

نے مجھے دیکھا آپ کے چہرے پر ضرور تبسم پایا گیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابو نعیم

کلام: ..... حدیث ضعیف سے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۴۷۸۷۔

۳۶۹۲۲ ..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں مدینہ منورہ کے قریب پہنچا میں نے اپنی سواری بٹھادی اور پھر اپنے سامان کا تھیلا کھولا

اور ایک اچھا سا جوڑا زیب تن کیا جب میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ خطاب فرما رہے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ پر سلام کیا: لوگوں نے مجھے کن

آنکھوں سے گھورنا شروع کر دیا میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے کہا: اے عبد اللہ! کیا رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق کچھ فرمایا ہے؟ اس

نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمہارا ذکر خیر کیا ہے کیا کہ اسی دوران رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اچانک آپ کو

دوران خطبہ ہی کچھ عارضہ پیش آیا اور فرمایا: اچانک تمہارے پاس اس کو نے سے یا اس دروازے سے ایک شخص داخل ہوگا جو عین والوں میں سب

سے افضل ہے اس کے چہرے پر فرشتے کے مسح کا نشان ہوگا حضرت جریر کہتے ہیں: اس پر میں نے اللہ تعالیٰ حمد کی۔

رواہ ابن ابی شیبہ و النسانی و الطبرانی و ابو نعیم

۳۶۹۲۳ ..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تم مجھے ذی خلعہ سے راحت نہیں پہچانتے۔ (ذی خلعہ

دور جاہلیت میں قبیلہ شعم کا ایک گھر تھا جسے وہ کعبہ یمانیہ کہتے تھے)

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں گھوڑے کی پیٹھ پر ثابت قدم نہیں رہ سکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: یا اللہ! اسے

بہادیت دینے والا اور بہادیت یافتہ بنا دے چنانچہ میں نے آپ کے دست اقدس کی ٹھنڈک محسوس کی۔ رواہ ابن شیبہ

۳۶۹۲۴ ..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وفود حاضر ہوئے آپ مجھے اپنے پاس بلائے اور ان کے

سامنے مجھ پر فخر کرتے۔ رواہ ابن الطبرانی

۳۶۹۲۵ ..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے جریر! اللہ تعالیٰ نے تمہیں خوبصورت بنایا ہے لہذا تم اپنے

اخلاق کو بھی خوبصورت بناؤ۔ رواہ الدیلمی

۳۶۹۲۶ ..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے پیغام اسلام بھیجا میں آپ کی خدمت میں بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا

آپ نے فرمایا: اے جریر تم کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں اس لیے حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کروں آپ

ﷺ نے مجھے دعوت دی کہ میں گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ نیز فرمایا: فرض نماز قائم کرو فرض زکوٰۃ دیتے رہو،

اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھو پھر آپ نے میری طرف اپنی چادر ڈال دی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: جب تمہارے پاس کسی

قوم کا کوئی شریف آدمی آئے اس کا اکرام کرو۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم

۳۶۹۲۷ ..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں مدینہ پہنچا میں نے اپنی سواری بٹھائی اور تھیلا کھولا اور عمدہ جوڑا زیب تن کیا پھر رسول

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے میں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا، لوگ مجھے کن آنکھوں سے

گھورنے لگے: میں نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص سے کہا: اے عبد اللہ! کیا رسول اللہ ﷺ نے میرا ذکر کیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں،

رسول اللہ ﷺ نے تمہارا ذکر خیر کیا ہے اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ دوران خطبہ آپ کو کچھ عارضہ پیش آیا اور فرمایا:

عنقریب تمہارے پاس ایک شخص اس کو نے سے یا فرمایا: اس دروازے سے داخل ہوگا جو یمن والوں میں سب سے بہتر ہوگا، خبردار اس کے چہرے پر فرشتے کی مسخ کا نشان ہے میں نے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

۳۶۹۲۸۔ صابر بن سالم بن حمید بن یزید بن عبد اللہ الجبلی اپنے آباؤ اجداد کی سند سے ام قصف بن عبد اللہ بن ضمیرہ کہتی ہیں میرے والد عبد اللہ بن ضمیرہ نے مجھے حدیث سنائی کہ ایک دن وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ کے پاس آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ایک جماعت بھی بیٹھی ہوئی تھی جس میں اکثریت اہل یمن کی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تمہارے اوپر ایک شخص اس گھانی سے نمودار ہوگا جو اہل یمن میں سب سے بہتر ہے کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ عنہ سامنے سے ظاہر ہوئے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم پر سلام کیا سب نے سلام کا جواب دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے جریر رضی اللہ عنہ کے لیے اپنی چادر پھیلائی اور ان سے فرمایا: اے جریر! اس پر بیٹھو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے بڑی گرجوشی سے جریر کا استقبال کیا ہے حالانکہ آپ نے اس طرح کسی کا استقبال نہیں کیا۔ ارشاد فرمایا: جی ہاں یہ اپنی قوم کا شریف آدمی ہے اور جب تمہارے پاس کسی قوم کا شریف آدمی آئے اس کا اکرام کرو۔

رواہ الدیلمی

۳۶۹۲۹۔ ام قصف بنت عبد اللہ اپنے والد سے روایت نقل کرتی ہیں وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا اس کشادہ راستے سے تمہارے اوپر ایک شخص نمودار ہونے والا ہے جو یمن والوں میں سب سے بہتر ہے اس کے چہرے پر فرشتے کے ہاتھ پھیرنے کا واضح نشان ہے چنانچہ لوگ جھانک جھانک کر دیکھنے لگے، ہر ایک ہی چاہتا تھا کہ وہ اسی کے قبیلہ میں سے ہو۔ کیا دیکھتے ہیں کہ جریر رضی اللہ عنہ سامنے سے نمودار ہوئے جب نبی کریم نے جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا گرجوشی سے ان کا استقبال کیا اور اپنی چادر پھیلائی پھر فرمایا: اے جریر! اس پر بیٹھو آپ ﷺ ان سے گفتگو میں مشغول ہو گئے جب جریر رضی اللہ عنہ اٹھ کر چلے گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جیسا استقبال آپ نے جریر کا کیا ہے اس طرح آپ نے کسی کا نہیں کیا۔ فرمایا: جی ہاں۔ میں نے یہی کیا ہے جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی بڑا آدمی آئے اس کا اکرام کرو۔ رواہ ابوسعید النخاسی فی معجمہ وابن النجار

۳۶۹۳۰۔ ”مسند جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ“ جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں گھوڑوں کی پیٹھ پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے سینے پر مارا میں نے آپ کے دست اقدس کا اثر اپنے سینے میں محسوس کیا آپ نے فرمایا یا اللہ، اسے ثابت قدم رکھ اور اسے ہادی و مہدی بنا دے چنانچہ اس کے بعد میں گھوڑے کی پیٹھ سے نہیں گرا۔ رواہ الطبرانی عن جریر

## حضرت جعفر بن ابی الحکم رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۱۔ جعفر بن ابی حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ تیرہ (۱۳) غزوات کیے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن جابر

## حضرت جزاء بن جدر جان رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۲۔ ”مسند جدر جان بن مالک الاسدی“ ابو بشر دودلی، اسحاق بن ابراہیم ربیع، حاشم بن محمد بن حاشم بن جزاء بن عبد الرحمن بن جزاء بن جدر جان بن مالک اپنے آباؤ اجداد کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جدر جان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور میرا بھائی اسور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی چنانچہ حضرت جزاء اور حضرت جدر جان رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتے تھے اور آپ کی صحبت میں بھی رہے۔

رواہ ابن مسدد و ابونعیم وقال بفرده اسحاق الر ملی قال فی الاصابہ وہم معہ لول

## حضرت جزئی سلمی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۳..... حبان بن جزئی سلمی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک قیدی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو کہ صحابہ رسول اللہ ﷺ میں سے تھا لوگوں نے اسے قیدی بنا لیا تھا اور وہ لوگ مشرکین تھے پھر اسلام لے آئے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ قیدی بھی ان کے ساتھ تھا، آپ ﷺ نے حضرت جزئی رضی اللہ عنہ کو دو چادریں پہنائیں جزئی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس اسلام لائے اور آپ رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ وہ بھی تمہیں اپنے پاس سے دو چادریں عطا کرے گی چنانچہ جزئی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو خوش و خرم رکھے! ان چادروں میں سے میرے لیے انتخاب کریں جو کہ آپ کے پاس ہیں، چونکہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ان میں سے دو چادریں پہنائی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی مسواک طولا کھینچتے ہوئے فرمایا: یہ لے لو اور یہ لے لو۔ چنانچہ عرب کی عورتیں نہیں دیکھی جالی تھی۔ رواہ ابو نعیم

## حرف حاء..... حضرت حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۴..... حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام مورچہ زن بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ کو سلام کیا اور آگے نکل گیا میں واپس لوٹا نبی کریم ﷺ بھی اپنی جگہ سے اٹھ آئے فرمایا: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو میرے ساتھ بیٹھا ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، ارشاد فرمایا: وہ جبرئیل علیہ السلام تھے انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا ہے۔

رواہ الطبرانی و ابو نعیم

۳۶۹۳۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک مرتبہ حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے آپ کے پاس جبرئیل امین بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ سرگوشی کر رہے تھے حارثہ رضی اللہ عنہ آگے نکل گئے اور انہیں سلام نہ کیا جبرئیل امین نے کہا: اس شخص نے سلام کیوں نہیں کیا۔ اگر یہ سلام کرتا میں اس کے سلام کا جواب دیتا پھر کہا: یہ شخص اتنی (۸۰) میں سے ہو گا رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اسی سے کیا مراد ہے؟ جواب دیا: اتنی آدمیوں کے علاوہ باقی لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جائیں گے اور یہ اتنی آدمی آپ کے ساتھ صبر کیے رہیں گے ان کا اور ان کی اولاد کا رزق جنت میں ہے۔ جب حارثہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹے سلام کیا ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ہمارے پاس سے گزرے ہمیں سلام کیوں نہیں کہا: حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے آپ کے ساتھ ایک شخص بیٹھا ہوا دیکھا تھا میں نے آپ کی گفتگو کو منقطع کرنا اچھا نہیں سمجھا۔ فرمایا: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: وہ جبرئیل امین تھے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں جبرئیل علیہ السلام کی بات سنائی۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم

## حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

۳۶۹۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی۔ رواہ الطبرانی

۳۶۹۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ افضل الشہداء ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جعفر بن ابی طالب شہیدوں کے سردار ہیں وہ فرشتوں کے ساتھ ہیں اور یہ عطیہ ان کے سوا پہلی امتوں میں کسی کو نہیں ملا، یہ ایسی چیز ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کا اکرام کیا ہے۔ رواہ ابو بکر و ابوالقاسم الحرفی فی امالیہ

۳۶۹۳۸..... "مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ" حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو (شہید) دیکھا رونے لگے اور جب انھیں مثلہ دیکھا تو آپ سسکیاں لے لے کر رونے لگے۔ رواہ الطبرانی و ابونعیم فائدہ:..... مثلہ: میت کے کان ناک اور ہونٹ وغیرہ کاٹ دینے کو مثلہ کہتے ہیں: کسی کو مثلہ کرنا اسلام میں جائز نہیں۔

۳۶۹۳۹..... حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا رونے لگے اور جب انھیں مثلہ دیکھا آپ کی سسکیاں بندھ گئیں۔ رواہ الطبرانی

۳۶۹۴۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جب غزوہ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ان کی تلاش میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آئیں انھیں نہیں پتہ تھا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا ہوتی ہے۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ملے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنی ماں کو بتا دو۔ (کہ حمزہ شہید ہو چکے ہیں) زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم اپنی پھوپھی کو بتا دو، چنانچہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا خود ہی بول پڑیں کہ حمزہ نے کیا کیا ہے؟ ان دونوں نے اتنا کہہ کر انھیں نال دیا کہ ہمیں نہیں معلوم۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے صفیہ رضی اللہ عنہا کی عقل ضائع ہو جانے کا خوف ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنا دست اقدس حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے سینے پر رکھا اور ان کے لیے دعا کی۔ صفیہ رضی اللہ عنہا نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر رونے لگیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اگر عورتوں کے واویلے کی بات نہ ہوتی میں حمزہ کو یوں ہی پزار ہنے دیتا تاکہ قیامت کے دن پرندوں کے پیٹوں اور جنگلی درندوں کے پیٹوں سے انھیں حشر کے لیے لے جایا جاتا۔ پھر آپ نے مقتولین (شہداء احد) پر نماز جنازہ پڑھنے کا حکم دیا چنانچہ سات میتیں لائی جاتیں اور حمزہ رضی اللہ عنہ وہیں رکھے رہتے آپ سات تکبیریں کہتے اور یہ میتیں اٹھالی جاتیں لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ کو وہیں دکھ دیا جاتا پھر دوسرے سات لائے جاتے آپ ان پر بھی سات تکبیریں کہتے اور یوں فارغ ہو گئے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۹۴۱..... "مسند حباب بن ارت" حضرت حباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو (بعد از شہادت) دیکھا ہے، ہم ان کے لیے اتنا کپڑا نہیں پاتے تھے جس میں انھیں بقدر کفایت کفن دیا جاسکے، البتہ ایک چادر تھی اسی میں ہم نے انھیں کفن دیا اس کا بھی یہ حال تھا کہ جب ہم چادر سے پاؤں ڈھاپتے سرنگا ہو جاتا اور جب سر ڈھاپتے پاؤں ننگے ہو جاتے بہر حال ہم نے ان کا سر ڈھانپ دیا اور پاؤں پر بیری کے پتے ڈال دیئے۔ رواہ الطبرانی

۳۶۹۴۲..... حضرت حباب رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حظلہ راہب رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کی طرف دیکھا انھیں فرشتے غسل دے رہے تھے۔

رواہ ابن عساکر و فیہ ابو شیبہ و هو متروک

۳۶۹۴۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ غزوہ احد میں جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو ان کی تلاش میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آئیں انھیں معلوم نہیں تھا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کا کیا بنا۔ حضرت علی اور زبیر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنی ماں کو بتا دو زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: نہیں بلکہ تم ہی اپنی پھوپھی کو بتا دو۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بولیں۔ حمزہ نے کیا کیا؟ ان دونوں حضرات نے اتنا کہہ کر انھیں نال دیا کہ وہ نہیں جانتے۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے صفیہ رضی اللہ عنہا کا خوف ہے کہ (حمزہ رضی اللہ عنہ کی خبر سن کر) اس کی عقل جاتی رہے گی چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے سینے پر رکھا اور ان کے لیے دعا کی صفیہ رضی اللہ عنہا نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر رونے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت کے پاس تشریف لائے جب کہ آپ ﷺ کی لاش کا مثلہ کر دیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: اگر عورتوں کی جزع فزع کا خوف نہ ہوتا میں حمزہ رضی اللہ عنہ کو یونہی پزار ہنے دیتا حتیٰ کہ قیامت کے دن انھیں پرندوں کے پیٹوں اور درندوں کے پیٹوں سے اٹھایا جاتا پھر آپ نے شہداء پر نماز جنازہ پڑھنے کا حکم دیا چنانچہ سات میتیں رکھی جاتیں ان کے ساتھ حمزہ رضی



اللہ عنہ بھی ہوتے آپ رضی اللہ عنہ سات کبیریں کہتے پھر یہ سات اٹھالینے جاتے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ وہیں رکھے رہتے پھر دوسرے سات شھداء لائے جاتے اور ایک حمزہ رضی اللہ عنہ ہوتے ان پر آپ سات تکبیریں کہتے یوں اس طرح آپ ان سے فارغ ہوئے۔

رواہ ابن ابی شیبہ والطبرانی

۳۶۹۴۳ یحییٰ بن عبد الرحمن اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قنفذ قدرت میں ہیں جان سے سات آسمانوں میں لکھا ہوا ہے حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسول یعنی حمزہ بن عبد المطلب اللہ کے رسول کے شیر ہیں۔ رواہ الدیلمی

۳۶۹۴۵ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غزوہ احد سے واپس لوٹے تو بنی عبدالمطلب کی عورتیں اپنے مقتولین پر رو رہیں تھیں آپ ﷺ نے فرمایا: تم عورتیں حمزہ پر رو مپو تک اس کے لیے رونے والی عورتیں نہیں ہیں۔ چنانچہ انصار یہ عورتیں آئیں اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے لگیں اتنے میں نبی کریم ﷺ کی آنکھ لگ گئی توڑی دیر بعد بیدار ہوئے اور فرمایا: ان عورتوں کے لیے بلاکت ہے یہ ابھی تک وہیں ہیں۔ ان سے کہو واپس آ جا میں اور آج کے بعد کسی میت پر نہ روؤں۔ رواہ مسلم و ابن ابی شیبہ

## حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

۳۶۹۴۶ ”مسند عمر رضی اللہ عنہ“ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں اشعار سنارہے تھے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے اور فرمایا: اے حسان، تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اشعار سنارہے ہو؟ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نہیں ایسی ذات کو اشعار سنایا ہوں جو تم سے بہتر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا اور آپ واپس لوٹ گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۴۷ مسند برید بن حصیب سلمیٰ البریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کی مدح میں ستر اشعار کے ساتھ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مدد کی۔ رواہ ابن عساکر و سندہ صحیح

۳۶۹۴۸ ابن مسیب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھ لیا، منع کرنا چاہا حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں مسجد میں اشعار کہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے نکل گئے اور انھیں چھوڑ دیا۔ رواہ عبد الرزاق و ابن عساکر

۳۶۹۴۹ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حسان رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں نعم یا مشرکین کی جہو میں اشعار جو اور جبرئیل امین تمہارے ساتھ ہیں۔

رواہ ابن عساکر. وقال کذا قال فیہ سمعت حسان وقد روی عن البراء من وحوہ عن النبی اللہ الحطاب

۳۶۹۵۰ قاضی ابوالعلاء واسطی عبدالقدوس موی سلمیٰ الشاعر فائدہ بن بصر ابوقحیف بن فضل شاعر خالد بن یزید الشاعر ابو تمام سبیب بن اوس الشاعر حصیب بن ابی صعب الشاعر فرزدق ہمام بن غالب الشاعر عبدالرحمن بن حسان بن ثابت الشاعر سند سے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے حسان! مشرکین کی جہو میں اشعار جو اور جبرئیل امین بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ بلاشبہ بعض اشعار عدت سے بے یز ہوتے ہیں نیز آپ نے فرمایا: جب میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اسلحہ سے نڈرتے ہیں تم زبان سے نہ آؤ۔

رواہ ابن عساکر

کلام:..... خطیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ حدیث ابوالعلاء سے بغدادیوں کی ایک بڑی جماعت نے حاصل کی ہے حالانکہ مجھے اس بات پر بڑا تعجب ہو رہا ہے کہ عبدالقدوس موی سلمیٰ جو کہ اصحاب مجاہد و ظرافت سے کا وطن ماوراء النہر کا علاقہ ہے جتنا نچو، ۱۰۰ بنی راہم قندار ان کے

مضامات میں احادیث بیان کرتا رہا ہے اور مجھے خراسان میں کوئی شخص نہیں ملا جس نے اس سے سماع حدیث کیا ہو مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ بغداد آیا ہو، چنانچہ جب ابوالعلاء نے مجھے اس کی سند سے حدیث سنائی میں سمجھا ممکن ہے سلامی حج کے لیے آیا ہو اور ابوعبداللہ بن بکیر اس سے ملے ہوں اور سماع کر لیا ہو اور ان کے ساتھ ابوالعلاء بھی ہوں بہر حال اسی سبب و سبب میں اس کی مرویات، منظر عام پر آتی رہیں پھر ۳۲ھ میں ابو عبداللہ بن بکیر کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط میرے ہاتھ لگا جس میں سند کے ساتھ شعراء کی احادیث ذکر کی ہوئی تھیں۔ اس میں ابن بکیر کے خط سے یہ سند بھی مجھے ملی: حسین بن علی بن طاہر ابوعلی مہربنی، عبداللہ بن موسیٰ سلامی الشاعر ابوعلی مفضل بن فضل الشاعر اس سند سے وہی حدیث جو میں نے ابوالعلاء عن سلامی کی سند سے ذکر کی ہے اسی سیاق و لفظ میں مل گئی میں نے یہ قصہ ابوالقاسم تنوخی سے بیان کیا ان کی ابوالعلاء سے ملاقات ہو گئی اور ان سے کہا: اے قاضی عبداللہ بن سلامی کسی سند سے احادیث روایت نہ کرو چونکہ یہ شیخ بخارا کے مضامات میں احادیث بیان کرتا رہا ہے اور بغداد میں روایت نہیں کیا۔ ابوالعلاء بولے: میں نے اس سلامی کو نہیں دیکھا، اور نہ ہی میں اسے جانتا ہوں۔

انتھی وقد روى هذا الحديث ايضاً ابن عساكر

۳۶۹۵۱۔ ابوالحسن علی بن علی بن احمد بن حسن الموزن قاضی ابوالمضفر ہناد بن ابراہیم بن نصر نفسی عبدالحی بن عبداللہ بن موسیٰ جوہری الشاعر۔ (بخارا میں) ابوالحسن سلامی الشاعر، ابوعلی مفضل بن فضل الشاعر سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے کہا: حسان لعین۔ (ملعون) آچکا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حسان رضی اللہ عنہ لعین نہیں ہیں چونکہ انہوں نے تلوار اور زبان کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن عساكر

۳۶۹۵۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو گالی مت دو چونکہ وہ زبان اور ہاتھ کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی مدد کرتے تھے۔ رواہ ابن عساكر

۳۶۹۵۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور حسان رضی اللہ عنہ من میں پانی کا چیمڑکاؤ کر رہے تھے جب کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم دو جماعتوں میں بٹے ہوئے تھے ان کے درمیان حسان رضی اللہ عنہ کی ایک چھوٹی سی لڑکی جسے سیرین کے نام سے پکارا جاتا تھا ہاتھ میں باجالیے گا نا گا رہی تھی اور وہ یہ شعر گا رہی تھی۔

هل على ويحك  
ان لهوت من حرج

تمہاری ہلاکت! اگر میں گانا گاؤں مجھ پر کوئی حرج ہے۔

رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

رواہ ابن عساكر وفيه عبد الرحمن بن حارث الملقب جحدز وقال ابن عدي يسرق والحديث

۳۶۹۵۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے اہل مجلس کو حسان رضی اللہ عنہ اشعار سنار ہے تھے مگر اہل مجلس محفوظ نہیں ہو رہے تھے زبیر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ مل بیٹھے اور کہا: تم لوگ شوق سے ابن فریجہ کے اشعار کیوں نہیں سنتے؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ اس کے اشعار سنتے تھے اور اسے داد دیتے اور آپ اغراض نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابن جرير و ابو نعيم وابن عساكر

۳۶۹۵۵۔ عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے حسان رضی اللہ عنہ اس وقت ناپینا ہو چکے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے لیے تکیہ رکھ دیا اتنے میں عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے اور کہا: تم اس شخص کے لیے تکیہ رکھ رہی ہو حالانکہ اس نے ایسا کیا کہا ہے! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دیتا تھا اور آپ کے سینے کو دشمنوں کے متعلق شفا بخشا تھا اب یہ ناپینا ہو چکا ہے مجھے امید ہے کہ آخرت میں اسے عذاب نہیں ہوگا۔ رواہ ابن عساكر

۳۶۹۵۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں: ایک مرتبہ انصار کی ایک جماعت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور انہوں نے عرض

کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قوم نے ہماری مذمت میں (ججو میں) اشعار کہے ہیں، اگر آپ بھی ہمیں اجازت مرحمت فرمائیں ہم بھی انہیں جواب دیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات بری نہیں لگتی کہ تم ایسے لوگوں سے بدلہ لو جنہوں نے تمہارے اوپر ظلم کیا ہے ابن رواحہ کے پاس تمہیں جانا چاہئے چونکہ وہ نسب دانی کا علم رکھتا ہے چنانچہ انصار حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں اجازت دی ہے کہ ہم (بھی اشعار کہہ کر) قریش سے بدلہ لیں لہذا قریش کی ججو میں اشعار کہو۔ چنانچہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اشعار کہے لیکن پر از ججو نہ کہے جو کہ انصار چاہتے تھے انصار کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں اجازت دی ہے کہ ہم قریش سے بدلہ لیں چنانچہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی اشعار کہے جو ججو میں ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اشعار سے قدرے بڑھے ہوئے تھے لیکن انصار کا مقصد یہاں بھی پورا نہ ہوا بھریہ لوگ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان سے یہی فرمائش کی حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تک اشعار نہیں کہوں گا جب تک میں خود رسول اللہ ﷺ سے مل نہ لوں۔ چنانچہ حسان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! آپ نے ان لوگوں کو واقعہ کی اجازت دی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں برا نہیں سمجھتا کہ یہ لوگ ظالموں سے بدلہ لیں اے حسان مسلسل تمہاری تائید جبرئیل امین کرتے رہیں گے جب تک تم رسول اللہ ﷺ کا (اشعار کے ذریعے) دفاع کرتے رہو گے۔

رواہ الذہلی فی الدرر والذہبیات وابن عساکر

۳۶۹۵۷..... "مسند عائشہ" محمد بن عوف طائی آدم بن ابی ایاس ابن ابی ذؤب محمد بن عرف عطاء زکوان یمان کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریش کی ججو کرو۔ چونکہ ججو کے اشعار قریش پر تیروں کی بارش سے بھی زیادہ سخت ہیں رسول اللہ ﷺ نے ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ قریش کی ججو کرو ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اشعار کہے لیکن آپ رضی اللہ عنہ اس سے راضی نہ ہوئے آپ نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا پھر ان کے بعد حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا جب آپ کے پاس حضرت حسان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے عرض کیا: اب وقت آچکا ہے کہ تم اس پھرے ہوئے شیر کو پیغام بھیجو جو اپنی دم سے حملہ کرے گا پھر اپنی زبان گھما کر کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے میں ان لوگوں کو اپنی زبان سے ایسا کالوں گا کہ حق ادا کر دوں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلدی نہ کرو یقیناً ابو بکر قریش کے سب سے بڑے نسب دان ہیں اور میرا سلسلہ نسب بھی قریش میں ہے اور مجھے ان سے الگ تھلگ رکھا ہے حسان رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور نسب دانی کا ضروری علم لے کر واپس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کا نسب الگ کر دیا ہے قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے میں آپ کو قریش سے اس طرح نکالوں گا جس طرح بال آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جبرئیل امین تمہاری تائید کرتے رہتے ہیں جب تک تم اللہ اور اللہ کے رسول کا دفاع کرتے رہتے ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ (اے حسان) مشرکین کی ججو کرو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے خوب ججو کی۔ رواہ ابن جریر و ابو نعیم

۳۶۹۵۸..... ابو سلمہ بن عبد الرحمن کی روایت ہے کہ جب قریش نے نبی کریم ﷺ کی ججو میں اشعار کہے اس سے آپ کبیدہ خاطر ہوئے اور آپ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ سے فرمایا: قریش کی ججو کرو چنانچہ قریش کی ججو کی لیکن زیادہ بلیغ ججو نہ کر سکے اور آپ ﷺ بھی اس سے خوش نہ ہوئے آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ قریش کی ججو کرو کعب رضی اللہ عنہ نے بھی ججو کی لیکن وہ بھی زیادہ بلیغ نہ انداز نہ اپنا سکے اور نہ ہی آپ ﷺ اس سے خوش ہوئے آپ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت کو پیغام بھیجا حالانکہ آپ انہیں پیغام بھیجنا اچھا نہیں سمجھتے تھے جب قاصد پہنچا اس نے کہا قریش کی ججو میں اشعار کہو کیا: وقت آ گیا ہے کہ تم اس پھرے ہوئے شیر کو پیغام بھیجو جو اپنی دم سے حملہ کرے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے؟ میں اپنی اس زبان سے ان کا بھر گس نکالوں گا پھر حسان رضی اللہ عنہ نے اپنی زبان نکالی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: بخدا! حسان رضی اللہ عنہ کی زبان گویا سانپ کی زبان تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش میں میرا نسب ہے مجھے خدشہ ہے کہیں تم مجھے بھی ان میں خلط نہ کر دو لہذا ابو بکر کے پاس جاؤ وہ قریش کے سب سے بڑے نسب دان ہیں وہ میرا نسب تمہیں الگ کر کے بتائیں گے حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے میں آپ کو قریش سے

اس طرح نکالوں گا جس طرح آٹے سے ہال نکال لیا جاتا ہے چنانچہ حسان رضی اللہ عنہ نے قریش کی ہجو کی اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے حسان تم نے شفا دی اور خود بھی شفاء پائی ہے (یعنی بھر پور ہجو کی ہے)۔ رواہ ابن عساکر ۳۶۹۵۹..... "مسند انس" عدی بن ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: قریش کی ہجو کرو جبرئیل امین تمہاری مدد کریں گے۔

رواہ ابن عساکر وقال هذا لصحيف من ابن ادريس الداوي عن شعبة وانما هو عن البراء

## حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۶۹۶۰..... محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی علاقہ میں اپنا گورنر مقرر کرتے آپ رضی اللہ عنہ عہد نامہ کے طور پر کچھ بھیجے! اے لوگو! اپنے امیر کی بات سنو اور جب تک تمہارے ساتھ عدل و انصاف کرے اس کی اطاعت کرو چنانچہ جب حذیفہ رضی اللہ عنہ کو مدائن کا گورنر مقرر کیا تو آپ نے لکھ بھیجا: اس کی بات سنو اور اطاعت، بجالاؤ اور جو چیز تم سے مانگے اسے دو۔ چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے رخصت ہوئے اور ایک گدھے پر سوار ہوئے جب کہ دوسرے گدھے پر ان کا زوراء تھا جب آپ رضی اللہ عنہ مدائن پہنچے تو وہاں کے شہریوں اور دیہاتیوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک چپائی اور گوشت کی ایک بڑی تھی اور آپ گدھے پر سوار تھے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اہل مدائن کو عمر رضی اللہ عنہ کا نوشتہ عہد پڑھ کر سنایا لوگوں نے کہا: آپ جو چاہے ہم سے مانگیں؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سے اپنے لیے کھانا اور گدھوں کے لیے چار ماٹکتا ہوں جب تک میں تمہارے درمیان موجود رہوں گا میں تم سے یہی مانگوں گا چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ نے چاہا مدائن میں رہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے لکھ بھیجا کہ میرے پاس آؤ جب عمر رضی اللہ عنہ کو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مدینہ پہنچ جانے کی خبر ہوئی کہ وہ ایسی جگہ ہیں جہاں انھیں کوئی نہیں دیکھتا جب عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا کہ وہ اسی حال پر ہیں جس حال پر وہ یہاں سے گئے تھے ان کے پاس آئے اور ان سے چٹ گئے اور فرمایا: تو میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہوں۔ رواہ ابن سعد و ابن عساکر

۳۶۹۶۱..... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" حمید بن ہلاک کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کی میت لائی گئی تاکہ آپ رضی اللہ عنہ اس پر نماز جنازہ پڑھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا آپ کے پاس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے تھے انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو انگلیوں سے کریدنا شروع کر دیا کہ آپ اس پر نماز نہ پڑھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ اور اپنے ساتھی پر نماز پڑھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے حذیفہ رضی اللہ عنہ ان میں سے میں بھی ہوں کہا: نہیں فرمایا: میرے گورنروں میں سے کوئی (منافقین کی صف میں شامل) ہے؟ جواب دیا ایک شخص ہے گویا آپ نے اس پر دلالت کر دی اور اس سے گویا انھیں کشید کر لیا اور انھیں خبر نہیں کی۔ رواہ رسة فی الایمان

۳۶۹۶۲..... زید بن وہب کی روایت ہے کہ منافقین میں سے ایک شخص مر گیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس پر نماز نہ پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا یہ انہی لوگوں (یعنی منافقین) میں سے ہے: حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اللہ کی قسم مجھے بتاؤ کیا میں ان میں سے ہوں؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں اور میں آپ کے بعد اس کی کسی کو خبر نہیں کروں گا۔

رواہ رسة

۳۶۹۶۳..... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے ہجرت اور نصرت کے درمیان اختیار دیا چنانچہ میں نے نصرت کا انتخاب کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۶۴..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور تاقیامت جو کچھ ہوتا ہے

سب بیان فرمایا: اسے جس نے یاد رکھنا تھا یاد رکھا اور جس نے بھولنا تھا وہ بھول گیا: حالانکہ میرے یہ ساتھی اسے جانتے ہیں ممکن ہے کوئی چیز مجھے بھول جائے اور جب میں اسے دیکھوں وہ یاد آجائے جیسا کہ ایک شخص کو دوسرے کا چہرہ دیکھ کے یاد آجاتا ہے اور وہ اس سے غائب ہو اور جب اسے دیکھتا ہے پہچان لیتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۱۵..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ (آپ ﷺ سے) نرمی کے متعلق پوچھتے تھے جب کہ میں شدت کے متعلق پوچھتا تھا تا کہ میں اس سے گریزاں رہوں۔ مجھے وہ دن زیادہ محبوب ہے جس دن ضرورت مند لوگ مجھ سے شکایت کرتے ہیں چونکہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ سے محبت کرتا ہے اسے آزمائش میں ڈال دیتا ہے کہ اے موت، اسے خوب بھیج اور خوب سختی کر۔ میرا دل نہیں چاہتا مگر تیری ہی محبت۔

رواہ البیہقی فی الزہد و ابن عساکر

۳۶۹۲۶..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ماہ رمضان میں ایک رات میں سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر آپ غسل کرنے کے لیے کھڑے ہوئے میں نے آپ کے آگے پردہ کر دیا جب آپ غسل سے فارغ ہوئے برتن میں کچھ پانی بچ گیا آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو اسے باقی رہنے دو چاہو تو اندیل دو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بچا ہوا پانی انڈیلے ہوئے سے مجھے زیادہ محبوب ہے میں نے اس سے غسل کیا اور آپ ﷺ میرے آگے پردہ کیے رہے میں نے عرض کیا: آپ تکلیف نہ کروں اور پردہ کرنا رہنے دیں۔ فرمایا: کیوں نہیں جیسا کہ تم نے میرے آگے پردہ کیا میں بھی تمہارے آگے ضرور پردہ کروں گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۲۷..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے انہیں تنہا ہی سریہ کے طور پر بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۲۸..... "ایضاً" ابو بختری کی روایت ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تمہیں ایک حدیث سنائی تمہارے تین لوگ میری تکذیب کریں گے ایک نوجوان انہیں دیکھ کر کھڑا ہوا اور کہا: جب ہم میں سے تین لوگ تمہاری تکذیب کریں گے پھر تمہاری تصدیق کون کرے گا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ سے خیر و بھلائی کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر و برائی کے متعلق سوال کرتا تھا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ ایسا کیوں کرتے تھے؟ فرمایا: چونکہ جو شخص شر و برائی کا اعتراف کرتا ہے وہ بھلائی پر آسکتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۲۹..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر میں کسی نہر کے کنارے ہوں اور چلو بھر پانی لینے کے لیے ہاتھ بڑھاؤں اس دوران میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ میں کیا جانتا ہوں اور جب تک میرا ہاتھ میرے منہ تک پہنچے حتیٰ کہ مجھے قفل کر دیا جائے۔

رواہ یعقوب بن سعیدان و ابن عساکر

۳۶۹۳۰..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں کہا: یہ علم ہم نے حاصل کیا ہے اور تم تک پہنچا رہے ہیں اگر چنانچہ ہم عمل نہیں کرتے۔ رواہ البیہقی و ابن عساکر

۳۶۹۳۱..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگوں نے میرے کفن میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چونکہ اگر تمہارے صاحب کے پاس خیر بھلائی (نیکیاں) ہیں تو اس کا کفن بھلائی سے بدل دیا جائے گا ورنہ اس کا جیسا کیسا کفن ہو فوراً چھین لیا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۳۲..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے (کفن کے) لیے دو سفید چادریں کافی ہیں اور ان کے ساتھ قمیص کی بھی ضرورت نہیں چونکہ میں نے بہت تھوڑا تر کہ چھوڑا حتیٰ کہ بھلائی سے بدل جائے یا شر سے بدل دیا جائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۳۳..... حسن بھری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں فرمایا: فاقہ کی حالت میں ایک دوست آن پہنچا ہے جو شخص نام ہو جائے وہ فلاح نہیں پاتا کیا میرے بعد اس چیز کا وقوع نہیں ہوگا جسے میں جانتا ہوں تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے فتنہ اور اہل فتنہ سے پہلے پہلے نجات دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۳۴..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس مرض الوفا میں داخل ہوئے ابو مسعود نے ان سے معاف کیا اور پھر کہا: فراق قریب ہے؟ جواب دیا: جی ہاں۔ فاقہ کی حالت میں ایک دوست آیا ہے نہ امت خوردہ فلاح نہیں

پاتا کیا میرے بعد ان فتنوں کا وقوع نہیں ہوگا جنہیں میں جانتا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۹۷۵... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہجرت اور نصرت میں اختیار دیا میں نے نصرت کا انتخاب کیا۔

رواہ ابو نعیم

۳۶۹۷۶... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے مجھے غزوہ احزاب کی ایک رات مجھے تنہا سریہ کے طور پر بھیجا۔

رواہ ابو نعیم

۳۶۹۷۷... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ غزوہ احد میں جب مشرکین ہزیمت زدہ ہوئے ابلیس لعین چنچ اٹھا کہ اے اللہ کے

بندو! اپنے پیچھے کا دھان رکھو چنانچہ آگے والے پیچھے ہٹ گئے وہ اور پیچھے والے گتھم گتھا ہو گئے۔ چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ اپنے

باپ یمان کے پاس کھڑے ہیں اور کہا: اے اللہ کے بندو! یہ ہے میرا باپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بخدا مسلمانوں نے زرہ برابر بھی

باک نہیں محسوس کی حتیٰ کہ ایمان کو قتل کر دیا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔ عروہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! حذیفہ رضی

اللہ عنہ جب تک زندہ رہے خیر و بھلائی ان کے دامن میں پڑی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## حضرت حجان بن علاط سلمی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۷۸... سخی بن عمر لیشی ابن یسار علاطی جو کہ حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں کہتے ہیں مجھے میری دادی نے اپنے والد سے

حدیث سنائی ہے کہ ابن علاط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت مرحمت فرمائی تھی نہ میں اپنی امانتوں کے متعلق جھوٹ بول لوں

تا وقتیکہ میں ان امانتوں کو پالوں جو کہ مکہ میں تمہیں چنانچہ میں نے اہل مکہ سے کہا: محمد مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہے اس پر مجھے میری امانتیں

دے دی گئیں پھر میں آدھی رات کے وقت نکلا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارا واقعہ سنایا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۹۷۹... حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا کہ وہ اپنی قوم کے چند

سواروں کے ساتھ مکہ کی طرف عازم سفر ہوئے راستے میں انھیں وحشت زدہ و خوفزدہ بیابان وادی میں رات ہو گئی ابن علاط رضی اللہ عنہ سے ان

کے ساتھیوں نے کہا اے ابو کلاب! کھڑے ہو جاؤ اپنے لیے اور ہمارے لیے اس ڈراؤنی وادی میں امان طلب کرو حجاج رضی اللہ عنہ کھڑے

ہوئے اور کہنے لگے:

اعیذ نفسي و اعیذ صحبی من کل جنی بهذا النقب حتی اذوب سالما و دکی

میں اپنے لیے اور اپنے رفقاء سفر کے لیے اس اندھی وادی میں بر قسم کے جن سے پناہ مانگتا ہوں حتیٰ کہ میں صحیح و سالم اپنے رفقاء کے ساتھ

واپس لوٹ جاؤں۔

یکا یک ابن علاط رضی اللہ عنہ نے کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا۔

یا معشر الجن والانس ان استعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان

اے جنات اور انسانوں کی جماعت اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے اطراف سے (چھید بنا کر) پار ہو جاؤ تو پار ہو جاؤ اور تم بغیر

کسی صحبت کے پار نہیں جا سکتے۔“

جب مکہ پہنچے ابن علاط رضی اللہ عنہ نے قریش کی ایک مجلس میں یہ واقعہ سنایا قریش بولے: اے ابو کلاب، بخدا! تم نے سچ کہا: یہ وہی کلام

ہے جس کا دعویٰ محمد کرتا ہے کہ یہ اس پر نازل ہوتا ہے؟ ابن علاط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بخدا! یہ کلام میں نے بھی سنا اور انھوں نے بھی میرے ساتھ

سنا۔ اسی اثناء میں عاص بن وائل آن پہنچا اہل مجلس نے اس سے کہا: اے ابو ہشام کیا تم نے نہیں سنا کہ ابو کلاب کیا کہتا ہے؟ وہ کیا کہتا ہے؟ لوگوں

نے اسے بھی سارا واقعہ سنایا اس نے کہا: بھلا اس نے تمہیں کیوں تعجب میں ڈال ہے؟ اس نے جس کسی کو وہاں سنا ہے اسی نے تو یہ کلام محمد کی زبان

سے جاری کیا ہے جس نے اس قوم کو مجھ سے روک دیا ابن عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قریش کی گفتگو نے میری بصیرت میں اور زیادہ اضافہ کیا: میں نے نبی کریم ﷺ کے متعلق دریافت کیا مجھے بتایا گیا کہ مکہ سے مدینہ جا چکے ہیں میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور سیدھا چلتا ہوا مدینہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ میں نے سنا اس کی آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا: بخدا تم نے حق سنا ہے یہ میرے رب کا کلام ہے جو کہ مجھ پر نازل فرمایا ہے اے ابن عطاء تم نے یقیناً حق سنا ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اسلام کی تعلیم دیں آپ نے مجھے کلمہ اخلاص یعنی کلمہ شہادت کی تلقین کی اور مجھے حکم دیا: اپنی قوم کے پاس چلے جاؤ اور انہیں بھی اس حق کی دعوت دو جسکی میں نے تمہیں دعوت دی ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی ہوائف الجان و ابن عساکر و فیہ ابوب بن سوید و محمد بن عبد اللہ اللیثی و ہما ضعیفان

## حضرت حسان بن شداد طھوی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۰..... یعقوب بن عفیہ بن عفاص بن حسان بن شداد اپنے آباؤ اجداد کی سند سے حسان بن شداد رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ میری والدہ مجھے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس اس لیے آئی ہوں تاکہ آپ میرے اس بیٹے کے لیے دعا کریں تاکہ یہ پاکیزہ حالت میں بڑا ہو۔ آپ ﷺ نے وضو کیا اور اپنا چہرہ اقدس صاف کیا اور فرمایا: یا اللہ اس عورت کے لیے اس بچے میں برکت عطا فرما اور اسے پاکیزہ حالت میں بڑا کر دے۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۱..... حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس شرط پر نبی کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی کہ میں سجدہ نہیں کروں گا مگر کھڑے ہو کر۔ رواہ الطبرانی و النسائی و الطبرانی و ابو نعیم

۳۶۹۸۲..... حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک درینا میں قربانی کا جانور خریدنے کے لیے بھیجا انہوں نے ایک دینار میں بکری خریدی اور دو دینار میں بیچ دی پھر ایک دینار میں ایک بکری اور خرید لی چنانچہ ایک بکری اور ایک دینار لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان کے لیے برکت کی دعا کی اور حکم دیا کہ اس دینار کو صدقہ کر دو۔ رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ

## حضرت حزن بن ابی وھب مخزومی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۳..... سعید بن مسیب اپنے والد کے واسطے سے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میرا نام حزن ہے آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تمہارا نام بہل ہے حزن رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنا نام تبدیل نہیں کروں گا چونکہ میرا نام میرے والد نے رکھا ہے۔ ابن مسیب کہتے ہیں: اس کے بعد ہمارے خاندان سے سختی ختم نہیں ہوئی۔ رواہ ابو نعیم

فائدہ:..... حزن کا معنی ہے سختی اور سہل کا معنی ہے آسانی حدیث سے معلوم ہوا اگر کسی کا نام اچھا نہ ہو بدل دینا چاہئے نیز معلوم ہوا کہ شخصیت پر نام کا بھی گہرا اثر ہوتا ہے۔ اس لیے والدین پر واجب ہے کہ وہ اولاد کا اچھا نام رکھیں۔

## حضرت حزام (یا حازم) الجذامی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۴..... ”مسند حزام“ مدرک بن سلیمان اپنے والد سلیمان سے وہ اپنے والد عقبہ شیب سے ”وہ اپنے والد شیب سے وہ اپنے دادا حزام رضی

اللہ عنہ سے روایت نقل کر کے ہیں: وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھ سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا نام حازم ہے آپ نے فرمایا: بلکہ تمہارا نام مطعم ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۶۹۸۵..... مستدرک بن سلیمان جزائی سلیمان بن عقبہ، عقبہ بن شیب کی سند سے مروی ہے کہ حازم بن حزام جزامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک شکار لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکار آپ کو ہدیہ کر دیا رسول اللہ ﷺ نے ہدیہ قبول فرمایا اور مجھے اپنا عمامہ پہنایا اور میرا نام حزام رکھا۔ رواہ ابن مندہ و ابو نعیم و ابن عساکر

## حضرت حزابہ بن نعیم رضی اللہ عنہ

۳۶۹۵۶..... نعیم بن طریق بن معروف بن عمرو بن حزابہ ابن نعیم اپنے والد اور دادا کی سند سے نقل کرتے ہیں ان کے دادا حزابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تبوک میں حاضر ہوا۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت حکیم بن عمرو بن ثرید رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۷..... حضرت حکیم بن عمرو بن ثرید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ایک آدمی کو چھینک آئی اس پر اس نے کہا: یو حمک اللہ، اس پر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم ہنس پڑے۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابو نعیم

## حضرت حارث بن مالک (یا حارثہ بن نعمان) انصاری رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۸..... حضرت حارث بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ نے فرمایا: اے حارث! تم نے صبح کس مال میں کی ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے پکے اور سچے مؤمن کی حالت میں صبح کی ہے ارشاد فرمایا: زرہ دیکھو تم کیا کہہ رہے ہو چونکہ ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے بھلا تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اپنے آپ کو دنیا سے الگ کر لیا اسی کے لیے میں رات کو جاگتا رہا اور دن کو بیاسا رہا گویا میں سرعام اپنے رب تعالیٰ کے عرش کی طرف دیکھ رہا ہوں بیدار گویا میں اہل جنت کو ایک دوسرے کی زیارت (ملاقات) کرتے دیکھ رہا ہوں گویا میں اہل دوزخ کو دوزخ میں چیخ و پکار کرتے دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: اے حارث تم نے اپنے ایمان کی حقیقت پہچان لی لہذا اسی کو لازم رکھو۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم

۳۶۹۸۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے جب کہ حارث بن مالک سو رہے تھے آپ نے حارث رضی اللہ عنہ کو پاؤں سے حرکت دی اور فرمایا: اپنا سراو پراٹھاؤ، انھوں نے اپنا سراو پراٹھایا اور عرض کیا: یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے حارث بن مالک! تم نے صبح کس حالت میں کی ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے پکے اور سچے مؤمن کی حالت میں صبح کی ہے۔ ارشاد فرمایا: یقیناً ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے تم اپنے ایمان کی کیا حقیقت سمجھے ہو؟ عرض کیا: میں نے دنیا سے فروتنی برتی ہے اپنا دن پیاسا رکھا ہے رات کو جاگتا رہا ہوں گویا میں اپنے رب کے عرش کی طرف دیکھ رہا ہوں گویا میں اہل جنت کی طرف دیکھ رہا ہوں اہل جنت ایک دوسرے کی زیارت کر رہے ہیں گویا کہ میں اہل دوزخ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ چیخ و پکار میں لگے ہوئے ہیں نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: تو ایسا شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نور سے بھر دیا ہے اور تو نے ایمان کی حقیقت پہچان لی ہے لہذا اسی کے ساتھ چمٹے رہو۔ رواہ ابن عساکر



۳۶۹۹۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نے کس حال میں صبح کی ہے؟ عرض کیا: میں نے پکے اور سچے مؤمن کی حالت میں صبح کی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے بتاؤ تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ عرض کیا: یا نبی اللہ! میں نے دنیا سے فروتنی برتی ہے رات بیداری کی حالت میں گزری ہے اور دن کو پیا سا رہا ہوں گویا میں اہل جنت کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ جنت میں کس طرح آپس میں ملاقات کر رہے ہیں اہل دوزخ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ دوزخ میں کیسے چیخ و پکار کر رہے ہیں ارشاد فرمایا: تمہیں بصیرت مل چکی ہے اسی کو لازم رکھو پھر فرمایا: ایک بندہ ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نور سے بھر دیا ہے: حارث رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے لیے شہادت کی دعا کریں۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی راوی کہتا ہے: ایک دن اعلان کیا گیا: اے اللہ کے شہسوارو! کوچ کرو چنانچہ حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ سب سے پہلے گھوڑے پر سوار ہوئے اور۔ (اس معرکہ میں) پہلے شہسوار تھے جو اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۶۹۹۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ چل قدمی کر رہے تھے یکا یک سامنے سے انصار کا ایک نوجوان آیا نبی کریم ﷺ نے اس فرمایا: حارث تم نے صبح کس حال میں کی ہے عرض کیا: میں نے مؤمن حق (پکے سچے مؤمن) کی حالت میں صبح کی ہے فرمایا: ذرا غور کرو کیا کہہ رہے ہو چونکہ ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو دنیا سے الگ تھلگ رکھا ہے رات بیدار رہتے ہوئے گزری ہے اور دن کو پیا سا رہا ہوں۔ (یعنی رات بھر عبادت کرتا رہوں اور دن کو روزہ رکھا ہے) گویا میں ظاہر و باہر اللہ تعالیٰ کے عرش کو دیکھ رہا ہوں گویا میں اہل جنت کو آپس میں ملاقات کرتے دیکھ رہا ہوں اور گویا اہل دوزخ کو دوزخ میں چیخ و پکار کرتے دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا: تمہیں بصیرت مل چکی ہے لہذا اسکو لازم رکھو (بلاشبہ تو ایسا) بندہ ہے جسکے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے بھر دیا ہے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میرے لیے شہادت کی دعا کریں رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی چنانچہ ایک دن شہسواروں میں اعلان کیا گیا حارث رضی اللہ عنہ سب سے پہلے گھوڑے پر سوار ہوئے اور معرکہ میں وہ پہلے شہسوار ہیں جنہیں شہادت ملی جب ان کی والدہ کو شہادت کی خبر ملی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا بیٹا اگر جنت میں ہے تو پھر میں نہیں روؤں گی اور اس پر غم بھی نہیں کروں گی اور اگر دوزخ میں ہے جب تک زندہ رہوں گی روتی رہوں گی آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارث! وہ کوئی ایک باغ نہیں بلکہ جنت بے شمار باغات ہیں اور حارث فردوس بریں میں ہے چنانچہ ام حارث رضی اللہ عنہ مستی ہوئی واپس لوٹیں اور کہہ رہی تھیں: اے حارث تجھے مبارک ہو۔

رواہ ابن النجار وفیہ یوسف بن عطیة

## حضرت حشر رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۲... اسحاق بن حارث مولائے ہبار قرشی کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص حشر رضی اللہ عنہ کو دیکھا نبی کریم ﷺ نے انہیں پکڑ کر اپنی گود میں بٹھایا اور ان کے سر پر دست شفقت پھیرا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ رواہ ابو نعیم و ابن عساکر

## حضرت حصین بن اوس نہشلی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۳ غسان بن امر، زیاد بن حصین نہشلی اپنے والد حصین بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں اپنے کچھ اونٹ لیکر مدینہ حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اہل وادی کو حکم دیں کہ وہ میری مدد کریں اور مجھے اپنے ساتھ اچھی طرح سے رکھیں رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا انہوں نے حصین بن اوس رضی اللہ عنہ کی معاونت کی اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا پھر نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنے پاس بلایا ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم

## حضرت حصین بن عوف شعمی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۳ "مسند حصین بن عوف" حضرت حصین بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مآرب میں نمک کی جاگیر مانگی آپ ﷺ نے انھیں عطا کر دی جب واپس لوٹنے لگے اہل مجلس میں سے ایک شخص نے کہا: آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے اسے کیا دیا ہے؟ آپ نے اسے دائمی پانی دیا ہے آپ نے اس سے یہ جاگیر واپس لے لی۔ کہتے ہیں میں نے سوال کیا: کونسی زمین آبادی جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ زمین جس تک اونٹ نہ پہنچے پاتے ہوں۔ رواہ الترمذی وقال غریب و ابو داؤد وابن ماجہ عن ایض بن حمال

## حضرت حصین بن عبدوالد عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۵ ... حضرت عمران بن حصین اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا محمد! عبدالمطلب اپنی قوم کے لیے تم سے بہتر تھا چونکہ وہ اپنی قوم کو بنو فہر کا دل اور وہ بان کھلاتا تھا جب کہ تم نے اپنی قوم ذریعہ کر دی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے حصین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں کہ میں کیا کہوں؟ فرمایا: کہو یا اللہ مجھے نفس سے شرم سے بچا اور شہد و بدایت کے راستے پر مجھے چلا، میں نے عرض کیا: میں ابھی کیا کہوں فرمایا: کہو یا اللہ میرے وہ گناہ مجھے بخش دے جو میں نے پوشیدہ کئے جو اعلانہ کئے جو مجھ سے بھول چوک ہوئی جو میں نے جان بوجھ کر کئے جو میں جانتا ہوں اور جن سے میں ناواقف ہوں۔

رواہ ابو نعیم

## حضرت حمید بن ثور ہلالی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۶ یعلیٰ بن اشدق بن جراد حمید بن ثور ہلالی رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ شعر عرض کیا:

اصبح قلبی من سلیمی مقصدا  
ان خطا منها وان تعمدا  
میرادل سلیمی سے ایک مقصد پر آیا ہے گواہ اس نے خطا کی ہے یا جان بوجھ کے ایسا کیا ہے۔

## حضرت حمزہ بن عمرو سلمی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۷ حمزہ بن عمرو سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت تاریک رات میں کوچ کیا میری انگلیاں چمکنے لگیں ان کی روشنی میں سب جمع ہو گئے اور کوئی ہلاک نہ ہوا۔ یکا یک میری انگلیاں چمکنے لگی تھیں۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت حنظلہ بن حدیم بن حنفیہ مالکی رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۸ زبیاں بن عبیدہ نے حنظلہ سے یہ سنا کہ حنفیہ نے اپنے بیٹے حدیم سے کہا: اپنی اولاد کو بلاؤ میں ان کو کچھ وصیت کرنا چاہتا ہوں، انھوں نے اپنے تمام بیٹوں کو جمع کر لیا اور کہا: اب والد محترم! سب موجود ہیں حنفیہ بولے: میری پہلی وصیت یہ ہے کہ وہ سواونٹ جو کہ عبدجالبت میں مطبہا تے تھے فرانس بن قطنینہ نامی یتیم کے لیے بطور صدقہ سے حدیم نے عرض کیا یا جان! میں نے اپنے بیٹوں کے متعلق یہ سنا ہے کہ

اپنے والد کے سامنے اس کا اقرار کر لیتے ہیں اور اس کی وفات کے بعد آپس ہی میں تقسیم کر لیں گے اور اپنی طرح اس یتیم کو بھی حصہ دیں گے اس پر حنفیہ بولے: کیا تم نے یہ بات خود ان سے سنی ہے؟ بولے: ہاں فرمایا: میرے اور تمہارے درمیان نبی کریم ﷺ فیصلہ کریں گے چنانچہ ہم آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ تشریف فرما تھے فرمایا: یہ آنے والے لوگ کون ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: یہ اونٹوں والے حنفیہ ہیں جن کے سب سے زیادہ اونٹ جنگل میں چرتے ہیں پوچھا ان کے دائیں اور بائیں کون ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: دائیں جانب تو ان کے بڑے صاحبزادے حذیم ہیں اور بائیں جانب نہ معلوم کون ہے۔

پھر فرماتے ہیں: جب ہم حضور ﷺ کے پاس پہنچے تو حنفیہ نے سلام کیا تو آپ نے فرمایا: کیسے تشریف لائے ہو؟ حنفیہ بولے: مجھے یہ لوگ لائے ہیں اور انہوں نے حذیم کی ران پر ہاتھ مارا ان کی طرف اشارہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ حذیم نہیں؟ عرض کیا: جی ہاں یہ حذیم ہی ہے حنفیہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے کافی مال عطا کیا ہے میرے پاس ایک ہزار اونٹوں اور چالیس گھوڑوں کے علاوہ بہت سا مال گھروں میں پڑا ہے اور مجھے یہ خوف ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کیے بغیر مرنے جاؤں چنانچہ میں نے سوا اونٹ جو عہد جاہلیت میں مطیبہ (پاک اونٹ) کہلاتے تھے میں نے اپنے پروردہ یتیم کو صدقہ کرنے کی وصیت کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کے چہرہ اقدس پر غصہ کے اثرات نمایاں ہو گئے ہیں پھر گھنٹوں کے بل بیٹھ گئے اور فرمایا: لا الہ الا اللہ جانوروں کا صدقہ پانچ ورنہ دس ورنہ پندرہ ورنہ بیس ورنہ پچیس ورنہ تیس اور زیادہ سے زیادہ چالیس کا ہوتا ہے چنانچہ حنفیہ نے جب یہ سنا تو فورا بولے: یا رسول اللہ! اس مطیبہ میں سے چالیس اونٹ یتیم کو دے دیئے جائیں آپ ﷺ نے چالیس اونٹوں کی اجازت دے دی پھر آپ نے پوچھا ابو حذیم! تمہارا یتیم کہاں ہے؟ وہ یتیم بالغ شیخ کے مشابہ تھا۔ فرمایا: یہ یتیم تو اچھا خاصا ہڈی والا ہے پھر حنفیہ اور ان کے بیٹے اٹھ کر اپنے اونٹوں کے پاس چلے گئے مزید فرماتے ہیں کہ جاتے جاتے حذیم نے کہا: یا رسول اللہ! میری اولاد میں ڈاڑھی والے اور امر دونوں ہیں یا رسول اللہ آپ اس حظلہ رضی اللہ عنہ (حظلہ کہتے ہیں: میں سب سے چھوٹا تھا) کے لیے دعائے خیر کر دیں آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹا میرے پاس آؤ چنانچہ حضرت حظلہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب ہو گئے آپ نے ان کے سر پر دست اقدس رکھا اور یہ دعا کی: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے ذیال کہتے ہیں: میں نے اس کے بعد دیکھا کہ حظلہ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی ورم زودہ مردیا ورم زودہ تھنوں والی بکری لائی جاتی آپ اپنے ہاتھوں پر تھتھہ کارتے اور پھر ہاتھوں کو ورم پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے: بسم اللہ علی اثر ید رسول اللہ ﷺ ورم بالکل ٹھیک ہو جاتا۔ رواہ احمد بن حنبل والحسن ابن سفیان و یعقوب بن سفیان و ابو یعلیٰ و المسخحینی فی مسندہ و البغوی و الباوردی و ابن قانع و الطبرانی و ابونعیم و الضیاء

## حضرت حکیم بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبد اللہ شمس رضی اللہ عنہ

۳۶۹۹۹... حکیم بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تاکہ آپ کے دست اقدس پر بیعت کر لوں۔ آپ نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا میرا نام حکیم ہے آپ نے فرمایا: بلکہ! بارانا عبد اللہ ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا نام عبد اللہ ہے۔ رواہ ابونعیم

## حضرت حظلہ بن ربیع الکاتب الاسدی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۰... قیس بن زبیر کہتے ہیں: میں حظلہ بن ربیع رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت فرات بن حیان رضی اللہ عنہ کی مسجد میں گیا اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا فرات رضی اللہ عنہ نے حظلہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے حظلہ آگے بڑھ اور امامت کراؤ چونکہ تم عمر میں مجھ سے بڑے ہو اور مجھ سے پہلے ہجرت کی ہے دریاں حالیکہ یہ مسجد بھی آپ کی مسجد ہے فرات رضی اللہ عنہ بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ آپ کے متعلق ارشاد فرماتے سنا ہے لہذا میں کبھی بھی آگے نہیں ہوں گا چنانچہ حظلہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھ گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی فرات رضی اللہ عنہ بولے: اے بنی نخل! میں نے

انہیں آگے اس لیے کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے وراں حالیکہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں جاسوسی کے لیے طائف روانہ کیا چنانچہ یہ طائف کی خبر لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حظلہ رضی اللہ عنہ بولے: تم نے سچ کہا: لہذا اب اپنے گھر واپس لوٹ جاؤ، چونکہ تم رات بھر جاگتے رہے ہو جب واپس ہوتے آپ نے ہم سے فرمایا: اس جیسے لوگوں کو اپنا امام بناؤ۔ رواہ ابو یعلیٰ والبقوی وابن عساکر

## حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۱... حارث بن حسان بکری ذہبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں مقام ربذہ میں ایک بڑھیا کے پاس سے گزرا۔

رواہ احمد بن حنبل والحسن بن سفیان وابونعیم

## حضرت حارثہ بن عدی بن امیہ بن ضبیب رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۲... جعفر بن کمیل بن عسّمہ بن کمیل بن دیر بن حارثہ بن عدی بن امیہ بن ضبیب اپنے آباء و اجداد سے حضرت حارثہ بن عدی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں اور میرا بھائی اس وفد میں موجود تھے جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا آپ نے فرمایا: یا اللہ! حارثہ کے طعام میں برکت عطا فرما۔ الحدیث رواہ ابونعیم

## حضرت حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۳... "مسند ابی مسلم حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ" عبدالرحمن بن حسان کنانی، مسلم بن حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد حارث بن مسلم رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں ایک سریہ کے ہمراہ روانہ کیا۔ جب ہم مطلوبہ جگہ کے قریب پہنچے میں نے اپنا گھوڑا تیز رفتار کر دیا اور اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھ گیا چنانچہ بستی والوں کو آہ و بکا، کرتے ہوئے پایا میں نے اہل بستی سے کہا: لا الہ الا اللہ کہہ دو جان بچا لو گے بستی والوں نے کلمہ پڑھ لیا اتنے میں میرے ساتھی بھی پہنچ گئے انھوں نے مجھے ملامت کی اور کہا: وہ غنیمت جو ہمارے ہاتھوں میں آچکی تھی اس سے تم نے ہمیں محروم کر دیا ہے جب ہم واپس لوٹے ہم نے اس واقعہ کا رسول اللہ ﷺ سے تذکرہ کیا آپ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور میری اس کارروائی پر مجھے خراج تحسین پیش کیا اور فرمایا: خبردار! اللہ تعالیٰ نے بستی والوں کے ہر انسان کے بدلہ میں تمہارے نامہ اعمال میں فلاں اور فلاں نیکیاں لکھ دی ہیں۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بولے: اس کا سبب میں بنا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میں تمہارے لیے ایک نوشتہ تحریر کرتا ہوں اور میرے بعد مسلمانوں کے آنے والے آئمہ (حکمرانوں) کو تمہاری وصیت کرتا ہوں چنانچہ آپ نے نوشتہ تحریر کیا اور اسے سر بمبر کر کے میرے حوالے کر دیا مجھے آپ نے وصیت کی: جب صبح کی نماز پڑھو تو کلام کرنے سے قبل سات مرتبہ یہ کلمات پڑھو "اللہم اجرنی من النار" اگر تم اسی دن مر گئے تمہیں عذاب نار سے پناہ مل جائے گی، اور جب مغرب کی نماز پڑھو تب بھی کلام کرنے سے قبل سات مرتبہ "اللہم اجرنی من النار" پڑھو اگر تم اس رات مر گئے اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب نار سے پناہ دے دے گا حضرت حارث بن مسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں وہ نوشتہ لے کر حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے مہر توڑی اور نوشتہ پڑھا آپ نے میرے لیے مال کا حکم دیا اور نوشتہ پر مہر لگا کر میرے حوالے کر دیا۔ میں میں یہ نوشتہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ نے بھی یہی کچھ کیا: ان کے بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انھوں نے بھی میرے ساتھ یہی معاملہ کیا حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی مسلم بن حارث کہتے ہیں نوشتہ ہمارے پاس محفوظ تھا کہ عمر بن عبدالعزیز کا دور خلافت آیا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے متعلق اپنے عامل کو حکم لکھا کہ مسلم بن حارث تمیمی کا وہ خط جو

رسول اللہ ﷺ نے اس کے والد کے لیے لکھا تھا اس کی تسخیر کرو چنانچہ میں نے وہ خط عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو بھیج دیا انہوں نے میرے لیے مال کا حکم دیا اور خط پر مہر لگائی۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابو نعیم

۳۷۰۰۳... حارث بن مسلم بن حارث اپنے والد اور دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے میرے دادا حارث رضی اللہ عنہ کے لیے خط لکھا جس میں آنے والے امراء والایہ کو وصیت کی گئی تھی آپ نے اس خط کو سہمہ مہر کر کے ان کے حوالہ کیا تھا۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو نعیم

## حضرت حارث بن عبد شمس نخعمی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۵... حارث بن عبد شمس نخعمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا: انہوں نے اپنے جمیع اصحاب کے لیے ان کی جانوں اور اموال کا امن طلب کیا، آپ ﷺ نے ان کے لیے خط لکھا اور انہیں اپنے علاقہ میں آنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور فلاں فلاں حکم دیا۔ الحدیث۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۶... حضرت حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ بزرگان دین (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے ساتھ (کسی مہم پر) بھیجا آپ کا میرے پاس سے گزر رہا تھا کہ میری اونٹنی پیچھے رہ گئی تھی اور میں اسے مارے جا رہا تھا آپ نے فرمایا: اسے نہ مارو، فرمایا: چلتی جاؤ اونٹنی اٹھ کھڑی ہوئی اور لوگوں کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔ رواہ الحسن بن سفیان و الطبرانی و ابو نعیم

۳۷۰۰۷... خبیب بن حرم سلمی کہتے ہیں: میرے چچا کا عطا دو ہزار (درہم یا دینار) ہوتا تھا جب اپنا عطا نکالتے اپنے غلام سے کہتے: جاؤ اور ہمارا قرض چکا دو۔ چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: جس نے ایک دینار چھوڑا اسے آگ کا ایک داغ لگایا جائے گا جس نے دو دینار چھوڑے اسے دو داغ لگائے جائیں گے۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۰۰۸... حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا: جب تم مجھے دفن کر چکو اور میری قبر پر پانی چھڑک دو اس وقت میری قبر پر کھڑے ہو جاؤ اور قبلہ رو ہو کر میرے لیے دعا کرو۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت حسیل ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۰۹... محمود بن لبید کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ احد کی طرف تشریف لے گئے تو حسیل (اور وہ یمان حضرت حذیفہ بن یمان کے والد ہیں) اور ثابت بن قیس بن زکریا عورتوں اور بچوں کے ساتھ ایک اونچے ٹیلے پر چڑھ گئے وہ آپس میں کہنے لگے (یہ دونوں بوڑھے تھے) تمہارا باپ نہ رہے! کیا دیکھتے نہیں ہو اللہ کی قسم (اسلام میں داخل ہونے کے لئے) ہم میں سے کسی کے لیے وقت نہیں رہا مگر اتنا ہی جتنا وقت پیاسے گدھے کو پانی دیکھ کر لگتا ہے (ہم بوڑھے ہو چکے ہیں) آج مرے یا کل لہذا ہمیں اپنی تلواریں پکڑ لینی چاہئیں اور پھر ہمیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جانا چاہیے شاید اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شہادت نصیب فرمادے چنانچہ دونوں حضرات نے اپنی تلواریں لیں اور لوگوں میں گھس گئے حالانکہ ان کا کسی کو علم نہیں تھا، رہی بات حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی سوانحیں مشرکین نے قتل کر دیارہی بات حسیل رضی اللہ عنہ کی انہر مسلمانوں کے تیروں کی اندھا دھند بارش برسی حالانکہ مسلمانوں کو ان کا علم نہیں تھا۔ یوں وہ مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہوئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: یہ میرے والد ہیں مسلمانوں نے کہا: بخدا اگر ہم انہیں پہچانتے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ

تمہاری مغفرت کرے اور وہ ارحم الراحمین ہے رسول اللہ ﷺ نے حدیفہ رضی اللہ عنہ کو دیت دینی چاہی حدیفہ رضی اللہ عنہ نے دیت مسلمانوں کو صدقہ کر دی (اور لینے سے انکار کر دیا) چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں انھیں خیر و بھلائی میں دن رگی رات چگی ترقی ملتی رہی۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت حمہ دوسی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۱۰..... حمدی بن عبد الرحمن حمیر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص تھا جسے حم کہا جاتا تھا انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اصفہان میں جہاد کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! بلاشبہ حمہ رضی اللہ عنہ کو تیری ملاقات بہت محبوب ہے یا اللہ! وہ اگر اس میں سچا ہے اس کے سچ کی پاسداری رکھ اور اگر جھوٹا ہے پھر اس کا وبال اسی پر ڈال دے یا اللہ! تم کو اس سفر سے واپس نہ کرنا۔ چنانچہ حضرت حمہ رضی اللہ عنہ نے اصفہان میں وفات پائی وفات کی خبر سن کر ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اللہ کی قسم! ہم نے نبی کریم ﷺ سے جو کچھ سنا ہے اور جہاں تک ہمارے علم کی آسانی ہے وہ یہ کہ حمہ رضی اللہ عنہ شہید ہیں۔ رواہ ابو نعیم

## حوط بن قرواش بن حصین رضی اللہ عنہ

۳۷۰۱۱..... حاتم بن فضل بن سالم بن جون بن عیاج بن حوط بن قرواش بن حصین بن ثامہ بن شہب بن حدراپنے ابا و اجداد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت حوط بن قرواش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ بنو عدی کا ایک شخص اور تھا اسے واہ کہا جاتا تھا ہم اسلام لانے کے لیے پہلی بار خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ الحدیث۔ رواہ ابو نعیم

## حرف خاء..... حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ

۳۷۰۱۲..... حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں مکہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ نبی کریم ﷺ ہجرت سے قبل مکہ ہی میں مقیم تھے میں نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابو نعیم

## حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

۳۷۰۱۳..... ”مسند صدیق“ عروہ کہتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مرتد ہو جانے والوں میں سے بعض لوگوں پر آگ برسائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ اس شخص کو چھوڑ رہے ہیں جو لوگوں کو اللہ کے عذاب کی سزا دیتا ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس تلوار کو نیام میں نہیں داخل کروں گا جسے اللہ تعالیٰ نے مشرکین پر بے نیام کر دیا ہے۔

رواہ عبد الرزاق و ابن ابی شیبہ و ابن سعد

۳۷۰۱۴..... وحشی بن حرب بن وحشی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وحشی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: (خالد بن ولید) اللہ تعالیٰ کا اچھا بندہ ہے قبیلہ کا فرزند ارحمند ہے اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مشرکین و منافقین کے لیے بے نیام کر دیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و الحسن بن سفیان و البغوی و الطبرانی و الحاکم و ابو نعیم و ابن عساکر و الضیاء

۳۷۰۱۶..... یزید بن اصم کہتے ہیں: جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وفات پائی ان پر خالد رضی اللہ عنہ کی والدہ رونے لگیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے م خالد! کیا خالد اور اس کے اجر و ثواب کے مفقود ہونے پر رو رہی ہو؟ میں تجھے واسطہ دیتا ہوں کہ رات تجھے گزرنے نہ مانے

تھی کہ اپنے ہاتھوں کو مہندی میں رنگ لے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۰۱۶۔ حضرت ثعلبہ بن ابی مالک کہتے ہیں میں نے ہفتہ کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قبا میں دیکھا آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مہاجرین و انصار کی ایک جماعت تھی جب کہ اہل شام کے چھ حاجی مسجد قبا میں نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ حاضرین نے کہا یہ لوگ حرمس کے رہنے والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا وہاں خیریت ہے انھوں نے کہا: جس دن ہم حرمس سے آئے ہیں اس دن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار بار انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے رہے اپنا سر جھکا لیا اور خالد رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے رحمت کرتے رہے۔ اور فرمایا: اللہ کی قسم! خالد دشمنوں کے آگے۔ (سیسہ پلائی ہوئی) دیواری مانند تھے اور معرکہ جات کے ہیرو تھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے وہ بولے: آپ نے خالد کو معزول کیوں کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسے اس لیے معزول کیا ہے چونکہ وہ اہل شرف اور شعراء پر مال خرچ کرتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ انھیں فضول خرچی سے روکتے اور لشکر کی کمان ان کے پاس رہنے دیتے فرمایا: وہ اس پر راضی نہیں تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے انھیں آزما لیا کیوں نہیں۔ رواہ ابن سعد و ابن عساکر

فائدہ:۔۔۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ اہل شرف اور شعراء پر اپنا ذاتی مال خرچ کرتے تھے سرکاری مال یا اجتماعی مال غنیمت نہیں تھا باری ہمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بوقری شخصیت کے مالک تھے جس کی مثال نہیں ملے ان کے ہاں یہ چیز بھی قابلِ غور تھی اور وہ اس امر پر سپہ سالاروں کے لیے خلاف اولیٰ سمجھتے تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۳۶۰۱۷۔ بنی غنار کے ایک بزرگ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا اوراں حالیکہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے من قب اور موت کا تذکرہ کر رہے تھے فرمایا: اسلام میں ایک زبردست خلا، پڑا ہے جو پر نہیں ہونے پانے کا عرض یہ اس امیہ امینین حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی زندگی میں تو آپ کی یہ رائے نہیں تھی فرمایا: جو کچھ ان سے مقصود تھا وہ میں پہلے مرچکا ہوں۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۱۸۔ مسند عمر ابو علی سرمازی کہتے ہیں ایک مرتبہ ہشام بن نضری بنی مخزوم کے چند لوگوں کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ہشام! مجھے اپنے وہ اشعار سناؤ جو تم نے خالد بن ولید کے متعلق کہے ہیں چنانچہ ہشام نے وہ اشعار سنانے پھر کہا: میں ابو سیمان کی مدح میں کہ اشعار کہے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اگرچہ شرک اور اہل شرک کو ذلیل کرنا انھیں بہت پسند تھا اور استاخ ان کے آگے اللہ کے عذاب کا مستحق بن جاتا تھا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بنی تمیم کے بھائی کو اس کے لیے خوب تاجر

فَسَقَلْ لِلذِّی یَقِیْ خِیْلَ الذِّیْ مَضَى

نَیْیَالًا حَیْ مَثَلُهَا فَکَانَ

قَدْ فَمَاعِیْشٍ مِّنْ قَدْ عَیْشٍ قَبْلِیْ بِنَافِعِیْ

وَلَا مَوْتَ مِّنْ قَدَمَاتِ قَبْلِیْ بِمَخَائِلِیْ

یعنی زندگی کے رونے والوں سے ہو وہ کچھ جو گزشتہ کے خلاف ہے اس جیسی ایک اور موت کے لیے تیاری کرو گویا کہ جس کا وقوع ہو چکا ہے جو اب مجھ سے پہلے زندہ رہے ان کی زندگی کس نفع کی تھی اور جو مجھ سے پہلے مر چکے ان کی موت کس کام کی۔

پھر ہاں اللہ تعالیٰ ابو سیمان (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کنیت تھی) پر رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کے لیے دنیا سے بدرجہا بہتری ہے بالبدوہ دنیا سے۔ خلعت ہونے کہ اپنا ثانی نہیں چھوڑ اور جو زندگی گزارے وہ بھی قابلِ ستائش ہے لیکن تم زمانہ دھونڈو کہ ان کی مثال نہ ملے گی۔

رواہ ابن عساکر

میں کہتا ہوں تو مرا نہیں یقیناً دنیا مرئی  
مگر تیرے جا مرنے سے میری آگئی

تیری موت نہیں عالم کی موت ہے  
ہر سو جس سے تاریکی چھا گئی  
زندگی میں حمید تھا مزا ہے فقید ہے  
تا قیامت بھر زمانہ فکلی رلا گئی

از مترجم

۳۷۰۱۹ عدی بن سہل کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مختلف شہروں میں حکمنامہ جاری کیا تھا جسکا مضمون یہ ہے: یقیناً میں نے غصہ میں آ کر خالد کو معزول نہیں کیا اور نہ ہی کسی قسم کی خیانت کی وجہ سے انھیں معزول کیا ہے لیکن لوگ ان کی وجہ سے فتنہ میں مبتلا ہو چکے تھے مجھے خدشہ ہوا کہ میں لوگوں کو خالد کے رحم و کرم پر نہ چھوڑ دیا جائے اور آزمائش میں ڈال دیے جائیں، میں چاہتا ہوں لوگ یقین رکھیں کہ سب کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے اور یوں لوگ کسی قسم کے فتنہ میں نہ پڑیں۔ رواہ سیف و ابن عساکر

۳۷۰۲۰ شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ٹرپین میں آپس میں شستی اڑی۔ خالد رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ماموں زاد بھائی تھے چنانچہ خالد رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی پنڈلی توڑ دی جس کی وجہ سے ٹانگ میں ٹنڈراپن پیدا ہو گیا تھا اور بعد میں ہڈی درست ہو جانے پر ٹنڈراپن جاتا رہا چنانچہ ان دونوں حضرات کے درمیان عداوت کا یہی سبب تھا۔

رواہ ابن عساکر

کلام: ..... حدیث پر کلام کیا گیا ہے حتیٰ کہ موضوع تک اسے کہا گیا ہے ابن جوزی نے اسے واہیات میں شمار کیا ہے اگر حدیث کی صحت تسلیم کر لی جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی جاہلیت کے دور کا اسلام میں انتقام لینے کی اجازت نہیں دیتی سو کہاں عمر اور کہاں ذاتی انتقام۔ علی ہسبیل التسلیم: سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے پانچ سال بعد حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو کیوں معزول کیا؟ اگر انتقام ہی لینا تھا تو خلافت کے ملتے ہی انھیں معزول کر دیتے اگر یہ کہا جائے کہ اس وقت فتوحات کی ابتداء تھی اور حضرت خالد کی ضرورت تھی جناب والا! یہ اپنی طرف سے چاڈ ماری ہے چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دور میں قلت رجال نہیں تھی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ تھے عمرو بن معدیکر رضی اللہ عنہ تھے۔ از مترجم

۳۷۰۲۱ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول کریم ﷺ کے دربار گوہریاب میں سرخرو ہونے کے لیے نکل پڑا میری ملاقات خالد بن ولید سے ہو گئی یہ فتح مکہ سے پہلے کا واقعہ ہے خالد رضی اللہ عنہ بھی مکہ سے آ رہے تھے میں نے کہا: اے ابو سلیمان! کہاں کا ارادہ ہے؟ خالد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! حق کا نشان لگنے والا ہے بلاشبہ یہ شخص (محمد ﷺ) نبی ہے اللہ کی قسم میں اسلام قبول کرنے چلا ہوں خالد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم میں بھی صرف اسلام قبول کرنے کی غرض سے چلا ہوں۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے خالد رضی اللہ عنہ مجھ سے آگے بڑھ گئے۔ اسلام قبول کیا اور دست اقدس پر بیعت کی پھر میں قریب ہوا بیعت کی اور پھر میں واپس لوٹ گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۲۲ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب سے میں نے اور خالد رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے کسی جنگ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو بھی میرے اور خالد رضی اللہ عنہ کے ہم پلہ نہیں سمجھا۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

۳۷۰۲۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں اوک گزرنے لگے رسول اللہ ﷺ پوچھتے: اے ابو ہریرہ یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا: یہ فلاں ہے آپ فرماتے: یہ اللہ تعالیٰ کا بہت اچھا بندہ ہے پھر کوئی گزرتا آپ پوچھتے یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا فلاں ہے؟ آپ فرماتے یہ اللہ کا بہت برا بندہ ہے یہاں تک کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ خالد بن ولید ہیں، فرمایا: خالد اللہ تعالیٰ کا بہت اچھا بندہ ہے اور اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۲۴ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے مجھے خیر و بھلائی سے سرشار کرنے کا ارادہ کیا، میرے دل میں



اسلام کی محبت ڈال دی اور میری رشد و ہدایت کا وقت آن پہنچا۔ میں نے کہا: میں محمد ﷺ کے خلاف لڑی گئی ساری جنگوں میں شریک رہا ہوں اور جس جنگ سے بھی واپس لوٹا ہوں دل میں پختہ عزم ہوتا چلا گیا کہ جس جگہ میں کھڑا ہوں یہ میرے شمالیاں شان نہیں ہے (مجھے نہیں اور ہونا چاہیے تھے) اور یہ کہ محمد ﷺ کو عنقریب غلبہ حاصل ہو جائے گا چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ صلح حدیبیہ کی طرف تشریف لائے میں مشرکین کے شہسواروں کے ساتھ نکل پڑا میں رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مقام عسفان میں ملا میں آپ سے تعرض کرنے کے لئے آپ کے بالمقابل کھڑا ہو گیا آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز ظہر میں امامت کرائی (دوران نماز) ہم نے ارادہ کیا کہ محمد اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دیں لیکن ہمیں اس کی ہمت نہ ہوئی بلاشبہ اس میں بہتری تھی چنانچہ دفاعی لحاظ سے ہمیں اور پختہ یقین ہوتا چلا گیا پھر آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز عصر پڑھائی اور نماز خوف پڑھائی یہ بات بھی میرے دل میں رچ بس گئی اور میں نے کہا: بلاشبہ یہ شخص اپنے مضبوط دفاع میں ہے اور اس کے پاس بلائی قوت بھی ہے ہم حملے کا خیال ترک کر کے چلے گئے جب کہ رسول اللہ ﷺ ہمازے شہسواروں والا راستہ چھوڑ کر دائیں طرف سے چلے گئے جب قریش نے حدیبیہ میں صلح کر لی اور آپ ﷺ کو قریش نے چٹیل میدان میں دھکیل دیا میں نے دل ہی دل میں کہا: اب کوئی چیز باقی رہی ہے، نجاشی کے پاس جانے کا کونسا راستہ رہا ہے جب کہ نجاشی نے محمد اور اس کے اصحاب کی اتباع اختیار کر لی ہے اور محمد کے اصحاب نجاشی کے پاس امن خوردہ ہیں، اگر میں ہرقل کی طرف جاتا ہوں تو اپنے دین سے نکلنا پڑتا ہے مجھے یا تو نصرانی ہونا پڑے گا یا یہودی پھر مجھے ان جمیوں کے ساتھ رہنا پڑے گا دوسری صورت یہ ہے کہ میں اپنے گھر ہی میں بند ہو کر رہ جاؤں میں اسی شش و پنج میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ قضا کے لیے تشریف لانے میں غائب ہو گیا اور مکہ میں آپ کے داخلہ کے وقت حاضر نہیں ہوا آپ نے مجھے تلاش کیا مگر مجھے نہ پایا آپ نے میری طرف خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ابا بعد! میں نے اس سے بڑھ کر کوئی بات عجیب تر نہیں دیکھی کہ تم اسلام سے بھاگ رہے ہو حالانکہ تمہاری عقل بے مثال ہے بھلا اسلام جتنی چیز سے کون جاہل رہ سکتا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق پوچھا: خالد کہاں ہے؟ میں نے دل میں کہا: اللہ تعالیٰ است! لائے گا آپ نے یہ بھی فرمایا: خالد جیسے لوگ اسلام سے جاہل نہیں رہ سکتے، اگر خالد کی یاغار مسلمانوں کے ساتھ مل کر مشرکین کے خلاف ہوئی تو یہ اس کے لیے بدر جہا بہتر تھی اور اسے ہم دوسروں پر مقدم کرتے اسے میرے بھائی مافات کا استدراک کر، بلاشبہ بہت سارے نیکی کے مقام تجھ سے نکل چکے ہیں چنانچہ جب آپ کا خیال مجھے ملا مدینہ کی طرف چل پڑنے کا شوق مجھے بیقرار کرنے لگا اسلام کی طرف میری رغبت دو چند ہونے لگی، رسول اللہ ﷺ کے مکتوب گرامی نے میری فرحت و سرور میں اضافہ در اضافہ کر دیا۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک رات میں نے خواب دیکھا گویا میں کسی تنگ بے آب و گیاہ جگہ میں ہوں اور میں وہاں سے نکل کر کشادہ اور سرسبز و شاداب جگہ میں پہنچ گیا، میں نے سوچا: یقیناً یہ سچا خواب ہے، چنانچہ جب میں مدینہ پہنچا میں نے کہا: میں ضرور ابو بکر سے اس خواب کا ذکر کروں گا۔ کہتے ہیں: میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے خواب بیان کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارا کفر و شرک سے نکل کر اسلام و ہدایت کی طرف آنا ہے چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کی طرف کوچ کرنے کا میرا پروگرام بن گیا میں نے سوچا: محمد کے پاس جانے کے لیے میں کسے اپنا ریش سفر بناؤں اس کے لیے میں نے صفوان بن امیہ سے ملاقات کی، میں نے اسے کہا: اے او وہب! ہم جس چیز (یعنی کفر و شرک) میں پڑے ہوئے ہیں اس بارے تمہاری کیا رائے ہے؟ بلاشبہ ہم تو ایک سرکانوالہ ہیں عنقریب محمد عرب و عجم پہ چھایا جا رہا ہے لہذا ہم کیوں نہ محمد کی اتباع اختیار کریں یقیناً محمد کی برتری حقیقت میں ہماری برتری ہے، چنانچہ صفوان بن امیہ نے بڑی سختی سے انکار کر دیا اور بولا: بالفرض قریش میں سے میرے سوا کوئی بھی باقی نہ رہے تب بھی میں محمد کی پیروی نہیں کروں گا۔ اس قدر بحث و مباحثہ کے بعد ہم جدا ہو گئے میں نے کہا: یہ شخص تو انتقام پر تلا ہوا ہے چونکہ اس کا باپ اور بھائی بدر میں قتل کر دیئے گئے تھے، پھر اسی سلسلہ میں میں نے عکرمہ بن ابی جہل سے ملاقات کی اور اس کے آگے بھی میں نے یہی بات رکھی لیکن اس نے بھی صفوان کی طرح نکاسا جواب دے دیا، البتہ جاتے جاتے میں نے اس سے کہا: اتنا تو کرنا کہ میرا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ بولا: کسی سے تمہارا ذکر نہیں کروں گا میں اپنے گھر واپس چلا گیا میں نے اپنی سواری تیار کرنے کا حکم دیا تاکہ میں صفوان بن ابی طلحہ سے ملوں میں نے سوچا: یہ میرا چھادوست ہے اگر میں اپنے ارادہ کا اس سے ذکر کروں شاید یہ میری حمایت سے چنانچہ میں اس کے پاس چلا گیا اور اس کے آباء کا ذکر کیا جو قتل کیے جا چکے تھے۔ پھر میں نے اچھا نہ سمجھا کہ میں اپنے ارادہ کا اس سے ذکر کروں پھر میں نے سوچا اگر میں

میں ابھی نکل جاؤں بھلا میرے آگے کوئی رکاوٹ حاصل ہے۔ بہر حال میں اسے مختلف راویوں سے گزار کر اصل مقصد پر لے آیا اور میں نے اس سے کہا: ہماری مثال اس امڑکی سی ہے جو کسی سویرا خ میں دباکا بیٹھا ہو اگر اس پر کٹی ڈول پانی اندھا یا جائے الامحالہ لومڑ باہر آ جائے گا پھر میں نے اس سے بھی اسی طرح کی باتیں کیں جو میں نے پہلے اپنے دو دوستوں سے کی تھیں۔ چنانچہ اس نے مجھے جلد ہی تسلی بخش جواب دیا اور کہنے لگا: میں آج ہی کوچ کرنے کا سویرا رہا ہوں اور یہ میرا پختہ ارادہ ہے سانس گھانی میں میری سواری تیار کھڑی ہے چنانچہ ہم نے آپس میں جائے ملاقات ”یانج“ نامی جگہ متعین کر دی کہ اگر وہ آگے نکل گیا تو وہ اس جگہ میرا انتظار کرے گا اور اگر میں آگے نکل گیا تو میں اس جگہ اس کا انتظار کروں گا چنانچہ ہم سحری کے قریب روانہ ہو گئے ابھی فجر طلوع نہیں ہوئی تھی کہ ہم متعین جگہ (یانج) پہنچ گئے وہاں سے ہم دونوں آگے چل پڑے اور مقام ”ہدہ“ جا پہنچے وہاں ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو پایا، وہ بولے: مرحبا ہم نے کہا: تمہیں بھی مرحبا۔ عمرو رضی اللہ عنہ بولے: کہاں کا ارادہ ہے ہم نے بھی فوراً سوال داغ دیا کہ تم گھر سے کیوں باہر نکلے ہو؟ انھوں نے بھی جواب میں ایک اور سوال دے مارا بولے: تمہیں کس چیز نے نکلنے پر مجبور کیا ہے؟ ہم نے ہی جواب دیا: اور ہمیں کو کھتی سلجھانی پڑی ہم نے کہا: ہم اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور محمد ﷺ کی اتباع اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بولے: یہی چیز مجھے بھی یہاں تک لے آئی ہے، حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم سب اکٹھے مدینہ پہنچے اور مقام صرہ میں اپنی سواریاں بٹھائیں اتنے میں ہمارے آنے کی رسول اللہ ﷺ کو خبر کی گئی آپ ہماری آمد پر بے حد خوش ہوئے میں نے اپنا عمدہ جوڑا زیب تن کر رکھا تھا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضری کا ارادہ کیا اتنے میں میرا بھائی مجھ سے ملا اس نے کہا: جلدی کرو، چونکہ رسول اللہ ﷺ کو تمہاری آمد پر بے حد خوش ہوئی ہے اور آپ ﷺ تمہارے انتظار میں ہیں، چنانچہ میں نے نہ آؤدیکھانہ تاؤ جلدی قدم اٹھاتا ہوا خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب میں نمودار ہوا دیکھا کہ؟ آپ کے مسکراہٹ بھرے مبارک ہونٹوں سے سسم کے پیالے بھرے جارہے ہیں میں کھڑا ہو گیا اور سلام پیش کیا آپ نے مسکراتے چہرے سے سلام کا جواب دیا میں نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے تمہیں ہدایت سے بہرہ مند کیا میں نے تمہارے اندر عقل سلیم کا وجدان کر لیا تھا مجھے پختہ امید تھی کہ تمہارا سلام قبول کرنا خیر و بھلائی کا پیغام ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ بہت ساری جنگوں میں نہایت سختی سے حق سے روگردانی کی ہے اور آپ کے خلاف لڑتا رہا ہوں لہذا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میری بخشش کر دے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام گذشتہ کے تمام تر گناہوں کا عدم کر دیتا ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ دعا فرمادیں آپ نے فرمایا: یا اللہ! خالد بن ولید جہاں جہاں بھی تیری راہوں میں رکاوٹ بننے کے لیے نمودار ہوا ہے اسے سب معاف فرما دے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر عمرو بن العاص اور عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہم سن ۸ ہجری ماہ صفر میں حاضر خدمت ہوئے تھے اللہ کی قسم جس دن میں نے اسلام قبول کیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کسی جنگ میں اپنے صحابہ میں سے کسی کو بھی میرے ہم پلہ نہیں سمجھا۔ رواہ الواقدی ابن عساکر ۳۷۰۲۵۔ عبد الحمید اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں رسول اللہ ﷺ کا موئے مبارک تھا حضرت خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بھی کسی قوم سے میرا مقابلہ ہوا اور حالانکہ موئے مبارک میرے سر پر ہو مجھے ضرور فتح و کامرانی ملی ہے۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ

۳۷۰۲۶..... شععی سے مروی ہے کہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے انھوں نے خباب رضی اللہ عنہ کو اپنی نشست گاہ پر بٹھایا اور فرمایا: روئے زمین پر کوئی شخص اس مجلس کا ان سے زیادہ مستحق نہیں سوائے ایک شخص کے خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! بھلا وہ شخص کون ہے؟ فرمایا: وہ ”بلال“ ہیں خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! وہ مجھ سے زیادہ مستحق نہیں ہیں چونکہ

بال کے لیے مشرکین میں ایسا آدمی تھا جس کے ذریعے سے اللہ ان کی حفاظت کرتا جب کہ میرا کوئی نہیں تھا جو میری حفاظت کرتا چنانچہ ایک دن چشم فٹک نے دیکھا کہ لوگوں نے مجھے پکڑ لیا اور پھر آگ سلگائی لوگوں نے مجھے آگ میں دھکیل دیا حتیٰ کہ ایک شخص نے میرے سینے پر پاؤں رکھ دیا میں زمین کی ٹھنڈک کے سوا اپنی پیٹھ دکھ چیز سے نہ بچا سکا پھر جناب رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹھ سے کپڑا بنایا کیا دیکھتے ہیں کہ پیٹھ برس کے نشانات کی طرح سخت متاثر ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۰۲۷۔ زید بن وحسب سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جناب رضی اللہ عنہ کو غریق رحمت کرے انہوں نے خوشی سے اسلام قبول کیا خوشی سے ہجرت کی اور عبداللہ بن رزددی نزاری انہیں ہسمانی آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑا جو شخص نیک عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اجر و ثواب کو ضائع نہیں کرتا۔ نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو اپنی آخرت کو یاد رکھے حساب کے لیے عمل کمائے کفاف پر قناعت کرے اور اللہ عزوجل سے راضی رہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۲۸۔ طارق بن شہات کہتے ہیں: حضرت جناب رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے اور ان کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہمت اذیتیں برداشت کیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## حضرت خبیب رضی اللہ عنہ

۳۷۰۲۹۔ عثمان بن محمد انخسی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر بن حذیم جمحی رضی اللہ عنہ کو جنس کا گورنر مقرر کیا چنانچہ سعید بن عامر رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہو جاتی تھی سعید رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں میں موجود تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی غشی کا ذکر کیا گیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنس تشریف لائے فرمایا: اے سعید! تمہیں کیسی غشی طاری ہو جاتی ہے؟ کیا تمہیں پاگل پن لاحق ہو جاتا ہے؟ سعید! رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! اللہ کی قسم ایسا نہیں لیکن خبیب رضی اللہ عنہ کو جب قتل کیا گیا ان کے پاس موجود لوگوں میں میں بھی تھا۔ میں نے ان کے دعا اپنے کانوں سے سنی تھی اللہ کی قسم! اس دعا نے میرے دل پر ایسا اثر کیا کہ میں جس مجلس میں بھی ہوتا ہوں اگر مجھے وہ وقت یاد آ جائے مجھے غشی طاری ہو جاتی ہے چنانچہ ایمان افروز کیفیت سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بھلائی میں اضافہ ہوا۔ رواہ ابن سعد

۳۷۰۳۰۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ حضرت خبیب بن مسلمہ مدینہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جہاد سے واپس لوٹنے ان کے والد نے انہیں مدینہ میں پایا، مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میرا اس کے سوا کوئی بیٹا نہیں جو میرے مال اور جائداد کی دیکھ بھال کرے اور میرے اہل خانہ کی دیکھ بھال کرنے والا بھی کوئی نہیں، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے خبیب رضی اللہ عنہ کو والد کے ساتھ روانہ کر دیا اور فرمایا: شاید اسی سال تمہیں چھہ کار اہل جائے اے خبیب اپنے والد کے ساتھ واپس لوٹ جاؤ۔ چنانچہ مسلمہ رضی اللہ عنہ اسی سال وفات پا گئے اور خبیب رضی اللہ عنہ اسی سال دوبارہ غزوات میں شریک ہو گئے۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت خالد بن ابی جبل عدوانی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۳۱۔ عبدالرحمن بن خالد بن ابی جبل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ کو بنی ثقیف کے مشرق میں دیکھا جب آپ ان کے پاس تشریف لائے آپ کمان پر یا عصا پر ٹیک لگائے کھڑے تھے آپ ثقیف کے پاس نصرت کے لیے آئے تھے میں نے آپ کو سورت 'والسما والطارق' پوری پڑھتے سنا میں نے جاہلیت میں یہ سورت یاد کر لی جب کہ میں مشرک ہی تھا میں نے یہ سورت دوبارہ پڑھی جب کہ میں اسلام میں داخل ہو چکا تھا ثقیف کے لوگوں نے کہا: اس شخص سے تم نے کیا سنا ہے؟ میں نے ان کو سورت طارق پڑھ کر سنادی چنانچہ قریش میں جو لوگ بنی ثقیف کے ساتھ تھے وہ بولے: ہم اپنے صاحب کو خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتا ہے اگر ہم اسے حق سمجھتے اس کی پیروی کر لیتے۔

رواہ احمد بن حنبل و البخاری فی تاریخہ، الحسن بن سفیان و ابن حزمہ و الطبرانی و ابن مردویہ و ابو نعیم عن خالد بن ابی جبل العدوانی

## حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۷۰۳۲..... موسیٰ بن عبیدہ کہتے ہیں: ہمارے بزرگوں نے ہمیں بتایا ہے کہ خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے، انہوں نے مشرکین کے ایک شخص کو قتل کر دیا اور پھر اس کا ساز و سامان اپنے قبضہ میں کر لیا اور اس کا ریشم کا جوڑا اتا کر خود نہیں لیا۔ خالد رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہے تھے اور لوگ ان کی طرف حیرت سے دیکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کیا دیکھتے ہو جو شخص چاہے خالد جیسا کام کرے اور پھر خالد جیسے کپڑے پہنے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۰۳۳..... حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد یمن سے آئے۔ (ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد دو مہینے تک انتظار میں بیٹھے رہے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کا حکم دیا تھا پھر آپ نے مجھے معزول نہیں کیا حتیٰ کہ آپ دنیا سے رخصت ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۳۴..... ”ایضاً“ ابو اسحاق مدنی سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے: میں نے تم سے پہلے اسلام قبول کیا ہے اس معاملہ میں میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے ساتھ جھگڑا کروں گا لیکن میں اپنے باپ سے ڈرتا تھا اس لیے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا جب کہ تم اپنے باپ سے نہیں ڈرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۲۵..... موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں میں نے ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص کو کہتے ہیں سنا کہ: نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل ایک رات خالد بن سعید رضی اللہ عنہ سو رہے تھے خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا گویا فرشتے خلا میں اس قدر چھانے ہوئے ہیں کہ تاریکی ہی تاریکی ہو گئی ہے حتیٰ کہ آدی اپنی کف دست بھی نہیں دیکھ سکتا اسی اثناء میں ایک نور آسمان میں بلند ہو گیا بیت اللہ میں چمکا پھر اس نے پورے مکہ کو روشنی سے جگمگا دیا پھر بخدا ایٹھ تک اس کی روشنی پھیل گئی حتیٰ کہ اس روشنی میں کھجور کے درختوں پر کھجوروں کے دانے دیکھ سکتا تھا میں پیدا ہو گیا اور سارا ماجرا اپنے بھائی عمرو بن سعید کو کہہ سنایا میرا بھائی صاحب رائے انسان تھا بھائی نے کہا: یہ کوئی عظیم تر معاملہ ہے جس کا ظہور بنی عبدالمطلب میں ہونے والا ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ ان کے باپ کے کھودے ہوئے گھرے سے اس کا ظہور ہوا ہے خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس خواب کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی ہدایت سے بہرہ مند کیا۔ ام خالد کہتی ہیں: سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے میرے والد ہیں چونکہ میرے والد نے رسول اللہ ﷺ سے اپنا خواب بیان کیا آپ نے فرمایا: اے خالد! اللہ کی قسم یہ نور میں ہی ہوں میں ہی اللہ کا رسول ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ کو اسلام کا تعارف کرایا خالد رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا جب کہ ان کے بھائی عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کی بعد اسلام قبول کیا ہے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

## حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ

۳۷۰۳۶..... حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بدو نے نبی کریم ﷺ کو گھوڑی بیچی پھر نبی کریم ﷺ سے طے شدہ قیمت سے زیادہ کا مطالبہ کرنے لگا پھر انکار کر دیا کہ میں نے آپ کو گھوڑی بیچی ہی نہیں۔ اسی اثناء میں حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے اور نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ یہ گھوڑی میں نے تم سے خرید لی ہے خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اس پر گواہی دی (کہ جی ہاں نبی کریم ﷺ نے گھوڑی خریدی ہے) بدو جب چلا گیا نبی کریم ﷺ نے خزیمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: خریدنے کے وقت تم ہمارے پاس موجود تھے؟ عرض کیا: نہیں لیکن میں نے آپ کو فرماتے سنا ہے کہ اس نے گھوڑی آپ کو بیچ دی ہے مجھے یقین ہو گیا کہ آپ حق پر ہیں چونکہ آپ حق کے سوا کچھ نہیں کہتے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ایک کی گواہی دو آدھیوں کی گواہی کے برابر ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۰۳۷..... حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان (ایک) کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

۳۷۰۳۸..... حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سوار بن قیس محاربلی سے گھوڑا خریدا سوار بن قیس نے خریداری سے انکار کر دیا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے حق میں گواہی دی بعد میں رسول اللہ ﷺ نے خزیمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: بھلا تم نے کیونکر گواہی دی حالانکہ تم ہمارے پاس موجود نہیں تھے؟ عرض کیا: آپ جو تعلیمات لے کر آئے ہیں ہم ان کی تصدیق کرتے ہیں لہذا مجھے یقین ہو گیا کہ آپ حق کے سوا کچھ نہیں کہتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے حق میں یا اس کے خلاف خزیمہ گواہی دے اس کے لیے صرف اسی کی گواہی کافی ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابو نعیم و ابن عساکر و عبد الرزاق

۳۷۰۳۹..... معمر، زہری یا قتادہ یا دونوں سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اپنا قرض مانگنے لگا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے قرض تمہیں ادا کر دیا ہے یہودی نے گواہوں کا مطالبہ کیا اتنے میں حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ اُدھر آ نکلے اور عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے تمہیں ادا ہی کر دی ہے نبی کریم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بھلا تمہیں کیونکہ معلوم ہے؟ عرض کیا: میں اس سے عظیم تر معاملہ میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں اور آسمان کی خبریں لانے پر تصدیق کرتا ہوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر جانز قرار دیا۔

فائدہ:..... یہ حدیث ابن حجر نے اصابہ میں ذکر کی ہے ۹۳۳ اور آخری جملہ صرف اصابہ میں ہے۔ وقال رواہ الدارقطنی۔

## حضرت خزیمہ بن فاتک الاسدی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴۰..... حضرت خزیمہ بن فاتک الاسدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے انھوں نے عالی شان جوڑا زیب تن کر رکھا تھا بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور خلوق خوشبو لگا رکھی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خریمہ کی ماں کے لیے ہلاکت (یہ کلمہ تعجب کے لیے ہے نہ کہ بدعا کے لئے) اگر یہ خوشبو لگا تا بال چھوئے کر اتا اور شلوار کھنوں سے اوپر کرتا۔ (کیا ہی اچھا ہوتا) صحابہ رضی اللہ عنہم خزیمہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنے لگے، وہ فوراً سمجھ گئے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے متعلق کچھ فرمایا ہے چنانچہ خریمہ رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا صحابہ رضی اللہ عنہم نے انھیں معاملہ سے آگاہ کر دیا خریمہ رضی اللہ عنہ نے خوشبو دھو ڈالی شلوار کھنوں سے اوپر کر دی اور سر منڈوا دیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۰۴۱..... حضرت خریمہ بن فاتک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنے اونٹوں کی تلاش میں گھر سے نکلا چنانچہ مقام ”ابرق العزاف“ میں اونٹ مجھے مل گئے میں نے وہیں اونٹ باندھ دیئے اور ایک اونٹ کی دتی کو سر ہاتھ بنا کر وہیں لیت گیا یہ نبی کریم ﷺ کی ہجرت کے ابتدائی زمانہ کی بات ہے پھر میں نے کہا: میں اس وادی کے بڑے کرتے دھرتے کی پناہ مانگتا ہوں میں اس وادی کے عظیم کی پناہ مانگتا ہوں جاہلیت میں لوگوں کو جب کھلے آسمان تلے رات ہو جانی اپنے بچاؤ کے لئے یہی کرتے تھے یکا یک ہاتھ غیبی کی آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا۔

وَبِسْحِكِ عَذِيبِ اللَّهِ ذِي الْجَلالِ  
مَنْزِلِ الْجَلالِ وَالْجَبْرَامِ  
وَوَحْيِ اللَّهِ وَالْأَتْبَالِ  
مَسْأَلِ ذِي الْجَبْرَامِ مِنَ الْإِهْوَالِ  
أَذِيبِ ذِكْرِ اللَّهِ عَلَى الْأَمْسَالِ  
وَفِي سَوولِ الْأَرْضِ وَالْجَبْرَامِ

وصار كيد الجن في سفال

الا التقى وصالح الاعمال

تیرا ناس ہو! اللہ عزوجل کی پناہ مانگ جو حلال و حرام کا نازل کرنے والا ہے اور اللہ کی توحید کا اقرار کر پھر تمہیں جنات کی ہولناکیوں کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی جب زمین کے نشیب و فراز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جا رہا ہو جنات کے مکر و فریب بیکار ہو جاتے ہیں صرف تقویٰ اور نیک اعمال ہی کام آتے ہیں۔

میں نے جواب میں یہ شعر پڑھ دیا:

يا ايها السد اعلى مسات خيل

رشد عنك ام تضيع ليل

اے پکارنے والے تمہارا کیا خیال ہے آیا کہ تمہارے پاس رشد و ہدایت ہے یا سراسر گمراہی ہے۔

اس نے جواب میں کہا:

هذارسول الله ذوالخيرات

جاء ييسين وحاميمات.

وسوربمفصلات

محررمات ومسحلات

يامرابالصوم والصلاة

ويزدالنناس عنهنات

قدكن في الانام منكرات

یہ اللہ کا رسول ہے جو بھلائیوں کا سراپا ہے جو لیس اور حم والی سورتیں لایا ہے جو مفصلات اور دیگر بہت ساری سورتیں لایا ہے وہ سورتیں حلال کرنے والی بھی ہیں اور حرام کرنے والی بھی ہیں وہ نماز اور روزے کا حکم دیتا ہے اور لوگوں کو برائیوں سے روکتا ہے جب کہ لوگوں میں منکرات کا اضافہ ہو رہا ہے۔

میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تو ہے کون؟ اس نے کہا: میں مالک بن مالک ہوں مجھے رسول اللہ ﷺ نے اہل نجد کے جنات پر امیر مقرر کر کے بھیجا ہے۔ میں نے کہا: اگر میرے ان اونٹوں کی کوئی دیکھ بھال کرتا میں اس رسول کے پاس جاتا اور اس پر ایمان لاتا۔ اس نے کہا: میں تمہارے اونٹوں کی ذمہ داری لیتا ہوں حتیٰ کہ میں انہیں صبح شام تیرے گھر والوں تک پہنچا دوں انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں نے ایک اونٹ تیار کیا اور مدینہ پہنچ گیا اس وقت لوگ نماز جمعہ میں تھے میں نے سوچا لوگ نماز پڑھ لیں میں پھر داخل ہوں گا چونکہ میں تھکا ہوا تھا اتنی دیر میں میں تھوڑا سستا بھی لیتا ہوں، میں نے اپنا اونٹ بٹھایا۔ اتنے میں ابوذر رضی اللہ عنہ میری طرف باہر نکلے اور مجھ سے کہا: رسول اللہ ﷺ تمہیں اندر آنے کا حکم دیتے ہیں۔ جب آپ نے مجھے فرمایا: بوڑھے بزرگ نے کیا کیا جس نے تمہارے اونٹ صحیح سالم تمہارے گھر تک پہنچانے کی ضمانت دی تھی؟ اس نے تو تمہارے اونٹ تمہارے گھر تک صحیح و سالم پہنچا دیے ہیں۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ رواہ الطبرانی وابن عساکر

۳۶۰۳۲..... "ایضاً" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت خرم بن فاتک رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو نہ بتاؤں کہ میرے اسلام قبول کرنے کی ابتداء کیسے ہوئی؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں ضرور بتاؤ خرم رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک مرتبہ میں اپنے چوپایوں کی تلاش میں تھا میں ان کے نشانات کا پیچھا کرتے کرتے مجھے رات ہو گئی اور مقام "ابرق عزاف" میں مجھے اونٹ مل گئے اور مجھے یہیں رات گزارنی پڑی میں نے باواز بلند کہا: میں اسواوی کے بڑے کی پناہ مانگتا ہوں اس کی قوم کے بے وقوفوں

سے یکا یک ہاتھ نبی کی آواز آئی۔

ويحك عذ بالله ذى الجلال  
والمجد والنعماء والا فضائل  
واقراء آيات من الانفال  
ووحده الله ولا تبالي

تیرا ناس ہو! اللہ عزوجل کی پناہ مانگ جو بزرگی نعمتوں اور فضلوں والا ہے سورت انفال کی آیات پڑھو اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کر کے بے پرواہ ہو جاؤ۔

خریم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بہت زیادہ خوفزدہ ہوا جب میری طبیعت بحال ہوئی میں نے کہا:-

يا ايها الهاتف ما تقول  
ارشد عندك ام تضليل  
بين لنا هديت ما الحويل

اے ہاتف تم کیا کہتے ہو کیا تیرے پاس رشد و ہدایت کا سامان موجود ہے یا گمراہی کی بات کر رہے ہو بات واضح کرو تمہیں ہدایت ملی ہے یا ہوا میں باتیں کر رہے ہو۔  
ہاتف نے جواباً یہ اشعار پڑھے:

ان رسول الله ذالسخيرات  
يشرب يدعو الى البجاة  
يامر بالصوم وبالصلاة  
ويزع الناس عن الهنات

رسول اللہ ﷺ جو بھلائیوں والے ہیں یشرب میں متیم ہیں اور نجات کی طرف بلاتے ہیں نماز و روزہ کا حکم دیتے ہیں اور لوگوں کو برائیوں سے روکتے ہیں۔

خریم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری اونٹنی کھڑی ہو گئی اور میں نے جواباً یہ اشعار کہے:

ارشد نسي رشد و هدايت  
لا جمعيت ولا غريبت  
ولا برحت هيلامقبت  
وتوثر على الخير الذي اتيت

مجھے راہ ہدایت کی طرف راہنمائی کرو جو ہدایت تمہیں ملی ہے جس میں تمہیں نہ بھوکا ہونا پڑا ہے اور نہ ہی ننگا ہونا پڑا، تم میرے سردار ہو گے جو بھلائی تمہیں ملی ہے اسے ترجیح دو۔

اس نے جواب دیا:

صاحبك الله وسلم نفسك  
وبلغ الاهل وادي رحلكا  
آمن به الفلح ربى حقا  
وانصره اعز ربى نصركا

اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اپنے آپ کو سلامی میں رکھو اور تمہارے اونٹ تمہارے گھروالوں تک پہنچ جائیں گے اس پر ایمان لاؤ  
میرا رب تمہیں کامیاب کرے گا اس رسول کی مدد کرو میرا رب تمہاری مدد کرے گا۔

میں نے کہا: اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں عمرو بن اثال ہوں اور مبعوث ہونے والے نبی آخر الزماں کا نجد کے مسلمانوں پر عامل ہوں میں تمہارے اونٹوں کا ذمہ دار ہوں حتیٰ کہ تم اپنے گھروالوں کو لوٹ آؤ چنانچہ میں مدینہ پہنچ گیا اور جمعہ کا دن تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تجھ پر رحم فرمائے داخل ہو جاؤ ہمیں تمہارے اسلام کی خبر پہنچ چکی ہے میں نے عرض کیا: مجھے طہارت حاصل کرنے کا طریقہ نہیں آتا مجھے طہارت کا طریقہ بتادو میں مسجد میں داخل ہوا رسول اللہ ﷺ کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا آپ کی صورت اقدس ایسی لگی جیسے چوہودیں کا چاند چمک رہا ہو آپ فرما رہے تھے: جو مسلمان بھی اچھی طرح سے وضو کرتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے دھیان رکھتے ہوئے اور سوچ سمجھ کر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس دعوے پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں ضرور سزا دوں گا چنانچہ قریش کے ایک بزرگ عثمان بن عفان نے میرے لیے گواہی دی اور عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی گواہی قبول کر لی۔

رواہ الرویانی وابن عساکر

## حضرت خزیمہ بن حکیم سلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۳۳..... ابو جریج زہری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ خزیمہ بن حکیم سلمی بہری حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے خزیمہ رضی اللہ عنہ جب کبھی آتے خیر و بھلائی لے کر واپس لوٹ جاتے چنانچہ ایک مرتبہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے میرے پاس آئی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خزیمہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بصری روانہ کیا آپ کے ساتھ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا غلام میسر بھی تھا بصرہ سرزمین شام میں واقع ہے خزیمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بہت محبت کرتے تھے حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ کو ان سے اطمینان ہو گیا خزیمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا محمد! میں تمہارے اندر بہت سارے اوصاف دیکھ رہا ہوں جو مجھے کسی انسان میں نظر نہیں آتے تم اپنی میلاد میں صریح تر ہو اپنی قوم کے ہاں امین ہو میں دیکھتا ہوں کہ لوگ تم سے بے پناہ محبت کرتے ہیں میرا خیال ہے کہ سرزمین تہامہ میں جس کا ظہور ہونے والا ہے وہ تم ہی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد اللہ کا رسول ہوں میں نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سچے ہیں میں آپ پر ایمان لا چکے ہوں جب قافلہ شام سے واپس لوٹا خزیمہ رضی اللہ عنہ اپنے علاقہ میں چلے گئے، اور جاتے جاتے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں آپ کی ہجرت کا سنوں گا آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا چنانچہ تک اپنے گاؤں میں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ فتح مکہ کے موقع پر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جب رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا فرمایا: سب سے پہلے ہجرت کرنے والے کو مرہبا عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی ان نگلیوں کی تعداد کے بقدر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے آپ سے صرف اس چیز نے روکے رکھا کہ میں آپ کے اعلان کا۔ (ہجرت کے واسطے) انتظار کرتا رہا ورنہ تو میں آپ کی رسالت کا منکر نہیں ہوں اور نہ ہی آپ کی دعوت کا مخالف ہوں میں قرآن پر ایمان لایا اور بتوں سے انکار کیا۔ یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اپنے قول میں تبدیلی نہیں کی آپ کی بیعت کو توڑا بھی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر ہر دن ایک نصیحت پیش کرتا ہے اگر وہ اسے قبول کر لے سخاوت میں رہتا ہے اور اگر اسے ترک کر دے بد بخت ہو جاتا ہے جو شخص دن میں گناہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ کشادہ کر دیتا ہے اگر وہ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے بلاشبہ حق ثقیل چیز ہے جیسا کہ قیامت کے دن کا ثقل ہے اور باطل ہلکا ہے جیسا کہ قیامت کے دن ہلکا پھینکا ہوگا جنت کو ناگوار یوں کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے جب کہ دوزخ کو شہوات سے ڈھانپ دیا گیا ہے تیرے ہاتھ خاک آلود ہیں خوش رہو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! مجھے بتائیں رات کو تاریکی اور دن میں روشنی کیوں ہوتی ہے سردیوں میں۔ (زمین سے نکلنے والا) پانی گرم اور گرمیوں میں ٹھنڈا کیوں ہوتا ہے بادلوں کا مخرج کیا ہے مرد کا مادہ منویہ اور عورت کا مادہ منویہ کہاں قرار پکڑے ہوئے ہے جسد میں جان کا ٹھکانا کہاں ہے ماں کے پیٹ میں بچہ کیا میت ہے ہڈیوں کا مخرج کیا ہے اور بلدا میں سے کیا



مراد ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہی بات رات کی تاریکی اور دن کے اجالے کی سوائے اللہ تعالیٰ نے پردہ ماء سے ایک مخلوق پیدا کر رکھی ہے جسکا باطن سیاہ اور ظاہر سفید ہے اس کی ایک طرف مشرق میں ہے اور دوسری طرف مغرب میں اس پردے کو فرشتوں نے تان رکھا ہے جب صبح نمودار ہوتی ہے فرشتے پردہ طلعت کو کھینچ لیتے ہیں اور اس پردے کو مغرب کی طرف دھکیل دیتے ہیں جب رات ہونے لگتی ہے فرشتے پردہ خسو کو کشید کر لیتے ہیں اور اسے ہوا کے دوش میں دھکیل دیتے ہیں یہ پردے اسی طرح کارآمد ہیں پوشیدہ نہیں ہونے پاتے اور نہ ہی کبھی ہوتے ہیں۔ رہی بات سردیوں میں (زمین سے نکلنے والے) پانی کے گرم ہونے اور گرمیوں میں ٹھنڈا ہونے کی اس کی وجہ یہ ہے کہ جب سردیوں میں راتیں لمبی ہو جاتی ہیں سورج سطح زمین سے اوجھل ہو جاتا ہے اور پانی کافی دیر تک زمین میں ٹھہر رہتا ہے اور یوں گرم ہو جاتا ہے جب کہ گرمیوں میں راتیں چھوٹی ہوتی ہیں اور پانی اپنی حالت پر برقرار دیتا ہے۔ رہی بات بادلوں کی سوزمین و آسمان کے دھسے ہوئے مقام میں بادلوں میں شگاف پڑتا ہے پھر اس پر غبار کی تہہ پڑ جاتی ہے جب کہ جنوبی اور صوبائی ہوائیں اس کے فرق کا باعث بنتی ہیں اور مکشوف مزید سے جمع ہوتے ہیں جب کہ شمالی اور دیور ہوائیں بادلوں کو باہم ملا دیتی ہیں۔ رہی بات مرد کے مادہ منویہ کے قرار گاہ کی چنانچہ مرد کا مادہ منویہ احمیل۔ (آلہ تامل) سے خارج ہوتا ہے اور یہ ایک رگ ہے جسکا سلسلہ براہ راست پشت سے منسلک ہے حتیٰ کہ وہاں سے ہوتا ہوا بائیں فوٹے میں ٹھہر جاتا ہے۔ رہی بات عورت کے مادہ منویہ کی سو وہ اس کے سینے میں سختی سے گھسا ہوتا ہے وہ لگا تار قریب تر ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ مرد اس کے عسیلہ (شہد) کو چکھ لیتا ہے رہی بات جان کی سوا اس کا ٹھکانا دل ہے جو مسلسل روابط کے ساتھ معلق ہے اور روابط رگوں میں جاری و ساری رہتے ہیں جب دل ہلاک ہو جاتا ہے رگوں کا باہمی رابطہ منقطع ہو جاتا ہے رہی بات ماں کے پیٹ میں بچے کے رہنے کی سوا اس کی صورت حال یہ ہے کہ بچہ چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے پھر چالیس دن تک جما ہوا خون ہوتا ہے چالیس دن تک نرم مادہ رہتا ہے چالیس دن میں سخت ہو جاتا ہے پھر چالیس دن تک گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے پھر باریک ہڈیاں پیدا ہوتی ہیں اور پھر جنین کی صورت اختیار کر لیتا ہے اس وقت اس میں چیخنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے اور اس میں روح پھونک دی جاتی ہے جب اللہ تعالیٰ اسے تمام حالتیں نکالنا چاہتا ہے نکال دیتا ہے اور جب اسے رحم مادر میں نو مہینے تک رکھنا چاہتا ہے تو اس کا حکم نافذ ہو جاتا ہے اس جنین پر رحم کی رگیں چڑھی ہوتی ہیں انہی سے بچے کو غذا میسر ہوتی ہے رہی بات ہڈیوں کی جائے خروج کی سو وہ سمندر میں مچھلی کی ایک چھینک سے پیدا ہوتی ہیں اسے ایزار کہا جاتا ہے رہی بات بلد امین کی سو وہ مکہ مکرمہ ہے جہاں آندھی کڑک اور بجلی کا وقوع نہیں ہوتا اس میں دجال داخل نہیں ہوگا دجال کے خروج کی نشانی یہ ہے کہ جب حیاء سے روک دیا جائے زنا عام ہو جائے اور عہد و معاہدہ توڑا جائے۔

رواہ ابن عساکر وابن شاہین

## حضرت خالد بن رباح رضی اللہ عنہ (بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی)

۳۷۰۳۳۔ موسیٰ بن عبیدہ، زید بن عبدالرحمن اپنی والدہ حجہ بنت قرطہ اور اپنی ماں عقیلہ بنت عینک بن حارث سے وہ اپنی والدہ قریرہ بنت حارث سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ انٹح میں ٹھہرے ہوئے تھے آپ پر سرخ رنگ کا قبہ (جھگا) بنا دیا گیا تھا ہم نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ نے چند شرائط پر ہم سے بیعت لے لی اسی اثناء میں بنی عامر بن لوی کا ایک شخص سہیل بن عمرو سامنے سے چلتا ہوا آیا وہ یوں لگتا تھا جیسے خاکستری رنگ کا اونٹ ہو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت خالد بن رباح رضی اللہ عنہ سے اس کی ملاقات ہوئی جب کہ سورج طلوع ہو چکا تھا خالد رضی اللہ عنہ بولے: تمہیں بجز نفاق کے کسی چیز نے نہیں روکا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ قسم اس ذات کی جس نے رسول اللہ ﷺ کو برحق مبعوث کیا ہے اگر ایک وجہ نہ ہوتی میں تمہیں تلوار سے دوخت کر دیتا۔ چنانچہ سہیل بن عمرو سمجھا کہ شخص تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور کہا: کیا آپ نہیں دیکھتے کہ یہ غلام مجھے کیا کہتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیا بعید وہ تم سے بدرجہا بہتر ہے اور پھر تم اسے ڈھونڈو پراسے نہ پاسکو۔ چنانچہ اس کے لیے یہ بات پہلی سے زیادہ سخت تھی۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۰۴۵..... قریرہ بنت حارث کہتی ہیں ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اٹح میں ٹھہرے ہوئے تھے آپ پر سرخ رنگ کا قبہ بنا دیا گیا تھا ہم نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ نے ہمارے اوپر چند شرائط لاگو کیں اسی دوران بنی عامر بن لوی کا ایک شخص اسمیل بن عمرو سامنے سے آیا وہ یوں لگتا تھا جیسا کہ خاکستری رنگ کا اونٹ ہو اس کی خالد بن رباح (بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی) سے ملاقات ہوئی جب کہ سورج طلوع ہو چکا تھا خالد رضی اللہ عنہ بولے: تمہیں صبح صبح نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے سے صرف اور صرف نفاق (منافقت) نے روکے رکھا ہے قسم اس ذات کی جس نے رسول اللہ ﷺ کو برحق مبعوث کیا ہے اگر ایک وجہ نہ ہوتی میں تلوار سے تمہیں دو لخت کر دیتا چنانچہ اسمیل بن عمرو سمجھدار شخص تھا فوراً رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور کہا: کیا آپ نہیں دیکھتے کہ یہ غلام مجھے کیا کہہ رہا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، کیا بعید وہ تم سے بدرجہا بہتر ہو اور پھر تم اسے تلاش کرو پراسے نہیں بھی نہ پاسکو چنانچہ اسمیل بن عمرو کے لیے یہ بات پہلی سے زیادہ سخت تھی۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر وفیہ موسیٰ بن عبیدہ وهو ضعیف

## حرف راء..... حضرت ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴۶..... عبد اللہ بن بریدہ روایت نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ وفد کی آمد پر لوگ جمع ہوئے حضرت عمرؓ نے ابن ارقم رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ: محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھو ان سے کہو کہ پہلے وہ آئیں پھر وہ جو ان سے ملے ہوئے ہیں۔ چنانچہ صحابہ کرام اندر داخل ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے صف بنالی آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک موٹا شخص کھڑا ہے اور اس نے اپنے اوپر چادر کا ٹکڑا اوڑھ رکھا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف اشارہ کیا وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا فرمایا: کچھ کہو۔ (تین بار فرمایا) وہ شخص بولا: آپ ہی کچھ فرمائیں۔ (تین بار کہا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا ناس ہو کھڑا ہو جاوہ آدمی کھڑا ہو گیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دیکھا کہ ایک اشعری شخص ہے جو دبیلے پتلے اور کمزور جسم کا مالک ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف اشارہ کیا وہ آپ کے پاس آ گیا فرمایا: کچھ کہو۔ اشعری بولا: آپ ہی کچھ فرمائیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ کہو وہ بولا: آپ بات کی ابتدا کریں ہم بات جاری رکھیں گے۔ فرمایا: تیرا ناس ہو کھڑا ہو جاوے۔ بھیسروں کا چرواہا ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دیکھا کہ ایک اور شخص ہے جو سفید قام اور کمزور جسم کا مالک ہے اس کی طرف اشارہ کیا وہ آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا: کچھ کہو: اس نے نہ آؤد دیکھا نہ تاؤ فوراً حمد و ثناء کے بعد کہا: تمہیں اس امت کا بار امانت اٹھانا پڑا ہے لہذا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تمہیں خلافت کی ذمہ داری سنبھالنی پڑی ہے تمہاری رعایا تمہارے دل میں ہونی چاہیے تمہیں حساب چکانا ہوگا اور تم رعایا کے مسئول ہو۔ بلاشبہ تم امین ہو اور امانت کی ادائیگی آپ کا فرض ہے لہذا تمہیں تمہارے عمل کے بقدر اجر ملے گا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے مجھے خلیفہ نامزد کیا گیا ہے تب سے تمہارے علاوہ مجھے کسی شخص نے بیچ نہیں کہا: تم کون ہو؟ جواب دیا: میں ربیع بن زیاد ہوں فرمایا: کیا تم مہاجرین زیادہ کے بھائی ہو؟ کہا: جی ہاں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر تیار کیا اور ان کا نگران اشعری کو مقرر کیا اشعری کو حکم دیا تم ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ کو دیکھتے رہو جو کچھ اس نے کہا ہے اگر اس میں سچا ہے تو بلاشبہ اس معاملہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا لہذا اسے عامل مقرر کر دو پھر دس دن کے بعد پھر اس کا معائنہ کرو اور اس کے طریقہ کار کو مجھے لکھ بھیجو تا کہ میں دیکھ لوں کہ آیا گورنری کے مستحق ہے کہ نہیں۔ پھر فرمایا: ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں وصیت کی ہے کہ: میں اپنے بعد تمہارے اوپر سب سے زیادہ اس منافق کا خوف محسوس کرتا ہوں جو صاحب لسان ہو۔

رواہ ابن راہویہ والحارث ومسدد وابویعلیٰ وصحیح

## حضرت ربیعہ بن کعب سلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴۷..... ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا ایک دن آپ نے فرمایا: اے ربیعہ! کیا تم شادی نہیں کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے آپ کی خدمت شادی کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے دوبارہ پھر شادی کرنے کا فرمایا: میں نے یہی

عذر پیش کیا پھر میں نے سوچا: بخدا رسول اللہ ﷺ میرے لیے وہی کچھ جانتے ہیں جو میرے لیے بہت مفید ہے اگر آپ نے ایک بار اور شادی کی پیشکش کی میں قبول کر لوں گا چنانچہ تیسری بار فرمایا: اے ربیعہ! شادی نہیں کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں فرمایا: فلاں انصاری کے پاس چلے جاؤں وہ لوگ اپنی بیٹی سے تمہاری شادی کرادیں گے میں ان لوگوں کے پاس چلا گیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ میری شادی کرادو۔ وہ لوگ بولے: رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو ہم مرحبا کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا قاصد اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر جائے گا چنانچہ ان لوگوں نے میری شادی کرادی اور مجھ سے گواہوں کا مطالبہ تک بھی نہیں کیا، میں پریشانی کے عالم میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا فرمایا: اے ربیعہ! تمہارا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اچھے اور شریف لوگوں کے پاس گیا ہوں انہوں نے میری شادی کرادی جب کہ مجھ سے گواہوں کا مطالبہ بھی نہیں کیا لیکن میرے پاس مہر میں دینے کے لیے کوئی چیز نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ ربیعہ کے لیے گٹھلی کے برابر سونا جمع کرو، صحابہ نے میرے لیے دو گٹھلیوں کے برابر سونا جمع کیا میں یہ سونا لے کر سسرال والوں کے ہاں آ گیا اور انہیں دے دیا انہوں نے کہا: یہ مہر کثیر ہے اور اچھا پانچواں کیزہ ہے۔ میں ایک بار پھر پریشانی کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: اے ربیعہ تمہارا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اچھے اور شریف لوگوں کے پاس گیا انہیں سونا دیا وہ بولے: کثیر ہے اور اچھا ہے لیکن اب میرے پاس دسمہ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ربیعہ کے لئے ایک مینڈھے کے پیسے جمع کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے مینڈھے کے لیے پیسے جمع کر دیئے رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل خانہ کے پاس پیغام بھیجا چنانچہ ایک تھاں لایا گیا جس میں جو تھے میں وہ لے کر سسرال کے پاس چلا گیا سسرال والوں نے کہا: مینڈھے کے متعلق ہم تمہاری کفایت کر دیں گے چنانچہ دوسرے دن صبح کو میں نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت کی۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم والطبرانی عن ربیعۃ الاسلامی

## حضرت رباح رضی اللہ عنہ (نبی کریم ﷺ کا آزاد کردہ غلام)

۳۷۰۲۸۔ "مسند سلمہ بن اکوع" ایسا بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک رباح نامی غلام تھا۔ رواہ ابن جریر

## حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۳۷۰۲۹۔ "مسند اسید بن حفیر" حسین و سعدی ولد ثابت بن اسید بن ظہیر اپنے والد اور دادا سے روایت نقل کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو چھوٹا سمجھ کر غزوہ میں شامل ہونے کی اجازت نہ دی رافع رضی اللہ عنہ کے چچا ظہیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! رافع تیرا نواسہ ہے رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی چنانچہ دوران جنگ رافع رضی اللہ عنہ کو گلے میں تیر لگا انہیں ان کے چچا لیکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرے بھتیجے کو تیر لگا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے نکالنا چاہتے ہو تو ہم اسے نکال دیں گے اور اگر اسی طرح چھوڑنا چاہتے ہو اور پھر وہ مرجائے بلاشبہ وہ شہید کی موت مرے گا۔ رواہ ابو نعیم

## حرف زاء..... حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

خلفاء اربعہ کے بعد ستمہ عشرہ مبشرہ میں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

## حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۳۷۰۵۰۔ سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ قضاء، فتویٰ، فرائض (علم میراث اور قرآن میں حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ حضرت زید بن

ثابت رضی اللہ عنہ پر کسی کو مقدم نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۰۵۱۔۔۔ قاسم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی سفر پر تشریف لے جاتے مدینہ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کر کے جاتے تھے عمر رضی اللہ عنہ مختلف شہروں میں لوگوں کو بھیجتے تھے جب کہ اہم قسم کی مہمات پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بھیجتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے زید رضی اللہ عنہ کے بارے نامی گرامی لوگ پوچھتے آپ فرماتے زید کا مقام میرے نزدیک گرا نہیں ہے لیکن شہر والے زید کے محتاج ہیں چونکہ لوگوں کو اپنے مسائل کا حل زید رضی اللہ عنہ کے پاس ملتا ہے جو ان کے علاوہ کسی کے پاس نہیں ہوتا۔

رواہ ابن سعد

۳۷۰۵۲۔۔۔ سالم بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس دن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے ہم ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے میں نے کہا: آج لوگوں کا عالم دنیا سے رخصت ہو چکا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یہ شخص لوگوں کا عالم تھا اور اور ان کے دور خلافت کا صبر ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو مختلف شہروں میں بھیجتے تھے اور انہیں اپنی رائے کے مطابق فتویٰ دینے سے منع فرماتے تھے جب کہ زید بن ثابت مدینہ میں مجلس لگاتے اہل مدینہ اور باہر کے لوگوں کو فتویٰ دیتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۰۵۳۔۔۔ "مسند عثمان رضی اللہ عنہ" ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی قرأت سنانا چاہی عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اس طرح تم مجھے لوگوں کے امور کی دیکھ بھال سے غافل کر دو گے زید بن ثابت کے پاس جاؤ وہ انہی کاموں کے لیے فارغ بیٹھا ہے۔ اسے قرأت سناؤ اس کی قرأت اور میری قرأت میں کوئی فرق نہیں ہے۔

رواہ ابن الانباری فی المصاحف

۳۷۰۵۴۔۔۔ سلیمان سے مروی ہے کہ خارجہ بن زید بن ثابت کہتے ہیں: ایک مرتبہ چند لوگ میرے والد محترم کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہمیں رسول اللہ ﷺ کی بعض حدیثیں سناؤ زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں کیا کیا حدیثیں سناؤں! میں تو رسول اللہ ﷺ کا پڑوسی تھا جب وحی نازل ہوتی مجھے پیغام بھیجا کر اپنے پاس بلا لیتے تھے اور میں وحی لکھ لیتا تھا جب ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) آخرت کا ذکر کرتے آپ ﷺ بھی ہمارے ساتھ شامل ہوتے جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی ہمارے تذکرہ میں شامل ہوتے جب ہم کھانے پینے کا ذکر کرتے آپ بھی ہمارے ساتھ ہوتے جب ہم عورتوں کا ذکر کرتے آپ بھی ان کا ذکر کرتے ان تمام امور کے متعلق میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں سنا سکتا ہوں۔

رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف و ابو یعلیٰ و الرویانی و البیہقی و ابن عساکر

۳۷۰۵۵۔۔۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت میں گیارہ سال کا تھا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۰۵۶۔۔۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے مجھے آپ کی خدمت میں حاضر کیا: لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لڑکا نبی نجار سے ہے اور اس نے آپ کے اوپر نازل ہونے والے قرآن میں سے ستر سورتیں حفظ کر لی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو وہ سورتیں سنائیں آپ ﷺ کو اس چیز نے بہت خوش کیا اور فرمایا: اے زید! یہودیوں کی کتاب سیکھ لو میں نے تم سے ایک کام لینا ہے اللہ کی قسم میں یہودیوں پر بھروسہ نہیں کرتا کہ وہ میری کتاب پر ایمان لائیں گے میں نے نصف مہینہ میں ان کی کتاب پڑھ کر اچھی خاصی مہارت پیدا کر لی چنانچہ جب بھی یہودیوں کو خط لکھنا ہوتا میں ہی رسول اللہ ﷺ کے لیے خط لکھتا تھا اور جب یہودی آپ کو خط لکھتے ہیں میں ہی ان کے خطوط پڑھتا تھا۔ رواہ یعلیٰ و ابن عساکر

۳۷۰۵۷۔۔۔ "ایضاً" عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس وقت کے مدارس میں علم حاصل کرتے رہے ہیں چنانچہ آپ نے پندرہ (۱۵) دنوں میں یہودیوں کی کتاب پڑھ لی حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ یہودیوں کی تحریف و تبدیل کو نوجو بی جانتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۵۸۔۔۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے لیے وحی لکھتا تھا چنانچہ جب آپ پر وحی نازل ہوتی آپ کو

سخت مشقت کا سامنا کرنا پڑتا آپ پیسے میں شراہور ہو جاتے اور موتیوں کی طرح پسینے کی لڑیاں بہنے لگیں پھر یہ کیفیت یک دم ختم ہو جاتی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۰۵۹..... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میرے پاس مختلف قسم کے خطوط آتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ انھیں ہر کوئی پڑھے کیا تم عبرانی زبان سیکھ سکتے ہو؟ یا فرمایا: کہ سریانی زبان سیکھ سکتے ہو؟ میں نے عرض لیا جی ہاں چنانچہ ستر دنوں میں، میں نے یہ زبان سیکھ لی۔ رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف وابن عساکر

۳۷۰۶۰..... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کیا تم سریانی زبان اچھی طرح سے جانتے ہو؟ چونکہ میرے پاس طرح طرح کے خطوط آتے ہیں: میں نے عرض کیا: میں سریانی زبان نہیں جانتا حکم دیا کہ یہ زبان سیکھ لو چنانچہ ستر (۱۷) دنوں میں میں نے یہ زبان سیکھ لی۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن ابی داؤد وابن عساکر

۳۷۰۶۱..... عمار بن ابی عمر سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہونا چاہتے تھے اتنے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سواری کی رکابیں تھام لیں زید رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اے ابن عباس! ہٹ جاؤ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہمیں اپنے علماء اور بزرگوں کے ساتھ یہی کرنے کا حکم دیا گیا ہے زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ نکال لیا زید رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ چوما اور فرمایا: ہمیں بھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم بھی اپنے نبی کے اہل بیت کے ساتھ یہی کچھ کریں۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۰۶۲..... ایک مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سواری کی رکابیں تھام لیں اور پھر کہا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنے معلمین کی رکابیں تھامیں۔ رواہ ابن النجار

## حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۶۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا چنانچہ انھوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور سب سے پہلے نماز پڑھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۶۴..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے میرے اور مزہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۰۶۵..... ”مسند جبلہ بن حارثہ کلبی رضی اللہ عنہ“ جبلہ بن حارثہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیں آپ نے فرمایا: وہ یہ تمہارے سامنے کھڑا ہے اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہتا ہے میں اسے نہیں روکتا اتنے میں زید رضی اللہ عنہ بول پڑے اور کہا: یا رسول اللہ! نہیں نہیں اللہ کی قسم: میں آپ پر کسی اور کو ترجیح نہیں دوں گا جبلہ کہتے ہیں: میرے بھائی کی رائے میری حقیر رائے سے بدرجہا افضل تھی۔ رواہ ابو یعلیٰ والدارقطنی فی الافراد والطبرانی و ابو نعیم والنسائی وابن عساکر

۳۷۰۶۶..... جبلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خود جہاد میں شریک نہ ہوئے اپنا اسلحہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت زید رضی اللہ عنہ کو دیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۶۷..... ”ایضاً“ جبلہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم رضی اللہ عنہ کو دو عدد وپالان ہدیہ میں دیئے گئے ان میں سے ایک آپ نے خود رکھ لیا اور دوسرا زید رضی اللہ عنہ کو عطا کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۶۸..... حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور آپ رونے لگے: پھر فرمایا: یہ میرے اہل بیت میں سے مظلوم ہے۔ اور یہ میرا ہم نام ہے اسے اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے گا اور سولی پر لٹکایا جائے گا

آپ نے زید رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا: فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ اے زید بن حارثہ! اللہ تعالیٰ تمہاری محبت میں اضافہ فرمائے بلاشبہ تو حبیب کا ہم نام ہے زید کی اولاد میں سے۔ رواہ ابن عساکر  
 کلام: ..... حدیث کلام کیا گیا ہے چونکہ اس میں ایک راوی نصر بن مزاحم ہے معنی میں لکھا ہے کہ یہ رافضی تھا محدثین نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

۲۷۰۶۹..... ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت میں لے جایا گیا جنت میں ایک لڑکی نے میرا استقبال کیا میں نے اس سے پوچھا: اے لڑکی تو کس کی ہے اس نے جواب دیا میں زید بن حارثہ کی ہوں پھر اس کے بعد میں صاف ستھرے پانی کی نہروں و دودھ کی نہروں جو بھی خراب نہیں ہوتا اور شراب کی نہروں جو پینے والوں کو بھر پور لذت فراہم کرتا ہے اور صاف و شفاف شہد کی نہروں پر کھڑا ہوا جنت کے اناریوں لگتے تھے گویا کوئی بڑا ڈول لٹک رہا ہو میں نے جنت کے پرندے بھی دیکھے جو تمہارے بختی اونٹوں جیسے تھے اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک کار بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں پیدا کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے ان کے متعلق سنا اور نہ ہی کسی بشر کے دل میں ان کا خیال کھٹکا۔ رواہ ابن عساکر  
 کلام: ..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابو ہارون عبدی ہے۔

۳۷۰۷۰..... ”مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما“ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے حتیٰ کہ قرآن میں یہ آیت نازل ہوئی ”ادعوہم لاباءہم“ یعنی منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارو۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۰۷۱..... عروہ کہتے ہیں: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۷۲..... عروہ کہتے ہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ غزوہ موتہ میں شہید کیے گئے۔ رواہ ابن سعد و ابن عساکر

۳۷۰۷۳..... زہری و نافع و محمد بن اسامہ بن زید و عمران بن ابی انس اور سلیمان بن یسار کہتے ہیں سب سے پہلے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر و ابن سعد

۳۷۰۷۴..... زہری کہتے ہیں: ہم کسی کو نہیں جانتے جو زید بن حارثہ سے قبل اسلام لایا ہے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ: ..... بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور احادیث مذکورہ و بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زید بن حارثہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا علماء نے احادیث مختلف میں یوں تطبیق دی ہے کہ بوڑھوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر نے اسلام قبول کیا عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بچوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور غلاموں میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے۔

## حضرت زیاد بن حارثہ صدائی رضی اللہ عنہ

۳۷۰۷۵..... حضرت زیاد بن حارثہ صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اسلام قبول کرنے کی شرط پر بیعت کر لی چنانچہ ایک مرتبہ مجھے خبر ملی کہ آپ ﷺ نے میری قوم کی طرف لشکر بھیجا ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ لشکر کو واپس بلا لیں میں اپنی قوم کے اسلام قبول کرنے اور ان کی اطاعت بجالانے کی ضمانت دیتا ہوں آپ نے مجھے حکم دیا: تم خود جاؤ اور لشکر کو واپس بلا لاؤ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری سواری تھکی ماندی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص بھیجا اور اس نے لشکر واپس کر دیا صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میری قوم کی طرف ایک خط لکھا جس کی پاداش میں قوم کا وفد قبول اسلام کی خبر لے کر حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ نے مجھے

فرمایا: اے صدائی! تیری قوم میں تیری بات مانی جاتی ہے میں نے جواب دیا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے میری قوم کو اسلام کی ہدایت دی ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں قوم پر امیر نہ مقرر کر دوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جی ہاں مجھے امیر مقرر کر دیں۔ آپ نے میرے لئے فرشتہ تحریر کروایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے قوم کے صدقات کے بارے میں حکم دیں فرمایا: جی ہاں! آپ نے ایک اور نوشتہ میرے لیے حوالہ فرطاس کیا صدائی کہتے ہیں: یہ واقعہ آپ کے بعض اسفار میں پیش آیا تھا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا اس جگہ کے باقی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے عامل کی شکایت کرنے لگے اور کہا: ہمارا عامل جاہلیت کی دشمنی کا مواخذہ لینا چاہتا ہے جو ہمارے اور اس کی قوم کے درمیان جاہلیت میں تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا وہ ایسا کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف التفات کیا میں بھی ان میں شامل تھا ارشاد فرمایا: مؤمن شخص کی ایسی امارت میں کوئی بھلائی نہیں ہے صدائی کہتے ہیں: آپ ﷺ کا فرمان میرے دل میں رچ بس گیا پھر آپ کے پاس ایک اور شخص آیا اور کہا: اے اللہ کے نبی! مجھے کچھ عطا کریں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مالدار ہوتے ہوئے سوال کیا وہ اس کے لیے سر کا درد ہے اور پیٹ میں بیماری ہے مسائل نے کہا: مجھے صدقہ میں سے عطا کریں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ صدقات کے متعلق کسی نبی یا غیر نبی کے فیصلہ سے قطعی راضی نہیں ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے صدقات کے متعلق خود آٹھ حصے کر دیئے ہیں اگر تو ان حصوں میں آتا ہوں میں تمہیں صدقہ دوں گا صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی میرے دل و دماغ میں رچ بس گیا کہ میں مالدار ہوں جب کہ میں نے آپ سے صدقہ کا سوال کیا تھا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ رات کے اول حصہ میں روانہ ہو گئے میں آپ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا، چونکہ میں قوی شخص تھا جب کہ آپ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ سے کھنے لگے اور آہستہ آہستہ پیچھے رہنے لگے حتیٰ کہ ایسا وقت بھی آیا کہ آپ کے ماتھے پر سوا کوئی بھی نہیں تھا۔ جب صبح کی اذان کا وقت قریب ہوا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اذان دہی میں کھنے لگا یا رسول اللہ! اقامت کہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے جانب مشرق دیکھنا شروع کر دیا کہ طلوع فجر ہوا ہے یا نہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: ابھی اقامت نہ کہوں کہ جب طلوع فجر ہوا آپ ﷺ اترے اور قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے پھر میری طرف واپس اوتارے میں آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی پہنچ چکے تھے آپ نے فرمایا: اے صدائی تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت شوربا سا پانی ہے، ہوا ہے۔ کافی نہیں، مگر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ایک برتن میں ڈالو اور پھر اسے میرے پاس لے آؤں آپ نے اپنی تھیلی پانی میں داخل کر لی۔ اسی وقت آپ نے اذان دہی کی۔ درمیان سے پانی سے خشکے پھوٹ پڑے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنے رب تعالیٰ سے دیباہی تم یہ پانی پینے اور دوسروں کو پلانے میں سے سناہ رضی اللہ عنہم میں اعلان کروا کر پانی کی ضرورت ہو! میں نے اعلان کیا جسے پانی کی ضرورت کی اور پانی لیا پھر آپ ﷺ نماز پڑھانے کے لیے صبح سے ہوئے اقامت کہنے کے لیے بلال رضی اللہ عنہ تیار کی کرنے لگے بلال نبی کریم ﷺ نے انہیں اقامت کہنے سے منع کر دیا اور فرمایا: صدائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دیتا ہے وہی اقامت کہنے کا حق رکھتا ہے۔ چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی اور جب فارغ ہوئے میں آپ کے لکھے ہوئے دونوں خطوط آپ کے پاس لے آیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا عذر قبول کیجئے اور سناؤ فرمایا: بھلا تمہیں کیا سوچھا؟ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! میری تے آپ کو فرماتے سنا ہے کہ: مؤمن شخص کی امارت میں کوئی بھلائی نہیں۔ جب کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہوں میں نے آپ کو ایک مسائل سے فرماتے سنا: جس شخص نے مالدار ہوتے ہوئے سوال کیا وہ سر میں درد ہے اور پیٹ میں بیماری ہے جب کہ میں نے آپ سے سوال کیا ہے حالانکہ میں مالدار ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ ایسا ہی ہے اگر چاہو تو امارت قبول کرو، اگر چاہو تو پچھوڑ دو میں نے عرض کیا: میں امارت (کو بڑی) چھوڑتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا پھر کوئی ایسا آدمی مجھے بتاؤ جسے میں تمہارے اوپر امیر مقرر کر دوں میں نے وفد میں شریک ایک آدمی کا نام لیا پھر ہم نے عرض کیا یا نبی اللہ! ہمارا ایک کنواں ہے سردیوں میں اس کا پانی کافی ہوتا ہے اور تمام سب اس پر جمع ہو جاتے ہیں لیکن گرمیوں میں اس کا پانی کم پڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمیں مضافات سے پانی لانا پڑتا ہے اب جب ہم اسلام لائے ہیں تو ہمارے ارد گرد کے لوگ ہمارے ذمے ہو جائیں گے وہ ہمیں پانی نہیں دیں گے لہذا آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ ہمارے کنویں میں پانی سارا سال جاری رہے جو ہمیں کافی ہے اور تاکہ ہم ادھر ادھر پانی لینے نہ جائیں۔ آپ نے سات کنگریاں منگوائیں انہیں اپنے ہاتھوں میں اٹھائیں اور ان پر دعا پڑھی پھر فرمایا: یہ کنگریاں لے جاؤ اور اللہ کا نام لیکر ایک ایک

کر کے کنویں میں ڈال دو صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے ایسا ہی کیا پھر اس کے بعد ہم نے کنویں کی گہرائی نہیں دیکھ سکے۔

رواہ البغوی وابن عساکر وقال هذا حدیث حسن

## حضرت زید بن سہل ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

۳۷۰۷۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۰۷۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (نفلی) روزے کم رکھتے تھے چونکہ آپ ﷺ جہاد میں شرکت کرتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بجز سفر اور مرض کے روزہ نہیں چھوڑتے تھے۔

رواہ ابن جریر

۳۷۰۷۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے۔

رواہ ابن عساکر

## حضرت زید بن صوحان و جندب بن کعب عبدی (یا ازدی) رضی اللہ عنہ

۳۷۰۷۹..... ابو مجلز بن حمید ابن عباس، وابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم باری باری سوار ہوتے تھے جب رسول اللہ ﷺ کی باری آئی آپ سواروں کے لیے حدی دیتے اور فرماتے: زید اچھا ہے اور زید کیا ہے جندب اور جندب کیا ہے صبح ہوئی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو کثرت سے زید رضی اللہ عنہ اور جندب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے دیکھا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: یہ میری امت کے دو شخص ہیں رہی بات ان میں سے ایک کی سواں کے جسم کا کچھ حصہ یا اس کا ہاتھ پہلے سے جنت میں پہنچ جائے گا اور دوسرا شخص حق و باطل کے درمیان فرق کرتا ہے چنانچہ زید رضی اللہ عنہ کا ہاتھ غزوہ جلولاء میں کٹ گیا اور خود جنگ جمل میں شہید ہوئے رہی بات جندب کی چنانچہ ایک مرتبہ وہ ولید بن عتبہ کے پاس سے گزرے اور ولید کے سامنے ایک جادو گر کرتب دکھا رہا تھا، جندب رضی اللہ عنہ نے اپنی تلا اور اٹھائی اور سیدھے آ کر جادو گر کے دے ماری اور اسے واصل جہنم کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۸۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جس کے بعض اجزاء جنت میں پہنچ چکے ہیں وہ زید بن صوحان رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن عدی والبیہقی فی الدلائل والحطیب وابن عساکر وقال البیہقی فیہ ہزیل بن بلال غیر قوی

کلام:..... بیہقی کہتے ہیں حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ہزیل بن بلال ہے جو قوی نہیں۔

## حضرت زید النخیل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ نے ان کا نام زید الخیر رکھا

۳۷۰۸۱..... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم جاہلیت کے آخر میں اور اسلام کے اول زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے زید النخیل رضی اللہ عنہ (زید بن مہلہل طائی) آگے بڑھے اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور پھر ٹھہر گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے زید! آگے بڑھو تمہیں دیکھا ہے تاحتی کہ اب تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں زید رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور کلمہ شہادت کا اقرار کیا اور پھر باتیں کہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے زید! میرا خیال ہے کہ بنی طے میں تم سے افضل کوئی نہیں۔ زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اللہ کی قسم کیوں نہیں طے



میں مہمانوں کی میربانی کرنے والا حاتم بھی ہے جس عفاف دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا مگر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے باقی لوگوں کے لیے خیر و بھلائی نہیں چھوڑی زید رضی اللہ عنہ بولے: ہم میں مقدم حومہ بھی ہے جو سینے کے اعتبار سے شجاع ہے جسکا حکم ہمارے درمیان نافذ ہوتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: تم نے باقی لوگوں کے لیے خیر و بھلائی نہیں چھوڑی زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم یوں نہیں۔ رواہ ابن عساکر

## حرف سین ..... حضرت سعد بن عباد رضی اللہ عنہ

۳۷۰۸۲ ... حضرت سعد بن عباد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک برتن لانے جو مغز سے بھرا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ثابت یہ کیا ہے؟ عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق پیدا کیا ہے میں نے پالیس جانور ذبح کیے ہیں میں نے چاہا کہ آپ کو مغز سے سیر کروں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے مغز تناول فرمایا: اور پھر سعد رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۸۳ ... ابن سیرین کی روایت ہے کہ جب اہل صفہ کو شام ہو جاتی تو کوئی شخص آتا وہ اپنے ساتھ اہل صفہ میں سے ایک آدمی لے جاتا کوئی وہ کو لے جاتا کوئی ایک جماعت کو لے جاتا رہی بات حضرت سعد بن عباد رضی اللہ عنہ کی وہ ہر رات اپنے ساتھ اسی آدمیوں کو لے کر جاتے۔

رواہ ابن ابی الدنیا و ابن عساکر

## حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۷۰۳۸ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص اپنا بھی ماموں دکھانے۔

رواہ الطبرانی والحاکم

۳۷۰۸۵ ... "مسند جابر بن عبد اللہ" ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں سامنے سے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ آئے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں کوئی آدمی اپنے ماموں کو بھی بیٹھے دکھائے۔

رواہ الترمذی و قال عریب و الطبرانی والحاکم و ابویعیم و الضیاء

۳۷۰۸۶ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سامنے سے آئے آپ ﷺ نے فرمایا: آپ میرے ماموں ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۰۸۷ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ میرے پہلو میں جاگتے رہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بیدار رہنے کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی نیک شخص ہو جو آج رات میری چوکیداری کرتا رہے چنانچہ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک ہم نے اسلحہ کی جھنکار سنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ وہ بولا: میں سعد بن مالک ہوں فرمایا: کیوں آئے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس لیے آیا ہوں تاکہ کہ آپ کی چوکیداری کروں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ گہری نیند سو گئے حتیٰ کہ مجھے آپ کے خراٹوں کی آواز سنائی دینے لگی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

## حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۸۸ ... "ابن ابی شیبہ" زید بن ہارون، محمد بن عمرو اپنے والد اور دادا سے وہ عاتقہ بن وقاص سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں: میں غزوہ خندق کے دن لوگوں کے پاؤں کے نشانات پر ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگے میں نے اپنے پیچھے پاؤں کی چاپ سنی میں پیچھے جو مڑ کودیکھا کیا دیکھتی ہوں کہ میرے پیچھے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ آ رہے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے پیچھے حارث بن

اور بن ہیں حارث نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ڈھال اٹھا رکھی ہے۔ میں انھیں دیکھ کر زمین کے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی حضرت سعد رضی اللہ عنہ گزر گئے سعد رضی اللہ عنہ نے زرہ پہن رکھی تھی جس کے اطراف باہر نکلے دکھائی دیتے تھے مجھے ان کے اطراف سے ڈر لگا چونکہ سعد رضی اللہ عنہ لوگوں میں بڑے اور طویل القامت تھے وہ یہ رجز پڑھتے ہوئے میرے پاس سے گزرے۔

لث قليلاً يدرك الهيجا حمل ما احسن الموت اذا حان الاجل

تھوڑی دیر ٹھہر جا جنگ بوجھ کو پالے گی جب اجل قریب ہو جائے اس وقت موت کتنی اچھی ہوتی ہے میں اٹھ کر قریب ہی ایک باغیچے میں جا تھکی اس میں مسلمانوں کی ایک جماعت موجود تھی ان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک اور شخص بھی تھا جس نے جنگی ٹوپ (خود) پہن رکھا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا تمہارا نام ہو تم کیوں آئی ہو (تین بار کہا) تو ضد کر کے آگئی ہے کیا معلوم سخت معرکہ آرائی ہو ایسی حالت میں تمہیں کون امن فراہم کرے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ مجھے ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ میں تمنا کرنے لگی کہ زمین پھٹ جائے اور میں اس میں دھنس جاؤں دوسرے شخص نے خود سے اوپر اٹھایا کیا دیکھتی ہوں کہ وہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ہیں، وہ بولے: اے عمر! تمہارا نام ہو آج تم نے بہت زیادہ ملامت کر دی معرکہ آرائی ہو یا فرار ہو ہر چیز کا انجام اللہ ہی کی طرف ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو مشرکین قریش میں سے ایک شخص نے تیرا اس شخص کا نام حبان بن عرق تھا تیرا تے وقت اس نے کہا: یہ لو میں ابن عرقہ ہوں چنانچہ تیر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بازو کی رگ پر لگا انھوں نے رب تعالیٰ سے دعا کی: یا اللہ! مجھے موت نہ دینا تا وقتیکہ قرظہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈا نہ کر دے بنو قرظہ جاہلیت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حلفاء اور قریبی دوست تھے سعد رضی اللہ عنہ کے زخموں سے خون خشک ہو گیا، ادھر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے لشکروں پر زور کی آندھی بھیجی جس نے اندھا دھند تباہی مچا دی اور یوں اللہ تعالیٰ نے جنگ میں مؤمنین کی کفایت کی ابوسفیان التامہ جا پہنچا عیینہ بن بدر اور اس کے ہمراہی نجد جا پہنچے جب کہ بنو قرظہ اپنے قلعوں میں جا گئے اور رسول اللہ ﷺ مدینہ واپس لوٹ آئے مسجد میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے چھوٹا سا چبوترہ بنا دیا گیا آپ ﷺ نے اسلحہ اتار دیا اتنے میں جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: کیا آپ نے اسلحہ اتار دیا ہے بخدا فرشتوں نے ابھی تک اسلحہ نہیں اتارا ابھی ابھی بنو قرظہ کی خبر لینے جائیں اور ان کا قتل عام کریں نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا اور آپ نے اپنی زرہ زیب تن کی اور پھر بنی غنم کے پاس سے گزرے بنی غنم مسجد کے پڑوس میں آباد تھے فرمایا: تمہارے پاس سے کون گزرا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہمارے پاس سے دحیہ کلبی گزرے ہیں (جبرئیل امین دحیہ کلبی کی صورت میں حاضر ہوئے تھے) چنانچہ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے ساتھ بنی قرظہ کے پاس جا پہنچے اور پچیس دن تک ان کا محاصرہ جاری رکھا چنانچہ جب بنی قرظہ پر سختی زیادہ ہو گئی اور وہ مشقت سے دوچار ہو گئے ان سے کہا گیا: رسول اللہ ﷺ کے حکم پر قلعوں سے نیچے اتر آؤ بنو قرظہ نے اشارہ کر کے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے اپنے فیصلہ کے متعلق پوچھا: ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے ذبح کی طرف اشارہ کیا بنو قرظہ نے مطالبہ پیش کیا کہ ہم سعد بن معاذ کے فیصلہ پر قلعوں سے نیچے اتریں گے وہ ہمارے متعلق جو فیصلہ بھی کر دیں رسول اللہ ﷺ فرمایا: ٹھیک ہے سعد بن معاذ کے فیصلے پر ہی نیچے آؤ چنانچہ بنی قرظہ قلعوں سے اتر کے نیچے آ گئے رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ پالان ڈالے ہوئے گدھے پر سوار کیے گئے سعد رضی اللہ عنہ کی قوم کے لوگ ان کے فیصلہ کو اور نظر سے دیکھنے لگے اور کہنے لگے: بنو قرظہ آپ کے حلیف اور دوست ہیں آپ کو معلوم ہے کہ ان کی طرف کسی چیز نے نہیں لوٹنا۔ حتیٰ کہ جب قریب پہنچ گئے اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: سعد کے کفن کا وقت قریب ہو چکا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرے گا، جب سعد رضی اللہ عنہ سامنے سے نمودار ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور اسے پالان سے نیچے اتارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا سردار تو اللہ ہے۔ فرمایا: اسے نیچے اتارو چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سعد رضی اللہ عنہ کو نیچے اتارا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں بنی قرظہ کے متعلق یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے فوجیوں اور جنگجوؤں کو قتل کیا جائے ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے پھر سعد رضی اللہ عنہ نے دعا کی: یا اللہ! اگر تو نے اپنے نبی کے لیے قریش کے ساتھ کسی لڑائی کو باقی رکھا ہے تو اس کے لیے مجھے بھی زندہ رکھ اور اگر تو نے قریش اور نبی کریم ﷺ کے درمیان جنگ

کے سلسلہ کو ختم کر دیا ہے تو مجھے اپنے پاس بلا لے۔ چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے زخم از سر نو تازہ ہو کر پھوٹ پڑے جب کہ زخم مندمل ہو چکا تھے اور صرف بندے کے برابر مندمل ہونے کو رہ گیا تھا رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور سعد رضی اللہ عنہ اپنے چہو ترے میں واپس لوٹ گئے جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے لگوار رکھا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا ہے ”رحماء بينهم“ صحابہ آپس میں مہربان ہیں“ چنانچہ اس کی زندہ تفسیر دیکھنے کو ملی کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے علقمہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے امی جان! اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کسی شخص کی موت پر عام طور پر آپ ﷺ کے آنکھ سے آنسو نہیں بہتے تھے لیکن جب آپ کو شدید غم لاحق ہوتا آپ اپنی داڑھی مٹھی میں پکڑ لیتے تھے۔

محمد عمرو کہتے ہیں مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے حدیث سنائی ہے کہ جب شام کے وقت رسول اللہ ﷺ سو گئے آپ کے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: آج رات آپ کی امت میں سے ایک شخص مرا ہے جس کی موت پر اہل آسمان خوشیاں منا رہے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہونہ ہو وہ سعد بن معاذ ہی ہوگا چونکہ وہ شام کو سخت مرض میں مبتلا تھے آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا: سعد کا کیا بنا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ وہ اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ کی قوم کے لوگ آئے اور انھیں اپنے گھر لے گئے رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی اور پھر صحابہ کے ساتھ سعد رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کے ساتھ تیز تیز چلنے لگے حتیٰ کہ جوتوں میں پڑے ہوئے تسمے ٹوٹنے لگے اور کاندھوں سے چادریں نیچے گرنے لگیں ایک شخص بولا: یا رسول اللہ! آپ لوگوں کو کیوں تیز تیز لے کر چل رہے ہیں: ارشاد فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ میں فرشتے ہم سے آگے نہ بڑھ جائیں جیسا کہ حظلہ کی طرف فرشتے ہم سے آگے بڑھ گئے تھے۔

محمد کہتے ہیں مجھے اشعث بن اسحاق نے خبر کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت سعد کے پاس پہنچے انھیں غسل دیا جا رہا تھا بیٹھے بیٹھے رسول اللہ ﷺ نے مجلس میں اپنے گھٹنے سکیڑ دیئے اور فرمایا: ایک فرشتہ داخل ہوا ہے جس کے ہٹھنے کے لئے مجلس میں جگہ نہیں تھی اس لیے میں نے گھٹنے سکیڑ کر اس کے لیے گنجائش پیدا کی ہے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی والدہ رو رہی تھیں اور ان کی زبان پر یہ اشعار تھے:

ویل ام سعد سعدا  
ببراعة ونجدا  
بعدا یا دیا لہ ومجدا  
مقدما سدیہ مسدا

ہلاکت ہے ام سعد کے لیے سعد کی وفات پر جو علم و فضل اور بزرگی میں اکمل ہے ایاد کے بعد بزرگی اور فضیلت کا اس نے دروازہ بند کر دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب رونے والی عورتیں جھوٹ بولتی ہیں سوائے ام سعد کے۔

محمد کہتے ہیں: ہمارے اصحاب میں سے بعض لوگوں کا کہنا ہے: جب رسول اللہ ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے ساتھ نکلے منافقین میں سے کچھ لوگ کہنے لگے: سعد کا جنازہ کس قدر ہلکا پھلکا ہے۔ محمد کہتے ہیں مجھے سعد بن ابراہیم نے حدیث سنائی ہے کہ جس دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شرکت کرنے کے لیے ستر ہزار فرشتے آسمان سے زمین پر اترے ہیں قبل ازیں اتنی تعداد میں فرشتے زمین پر نہیں اترے۔ محمد کہتے ہیں میں نے اسماعیل بن محمد بن سعد کو کہتے سنا دریاں حالیکہ ہم واقعہ بن عمرو بن سعد بن معاذ کو دفنار ہے تھے وہ بولے: کیا میں تمہیں اپنے بزرگوں کی بیان کردہ حدیث نہ سناؤں جس دن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد کے جنازہ میں ستر ہزار (۷۰) ہزار فرشتے شریک ہوئے ہیں جب کہ قبل ازیں اتنی تعداد میں فرشتے زمین پر نہیں اترے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صاحبزادے ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے بعد مسلمان سب سے زیادہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی کمی محسوس کرتے تھے محمد کہتے ہیں: محمد بن منکدر محمد بن شریبیل سے روایت نقل کرتے ہیں

کہ ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر سے مٹی اٹھائی اور اسے سونگھا چنانچہ مٹی سے خوشبو آ رہی تھی محمد کہتے ہیں: مجھے واقعہ بن عمرو بن سعد نے بتایا ہے۔ (واقعہ خوبصورت اور دراز قد انسان تھے) کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا مجھ سے پوچھا: تو کون ہے؟ میں نے جواب دیا میں واقعہ بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں حضرت انس رضی اللہ عنہ بولے: اللہ تعالیٰ سعد پر رحم فرمائے بلاشبہ تو سعد کے مشابہ ہے پھر کہا: اللہ تعالیٰ سعد پر رحم فرمائے وہ لوگوں میں سے زیادہ خوبصورت اور دراز قد تھے۔ محمد کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اکیس دو سو کی طرف ہدیہ بھیجا اس نے عایشان رضیم کا ہانا ہوا جب بھیجا جسے سونے کی تاروں سے اٹایا گیا تمہارا رسول اللہ ﷺ نے جب زیب تن کیا اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں سے کلام نہیں کہا: لوگ جب سے ہاتھ مس کرتے اور تعجب کرتے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس جہت تعجب کرتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: یا رسول اللہ! اس سے خوبصورت کپڑا ہم نے نہیں دیکھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس جہ سے کہیں زیادہ خوبصورت ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۰۸۹ ... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا عرش سعد بن معاذ کی روح کے لیے جھوم اٹھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۰۹۰ ... محمد بن حنفہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر سے مٹی بھر مٹی اٹھائی جب مٹی کھولی تو وہ مٹی مشک بن چکی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! حتیٰ کہ خوشی کے اثرات نبی کریم ﷺ کے چہرہ اقدس میں نمایاں دیکھے جاسکتے تھے۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفة وسندہ صحیح

۳۷۰۹۱ ... عطار بن حاجب کی روایت ہے کہ کسری نے نبی کریم ﷺ کو ریشم کا کپڑا امداد میں بھیجا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس تشریف لاتے اور اسے دیکھ کر تعجب سے کہتے: کیا یہ کپڑا آپ پر آسمان سے اتارا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس کپڑے پر کیوں تعجب کرتے ہو؟ جنت میں سعد بن معاذ کے رومالوں میں سے ایک رومال بھی اس سے بدرجہا بہتر ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے غلام! یہ کپڑا ابو نعیم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور اس سے کہو کہ میرے پاس خیس بھیج دے۔ رواہ ابن عساکر وقال غریب

۳۷۰۹۲ ... محمد بن منکر کہتے ہیں: ام سعد بن معاذ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر رو رہی تھیں اور یہ شعر پڑھ رہی تھیں۔

ویل ام سعد سعدا نزاہة وجدا

ہلاک ہے ام سعد کے لیے سعد پر جو بزرگی اور عظمت تک جا پہنچا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب رونے والی عورتیں جھوٹی ہیں سوائے ام سعد کے۔ رواہ ابن جریر فی تہذیب

۳۷۰۹۳ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رو پڑے چنانچہ جب آپ ﷺ کا غم بڑھ جاتا آپ مٹھی میں داڑھی پکڑ لیتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں عمر رضی اللہ عنہ کے رونے سے اپنے والد محترم کا رونا پہچان لیتی تھی۔ رواہ ابن جریر فی تہذیب

۳۷۰۹۴ ... "مسند ابن عمر" محمد بن فضیل عطاء بن سائب مجاہد کی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مروی ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ کی رب تعالیٰ سے ملاقات کی محبت میں عرش جھوم اٹھا ہے کہتے ہیں: جس سریر (چارپائی) پر سعد رضی اللہ عنہ کی میت رکھی ہوئی تھی اس سریر کی لکڑیوں میں چرچر ابٹ کی آواز پیدا ہو گئی تھی ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سعد رضی اللہ عنہ کی قبر میں داخل ہوئے اور تھوڑی دیر وہیں رکے رہے جب باہر تشریف لائے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ قبر میں کیوں رک گئے تھے ارشاد فرمایا: قبر نے سعد کو معمولی سا بھینچ لیا تھا پھر میں نے رب تعالیٰ سے دعا کی اور یہ کیفیت جانی رہی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۰۹۵ ... "مسند اسید بن حضیر" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم لوگ حج یا عمرہ سے واپس لوٹے مقام "ذوالخلفہ" پہنچے وہاں انصار کے لڑکے آ کر اپنے گھر والوں سے ملاقات کرنے لگے۔ لڑکے جب حضرت اسید بن خنیس رضی اللہ عنہ سے ملے انھیں ان کی بیوی کی موت کی خبر سنائی۔ اسید رضی اللہ عنہ نے سر پر چاوڑا الی اور رونے لگے میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے تم رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہو تم نے پہلے

پہلے اسلام قبول کیا ہے اور شروع سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے ہو بھلا تم ایک عورت پر رو رہے ہو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اسید رضی اللہ عنہ نے سر سے چادر ہٹائی اور بولے: تم سچ کہتی ہو میری عمر کی قسم! مجھے سعد بن معاذ کے بعد کسی پر نہیں رونا چاہئے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا خوب ارشاد فرمایا تھا۔ میں نے استفسار کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا: اسید رضی اللہ عنہ بولے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ سعد بن معاذ کی وفات پر عرش جھوم اٹھا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: وہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان چلتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و الشاشی و ابن عساکر

۳۷۰۹۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اکید رومہ نے رسول اللہ ﷺ کو جبہ ہدیہ میں دیا لوگوں کو اس جبہ کی خوبصورتی نے تعجب میں

ڈال دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس جبہ سے بدرجہا بہتر ہیں۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفة

۳۷۰۹۷..... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک ریشمی کپڑا ہدیہ میں دیا گیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی نرم گدازی پر

تعجب کرتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے کہیں زیادہ نرم ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۰۹۸..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل امین نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ یون بندہ

صالح ہے جس کے لیے جنت کے دروازے کھولے گئے ہیں اور عرش اس کے لیے جھوم اٹھا ہے؟ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ہی وہ بندہ صالح جس پر قبر میں تختی کی گئی اور پھر یہ تختی ان سے دور ہو گئی۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن جریر

۳۷۰۹۹..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش جھوم اٹھا۔

رواہ ابن شیبہ

۳۷۱۰۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جس دن سعد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور انھیں دفن کیا جا رہا تھا ارشاد

فرمایا اس بندہ صالح کے لیے عرش جھوم اٹھا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور اس پر عارضی تختی ہوئی پھر وہ دور بھی ہو گئی۔

رواہ ابن عساکر

## حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۳۷۱۰۱..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ستر سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۲..... ”ایضاً“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا حالانکہ ترکش میں کوئی تیر نہیں تھا۔ آپ نے

فرمایا: اے سعد! میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں تیر برساتے جاؤ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین جمع فرمائے یہ فضیلت مجھ

سے پہلے کسی کو ملی ہے اور نہ دوبارہ اٹھائے جانے تک کسی کو ملے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۳..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ مجھے تیر پکڑاتے رہے اور فرماتے تیر برساؤ میرے ماں باپ تم

پر فدا ہو جائیں۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

۳۷۱۰۴..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن وہ تیر برساتے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں یہ

تمہیں کافی ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

۳۷۱۰۵..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن میرے لیے اپنے والدین جمع کر کے فرمایا:

اے سعد تیر برساؤ میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں یا اللہ! اس کے تیر کو نشانے پہ لگا اور اس کی دعا قبول فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۰۶..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن مسلمانوں سے فرمایا: سعد کو تیر دیتے رہو اسے سعد تیر برساؤ کا

تیر برس اور میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں۔ رواہ ابن جریر

۳۷۱۰۷..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں عرب میں سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیرا چلایا۔ یعنی غزوہ اور جنگ میں۔

رواہ ابن ابی شیبہ والحسن بن سفیان و ابو نعیم فی المعرفة

۳۷۱۰۸..... ”مسند جابر بن سمرہ“ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلانے والے حضرت

سعد رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۱۰۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں سنا کہ آپ نے سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے لیے اپنے

والدین فدا کیے ہوں چنانچہ میں نے آپ کو فرماتے سنا تیر برس اور میرے ماں باپ تم پر فدا جائیں۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابو زہر عبد الرحمن بن مغراء ابو سعد اقبال سے روایت کرتے ہیں اور وہ دونوں ضعیف ہیں

دیکھئے الحفظ ۲۰۵۔

۳۷۱۱۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: دشمنوں کے سینوں کا نشانہ لو

میرے ماں باپ تم پر فدا ہو جائیں سعد رضی اللہ عنہ تیر کمان میں رکھتے اور کہتے تیرا تیر تیرے راستے میں ہے۔ یا اللہ! اپنے رسول کی مدد فرما۔ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! سعد کی دعا قبول فرما۔ رواہ ابن عساکر و فیہ المذکوران و ابن ابی شیبہ

۳۷۱۱۱..... تابع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: اس دروازے سے

ایک شخص داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہے ہم میں سے ہر شخص تمنا کرنے لگا کہ داخل ہونے والا شخص اس کے خاندان سے ہو یا ایک ہم دیکھتے

ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۱۲..... سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: اس

دروازے سے ایک شخص داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ رواہ ابن عدی و ابن عساکر

۳۷۱۱۳..... سعید بن مسیب کہتے ہیں: سعد رضی اللہ عنہ نے احد کے دن مسلمانوں میں سب سے زیادہ جان فشانی سے جنگ لڑی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۱۱۴..... ابن شہاب کہتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے احد کے دن ایک تیر سے تین آدمیوں کو قتل کیا چنانچہ ایک تیر کا نشانہ لیا اور برسوا دیا

پھر وہی تیر مشرکین نے واپس مسلمانوں پر مارا سعد رضی اللہ عنہ نے وہ تیر لیا اور دے مارا جس سے دوسرا شخص قتل ہوا پھر وہی تیر واپس لوٹا اور سعد

رضی اللہ عنہ نے تیر کا نشانہ لے کر دے مارا اور اسے بھی قتل کر دیا چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اس مہارت پر لوگ تعجب کرتے تھے سعد رضی

اللہ عنہ فرماتے یہ تیر نبی کریم ﷺ نے مجھے دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ پر اپنے والدین فدا کیے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۱۵..... زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک سر یہ بھیجا اس میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے یہ سر یہ سر

زمین حجاز میں رابع مقام کی طرف بھیجا تھا مشرکین کو مسلمانوں سے شکست اٹھانی پڑی تھی چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی طرف سے

مشرکین پر تیر برسائے سعد رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر چلایا اور اسلام میں یہ پہلی جنگ تھی تیر اندازی کے دوران

سعد رضی اللہ عنہ یہ اشعار پڑھتے رہتے تھے:

الاهل الی رسول اللہ آنسی

حمیت صحابی بصدور نبلی

اذود لبها عدوہم ذیارا

بکل حزنہ وبکل سہل

فما یعدوہم فی عدو

بسہم فی سبیل اللہ قبلی

کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس نہیں جاتا کہ میں نے انے ساتھیوں کا تیروں سے دفاع کیا ہے میں نے تیروں سے دشمن کو آگے دھکیل دیا خواہ ان کے آگے پہاڑی راستہ آیا یا ہموار راستہ آیا کسی تیرانداز پر دشمن کے متعلق اعتقاد نہیں کہ اس نے مجھ سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلایا ہو۔

رواہ ابن عساکر

۳۶۱۱۶... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: اہل جنت میں سے ایک شخص تمہارے اوپر نمودار ہونے والا ہے چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے دوسرے دن بھی رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا: چنانچہ صبح کو بھی سعد رضی اللہ عنہ اپنے مرتبہ کے ساتھ نمودار ہوئے اس کے بعد دوسرے دن بھی رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا: اور ایک بار پھر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے مرتبہ میں نمودار ہوئے جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ غوطہ میں آ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا: میں اپنے والد کو سزاوار عتاب سمجھتا ہوں اور قسم کھاتا ہوں کہ اپنے والد کے پاس تین دن تک نہیں جاؤں گا اگر آپ دیکھیں کہ میں آپ کے پاس آتا ہوں حتیٰ کہ میری قسم پوری ہو جائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ انھوں نے ساعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک رات بسر کی حتیٰ کہ فجر کا وقت ہو گیا اور اپنی جگہ سے ہلے تک نہیں البتہ جب اپنے بستر پر کروٹ بدلتے اللہ کا: کر اور تکبیر کہہ دیتے اور پھر فجر کے وقت اٹھے پورا وضو کیا اور صبح کا ناشتہ کیا (یعنی روزہ بھی نہیں رکھا) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں تین دن تک انھیں دیکھتا رہا انھوں نے اپنے اس دستور العمل پر مزید اضافہ نہیں کیا البتہ میں نے ان کے منہ سے خیر و بھلائی کے سوا کوئی بات نہیں سنی حتیٰ کہ جب تین راتیں گزر گئیں قریب تھا کہ میں ان کے عمل کو کمتر سمجھتا۔ میں نے کہا: میرے اور میرے والد کے درمیان غم و غضب اور ہجرت کا فرق نہیں لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو تین دن تک تین مجلسوں میں فرماتے سنا: اہل جنت میں سے ایک شخص تمہارے اوپر نمودار ہوگا اور تینوں مرتبہ آپ ہی نمودار ہوئے میں نے چاہا آپ کے پاس رات گزاروں اور آپ کا عمل دیکھوں پھر میں آپ کی اقتدا کروں لیکن میں نے آپ کا کوئی زیادہ عمل نہیں دیکھا لہذا آپ ہی بتائیں کس عمل نے آپ کو اس مقام تک پہنچا دیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ بولے: مجھے تو اپنے عمل میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی البتہ میں اپنے دل میں کسی مسلمان کے لیے برا نہیں سوچتا ہوں اور نہ ہی برا کہتا ہوں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: یہی وہ چیز ہے جس نے آپ کو اس مقام تک پہنچا دیا ہے اور بلاشبہ یہ ایسا عمل ہے جس کے بجالانے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ (رواہ ابن عساکر و رجالہ الصحیح الا ان ابن شہاب قال حدثنی من لا اتھم عن انس قلت! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بعض فضائل تترہ عشرہ مبشرہ میں خلفاء اربعہ کے بعد بیان ہو چکے ہیں)

## حضرت سعد بن قیس غنزی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۱۶... حضرت سعد بن قیس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: تمہارا کیا نام ہے؟ انھوں نے جواب دیا: میرا نام سعد الخلیل ہے آپ نے فرمایا: بلکہ تمہارا نام سعد الخیر ہے۔ رواہ ابن مندہ وقال غریب

## حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۷۱۱۷... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک اچھا سا کپڑا لے کر حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میں نے نیت کی ہے کہ یہ کپڑا اس شخص کو دوں گی جو عرب میں سب سے زیادہ مکرم ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے عورت سے فرمایا: یہ کپڑا اس لڑکے کو دے دو یعنی حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو۔ سعید رضی اللہ عنہ سامنے کھڑے تھے اسی وجہ سے کپڑوں کو الثیاب السعیدۃ کہا جاتا ہے۔

رواہ الزبیر بن بکار و ابن عساکر

## حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ

۳۷۱۱۸ "مسند الصدیق" عبد الملک بن هشام نے سیرت میں بیان کیا ہے مجھے ابو بکر زبیر نے حدیث سنائی ہے کہ ایک شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی ایک چھوٹی سی بیٹی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سینے پر چھٹی کھیل رہی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ اس کے بوسے لے رہے تھے اس شخص نے پوچھا: یہ بیٹی کون ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس شخص کی بیٹی ہے جو مجھ سے افضل ہے یعنی سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ کے دن کے نقباء میں سے تھے جنگ بدر میں شریک رہے تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

کلام: ..... ابن کثیر کہتے ہیں یہ حدیث معطل ہے۔

فائدہ: ..... حدیث معطل وہ ہوتی ہے جس کی سند سے دو یا دو سے زائد راوی محذوف ہوں۔

## حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ

۳۷۱۱۹ "مسند سلمہ بن اکوع" حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات کیے ہیں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی سات غزوات کیے ہیں رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا تھا۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۱۲۰ "ایضاً" ایسا بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں: میں نے معرکہ آرائی کے لیے ایک شخص کو لاکار اور میں نے اسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ساز و سامان انعام میں مجھے عطا کیا۔ رواہ ابن جریر

## حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۲۱ قتادہ اور ابن زید بن جدعان کہتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بیچ چھوٹا بیٹا تھا جس کا نام سلمان تھا۔ یہ بہت سارے صحابہ رضی اللہ عنہم مجلس لگائے بیٹھے تھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: اے فلاں اپنا شجرہ نسب بیان کرو اس شخص نے اپنا نسب بیان کر دیا اس کے بعد سعد رضی اللہ عنہ ایک کے بعد دوسرے سے اس کا سلسلہ نسب پوچھتے رہے حتیٰ کہ نوبت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تک پہنچی ان سے کہا: اے فلاں تو بھی اپنا سلسلہ نسب بیان کر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بولے: میں اسلام میں اپنا سلسلہ نسب نہیں پہچانتا لیکن میں اپنے آپ کو سلمان ابن اسلام کہتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ خطاب جاہلیت میں معزز ترین شخص تھے اور میں عمر ابن اسلام سلمان بن اسلام کا بھائی ہوں۔ (یعنی ہمارا سلسلہ نسب اسلام ہے) کیا تم نے نہیں سنا کہ ایک شخص نے جاہلیت میں اپنا نسب نو (۹) آباء تک گنا جب کہ ان کا دسواں دوزخ میں ہے۔ اور جو شخص اپنا نسب اسلام میں کسی شخص سے منسوب کرتا ہے اور اوروالوں کو چھوڑ دیتا ہے لا محالہ وہ اس کے ساتھ جنت میں ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی فی شعب الایمان

۳۷۱۲۲ بنی خامر کا ایک شخص اپنے ماموں سے روایت نقل کرتا ہے کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں

حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو تا کہ ہم سلمان کا استقبال کریں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۲۳ سالم بن ابی جعد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا چھ ہزار (درہم) وظیفہ مقرر کیا۔

رواہ ابو عبید فی الاموال وابن سعد



۳۷۱۲۴..... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رامہر مز میں اپنے خاندان کے ساتھ رہتا تھا میں اپنے ایک معلم کے پاس لکھنے پڑھنے جاتا تھا اور راستے میں ایک راہب آتا تھا جب میں راہب کے پاس سے گزرتا تھوڑی دیر کے لیے اس کے پاس بیٹھ جاتا وہ مجھے آسمانوں اور زمین کی خبریں سناتا حتیٰ کہ میں اس سے متاثر ہو کر اسی کا بن بیٹھا اور لکھنے پڑھنے کا سلسلہ ترک کر دیا میرے معلم نے گھر والوں کو خبر کر دی اور کہا: یہ راہب تمہارے بیٹے کو خراب کر رہا ہے اسے یہاں سے نکال دو چنانچہ میں گھر والوں سے چھپ کر راہب کے ساتھ ہولیا اور ہم دونوں موصل جا پہنچے وہاں ہم نے چالیس راہب پائے میں نے دیکھا کہ موصل کے راہب میرے ساتھ راہب کی بڑی قدر و تعظیم کرتے ہیں، میں راہب کے ساتھ کئی مہینوں تک رہا حتیٰ کہ میں بیمار پڑ گیا ان راہبوں میں سے ایک راہب کہنے لگا: میں بیت المقدس جاتا ہوں تاکہ اس میں نماز پڑھوں یہ سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی اور میں نے کہا: میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں چنانچہ میں بھی اس کے ساتھ ہولیا میں نے اسے بڑا صبر آزما پایا، وہ مسلسل چلتا رہا جب مجھے تھکا ہوا دیکھتا کہتا: سو جاؤ میں سو جاتا جب کہ وہ کھڑا ہو کر نماز میں مشغول ہو جاتا۔ چنانچہ اس نے ایک دن بھی کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ ہم بیت المقدس پہنچ گئے وہاں پہنچ کر راہب سو گیا اور مجھے تاکید کی کہ جب سایہ یہاں تک پہنچے مجھے جگا دینا وہ آرام سے سو گیا اور جیسا سایہ مطلوبہ نشان پر پہنچا میں نے راہب کو بیدار کرنا چاہا پھر مجھے خیال آیا کہ بیچارہ رات کو بھی بیدار رہتا ہے لہذا تھوڑی دیر کے لیے اور سولے چنانچہ گھڑی بھر نہیں گزرنے پائی تھی کہ راہب خود ہی بیدار ہو گیا اور کہنے لگا: میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ مجھے بیدار کرنا ہے؟ میں نے عذر بیانی سے کام لیا اور کہا تم سوتے نہیں وہ اس لیے میں نے چاہا تھوڑی دیر سولو اور یوں سایہ مطلوبہ نشان سے تجاوز کر گیا راہب بولا: مجھے پسند نہیں کہ مجھ پر ایک گھڑی بھی ایسی گزرے جس میں اللہ کا ذکر نہ کروں۔ پھر ہم بیت المقدس میں داخل ہو گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ دروازے پر ایک اپاہج سائل مانگ رہا ہے اس نے راہب سے بھی سوال کیا مجھے لازم نہیں راہب نے اسے کیا جواب دیا۔ جب ہم باہر نکلے سائل نے پھر سوال کیا راہب نے اسے کچھ نہ دیا، سائل بولا: تم اندر داخل ہوئے مجھ کچھ نہیں دیا اور اب باہر نکلے ہو تب بھی مجھے کچھ نہیں دیا، سائل اپاہج تھا اور چل نہیں سکتا تھا۔ راہب نے کہا: کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور چلنے پھرنے کے قابل ہو جاؤ؟ سائل نے کہا: جی ہاں راہب نے اس کے لیے دعا کی اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے کھڑا ہو گیا اور چلنے لگا مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا۔ راہب باہر نکل کر چل پڑا جب کہ میں اسی شش و پنج میں راستہ بھول گیا میں بھی باہر نکلا اور لوگوں سے راہب کے متعلق پوچھنے لگا اتنے میں انصار کے چند مسافروں سے میری ملاقات ہوئی میں نے ان سے پوچھا کیا تم نے ایسے ایسے حلیہ کا کوئی شخص دیکھا ہے؟ مسافر بولے: یہ تو ہمارا بھاگا ہوا غلام ہے انھوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے ایک آدمی کی نگرانی میں دے دیا چنانچہ وہ مجھے مدینہ لے آئے اور اپنے ایک باغ میں مجھے بگا پر لگا دیا میں کھجور کے پتوں سے یہ چیزیں بنانے لگا مجھ سے راہب نے کہا تھا: اللہ تعالیٰ نے عرب میں کوئی نبی نہیں پیدا کیا عنقریب عربوں میں ایک نبی کا ظہور ہونے والا ہے۔ اگر تم اسے پاؤ اس کی تصدیق کرو اور اس پر ایمان لاؤ اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ ہدیہ قبول کرتا ہوگا اور صدقہ نہیں کھائے گا اور یہ کہ اس کی پشت پر مہر نبوت ہے میں مدینہ میں عرصہ تک ٹھہرا رہا۔ پھر اہل مدینہ نے کہا: نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لارہے ہیں میں اپنے ساتھ کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ صدقہ کی کھجوریں ہیں آپ نے فرمایا ہم صدقہ نہیں کھاتے میں نے کھجوریں اٹھالیں میں آپ کی خدمت میں کھجوریں لے کر دوبارہ حاضر ہوا کھجوریں آپ کے سامنے رکھیں فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ ہدیہ ہے۔ چنانچہ آپ نے کھجوریں تناول فرمائیں اور آپ کے پاس حاضرین نے بھی تناول کیں پھر میں مہر نبوت دیکھنے کے لیے آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ فوراً سمجھ گئے اور کاندھوں سے چادر ہٹادی میں نے کھلی آنکھوں سے مہر نبوت دیکھی میں ایمان لے آیا اور آپ کی تصدیق کر دی میں نے کھجوروں کے سو (۱۰۰) عدد پودے کاشت کرنے پر مکاتبت (بدل آزادی) کر لی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست اقدس سے پودے کاشت کیے حتیٰ کہ سال بھی نہیں گزرے پایا تھا کہ پودے جوان ہو گئے اور ان کے ساتھ کھجوریں لگ گئیں۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۱۲۵..... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر مکاتبت کر لی کہ وہ کھجور کے سو (۱۰۰) پودے کاشت کریں گے اور جب ان سے کھجوریں کھائی جائیں گی تو وہ آزاد ہو جائیں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۱۲۶..... عامر بن عطیہ کہتے ہیں: میں نے سلمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھیں کھانے پر مجبور کیا جاتا تھا سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے: مجھے اتنی

بات کافی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوک اس شخص کو لگے گی جو دنیا میں سب سے زیادہ پیٹ بھر کر کھاتا ہوں اے سلمان، دینا من کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔ رواہ العسکری فی الامثال ۳۷۱۲۷..... حارث بن عمیرہ کہتے ہیں: میں مدائن میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے انھیں چمڑے کے کارخانہ میں کچے چمڑوں کو دباغت دیتے ہوئے پایا جب میں نے سلام کیا انھوں نے فرمایا: اپنی جگہ لٹھڑے رہو میں ابھی باہر آنا چاہتا ہوں میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں نہیں سمجھتا کہ آپ نے مجھے پہچانا ہو سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں، میری روح نے تمہاری روح کو پہچان لیا ہے چونکہ روحمیں جمع شدہ لشکر ہیں، ان میں سے جن روحوں کا آپس میں تعارف ہو جاتا ہے وہ آپس میں مل جاتی ہیں اور جن کا تعارف نہ ہو وہ الگ الگ ہو جاتی ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۱۲۸..... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عظماء، فارس کے بیٹوں میں سے ہوں مبرا شمار کا تین میں تھا میری معیت میں دو غلام تھے یہ غلام جب اپنے معلم سے واپس لوٹتے راستہ میں ایک راہب کے پاس جاتے ایک دن میں بھی ان کے ساتھ راہب کے پاس چلا گیا راہب بولا: کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ میرے پاس صرف ایک آدمی آیا کرو، اس کے بعد میں نے راہب کے پاس آنا جانا شروع کر دیا اور یوں میں غلاموں کی نسبت راہب کو زیادہ محبوب ہو گیا۔ راہب نے مجھے کہا جب تم سے گھر والے تاخیر کی بابت پوچھیں کہہ دو: معلم نے مجھے تاخیر کر دی اگر معلم پوچھے کہہ دو گھر والوں نے تاخیر کر دی، کچھ عرصہ کے بعد راہب نے وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ کر لیا میں نے کہا: میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا چنانچہ میں بھی اس کے ساتھ ہوا اور ہم ایک بستی میں جا پہنچے وہاں ایک عورت راہب کے پاس آتی جب راہب کی وفات کا وقت قریب ہوا اس نے کہا: اے سلمان! میرے سر کے پاس ایک گڑھا کھود میں نے گڑھا کھودا گڑھے سے درہوں بھرا ایک مٹکا برآمد ہوا راہب نے مجھے حکم دیا یہ دراہم میرے سینے پر بہا دو میں نے دراہم اس کے سینے پر بہا دیئے وہ کہتا جا رہا تھا میرے اعتماد و اکتفاء کی ہلاکت پھر وہ مر گیا۔ اس کے بعد میں نے دوسرے راہبوں سے کہا: مجھے کوئی ایسا عالم شخص بتاؤ جس کی میں پیروی کروں؟ راہبوں نے ایک شخص کا مجھے بتایا، میں اس کے پاس آ گیا اور اس سے کہا: میں صرف حصول علم کے لیے تیرے پاس آیا ہوں، راہب بولا اللہ کی قسم! سوائے ایک شخص کے میں کسی کو نہیں جانتا جس کا سر زمین تیرا میں ظہور ہونے والا ہے۔ اگر تم ابھی جاؤ تو اس سے مل سکتے ہو۔ یاد رکھو اس میں تین نشانیاں ہیں۔ ہدیہ لکھا لیتا ہے صدقہ نہیں کھاتا اور دائیں کاندھے کی ہڈیوں کے جوڑ پر مہر نبوت ہے جو کبوتری کے انڈے کے مشابہ ہے اس کا رنگ کھال کا رنگ ہے، چنانچہ میں حق کی تلاش میں چل پڑا اور گنواروں کی بستی پر سے میرا گزر ہوا انھوں نے مجھے پکڑ کر غلام بنا لیا اور پھر مجھے بیچ ڈالا، حتیٰ کہ اہل مدینہ کی ایک عورت نے مجھے خرید لیا میں نے مدینہ میں لوگوں کو نبی کریم ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا میں نے اپنی مالکن سے کہا: مجھے ایک دن کی اجازت دو وہ مان گئی، میں نے لکڑیاں جمع کیں اور انھیں بیچ کر کھانا پکایا اور کھانا لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، کھانا تھوڑا تھا میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا، آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ صدقہ ہے آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: یہ کھاؤ جب کہ آپ نے خود نہیں تناول فرمایا میں نے سوچا ایک نشانی صحیح ثابت ہوئی۔ پھر کچھ عرصہ بعد میں نے اپنی مالکہ سے کہا مجھے ایک دن کی اجازت دو اس نے کہا: جی ہاں میں نے لکڑیاں جمع کیں اور انھیں بیچ کر کھانا تیار کیا اور اسے آپ کے پاس لے آیا آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے میں نے کھانا آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ ہدیہ ہے۔ آپ نے تناول فرمانے کے لیے اپنا ہاتھ رکھ دیا اور صحابہ سے بھی کھانے کو فرمایا: میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ فوراً سمجھ گئے اور اپنی چادر کاندھے سے اتار دی میں نے جو آنکھ اٹھا کر دیکھا مہر نبوت کو سامنے پایا میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے اپنے ساتھی شخص کا واقعہ سنایا پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ جنت میں داخل ہوگا؟ چونکہ اسی نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا: جنت میں صرف مسلمان شخص ہی داخل ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۱۲۹..... عامر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ المعروف ابن عبد قیس روایت نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ جزع کرنے لگے۔ حاضرین نے کہا: اے ابو عبد اللہ آپ کیوں جزع کر رہے ہیں حالانکہ آپ کو بھلائی میں سبقت

حاصل ہے آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے اور بڑی بڑی فتوحات میں شامل رہے سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ چیز جزع جزع پر مجبور کر رہی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے رخصت ہوئے آپ نے ہمیں وصیت کی تھی کہ آدمی کو اتنا مال کافی ہے جتنا کہ مسافر کا زورہ ہوتا ہے۔ پس یہی چیز مجھے جزع پر مجبور کر رہی ہے چنانچہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا مال جمع کر کے اس کی قیمت کا اندازہ لگایا گیا تو وہ پندرہ دینار کے برابر نکلا۔ رواہ ابن حسان و ابن عساکر

۳۷۱۳۰..... ابو جعفر کی روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بنو نضیر کے کچھ لوگوں کے غلام تھے انھوں نے اس شرط پر سلمان رضی اللہ عنہ سے مکاتبت کر لی کہ وہ ان کے لیے اتنے اتنے کھجور کے پودے کاشت کریں گے رسول اللہ ﷺ نے سلمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہر گڑھے کے پاس پودا رکھ دو پھر صبح کو نبی کریم ﷺ خود تشریف لے گئے اور اپنے دست اقدس سے گڑھے میں پودا کھڑا کیا اور سلمان رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی۔ یوں لگتا تھا گویا پودے سمندر کے درمیان ہوں اور وہاں سے پروان چڑھتے دکھائی دیتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ سر زمین نثیمت میں عطا کی یہ ہموار زمین تھی آپ نے اسے مدینہ میں صدقہ قرار دے دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۱۳۱..... مالک، زہری سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قیس بن مطاطیہ مسلمانوں کے ایک حلقہ کے پاس آیا حلقہ میں حضرت سلمان فارسی صہیب رومی اور بلال حبشی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے قیس بن مطاطیہ بولا: اوس اور خزرج اس شخص (سلمان فارسی رضی اللہ عنہ) کی مدد کے لیے کھڑے ہو گئے ہیں لہذا ان کا کیا حال ہوگا؟ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قیس کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کے گلے میں چادر ڈال کر اسے پکڑ لیا اور اسے کھینچتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پاس لے آئے اور اس کی کہی ہوئی بات بیان کی رسول اللہ ﷺ غصہ میں کھڑے ہوئے حتیٰ کہ آپ کی چادر زمین پر گھسکتی جا رہی تھی آپ مسجد میں داخل ہوئے اور اعلان کیا گیا: الصلوة جامعة! آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! رب تعالیٰ ایک ہے باپ بھی ایک ہے دین بھی ایک ہے خبردار! عربیت نہ تمہارا باپ ہے نہ ماں یہ تو صرف ایک زبان ہے لہذا جو عربی زبان بولتا ہے وہ عربی ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے قیس کو گلے میں چادر ڈالا کر پکڑ رکھا تھا عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس منافق کے بارے میں کیا فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دوزخ کے رحم و کرم پر چھوڑ دو چنانچہ قیس بن مطاطیہ ان لوگوں میں سے ہے جو مرتد ہو گئے تھے اور اسی حالت میں وہ قتل کیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ۔

## حضرت سندرا ابو عبد اللہ مولائے زنباع جذامی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۳۲..... ”مسند عمر رضی اللہ عنہ“ عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ زنباع جذامی کا ایک غلام تھا جسے سندرا کہا جاتا تھا۔ زنباع نے سندرا کو اس حال میں پایا کہ وہ زنباع کی لڑکی کا بوسہ لے رہا تھا زنباع نے سندرا کے بھیسے ناک اور کان کاٹ دیے۔ بعد میں سندرا کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا نبی کریم ﷺ نے زنباع کو پیغام بھیجا کہ اپنے پاس بلا لیا اور فرمایا: غلاموں پر اتنا بوجھ نہ ڈالو جس کے اٹھانے کی وہ طاقت نہ رکھتے ہوں، انھیں وہی کچھ کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو انھیں وہی کپڑے پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ اگر تم ان سے راضی ہوں انھیں اپنے پاس رہنے دو اور اگر تم انھیں ناپسند کرو تو انھیں بیچ ڈالو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب میں مبتلا مت کرو جس شخص کو مشلہ کر دیا جائے یا اسے آگ جلا دیا جائے وہ آزاد ہے۔ لہذا سندرا اللہ اور اس کے رسول کا آزاد کردہ غلام ہے آپ ﷺ نے سندرا کو آزاد کر دیا سندرا رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری وصیت کریں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہاری ہر مسلمان کو وصیت کرتا ہوں جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے سندرا رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق جو وصیت کی تھی اس کی حفاظت کرو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سندرا کا وظیفہ جاری کر دیا جب ابو بکر رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے تو سندرا رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کی وصیت کی حفاظت کرو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں اگر تم میرے پاس رہنا پسند کرو تو میں تمہارا وظیفہ جاری کر دوں گا جو ابو بکر

رضی اللہ عنہ نے تمہارے لیے مقرر کیا تھا ورنہ جس جگہ تم جانا چاہتے ہو چلے جاؤ میں وہاں کے گورنر کے نام نوشتہ تحریر کروں گا سند رضی اللہ عنہ بولے: میں مصر جانا چاہتا ہوں چونکہ مصر زرخیز زمین ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام نوشتہ تحریر کر دیا اور لکھا: اما بعد! سند تمہارے پاس آنا چاہتا ہے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی وصیت کی حفاظت کرو۔ جب سند رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں وسیع زمین اور عالیشان گھر جائیداد میں دیا، سند رضی اللہ عنہ نے وہیں زندگی گزارنی شروع کر دی جب سند رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو جائیداد کو اللہ تعالیٰ کے جمع مال میں شامل کر لیا گیا۔

رواہ ابن سعد ۵۰۶۷ وابن عبد الحکیم وابن مسندہ فی المعرفة

۳۷۱۳۳... یزید بن ابی حبیب کی روایت ہے کہ زبایع جذامی نے اپنے غلام پر تہمت لگائی جس کی پاداش میں اس نے غلام کو خنسی کرنے کا حکم دیا پھر اس کے ناک اور کان کاٹ دیئے غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا آپ نے غلام کو آزاد کر دیا اور فرمایا: جو غلام بھی مثلہ کیا جائے وہ آزاد ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کا آزاد کردہ غلام ہے چنانچہ یہ غلام مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رہا اس سے بڑی ہمدردی کی جاتی تھی، جب آپ رضی اللہ عنہ کا مرض شدت اختیار کرتا گیا سند رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے دیکھ رہے ہیں آپ کے بعد میرا کون ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری ہر مؤمن کو وصیت کرتا ہوں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کیا گیا تو سند رضی اللہ عنہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کی وصیت کی حفاظت فرمائیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مسلمانوں کے جس لشکر کے ساتھ لاحق ہونا چاہتے ہو چلے جاؤ میں انھیں تمہارے ساتھ ہمدردی کرنے کا لکھ دوں گا۔ سند رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مصر جانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ سند کو وسیع زمین جائیداد میں دو۔ سند رضی اللہ عنہ مصر ہی میں رہے۔

رواہ ابن عبد الحکیم

## حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ

۳۷۱۳۳... ابواسحاق کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میرے پاس سہل کو بلا لاؤ نہ کہ حزن کو یعنی سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو چونکہ ان کا سابقہ نام حزان تھا۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ

۳۷۱۳۵... عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے تو حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ مکہ کے گورنر تھے جب انھیں نبی کریم ﷺ کی وفات کی خبر پہنچی مسجد میں آہ و بکا کی آوازیں بلند ہوئیں عتاب رضی اللہ عنہ اٹھے اور مکہ کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں جا گئے حضرت سہیل بن عمرو عتاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: مسجد میں تشریف لائیں اور لوگوں سے بات کریں عتاب رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی وفات کے ہوتے ہوتے میں لوگوں سے کلام کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ سہیل رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ساتھ چلئے میں آپ کی کفایت کروں گا، دونوں چل پڑے اور مسجد میں آ گئے سہیل رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کرنے کھڑے ہوئے اور حمد و ثناء کے بعد بالکل ایسا ہی خطاب کیا جیسا کہ مدینہ میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اس میں ذرہ برابر بھی کمی زیادتی نہیں کی حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے موقع پر قیدیوں میں شامل تھے، ان کے متعلق رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اس کے دانت نکالنے کے درپے کیوں ہو گئے ہو؟ اسے چھوڑو عنقریب اللہ تعالیٰ اسے ایسے مقام پر کھڑا کرے گا جو تجھے خوش کر دے گا چنانچہ آپ کی بات یوں پوری ہوئی یہ وہی مقام ہے جس پر آج سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عتاب رضی اللہ عنہ کی گورنری ضبط ہو کر گئی۔ رواہ سیف وابن عساکر

۳۷۱۳۶... ”مسند علی“ واقعہ ابوبکر و اسماعیل ابن محمد، اپنے والد سے عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: بدر کے دن

میں نے سہیل بن عمرو کے تیر مارا جس سے انھیں گہرا زخم لگا میں خون کے نشانات دیکھتا ہوا ان کے پیچھے گیا، چنانچہ انھیں مالک بن دشتم رضی اللہ عنہ نے پکڑ رکھا تھا میں نے کہا: یہ میرا قیدی ہے چونکہ میں نے ہی اسے تیر سے زخمی کیا ہے۔ جب کہ مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرا قیدی ہے چونکہ میں نے اسے پکڑا ہے۔ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم نے فیصلہ کیا کہ تم دونوں نے اسے قید کیا ہے چنانچہ روحاء نامی جگہ سے مالک بن دشتم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے سہیل بن عمرو نکل بھاگے مالک رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کیا اور خود ان کی تلاش میں نکل گئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو بھی اسے پائے اسے قتل کر دے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے خود انھیں پایا اور قتل نہیں کیا جب سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ قید ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کے دانت نکلوا دیں تاکہ اس کی زبان لٹک جائے اور آپ کے خلاف تقریریں کرنے کبھی کھڑا ہو۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں اسے مثلہ نہیں کرتا چونکہ اللہ تعالیٰ مجھے مثلہ کر دے گا اگرچہ میں نبی ہی کیوں نہ ہوں۔ ہو سکتا ہے یہ ایسے مقام پر کھڑا ہو جسے تم اچھا سمجھو۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کی رحلت کے موقع پر سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کرنے کھڑے ہوئے اور وہی خطاب کیا جو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں لوگوں سے کیا تھا گویا وہی خطاب سن لیا ہو۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے خطاب کا علم ہوا فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے قاصد ہو چونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: شاید وہ ایسے مقام پر کھڑا ہو جو تمہیں پسند ہو۔ جب سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ مقام ”شنوکہ“ پہنچے اور وہ مالک بن دشتم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے سہیل رضی اللہ عنہ بولے: میں قصائے حاجت کے لیے جانا چاہتا ہوں لہذا میرا راستہ چھوڑ دوں چنانچہ مالک رضی اللہ عنہ ان کے قریب ہی کھڑے ہو گئے سہیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس پر میری طبیعت سخت منقبض ہوئی اور مجھے غصہ آ گیا، مالک رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے اور سہیل رضی اللہ عنہ نے موقع فرار مناسب سمجھتے ہوئے سیدھے آگے نکل گئے جب سہیل رضی اللہ عنہ کافی تاخیر کر دی اور واپس نہ لوئے تو مالک معاملہ جانچ گئے اور لوگوں میں ان کے بھاگ جانے کا اعلان کر دیا، سحابہ رضی اللہ عنہم ان کی تلاش میں چل پڑے اور رسول اللہ ﷺ خود بھی ان کی تلاش میں نکل گئے اور اعلان کر دیا: جو بھی اسے پائے وہ اسے قتل کر دے چنانچہ سہیل رضی اللہ عنہ کو خود نبی کریم ﷺ نے پکڑ لیا سہیل رضی اللہ عنہ بولے کہ درختوں میں چھپے بیٹھے تھے نبی کریم ﷺ نے ان کے ہاتھ گردن سے باندھ دینے کا حکم دیا اور پھر انھیں اپنی سواری کے ساتھ ساتھ پیدل چلنے کا حکم دیا، حتیٰ کہ جب مدینہ پہنچے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی مجھے اسحاق بن حازم نے عبید اللہ بن مقسم کے واسطے سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سنائی ہے جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی دریاں حالیکہ رسول اللہ ﷺ اپنی قصویٰ نامی اونٹنی پر سوار تھے آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے آگے سوار کر لیا جب کہ سہیل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ گردن سے بندھے ہیں تھے اور پیدل چل رہے تھے جب اسامہ رضی اللہ عنہ نے سہیل رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو یزید! عرض کیا جی ہاں فرمایا: یہ وہی شخص ہے کہ جو میں روٹیاں کھاتا تھا۔ رواہ العقیلبی فائدہ:..... شنوکہ نامی جگہ سقبا اور ملل کے درمیان بدر کے قریب ایک پہاڑ ہے۔

## حضرت سعد بن تمیم سکونی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۳۶..... ”مسند سعد رضی اللہ عنہ“ عثمان بن سعد دمشقی بلال بن سعد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو پایا ہے اور کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۳۸..... عمرو بن قاری روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے آپ نے سعد رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے مریض چھوڑ دیا جب آپ بصرہ سے عمرہ کے لیے مکہ داخل ہوئے سعد رضی اللہ عنہ سخت تکلیف میں تھے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا کافی سارا مال ہے سین میں وراثت کے اعتبار سے کلالہ ہوں۔ (یعنی میرے ماں باپ اور اولاد نہیں ہے) کیا میں اپنے مال کی وصیت کروں یا صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ایک تہائی مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا: جی ہاں اور یہ بھی زیادہ ہے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں مہاجر تھا اور اب مدینہ میں نہیں ہوں۔ (کیا میری ہجرت میں کمی تو نہیں آئے گی) آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ تمہیں بلند مقام عطا

فرمائے گا تمہاری وجہ سے بہت ساری اقوام کو ذلیل کرے گا اور بہت ساری اقوام کو تم سے نفع پہنچائے گا اے عمرو بن قاری! جب سعد مر جائے اسے ہمیں مدینہ کے راستے میں دفن کرنا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے جگہ کی تعیین کی۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت سیمویہ بلقائی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۳۹ منصور بن صبیح بن صبیح کے بھائی سیماء یا سیمویہ سے روایت نقل کرتے ہیں سیمویہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور آپ کے منہ مبارک سے میرے کانوں نے باتیں سنی ہیں، ہم بلقاء سے گندم لے کر گئے تھے تاکہ مدینہ میں بیچ دیں اور وہاں سے کھجوریں خرید لائیں۔ لیکن لوگوں نے کھجوریں دینے سے انکار کر دیا۔ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو خبر دی نبی کریم ﷺ نے انکار کرنے والوں سے فرمایا: کیا تمہیں یہ سستا غلہ کافی نہیں جو یہ اٹھا کر لائے ہیں مہنگی کھجوروں کے بدلہ میں؟ انھیں چھوڑ دو۔ سیمویہ رضی اللہ عنہا اہل بلقاء میں سے تھے، غالی قسم کے نصرانی تھے پھر اسلام قبول کیا اور ان کا اسلام اچھا رہا اور ایک سو بیس (۱۲۰) سال تک زندہ رہے۔

رواہ ابن مندہ و ابن عساکر

## حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ

۳۷۱۴۰ جعید بن عبدالرحمن کہتے ہیں: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے چورانوے (۹۴) سال کی عمر میں وفات پائی تاہم حیات معتدل اور ٹکڑے رہے حضرت سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جانتا ہوں کہ میں نے اپنے کانوں اور آنکھوں سے کتنا نفع اٹھایا ہے یہ سب نبی کریم ﷺ کی دعا کی بدولت ہے۔ چنانچہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کیا: میرے اس بھانپے کو شکایت رہتی ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا کریں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابن عساکر

۳۷۱۴۱ عطاء مولائے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ سائب رضی اللہ عنہ کے سر کا درمیانی حصہ سیاہ اور باقی ماندہ حصہ اور داڑھی سفید تھی میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو سائب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا نبی کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: تو کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں سائب بن یزید بن قاسط کا بھانپا ہوں رسول اللہ ﷺ میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے، تب سے میرے سر کے یہ بال سفید نہیں ہوئے۔

رواہ ابن عساکر

## حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ

۳۷۱۴۲ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کا ہم عصر ہوں چنانچہ میری پیدائش بھی ہاتھیوں والے سال (عام الفیل) میں ہوئی۔ (رواہ یعقوب سفیان و ابن عساکر)

## حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا

۳۷۱۴۳ ”مسند احمد مولیٰ ام سلمہ رضی اللہ عنہا عمران بجلی، احمر مولائے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم ایک غزوہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے ہم ایک وادی سے گزرے میں نے زیادہ سے زیادہ آنا جانا شروع کر دیا نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: بلاشبہ تم تو آج ایک سفینہ (کشتی) کی مانند ہو۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابن مندہ و المالینی فی المؤلف و ابو نعیم

## حرف صادق..... حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ

۳۷۱۴۴۔ "مسند سعد بن عبادہ" حسن کی روایت کہ سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمارے پاس تھوڑی سی کھجوریں تھیں صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہا: مجھے یہ کھجوریں کھلانا، میں نے انکار کیا کہ یہ تھوڑی سی کھجوریں ہیں نہ معلوم کب نبی کریم ﷺ یہ کھجوریں منگوالیں، جب صحابہ رضی اللہ عنہم کسی جگہ پڑاؤ کریں گے وہاں کھجوریں کھائیں گے تم بھی ان کے ساتھ مل کر کھا لینا صفوان رضی اللہ عنہ بولے: مجھے بھوک نے بہت ستایا ہے لہذا کھجوریں کھلاؤ میں نے کھجوریں دینے سے انکار کر دیا۔ صفوان رضی اللہ عنہ نے تلوار اٹھائی اور اس اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں جس پر کھجوریں لاوی ہوئی تھیں۔ نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی آپ نے فرمایا: صفوان پوری رات صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس چکر لگائے رہے بالآخر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان سے پوچھا میں کہاں جاؤں؟ کیا میں کنفر کی طرف چلا جاؤں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور انہیں خبر کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صفوان سے کہو: ساتھ مل جائے۔

رواہ الشاشی وابن عساکر

۳۷۱۴۵۔ حسن نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی۔ (ابن عوف کہتے ہیں ان کا نام سفینہ ہے) سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے۔ نیند رضی اللہ عنہ کی ساری پر نبی کریم ﷺ کا زور اور رکھا، ہوا تھا اتنے میں حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: میں جھوکا ہوں نیند رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں چھوڑتا ہوں دوں گا یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ مجھے حکم نہ دیں اور جہاں لوگ پڑاؤ کریں گے تم بھی ان کے ساتھ مل کر کھا لینا صفوان رضی اللہ عنہ نے تلوار کی طرف اشارہ کیا اور اونٹنی کی کوچ کاٹ ڈالی اتنے میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے رک جاؤ رک جاؤ کی آواز سنی صحابہ رضی اللہ عنہم فوراً رک گئے اور نبی کریم ﷺ جب تشریف لائے اور دیکھا تو فرمایا: نکل جا۔ جب کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو پتہ چھو کرنے کا حکم دیا صفوان رضی اللہ عنہ نے قافلہ کے پیچھے رہنا شروع کر دیا حتیٰ کہ ایک جگہ صحابی نے پڑاؤ ڈالا صفوان رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے کجاووں کا پتلا لگانے لگے اور کہتے جاتے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہاں نکالا ہے۔ کیا دوزخ کی طرف نکالا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آکر رسول اللہ ﷺ کو خبر کی کہ یا رسول اللہ! آج پوری رات صفوان بن معطل ہمارے کجاووں کا چکر لگاتا رہا ہے اور کہتا ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہاں نکالا ہے؟ کیا دوزخ کی طرف مجھے نکالا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صفوان بن معطل زبان کا گندا ہے لیکن دل کا پاک ہے۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

## حضرت صحیب رضی اللہ عنہ

۳۷۱۴۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صحیب رضی اللہ عنہ اچھا بندہ ہے اگر اسے اللہ کا خوف نہ ہوتا معصیت میں نہ پڑتا۔

رواہ ابو عبیدہ فی الغریب

کلام:۔۔۔۔۔ مستفہ کہتے ہیں یہ حدیث ابو عبیدہ نے العزیز میں ذکر کی ہے لیکن، اس کی اسناد بیان نہیں کی متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ حفاظ، محدثین اور اس حدیث کی اسناد سے واقف نہیں ہیں یہ حدیث اگرچہ اس کتاب کی شرط کے مطابق نہیں تاہم پھر بھی میں نے اس لیے ذکر کر دی ہے کہ یہ حدیث ابو عبیدہ نے ذکر کی ہے جب کہ ابو عبیدہ اس دور کے لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے اتباع تابعین کو پایا ہے ظاہر یہی ہے کہ ابو عبیدہ اس حدیث کی سند پختی ہے بہر حال میں نے اس کتاب میں ایسی کوئی حدیث ذکر نہیں کی جس کی سند سے مجھے واقفیت نہیں ہوئی سوائے اس حدیث کی۔

حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاقان: ۲۴۰۳ والاسرار المرفوعہ: ۵۶۴۔

۳۷۱۴۷۔ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صحیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آرتم میں تین خستیاں نہ

ہوتیں تو تمہارے اندر کوئی نقص نہ ہوتا، صحیب رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیا میں جب کہ اللہ کی قسم ہم نے آپ کو کسی چیز پر عیب لگاتے نہیں دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ابو یحییٰ کی کنیت اختیار کرنا حالانکہ تمہارا کوئی بیٹا نہیں، تمہارا عمر بن قاسط کی طرف نسبت کرنا، اور یہ کہ تم فضول خرچی کرتے ہو۔ صحیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہی بات کہ میں نے ابو یحییٰ کی کنیت اختیار کی ہے سورسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی کنیت سے پکارا ہے میں اسے نہیں چھوڑ سکتا تا وقتیکہ آپ سے میری ملاقات ہو جائے۔ رہی یہ بات کہ میں نے اپنے آپ کو عمر بن قاسط کی طرف منسوب کیا ہے سو میں اسی قبیلہ میں سے ہوں اور ایلمہ میں نے دودھ نہیں پیا پس یہ اسی وجہ سے ہے رہی بات مال خرچ کرنے کی سو آپ نے مجھے کبھی خرچ کرتے نہیں دیکھا ہوگا مگر حق میں خرچ کرتے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن عساکر و وصلہ ابن عساکر من طریق زید بن اسلم عن ابیہ

۳۷۱۴۸..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صحیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے صحیب تمہارے اندر تین خصلتیں ہیں جنہیں میں ناپسند کرتا ہوں۔ صحیب رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیا ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا کھانا کھلانا جب کہ تمہارے پاس مال نہیں۔ تمہارا کنیت کا استعمال کرنا جب کہ تمہاری اولاد نہیں اور تمہارا اپنے آپ کو عمر بن قاسط کی طرف منسوب کرنا حالانکہ تمہاری زبان میں لکنت ہے صحیب رضی اللہ عنہ نے کہا: رہا یہ کہ میں کھانا کھلانا ہوں سو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سب سے افضل وہ ہے جو دوسروں کو کھانا کھلائے۔ اللہ کی قسم میں یہ چیز ہرگز نہیں چھوڑ سکتا، رہی بات کہ میں کنیت استعمال کرتا ہوں سو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں آپ نے فرمایا: ابو یحییٰ کنیت کرو۔ رہی بات کہ میں اپنے آپ کو عمر بن قاسط کی طرف منسوب کرتا ہوں حالانکہ میری زبان میں لکنت ہے سو میں صحیب بن سنان ﷺ بن عمر بن قاسط ہوں میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چراتا تھا رو میوں نے غارتگری ڈالی اور مجھے لیتے گئے پھر انھوں نے مجھے اپنی زبان سکھلائی میری لکنت کی یہی وجہ ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

۳۷۱۴۹..... صحیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونے سے قبل آپ کی صحبت میں رہا ہوں۔

رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

۳۷۱۵۰..... صحیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک قیدی کے ساتھ گزرے تاکہ رسول اللہ ﷺ سے اس کے لئے امان طلب کریں جب کہ صحیب رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف فرما تھے: انھوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے ساتھ یہ کون ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ میرا قیدی ہے اور مشرک ہے میں اس کے لیے رسول اللہ ﷺ سے امان طلب کرنے جا رہا ہوں صحیب رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کی گردن میں تلوار کی جگہ ہے (یعنی اسے قتل کیا جائے گا) سن کر ابو بکر رضی اللہ عنہ سخت غصہ ہوئے نبی کریم ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا: غصہ کیوں ہو رہے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے اس قیدی کو لیے صحیب کے پاس سے گزر رہا صحیب نے کہا: اس شخص کی گردن میں تلوار زنی کی جگہ ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہو سکتا ہے تم نے صحیب کو اذیت پہنچائی ہو۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم نہیں۔ فرمایا: اگر تم نے اسے اذیت پہنچائی ہوتی بلاشبہ تم اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۵۱..... حضرت صحیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے جب بھی کسی جنگ میں حصہ لیا میں آپ کے ساتھ ضرور حاضر رہا۔ آپ نے جو بیعت بھی کی اس میں ضرور حاضر ہوا آپ نے جو سر یہ بھی بھیجا میں اس میں بھی حاضر رہا۔ آپ نے شروع یا آخر میں جو غزوہ بھی کیا میں آپ کے دائیں یا بائیں ضرور رہا ہوں۔ مجاہد بن نے جب بھی آپ کے آگے خوف محسوس کیا تو میں آگے ہو گیا اور اگر پیچھے سے خوف محسوس کیا تو میں پیچھے ہو گیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اور دشمن کے درمیان کبھی نہیں رکھا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۱۵۱..... سلیمان بن ابی عبد اللہ کی روایت ہے کہ صحیب رضی اللہ عنہ کو میں نے فرماتے سنا: اللہ کی قسم میں تمہیں جان بوجھ کر یوں حدیثیں نہیں سناؤں گا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن میرے پاس آؤ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے معاذی (معرکے) کے حوالہ بتاؤں جن میں میں شریک رہا اور جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا رہی یہ بات کہ میں کہوں: قال رسول اللہ ﷺ تو ایسا نہیں ہو سکتا۔



## حرف ضاد..... حضرت ضرار بن خطاب رضی اللہ عنہ

۳۷۱۵۳... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" ابو بکر احمد بن یحییٰ بلاذری کہتے ہیں: حضرت ضرار بن خطاب بن مرداس فہری رضی اللہ عنہ "سرات" نامی جگہ میں تھے قبیلہ دوس کے لوگوں نے انھیں قتل کرنے کے لیے چڑھائی کر دی ضرار رضی اللہ عنہ بھاگنے میں کامیاب ہو گئے اور ایک عورت جسے ام جمیل کہا جاتا تھا کے گھر میں داخل ہو گئے آپ کا پیچھا کرتا ہوا ایک شخص وہاں جا پہنچا تلوار سے ایک وار کیا اور تلوار کے دندانے دروازے سے ٹکرائے ام جمیل آڑ میں کر دروازے میں کھڑی ہو گئی اور بھر پور دفاع کرنے لگی پھر اپنی قوم کو آواز دی قوم نے آ کر لوگوں کو پیچھے ہٹا دیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے ام جمیل سمجھیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ضرار بن خطاب کے بھائی ہیں ام جمیل مدینہ آ گئیں اور واقعہ آپ رضی اللہ عنہ کے گوش گزار کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کا بھائی نہیں ہوں البتہ تمہارے درمیان اسلام کا رشتہ ہے وہ اس وقت شام میں جو اہر شجاعت دکھا رہے ہیں میں ہمارے احسان کا اعتراف کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام جمیل کو مسافرہ سمجھ کر عطیات دیئے۔ رواہ ابن عساکر قاعدہ:..... حضرت ضرار بن خطاب بن مرداس رضی اللہ عنہ کو صحبت کا شرف حاصل ہے عظیم شہسوار اور شجاع تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے دیکھے الاصابہ لابن حجر ۲۰۹۲۔

## حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ

۳۷۱۵۴... "مسند ضرار رضی اللہ عنہ" حضرت ضرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ ﷺ) ہاتھ بڑھائیں میں اسلام پر بیعت کرتا ہوں میں نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور اسلام قبول کر لیا میں نے یہ اشعار کہے:

ترک القداح وعزف السقیا  
ن والسخمس اشرب بها والشمالا  
وکسی السمحجر فی غمرة  
وحملی علی المسلمین القتالا  
فیسارب لا اغننن صنفقتسی  
فسقند بعنت اہلی ومالی ابذالا

میں نے جام لہو لعب کے آلات اور شراب نوشی جیسی بری عادتیں سب ترک کر دی ہیں میری خوہی اور مسلمانوں پر حملے کا خاتمہ ہو چکا ہے میرے رب میں نے خسارے والا سودا نہیں کیا میں نے اپنے اہل اور مال کو فی الفور بیچ ڈالا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم نے خسارے والا سودا نہیں کیا اے ضرار اللہ تعالیٰ تمہارے سودے میں خسارہ نہ لائے۔ رواہ ابن عساکر ۳۷۱۵۵... "ایضاً" حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنے اشعار آپ کو نہ سناؤں؟ فرمایا ضرور سناؤں میں نے اشعار کہے۔

خلعت العزاف و ضرب القبا  
ان او الخمر تصلیة وانہا لا  
میں نے لہو لعب کے آلات اور شراب نوشی سے دست کشید کر لیا ہے اور عجز و انکساری اپنائی ہے۔  
وکوی المحجر فی غمرة  
وشدی علی المسلمین القتالا

میرا حملہ جو دھوکا تھا ختم ہو چکا اور مسلمانوں سے میری لڑائی کا خاتمہ ہوا۔

فیارب لا اغبن بیعتی      قد بعت اہلی و مالی ابتذالا  
اے میرے رب میری بیعت کو خسارہ میں نہ رکھنا میں نے اپنے اہل و مال کو فی النور بیچ دیا ہے۔  
نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہاری بیعت نفع بخش ہے تمہاری بیعت نفع بخش ہے۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ

۳۷۱۵۶..... مولہ بن کدیف کی روایت ہے کہ حضرت ضحاک بن سفیان کلابی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے تیغ زن (گارڈ) تھے تلوار نکالے رسول اللہ ﷺ کے سر کے پاس کھڑے رہتے بنو سلیم کی تعداد ۹۰۰ (نوسو) کے لگ بھگ تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ایسا شخص چاہے جو ایک سو کے برابر ہو؟ چنانچہ آپ نے ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ کو پیش کیا جب واپس لوٹے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میری قوم کو کیا ہوا؟ وہ ان کے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تمہاری قوم کو کیا ہوا وہ ان کا دفاع کرنا چاہتا ہے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

نذوداخانا عن اخینا ولونری  
مہر الکننا الاقربین نتابع.  
نبایع بین الاخشبین وانما  
یداللہ بین الاخشبین بتایع  
عشیة ضحاک بنسفیان معتص  
بسيف رسول اللہ والموت کانع

ہم اپنے بھائی کو اپنے ہی دوسرے بھائی سے پیچھے ہٹا رہا ہیں اگرچہ ہم کوئی برا بیچتہ کرنے والا دیکھتے ہیں لیکن اقرباء کے پیچھے چلتے ہیں ہم نے دو قبیلوں کے درمیان بیعت کی ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھی دونوں قبیلوں پر ہے رات کو ضحاک بن سفیان نے رسول اللہ ﷺ کی تلوار سے غلطی کر دی جب کہ موت قریب کھڑی تھی۔ رضی اللہ عنہ

## حضرت ضحاد ازدی

۳۷۱۵۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ قبیلہ ”ازد شنوہ“ میں ضحاد نامی آدمی تھا وہ جھاڑ پھونک کا کام کرتا تھا جب وہ مکہ آیا تو اس نے اہل مکہ کو سنا کہ وہ کہہ رہے ہیں رسول اللہ ﷺ مجنون ہیں ضحاد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا میں جھاڑ پھوک کرتا ہوں اور دوائی بھی دیتا ہوں اگر آپ پسند فرمائیں میں آپ کو دوائی دیتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الحمد لله نحمدہ ونستعينه ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا وسيئات اعمالنا من

يهده الله فلا مضل له ومن يضل فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله وان محمد عبده ورسوله.

ضحاد نے دوبارہ خطبہ دہرانے کی پیشکش کی آپ نے خطبہ دوہرایا ضحاد بولا: اللہ کی قسم! میں سے کاہنوں جادو گروں شعراء اور بلغاء کا کلام سنا ہے اور اس جیسا کلام میں نے کبھی نہیں سنا ہاتھ بڑھائیں میں بیعت کرتا ہوں چنانچہ ضحاد رضی اللہ عنہ نے اسلام پر بیعت کر لی عرض کیا: میں اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت علی الاسلام کر سکتا ہوں؟ فرمایا: اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کر لو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے سر یہ (الشکر) بھیجا جب سر یہ ضحاد رضی اللہ عنہ کے علاقہ سے گزرا تو سر یہ کے امیر نے کہا: کیا تم نے کوئی چیز پائی ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں چمڑے کا ایک چھوٹا سا ظرف پایا ہے امیر نے کہا: یہ ظرف بستی والوں کو واپس کر دو چونکہ یہ لوگ ضحاد رضی اللہ عنہ کی قوم ہیں۔ رواہ ابن عساکر

## حرف طاء..... حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ

۳۷۱۵۸ طارق بن شہاب کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب آپ سے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابن مندہ و ابن

## حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ

۳۷۱۵۹ "مسند حصین بن عوف شعمی" روایت ہے کہ جب حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے ملے تو وہ آپ ﷺ کے ساتھ چمٹ گئے اور آپ کے قدموں کا بوسہ لینے لگے، عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں میں کسی حکم میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا طلحہ رضی اللہ عنہ ابھی نوجوان لڑکے تھے نبی کریم ﷺ ان کے جذبات کو دیکھ کر تعجب میں پڑ گئے اور فرمایا: چلو جاؤ اپنے باپ کو قتل کرو چنانچہ طلحہ رضی اللہ عنہ حکم بجالانے کے لیے پیٹھ پھیر کر چل پڑے رسول اللہ ﷺ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا جب وہ آپ کے پاس آ گئے آپ نے فرمایا: بلاشبہ مجھے قطع رحمی کے لیے مبعوث نہیں کیا گیا، اس کے بعد سخت سردی اور بارش کی وجہ سے طلحہ رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے نبی کریم ﷺ ان کی عیادت کرنے تشریف لائے اور لوگوں سے فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ اس کی وفات کا وقت قریب ہو چکا ہے لہذا اگر اس کی روح قبض ہو جائے مجھے ضرور اطلاع کرنا تاکہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھاؤں نبی کریم ﷺ ابھی بنی سالم کے محلہ تک بھی نہیں پہنچے تھے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ نے جان جان آفریں کے سپرد کردی اور بوقت وفات کہا: رسول اللہ ﷺ کو اطلاع مت کرو چونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو یہودی کوئی لزندہ پہنچائیں رات کی سخت تاریکی ہے لہذا مجھے فی الفور دفن کر دینا تاکہ میں اپنے رب سے جا ملوں۔ چنانچہ صبح کو جب نبی کریم ﷺ کو اطلاع کی گئی نبی کریم ﷺ طلحہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر تشریف لائے خود آگے کھڑے ہوئے اور اپنے پیچھے صحابہ رضی اللہ عنہم کی صف بنائی اور یوں قبر پر نماز جنازہ ادا کی جب فارغ ہوئے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی: یا اللہ! طلحہ سے ملاقات کر بائیں طور کہ تو اسے دیکھ کر ہنس رہا ہو اور وہ تجھے دیکھ کر ہنس رہا ہو۔

رواہ الطبرانی عن حصین بن و حرج الانصاری

طلحہ بن عبید اللہ کا ذکر عشرہ مبشر میں ہو چکا ہے۔

## حرف عین..... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ

۳۷۱۶۰ عمرو بن حریت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف گیا اور میں نوجوان لڑکا تھا نبی کریم ﷺ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے عبداللہ رضی اللہ عنہ کسی چیز کو فروخت کے لیے پیش کر رہے تھے نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی یا اللہ اس کی تجارت میں برکت عطا فرما۔ رواہ البیہقی فی ... و ابن عساکر

۳۷۱۶۱ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں قسم بن عباس اور عبداللہ بن عباس کھیل رہے تھے ہم بچے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے آپ ایک چوپائے پر سوار تھے آپ نے فرمایا: اسے اوپر میری طرف اٹھاؤ آپ نے مجھے اپنے آگے بٹھالیا قسم کے لیے فرمایا: اسے میری طرف اوپر اٹھاؤ اور اسے اپنے پیچھے بیٹھا لیا جب کہ عبداللہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو قسم سے زیادہ محبوب تھے لہذا آپ نے اپنے پیچھے سے حیا نہیں کی کہ آپ نے قسم کو سوار کر لیا اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے تھے: پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر تین بار ہاتھ پھیرا جوں ہاتھ پھیرتے تو فرماتے: یا اللہ! جعفر کی اولاد میں اچھے لوگ پیدا فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۶۲ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے میں بچوں کے ساتھ کھیل

ربا تھا آپ نے مجھے اپنے ساتھ سوار کر لیا اور بنی عباس میں سے بھی ایک لڑکے کو اپنے ساتھ سوار کیا۔ یوں چوپائے پر ہم تین سوار ہوئے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۱۶۳ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب نبی کریم ﷺ میرے والد کی وفات کی خبر دیتے میری والدہ کے پاس تشریف لائے میں آپ کی طرف دیکھے جا رہا تھا اور آپ میرے سر پر اور میرے بھائی کے سر پر دست شفقت پھیرے جا رہے تھے جب کہ آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے حتیٰ کہ آپ کی داڑھی سے آنسو نکلنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا: یا اللہ! بلاشبہ جعفر اچھے ثواب کی طرف پہنچ گیا ہے اس کی اولاد میں اچھے لوگ پیدا فرما۔ پھر فرمایا: اے اسماء ایک میں تمہیں خوشخبری نہ دوں؟ وہ بولیں! جی ہاں یا رسول اللہ! ضرور۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جعفر کو دو پر عطا کیے ہیں جن سے وہ جنت میں اڑ رہے ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا بولیں: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، آپ لوگوں کو بھی بتادیں۔ رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے مجھے بھی ہاتھ میں پکڑ لیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرتے رہے پھر آپ منبر پر تشریف لے گئے اور مجھے نچلے زینے پر بٹھا دیا غم و حزن کے آثار آپ پر نمایاں دکھائی دیتے تھے، آپ نے فرمایا، آدمی کے بھائی اور چچا زار بھائی بہت سارے ہوتے ہیں الایہ کہ جعفر شہید ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے جنت میں انہیں دو پر عطا کیے ہیں جن سے وہ اڑ رہے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور اپنے گھر میں داخل ہو گئے مجھے بھی اپنے ساتھ لے گئے آپ نے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا چنانچہ میرے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کیا گیا، آپ نے میرے بھائی کو پیغام بھیج کر منگوا لیا ہم نے آپ کے پاس کھانا کھایا بخدا کیا خوب پاکیزہ اور بابرکت کھانا تھا پھر آپ کی خادمہ سلمیٰ نے جو لیے انھیں پیسا اور صاف کیا پھر انھیں گوند کر پکائے اور ان پر کالی مرچ ڈالی میں نے اور میرے بھائی نے آپ کے ساتھ ملکر کھانا کھایا ہم تین دن تک آپ کے گھر میں رہے آپ اپنی جس بیوی کے پاس تے ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے پھر ہم اپنے گھر واپس لوٹ آئے پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جب کہ میں اپنے بھائی کی ایک بکری کا بھاؤ تاؤ لگا رہا تھا آپ نے فرمایا: یا اللہ اس کے سودے میں برکت عطا فرما۔ چنانچہ میں نے جو چیز بھی فروخت کی یا خریدی وہ میرے لیے بابرکت ثابت ہوئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۶۴ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ کسی سفر سے واپس آتے تو آپ اپنے اہل بیت کے بچوں سے ملاقات کرتے چنانچہ ایک مرتبہ آپ سفر سے تشریف لائے مجھے پہلے ہی سے آپ کے پاس لے جایا گیا آپ نے مجھے اپنے آگے بٹھایا اور پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایک بیٹا حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ لایا گیا اور آپ نے اسے اپنے پیچھے بٹھایا۔ یوں تین آدمی ایک چوپائے یہ سوار ہو کر مدینہ میں داخل ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۶۵ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے میرے لیے ایک کام ارشاد فرمایا مجھے پسند نہیں کہ اس کے بدلہ میں مجھے سرخ اونٹ دیئے جائیں چنانچہ میں نے آپ کو فرماتے سنا: جعفر اخلاق اور صورت میں میرے مشابہ ہے، اور اے عبداللہ تم اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اپنے باپ کے زیادہ مشابہ ہو۔ رواہ العقیلی و ابن عساکر

۳۷۱۶۶ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ، تمہیں مبارک ہو کہ تمہیں میری فطرت پر پیدا کیا گیا ہے اور تمہارا باپ فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں اڑ رہا ہے۔ رواہ ابن عساکر و ابن حبان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ایک راوی قدام بن محمد مدنی ہے ابن حبان نے اس پر جرح کی ہے۔

۳۷۱۶۷ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے تو کہتے: السلام علیک اے پروں والے کے بیٹے۔

رواہ ابو نعیم و ابن عساکر

## حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ

۳۷۱۶۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کو خط لکھا گیا، آپ نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو جواب دیکھنے کا حکم دیا،

عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے خط کا جواب لکھا اور پھر خط لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ نے فرمایا: شاباش اس وقت سے میرے دل میں عبداللہ بن ارقم کا مقام پیدا ہو گیا حتیٰ کہ جب مجھے بار خلافت کی ذمہ داری سونپی گئی میں نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو بیت المال کا ذمہ دار بنا دیا۔ رواہ البزار  
کلام:..... مصنف کہتے ہیں کہ یہ حدیث بزار نے ضعیف قرار دی ہے۔

## حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

۳۷۱۶۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر تم ہمارے ساتھ ساریوں کو حرکت دیتے عرض کیا: میں نے اپنا قول ترک کر دیا فرمایا: بات سنو اور اطاعت کرو۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

اللهم لولا انت ما اهتدينا  
لا تصدقنا ولا صلينا  
فانزل سكينه علينا  
وثبت الاقدام ان الاقيننا

یا اللہ! اگر آپ (یعنی رسول اللہ) نہ ہوتے ہم ہدایت نہ پاسکتے اور نہ صدقہ کر سکتے اور نہ ہی نماز پڑھتے ہمارے اوپر رحمت نازل فرما اور جنگ میں ہمیں ثابت قدم رکھ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! اس پر رحم فرما میں نے کہا: دعا قبول ہوئی۔ رواہ النسائی والدارقطنی فی الافراد والضياء

۳۷۱۷۰..... ہشام بن عروہ اپنے والد کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول کریم ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: بیٹھ جاؤ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کا حکم سنا تو وہ بنی غنم کے ہاں کھڑے تھے وہیں بیٹھ گئے رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: یا رسول اللہ! عبداللہ بن رواحہ وہ ہیں انھوں نے آپ کا حکم سنا وہ اپنی جگہ پر ہی بیٹھ گئے۔ رواہ ابن عساکر  
۳۷۱۷۱..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی اہل سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اتنے میں حضرت عبداللہ بن رواحہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ ”بیٹھ جاؤ“ تو وہ مسجد سے باہر جہاں کھڑے تھے وہیں بیٹھ گئے، جب نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اطاعت پر حرص میں اضافہ فرمائے۔ رواہ الدیلمی

۳۷۱۷۲..... شععی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اتنے میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا ادھر سے گزر ہوا لوگوں نے اٹھ کر ان کے پاس ہجوم بنا لیا اور کہنے لگے: اے عبداللہ بن رواحہ! اے عبداللہ بن رواحہ! کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا ہے، میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے مجھے فرمایا: یہاں بیٹھو میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا فرمایا: تم کس طرح اشعار کہتے ہو؟ گویا آپ تعجب کر رہے تھے میں نے عرض کیا: دیکھتے جائیں پھر میں کہتا ہوں فرمایا مشرکین کی ہجو میں تمہیں اشعار کہنے چاہئیں جب کہ میں کچھ بھی کہنے کی حالت میں نہیں تھا تاہم میں نے یہ کلمہ کہہ دیا۔

فاخبرونی اثمان العباء متی : کنتم بطاریق او دانت لکم مضر .

”مجھے عبا (قباء جب) کے پیسوں کے متعلق خبر دو تم کب جرنیل ہوئے یا تمہارے لیے مضر قریب ہو گیا ہے“ اس پر میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر ناگواری کے اثرات دیکھ لیے لہذا میں نے یہ اشعار کہے:

یا ہاشم الخیر ان الفضل فضلکم  
علی البریة فضلاً مالہ غیرو

انسی تفرست فیک الخیرا عرفہ  
 فراسة خالفتم فی الذی نظروا  
 ولو سالت اوستنصرت بعھضم  
 فی جل امرک ما آووا ولا نصرؤا  
 فثبت اللہ ما اتاک من حسن  
 تثبت موسیٰ ونصرا کالذی نصرؤا

اے چیز کے تقسیم کرنے والے حقیقت فضیلت تمہیں حاصل ہے ساری مخلوق پر ایسی فضیلت حاصل ہے جو کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔ میں نے آپ میں خیر و بھلائی کو جانچ لیا ہے ایسی فراست سے کہ اس کے ذریعے میں نے غیروں میں یہ چیز نہیں دیکھی۔ اگر آپ سوال کریں یا ان میں سے بعض سے آپ مدد طلب کریں کسی بڑے کام میں تو وہ نہ جگہ دیں گے اور نہ ہی مدد کریں گے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو خوبی عطا کر رکھی ہے اسے ثابت قدم رکھے جیسا کہ موسیٰ اور نضر کو ثابت قدم رکھا اور ان لوگوں کی طرح جس کی مدد کی گئی۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ مسکراتے ہوئے میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ تمہیں ثابت قدم رکھے۔ رواہ ابن جریر  
 ۳۷۱۷۳..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ ایک دن عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو فرماتے سنا کہ ”بیٹھ جاؤ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ مسجد سے باہر جہاں کھڑے تھے ہیں بیٹھ گئے جب نبی کریم ﷺ خطبہ سے فارغ ہوئے تو آپ کو خبر کی گئی فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص علی الطاعت میں اضافہ فرمائے۔ رواہ ابن عساکر  
 ۳۷۱۷۴..... عکرمہ مولائے ابن عباس کی روایت ہے کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ اپنی بیوی کے پہلو میں لیٹے ہوئے تھے فوراً اٹھے اور حجرے میں داخل ہو گئے اور اپنی باندی سے حاجت نفس پوری کرنے لگے: اتنے میں بیوی بیدار ہوئی اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس نہ دیکھ کر وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی کیا دیکھتی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ باندی کے پیٹ پر چڑھے ہوئے ہیں بیوی واپس لوٹ گئی اور چھری اٹھلائی عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے چھری اٹھائے دیکھا اور بولے: تم کیا چاہتی ہو بیوی نے بھی کہا: تو کیا چاہتا ہے۔ اگر میں تمہیں وہیں پاتی جہاں تم تھے میں تمہیں ضرور اس چھری سے کچو کے لگاتی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کہاں تھا؟ بیوی بولی باندی کے پیٹ پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ایسا ہی ہے؟ بیوی نے کہا: کیوں نہیں یہ تو ہوا ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حالت جنابت میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے بولی: پڑھو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

اتسانا رسول اللہ یتلو کتابہ  
 کمالا مشہور من الصبح ساطع اتی  
 بالہدی بعد العمنی قلوبنا  
 بہ موقنات ان ما قال واقع  
 یبت یجا فی جنبہ عن فراشہ  
 اذا ستقلت بالکافرین المفاعع

ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا رسول آیا جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے جیسا کہ تاریکی کے بعد صبح روشن ہو جاتی ہے وہ جہالت کے بعد ہدایت لائے ہیں ہمارے دل اس ہدایت پر یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ حق ہے وہ رات بسر کرتے ہیں بایں طور کہ ان کا پہلو بستر سے الگ ہوتا ہے جب کہ کافروں پر ان کے بچھونے بھاری ہوتے ہیں۔ (بیوی بھی شاید قرآن ہی پڑھا ہے جب کہ جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنا جائز نہیں)

بیوی نے اشعار سن کر کہا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی اور میری نظر نے جھوٹ دیکھا عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صحیح ہوتے ہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کا واقعہ سنایا رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے۔  
رواہ ابن عساکر

## حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۳۷۱۷۵..... اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں زخم دیکھا میں نے کہا: یہ زخم کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جنین کے دن یہ زخم لگا ہے میں نے کہا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ خندق میں شریک تھے؟ بولے: جی ہاں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

## حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۷۱۷۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ اپنے پاس بلایا اور فرمایا: تم نے اس وقت تک بات نہیں کرنی جب تک صحابہ بات نہ کر لیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بلاپا اور اس سے سوال کیا: رسول کریم ﷺ لیلۃ القدر کے متعلق جو فرمایا ہے کہ ”اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو تمہاری رات میں وہ کونسی رات ہو سکتی ہے؟ چنانچہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: وہ اکیسویں رات ہے بعض نے کہا: وہ تیسویں رات ہے بعض نے کہا: پچیسویں رات ہے بعض نے ستائیسویں کا کہا، صحابہ رضی اللہ عنہم مختلف اقوال کرتے رہے میں خاموش بیٹھا رہا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا تم کیوں نہیں بولتے؟ میں نے کہا: آپ ہی نے تو مجھے حکم دیا تھا کہ میں اس وقت تک بات نہ کرو جب تک صحابہ رضی اللہ عنہم بات نہ کر لیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہو کیا کہنا چاہتے ہو میں نے تو اسی لیے تمہیں بلایا ہے۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے کثرت سے سات کے عدد کا ذکر کیا ہے سات آسمانوں کا ذکر کیا ہے اور انہی کی طرح زمین کا بھی ہفتہ میں سات دن میں طواف کے سات چکر ہیں رمی جمار بھی سات مرتبہ ہے صفا اور مروہ کے درمیان بھی سات چکر لگائے جاتے ہیں۔ انسان کو سات چیزوں سے پیدا کیا گیا ہے ہمیں سبع مثانی (سات بڑی سورتیں) عطا کی گئی ہیں، اقرباء میں سے سات عورتوں سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے وارثت سات لوگوں پر تقسیم کی ہے۔ اس مناسبت سے میں لیلۃ القدر کو آخری سات راتوں میں سمجھتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے یہ جو کہا کہ زمین کی نباتات سات ہیں اس سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ثم شققنا الارض شققا فانبتنا فيها حبا وعنبا وقضبا وزيتونا ونخلا وحداق غلبا وفاكهة و ابا

یعنی ہم نے پھاڑ زمین کو اس سے اگائے بیج اناج کے اور انگور ترکاری زیتون کھجوریں باغات گھن کے میوہ اور چارو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر تعجب کیا اور فرمایا: اس میں صرف اس لڑکے نے میری موافقت کی ہے جسے تم چھو نہیں سمجھتے، بخدا! میں اسی قول کو حق سمجھتا ہوں جو تم نے کہا ہے۔

رواہ الترمذی وابن سعد وابن راہویہ وعبد بن حمید ومحمد بن نصر فی الصلاة والطبرانی و ابو نعیم فی الحلیة والحاکم والبیہقی  
۳۷۱۷۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس فرمان باری تعالیٰ نے متعلق دریافت کیا: یا ایہا الذین آمنوا لا تسألوا عن اشیاء ان تبدلکم تسوء کم یعنی اے ایمان والو! ان چیزوں کے متعلق مت سوال کرو جنہیں تمہارے لیے اظہار کر دیا جائے تو تم پریشان ہو جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مہاجرین میں سے کچھ لوگوں کے نسب میں عیب تھا وہ ایک دن کہنے لگے: اللہ کی قسم ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں ہمارے نسب کے متعلق کچھ نازل فرمائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریم نازل فرمائی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تمہارا یہ صاحب ”یعنی حضرت بن ابی طالب رضی اللہ عنہ“ اگر والی بنا دیا جائے تو بے رغبتی

کرے گا لیکن مجھے اس پر عجب کا خوف ہے کہ وہ اسے لے نہ جائے میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! ہمارے صاحب کو آپ جانتے ہیں، اللہ کی قسم ہم کہتے ہیں کہ اس انہیں نہ تغیر ہوئی نہ تبدیلی ہوئی اور نہ رسول اللہ ﷺ ان کی صحبت کے ایام میں غصہ ہوئے انہوں نے ابو جہل کی بیٹی کو فاطمہ رضی اللہ عنہا پر لانے کے لیے پیغام نکاح بھیجا میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی معصیت پر فرمایا: "لعم نوجد له عزمًا" ہم نے ان کی طرف سے معصیت پر پختہ عزم نہیں پایا۔ اس طرح ہمارے صاحب نے بھی رسول اللہ ﷺ کو غصہ میں لانے کے لیے پختہ عزم نہیں کیا۔ لیکن جہاں تک وسوسوں کی بات ہے سو ان سے دور رہنے کی کسی کو قدرت نہیں حاصل۔ بسا اوقات کسی فقیہ اور عالم سے غلطی ہو جاتی ہے جب اسے تنبیہ کی جاتی ہے تو وہ اللہ کی طرف رجوع کر لیتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! کوئی شخص اگر گمان کرے کہ وہ تمہارے علمی سمندر میں غوطہ لگائے اور اس کی گہرائی تک جا پہنچے بلاشبہ وہ اس سے عاجز ہی رہے گا۔ رواہ الزبیر بن بکار فی الموفقیات

۳۷۱۷۸..... یعقوب بن یزید کہتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی اہم مسئلہ پیش آتا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مشورہ کرتے تھے اور فرماتے: اے غوطہ خور! غوطہ لگاؤ۔ رواہ ابن سعد

۳۷۱۷۹..... طاؤس کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا انہوں نے تلبیہ کہتے ہوں گے آواز بلند کی کہ ہم موقف میں کھڑے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا: کیا آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھتے دیکھا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے تقویٰ پر تعجب کیا۔

رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۰..... عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلا تے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اہل بدر کے ساتھ مشورہ دیتے تھے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ابن عباس رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے تھے اور تا وقت وفات فتویٰ دیتے رہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۱..... ابو زناد کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بخار تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے مرض نے ہمارے درمیان رکاوٹ ڈال دی اور اللہ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔

رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۲..... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے بڑھ کر حاضر فہم عقلمند کثرت علم والا اور بردباری میں وسیع تر کسی کو نہیں دیکھا، میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تو دیکھا ہے کہ وہ ابن عباس کو پیچیدہ امور کے حل کے لیے اپنے پاس بلا تے تھے پھر فرماتے: یہ پیچیدگی تمہارے پاس آئی ہے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے آگے تجاویز نہیں کر پاتے تھے۔ حالانکہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مہاجرین و انصار میں سے بدری صحابہ رضی اللہ عنہم موجود ہوتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انھیں یمن سے یعلیٰ بن امیہ نے ایک مسئلہ (استفتاء کے لیے) لکھ بھیجا تھا میں نے اس مسئلہ کا جواب دیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نبوت کے گھر سے بول رہے ہو۔ رواہ ابن سعد

۳۷۱۸۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: نبوت اور بادشاہت تمہارے اندر ہے ایک روایت میں خلافت تمہارے اندر ہے اور نبوت بھی۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:..... یہ مطلب نہیں کہ آئندہ تمہاری اولاد میں کوئی نبی ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ تمہارے خاندان میں نبوت آئی ہے ظاہر ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ کا خاندان ایک ہی ہے۔

۳۷۱۸۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! عباس کی مغفرت فرما اس کی اولاد کی مغفرت فرما اور جو ان سے محبت کرے اس کی بھی مغفرت فرما۔ رواہ ابن عساکر



۳۷۱۸۶..... "مسند عمر" معمر کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عام طور پر تین اشخاص سے علم حاصل کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۸۷..... "ایضاً" عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کہتے ہیں: میں نے سنت کا بڑا عالم رائے میں پختہ اور گہری نظر رکھنے والا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے فرماتے تھے: ہمارے پاس پیچیدہ فیصلے آتے ہیں تم ہی انہیں نمٹا سکتے ہو۔ رواہ المعروزی فی العلم

۳۷۱۸۸..... "مسند حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ" ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے حذیفہ بن یمان اور کعب احبار نے بتایا ہے کہ جب تمہاری اولاد خلافت کی مالک بنے گی تو خلافت لگا تاران میں ہے گی تا وقتیکہ وہ خود عیسیٰ بن مریم کے سپرد نہ کر دیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۱۸۹..... میمون بن مہران ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزر رہا تھا آپ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر واپس لوٹ رہے تھے میں نے سفید رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے آپ دجیہ کلبی سے محو گفتگو تھے فی الواقع وہ جبرائیل امین تھے جبرائیل امین بولے: یا رسول اللہ! یہ ابن عباس ہے اگر یہ ہمیں سلام کرتا ہم اس کے سلام کا جواب دیتے ابن عباس نے سفید کپڑے پہن رکھے ہیں جب کہ ان کی اولاد سیاہ کپڑے پہنے گی جب جبرائیل امین واپس چلے گئے، اور نبی کریم ﷺ بھی واپس لوٹ آئے تو آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: جب تم ہمارے پاس سے گزرے تم نے ہمیں سلام کیوں نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس وقت میں آپ کے پاس سے گزرا آپ دجیہ کلبی کے ساتھ سرگوشی کر رہے تھے میں نے اچھا نہیں سمجھا کہ آپ کی سرگوشی منقطع کر دوں آپ نے فرمایا: واقعی تم نے گہری نظر رکھی ہے، یہ جبرائیل امین تھے سو نبی کی علاوہ ان کوئی اور انہیں دیکھ لے تو اس کی بصارت جاتی رہے گی تمہاری بصارت بھی ختم ہو جائے گی اور پھر وفات کے دن تمہیں واپس لوٹا دی جائے گی عکرمہ کہتے ہیں: جب ابن عباس رضی اللہ عنہما دنیا سے رخصت ہوئے اور انہیں کفن میں لپیٹ دیا گیا، اتنے میں ایک پرندہ آیا اور ان کے کفن میں گھس گیا لوگ دیکھ کر اسے کفن میں تلاش کرنے لگے لیکن پرندہ دستیاب نہ ہوا عکرمہ بولے: کیا تم لوگ احمق ہو؟ یہ وہی بصارت ہے جسے دوبارہ لوٹنے کا نبی کریم ﷺ نے وعدہ کیا تھا کہ وفات کے دن بصارت واپس لوٹ آئے گی جب لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی میت قبر میں رکھی تو قبر پر کھڑے لوگوں نے یہ کلمات سنے۔

یا ایہا النفس المطمئنة ار جمعی الی ربک راضیة مر ضیة فا خلی فی عبادی و ادخلی جنتی

اے نفس مطمئنتہ اپنے رب کی طرف خوش و خرم واپس لوٹ جا میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۱۹۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ نے میرے لیے فرمایا: یا اللہ! اسے کتاب کے علم سے سرفراز کر اور دین میں اسے نقاہت عطا فرما۔

رواہ ابن النجار

۳۷۱۹۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور میرے والد محترم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر نکل آئے میں نے والد سے عرض کیا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا شخص نہیں دیکھا، میں نے اس سے خوبصورت شخص کوئی نہیں دیکھا والد نے کہا: وہ شخص خوبصورت تھا یا نبی کریم ﷺ؟ میں نے جواب دیا: وہ شخص خوبصورت تھا۔ والد بولے: ہمارے ساتھ واپس چلو

ہم واپس لوٹ گئے اور آپ کے پاس جانچنے والوں نے کہا: یا رسول اللہ! وہ شخص کہاں چلا گیا جو آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا؟ عبد اللہ کا خیال ہے کہ وہ آپ سے زیادہ خوبصورت ہے آپ نے فرمایا: اے عبد اللہ! تم نے وہ شخص دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: وہ تو جبرائیل امین تھے

جب تم دونوں میرے پاس آئے جبرائیل امین نے مجھے کہا: اے محمد! یہ کون لڑکا ہے؟ میں نے جواب دیا: یہ میرے چچا عباس کا بیٹا عبد اللہ ہے جبرائیل امین نے کہا: یہ لڑکا سراپا خیر و بھلائی ہے۔ میں نے کہا: اے جبرائیل! اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا کرو۔ جبرائیل امین بولے: یا اللہ! اسے

برکت عطا فرما، یا اللہ! اسے کثرت سے پاکیزگی عطا فرما۔ رواہ ابن النجار

۳۷۱۹۲..... مدائنی کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا: یہ عقل اور فطانت کے

تاریک پردوں سے مخفی امور کو دیکھ لیتا ہے۔ رواہ الدینوری  
 ۳۷۱۹۳۔ "مسند ابن عباس" ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری میں نے  
 رسول اللہ ﷺ کے وضو کے لیے پانی رکھ دیا آپ نے فرمایا: یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ میمونہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: عبد اللہ نے رکھا ہے۔  
 آپ نے فرمایا: یا اللہ! اسے دین کی نقاہت نصیب فرما اور علم تفسیر سے اسے بہرہ مند فرما۔ رواہ ابن ابی شیبہ  
 ۳۷۱۹۴۔ "ایضاً" ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ میرے علم و فہم میں اضافہ فرمائے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۱۹۵۔ مجاہد کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب نبی کریم ﷺ شعب ابی طالب میں نظر بند تھے تو آپ کے پاس میرے  
 والد محترم آئے اور عرض کیا: اے محمد! میں ام فضل (اپنی بیوی کو حاملہ دیکھ رہا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈا  
 کرے۔ (جب میں پیدا ہوا) میرے والد مجھے ایک کپڑے میں لپیٹ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائے آپ نے لعاب مبارک سے مجھے گھٹی  
 دی مجاہد کہتے ہیں: ہمیں معلوم نہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کو نبی کریم ﷺ نے لعاب کی گھٹی دی ہو۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۷۱۹۶۔ "مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بشارت سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں فرمایا: مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ رواہ المنزار و صحیحہ  
 ۳۷۱۹۷۔ "مسند عمر" قیس بن مروان سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: امیر المؤمنین! میں  
 کوفہ سے آیا ہوں میں نے وہاں ایک شخص چھوڑا ہے جو ظہر قلب سے مصاحف کا املاء کر رہا ہے (یعنی بن دیکھے زبانی مصاحف کا املاء کر رہا  
 ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت غصہ ہوئے اور پھول کر گپا بن گئے قریب تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ غصہ سے پھٹ پڑتے فرمایا: بھلا وہ کون شخص  
 ہے؟ قیس نے کہا: وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں عمر رضی اللہ عنہ کی آہستہ آہستہ طبیعت بحال ہوئی اور عیسیٰ کی کیفیت چھٹی گئی جب افاقہ ہوا  
 فرمایا: تیری ہلاکت صحابہ رضی اللہ عنہم میں میں کسی کو نہیں جانتا جو ان سے بڑھ کر مصاحف کا علم رکھتا ہو، میں تمہیں ان کے متعلق ایک حدیث سنا تا  
 ہوں چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرکاری امور کے متعلق رات گئے تک تبادلہ خیال کرتے رہے تھے اسی طرح  
 ایک رات نبی کریم ﷺ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو گفتگو تھی میں بھی آپ کے ساتھ تھا بعد میں رسول اللہ ﷺ اٹھ کر چل پڑے ہم بھی  
 آپ کے ساتھ ہو لیے یکا یک ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے رسول اللہ ﷺ اس کی قرأت سننے کے لیے کھڑے ہو گئے قریب  
 تھا کہ ہم اس شخص کو پہچان لیتے تاہم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن مجید کی قرأت کرنا چاہے اسے چاہئے کہ ابن ام عبد کی طرح قرأت  
 کرے پھر وہ شخص بیٹھ گیا اور دعا کرنے لگا بلکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے جا رہے تھے سوال کرو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا میں نے کہا: اللہ کی قسم صبح  
 ہوتے ہی میں اس کے پاس جاؤں گا اور اسے خوشخبری سناؤں گا چنانچہ صبح ہوتے ہی میں اسے خوشخبری سنانے اس کے پاس پہنچا مگر کیا ابو بکر  
 صدیق علیہ السلام رضی اللہ عنہ مجھ سے آگے بڑھ گئے اور اسے خوشخبری سنا آئے اللہ کی قسم میں نے جب بھی کسی بھلائی کے کام میں صدیق اکبر  
 رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوڑ لگائی مگر وہ مجھ سے ہر مرتبہ آگے بڑھ گئے۔ رواہ ابو عیید فی فضائلہ و احمد بن حنبل و الترمذی و ابن خریمة و ابن ابی

داؤد و ابن الانباری معافی المصاحف و ابو یعلیٰ و ابن حبان و الدارقطنی فی الافراد و ابن عساکر و ابونعیم فی الحلیة و البیہقی و الضیاء  
 فائدہ:..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں خیر و بھلائی کے کاموں میں دوڑ لگاتے تھے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے  
 تھے لیکن جب ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (فداہ بابی و امی) نے دوڑ لگائی تو میدان میں صرف فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہی اترے گو صدیق اکبر  
 رضی اللہ عنہ سے پیچھے رہے اسی طرح جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دوڑ لگائی ان کا مقابلہ کرنے کی کسی کو جرات نہیں ہوتی تھی سوائے

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے گوصد بقی اکبر رضی اللہ عنہ سے پیچھے ہی کیوں نہ رہے یعنی میدان مسابقت کے ان دو شہسواروں کا مقابلہ کوئی نہیں تھا اور نہ ہی کسی کو جرات ہوتی تھی۔ سبحان اللہ ما عظم شانہ اللہم ارزق اتباعہم آمین یا رب العالمین۔ از مترجم تنولی

۳۷۱۹۸۔ جبہ مزنی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل کوفہ! تم عربوں کا سر اور سادات ہو اور میرے پاس کوئی چیز وہاں اور وہاں سے پہنچنے اس میں میرا وہی حصہ ہے جو محنت سے مجھے ملے میں تمہارے پاس عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بھیج رہا ہوں میں نے تمہارے لیے ان کا انتخاب کیا ہے میں نے اپنی ذات پر انہی کو تمہارے بھلے کے لیے ترجیح دی ہے۔

رواہ ابن سعد و الضیاء

۳۷۱۹۹۔ ابووائل کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قضا (جسٹس) اور بیت المال کے عہدوں کی ذمہ داری سونپی۔ رواہ البیہقی

۳۷۲۰۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اہل کوفہ کو ابن ام عبد سے اپنے اوپر ترجیح دی ہے دین میں ان کا طویل تر حصہ ہے اور یہ چھوٹا سا منکا ہے جو علم سے لبریز ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۲۰۱۔ ابو مجلز کہتے ہیں: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں انعامات سے نوازا ان میں اہل شام و انعام میں ہم پر فضیلت دی۔ ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ اہل شام کو ہمارے اوپر فضیلت دے رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل کوفہ! تم لوگ جزع فزع کرنے لگے ہو کہ میں نے اہل شام کو تمہارے اوپر فضیلت دی ہے ان کی مشقت کے بعد کی وجہ سے؟ حالانکہ میں نے تمہیں ابن ام عبد کے ذریعے ترجیح دی ہے۔ رواہ ابن سعد و ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ

۳۷۲۰۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ایک درخت پر چڑھنے کا حکم دیا تاکہ درخت سے مسواک توڑ لائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بن مسعود رضی اللہ عنہ کی پتلی پتلی ٹانگیں دیکھ کر ہنسنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کیوں ہنس رہے ہو؟ بخدا عبداللہ بن مسعود کی ٹانگیں قیامت کے دن میزان میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوں گی۔

رواہ الطبرانی و الضیاء و ابن خزیمہ و اصححہ

۳۷۲۰۳۔ ”مسند عمر“ عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا: وہ لوگوں میں سب سے زیادہ اس مرتبہ کے حق دار ہیں۔ چونکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے لیے مسواک لاتے تھے اور آپ کے جوتے اٹھاتے تھے جب کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نہ مویشی چراتے تھے اور نہ تجارت کا شغل تھا جب ہم غائب ہوتے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوتے اور جب ہمیں اندر جانے سے روک دیا جاتا وہ اندر داخل ہو جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۰۴۔ کسب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کچھ اور لوگ بھی آپ کے ہمراہ تھے ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ نماز پڑھ رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ رُس ہے جو مزے لے لے کر قرأت قرآن کر رہا ہے کسی نے جواب دیا: یہ عبداللہ بن ام عبد ہیں آپ نے فرمایا: عبداللہ اسی طرح قرآن پڑھ رہا ہے جس طرح نازل ہوا ہے پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رب تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور کیا خوب انداز سے رب تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر اللہ تعالیٰ سے خوب صورت انداز میں مانگنا شروع کیا پھر یہ دعا مانگی۔

اللہم انی اسالک ایمانا لا یرتد و یقینا لا ینفد و مرا فقة محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اعلیٰ

علیین فی جناتک جنات الخلد۔

یا اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو رو نہ کیا جائے ایسے یقین کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہونے پائے اور اپنے نبی کریم

ﷺ کا تیری بیستوں میں اعلیٰ علیین میں رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ سے تھے سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کو خوشخبری سنانے چلا

لیکن ابو بکرؓ پر سبقت لے گئے خیر و بھلائی کے کاموں میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سبقت لے جاتے تھے۔

رواہ ابن عساکر وقال هذا غریب والمحموظ عن عمر ماتقدم اول المسند

۳۷۲۰۵..... ابو حبیہ کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک سفر کیا لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء سفر شدت پیاس کی وجہ سے جاں بلب ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عبداللہ اور ان کے رفقاء کو پیاسا نہیں مارے گا بلکہ ان کے لیے چشمہ آب جاری کر دے گا۔ رواہ یعقوب بن سفیان و ابن عساکر

۳۷۲۰۶..... ابو وائل کی روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا اس نے شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکا رکھی تھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی شلوار ٹخنوں سے اوپر کر دو اس شخص نے کہا: اے ابن مسعود! تم بھی اپنی شلوار ٹخنوں سے اوپر کر لو۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں میری ٹانگیں پتلی پتلی ہیں جب کہ میں لوگوں کو امامت کراتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی پٹائی کی اور فرمایا: کیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۰۷..... انمش، غلاء نے اپنے شیوخ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ایک گھر پر کھڑے تھے اور اس کی تعمیر کی طرف دیکھ رہے تھے قریش کے کسی شخص نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اس کی کفایت کر دیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اینٹ اٹھائی اور اس شخص کے دے ماری فرمایا: کیا تم مجھ سے عبداللہ سے روگردانی کرانا چاہتے ہو۔ رواہ یعقوب بن سفیان

۳۷۲۰۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سنتے ہی دروازے کے پاس بیٹھ گئے نبی کریم ﷺ نے انھیں وہاں بیٹھے دیکھ کر فرمایا: اے عبداللہ بن مسعود آگے آ جاؤ۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۲۰۹..... عمرو بن حدیث کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: قرآن پڑھو عرض کیا: میں قرآن پڑھوں حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوتا ہے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی اور سے سنوں چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ النساء شروع کر دی اور جب اس آیت کریمہ پر پہنچے۔

فکیف اذا جننا من کل امة شهید و جنابک علی ہولاء شهید

اس وقت لیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو بھی ان لوگوں پر بطور گواہ لائیں گے۔

تو نبی کریم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے تلاوت روک دی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بات کرو۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور رسول اللہ ﷺ پر صلوة و سلام بھیجنے کے بعد شہادت حق پیش کی اور بولے: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہیں اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں جس چیز سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہے میں بھی اس سے راضی ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لیے اس چیز پر راضی ہوں جس پر ابن ام مہدی راضی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۱۰..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت نمونہ اور شائل میں لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کے مشابہ تھے۔ رواہ احمد بن والدیانی و یعقوب بن سفیان و ابن عساکر

۳۷۲۱۱..... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے بمثل مذکور بالا حدیث مروی ہے البتہ اس میں اتنا اضافہ ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن ام عبد کے نمونہ کو اپناؤ۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۲۱۲..... معاویہ بن قمر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی لیے مسواک کی ٹہنیاں توڑ کر لاتے تھے ہوا چل رہی ہوتی جس سے ان کی ٹانگیں ننگی ہو جاتی تھیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم ان کی پتلی پتلی ٹانگیں دیکھ کر ہنس پڑتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی پتلی پتلی پنڈلیوں کو دیکھ کر ہنس رہے ہو؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ دونوں ٹانگیں قیامت کے دن میزان میں احد پہاڑ سے زیادہ بھاری ہوں گی۔ رواہ ابن جریر

۳۷۲۱۳... سعید بن جبیر حضرت ابو دراء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور بلکا خفیف سا خطبہ دیا وار پھر فرمایا: اے ابو بکر! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں سے خطاب کرو چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے خطبہ سے قدرے کم خطاب کیا جب ابو بکر خطاب سے فارغ ہوئے فرمایا: اے عمر! کھڑے ہو جاؤ اور خطاب کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور نبی کریم ﷺ والی بکر رضی اللہ عنہ سے کم خطاب کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطاب سے فارغ ہوئے فرمایا: اے فلاں کھڑے ہو جاؤ اور خطاب کرو بات پوری ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، یا فرمایا: خاموش ہو جاؤ۔ (اس میں ابو شہاب کو شک ہوا ہے) چونکہ گریبان چاک کرنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور بیان میں جادو جیسا اثر ہوتا ہے۔ پھر فرمایا: اے ابن ام عبد! کھڑے ہو جاؤ اور خطاب کرو چنانچہ ابن ام عبد رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! اللہ ہمارا رب ہے قرآن ہمارا امام ہے بیت اللہ ہمارا قبلہ ہے اور یہ ہمارے نبی ہیں پھر اپنے ہاتھ سے نبی کریم ﷺ کی طرف اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن ام عبد نے صواب اور سچ کہا میں اس چیز پر راضی ہوں جو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے میری امت کے لیے اور ابن ام عبد کے لیے پسند فرمائی ہے اور میں اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے میرے لیے میری امت کے لیے اور ابن ام عبد کے لیے ناپسند فرمائی ہے۔ رواہ ابن عساکر و قال سعید بن جبیر لم یدلک ابا الدرداء

۳۷۲۱۴... ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے جب ہم غائب ہوئے اور جب ہمیں روک دیا جاتا انہیں اندر داخل ہونے کی اجازت دی جاتی۔ رواہ یعقوب بن سفیان و ابن عساکر

۳۷۲۱۵... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق مجھے جو چیز سب سے پہلے معلوم ہوئی اس کی تفصیل یہ ہے کہ میں اپنی ایک پھوپھی کے ہمراہ مکہ گیا، لوگ ہمیں عباس بن عبدالمطلب کی طرف لے گئے جب ہم عباس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو وہ آپ زمرم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص باب صفا کی طرف سے آیا اس کے چہرے میں سفیدی کے ساتھ سرخی ملی ہوئی تھی اس کے بال سیدھے قدرے گھنگھریالے پن کی طرف مائل تھے جو کانوں کے نصف تک لٹکے ہوئے تھے ستوان ناک سامنے کے دانت چمکدار اس کی آنکھیں سیاہ اور موٹی تھیں گھنی داڑھی سینے کے درمیان بالوں کی باریک سی لکیر تھی پر از گوشت ہتھیلیاں اور قدم اس شخص نے دو سفید کپڑے پہن رکھے تھے یوں لگتا تھا جیسے چودھویں کا چاند نمودار ہوا ہے اس شخص کے دائیں طرف بے ریش قریب البلوغ خوبصورت ایک لڑکا چل رہا تھا اس کے پیچھے پیچھے ایک عورت تھی جس نے اپنے اعضاء محاسن کو ڈھانپ رکھا تھا یہ شخص حجر اسود کے پاس گیا استلام کیا پھر لڑکے نے استلام کیا اور پھر عورت نے استلام کیا پھر اس شخص نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا جب کہ لڑکا اور عورت اس کے ساتھ تھے ہم نے عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابو الفضل! ہم اس دین کو نہیں جانتے یا کوئی نیا دین چل پڑا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرا بھیجتا محمد بن عبد اللہ ہے، یہ لڑکا علی بن ابی طالب ہے اور عورت محمد کی بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا ہے۔ بخدا! سطح زمین پر ہم ان تین کے علاوہ کسی کو نہیں جانتے جو اس دین کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو۔

رواہ یعقوب بن شیبہ وقال لا نعلم رواہ احد عن شریک غیر بشر بن مهران الخصاف وهو صالح حور و ابن عساکر  
۳۷۲۱۶... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے آپ کو چھ آدمیوں میں سے چھٹے نمبر پر دیکھ رہا ہوں سطح زمین پر ہمارے علاوہ کوئی اور مسلمان نہیں تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۲۱۷... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول کریم ﷺ نے ستر سورتیں پڑھائیں میں نے انہیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جب کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ رواہ ابن ابی داؤد فی المصاحف

۳۷۲۱۸... عثمان بن ابی العاص کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے لیکن تادم حیات دو شخصوں سے والہانہ محبت کرتے رہے عبد اللہ بن مسعود اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۱۹... حسن کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لشکر کا سپہ سالار اور عامل مقرر کر کے بھیجتے تھے لشکر میں عام صحابہ رضی اللہ عنہم شامل ہوتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: رسول اللہ ﷺ آپ کو عامل مقرر کرتے تھے آپ کو اپنے قریب رکھتے اور

آپ سے محبت کرتے تھے عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھے عامل مقرر کرتے تھے مجھے معلوم نہیں آیا کہ آپ مجھ سے الفت کرتے تھے یا مجھ سے محبت کرتے تھے لیکن میں تمہیں ایسے دو شخص بتا سکتا ہوں جن سے رسول اللہ ﷺ محبت کرتے تھے اور ان سے محبت کرتے کرتے دنیا سے رخصت ہوئے وہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۲۰ عطاء کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے ارشاد فرمایا: میں جاؤ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دروازے پر تھے وہیں بیٹھ گئے آپ نے انھیں دیکھ کر فرمایا: اے عبد اللہ اندر داخل ہو جاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۲۲۱ عروہ بن زبیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے پہلے جبراً قرأت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کی ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۲۲۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ظہر قلب (زبانی) سے کتاب اللہ کی آیتیں پڑھی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

۳۷۲۲۳ سلمان کی روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جوں ہی اندر داخل ہوئے دیکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے میں ان کے پاس ایک طشتری ہے اور جو کچھ اس میں پڑا ہے وہ پی رہے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بھتیجے تمہارا کیا حال ہے؟ عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ میرے پیٹ میں رسول اللہ ﷺ کا خون شامل ہو جائے فرمایا: تمہارے لیے لوگوں سے ہلاکت ہے اور لوگوں کے لیے تم سے ہلاکت ہے آگ تمہیں نہیں چھوئے گی مگر قسم پوری کرنے کے طور پر۔ رواہ ابن عساکر و رجالہ ثقات

۳۷۲۲۴ یعلیٰ بن اشدق عبد اللہ بن جراد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اسلام (یعنی مدینہ) میں سب سے پہلے بیدار ہونے والا ہجو عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں رسول اللہ ﷺ نے انھیں کھجور سے گھٹے دی تھی۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶/۲۱۷۔

۳۷۲۲۵ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے اپنی ماں کے پیٹ میں ہجرت کی ہے چنانچہ میری والدہ کو جو بھی تکلیف اور اذیت پہنچی اس کا درد اور شدت مجھ میں ضرور داخل ہوئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۲۶ حضرت عبد اللہ بن زبیر کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے دریاں حالیکہ آپ ﷺ سیٹھی لگوار ہے تھے جب سیٹھی لگوار فارغ ہوئے فرمایا: اے عبد اللہ ایہ خون ایسی جگہ بہاؤ جہاں لوگ اسے نہ دیکھ سکیں عبد اللہ رضی اللہ عنہ لے کر اٹھ پڑے اور جب آپ کی نظروں سے اوجھل ہو گئے خون منہ سے لگایا اور پی لیا جب عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ واپس لوٹے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبد اللہ! تم نے کیا کیا؟ عرض کی: میں نے خون انتہائی خفیہ جگہ میں ڈال دیا ہے جو لوگوں کی نظروں سے بالکل مخفی ہے آپ نے فرمایا: شاید تم نے خون پی لیا ہے میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: تم نے خون کیوں پیا؟ لوگوں کے لیے تم سے ہلاکت ہے اور تمہارے لیے لوگوں سے ہلاکت ہے۔ ابو عاصم کہتے ہیں: لوگوں کا خیال ہے کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ میں قوت اسی خون کی وجہ سے تھی۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۷۲۲۷ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے سیٹھی لگوائی اور سیٹھی سے نکلنے والا خون مجھے دیا اور فرمایا: یہ خون ایسی جگہ چھپاؤ جہاں اس تک نہ کوئی درندہ پہنچنے پائے نہ کتا اور نہ ہی کوئی انسان۔ میں اٹھ کر الگ ہو گیا اور خون پی لیا پھر آپ کے پاس حاضر ہوا آپ نے فرمایا: تم نے کیا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ نے جو حکم دیا ہے وہ میں نے کر دیا ہے فرمایا: میرے خیال میں تم اسے پی چکے ہو۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: میری امت نے تم سے کیا لینا ہے۔ ابو سلمہ کہتے ہیں: لوگوں کا خیال ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ میں قوت رسول اللہ ﷺ کے خون کی وجہ سے تھی۔ رواہ البیہقی فی ..... وابن عساکر

- ۳۷۲۲۸ مجاہد کہتے ہیں: ابن زبیر رضی اللہ عنہ عبادت میں یہاں تک جانچنے میں جہاں تک کوئی نہیں پہنچ سکا چنانچہ ایک مرتبہ سیلاب آیا جو لوگوں اور بیت اللہ کے طواف میں رکاوٹ بن گیا ابن زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور تیر کر طواف کیا۔ رواہ ابن عساکر
- ۳۷۲۲۹ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میری والدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے جنم دیا مجھے انھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئی سائے سے میرے والد زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لارہے تھے مجھے والدہ سے لے لیا اور خود رسول اللہ ﷺ کے پاس مجھے لیتے گئے آپ نے مجھے گھسی دئی۔ رواہ الزبیر بن بکر
- ۳۷۲۳۰ قطن بن عمروہ کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سات سات دن تک صوم وصال رکھتے تھے حتیٰ کہ ان کی انتہیاں سگر جاتی تھیں۔ رواہ ابن جویر
- ۳۷۲۳۱ ہشام بن عمروہ کہتے ہیں: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سات سات دن تک صوم وصال رکھتے جب گراں ہونے لگا پانچ پانچ دن کا صوم وصال رکھتے جب یہ بھی گراں ہونے لگا تین تین دن تک رکھتے۔ رواہ ابن جویر
- ۳۷۲۳۲ محمد بن کعب قرظی کی روایت ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کیا وہ لڑکا ہے؟ کیا وہ لڑکا ہے آپ نے بتایا: کیا رسول اللہ! اسماء رضی اللہ عنہا نے عبداللہ و دودھ پلانا چھوڑ دیا جب اس نے آپ کو یہ کہتے سنا۔ دودھ پالو اور پستانیں آنسوؤں کے آنسوئی بیوں نہ پلانے پڑیں یہ لڑکا بھیس پون کا دنبہ ہے وہ بھیس سے ہوں گے جنسوں نے کپڑے پہن رکھے ہوں گے اہل بیت و زبیر نہ و حرم پاک کا دفاع کرتا رہے گا اور حرم ہی میں اسے قتل کر دیا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر
- ۳۷۲۳۳ ضمام کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کو پیغام بھیجا کہ لوگ مجھ سے پیچھے بہت گئے ہیں اور انہوں نے نکتہ امان کی دعوت دی ہے والدہ نے جواب دیا: اگر تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے احیاء کے لیے نکلے، تو بلاشبہ تم حق پر قائم ہو اور اگر سلب دنیا کے لیے نکلے، تو پھر تمہارے زندہ اور مردہ ہونے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ رواہ ابو نعیم بن حماد فی الفتن
- ۳۷۲۳۴ ابو محمد ربیع مولائے زبیر کہتے ہیں: میں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کو سنا وہ حجاب سے کہہ رہی تھیں: نبی کریم ﷺ نے سینگلی لکوائی ہے، آپ نے نکلنے والا خون میرے بیٹے کو دیا اس نے خون پی لیا اتنے میں جہر نکل آیا تشریف لائے اور آپ و خیر برقی آپ نے فرمایا: تم نے خون کا کیا کیا وہ بولا میں نے آپ کا خون گرا نا اچھا نہیں سمجھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں آگ نہیں چھونے پانے کی آپ نے اس کے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: تم سے لوگوں کے لیے ہلاکت ہے اور لوگوں سے تمہارے لیے ہلاکت ہے۔ رواہ ابن عساکر
- ۳۷۲۳۵ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر ان کے گھٹن میں تھے میرے پاس ہ وقت پورا دن وقت میں مدینہ آئی اور قبائلیں میں جا تری اور قبائلیں میں میں نے وضع حمل کیا پھر میں سچے کوئیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے پیرے مجھ سے لیے لیا اور اپنی گود میں رکھ لیا پھر آپ نے کھجور منگوائی اور چپا کر سچے کے منہ میں ڈال دی چنانچہ سچے کے منہ میں سب سے پہلی چیز نبی کریم ﷺ کا عاب مبارک تھا پھر آپ نے اسے کھجور سے گھسی دئی پھر دماغے برکت فرمائی اور اس کا نام عبداللہ رکھا یہ پیدا اسلام میں پیدا ہونے والا۔ (مسلمانوں کے ماں) پہلا بچہ تھا۔ رواہ ابن ابی سنیہ و ابن عساکر
- ۳۷۲۳۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن زبیر کو گھسی دئی۔ رواہ ابن عساکر
- ۳۷۲۳۷ اسحاق بن عید اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: ابن زبیر اللہ تعالیٰ کے حرم پاک میں الحاد پھیلائے سے بچو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ منقریب قمر نیش سب سے ایک شخص تم میں کو دیکھو گے گا اگر اس کے کتابوں کا جن و اس کے کتابوں سے وزن لیا جائے تو اس کے گناہ بخاری نہیں گدے کی طرح ہیں وہ تم میں نہ ہو۔
- رواہ ابن ابی سنیہ
- ۳۷۲۳۸ نافع بن رواہت: پیدا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا: میں رسول اللہ ﷺ کے حواری کا جینا ہوں۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیشک میں آؤں تم زبیر کی اولاد میں سے ہو اور نہ نہیں۔ رواہ ابن ابی سنیہ

۳۷۲۳۹۔ دیمانہ کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے کو سنا وہ کہہ رہا تھا۔ میں حواری کا بیٹا ہوں، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اترتم ابن زبیر کے بیٹے نہیں ہو تو جھوٹ بولتے ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۴۰۔ عروہ کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن جعفر (ایک روایت میں سے جعفر بن زبیر) نے نبی کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اس وقت ان دونوں کی عمر سات سال تھی رسول کریم ﷺ نے جب انھیں دیکھا تبسم فرمایا اور دست اقدس بڑھا کر ان سے بیعت لی۔

رواہ ابو نعیم و ابن عساکر

۳۷۲۴۱۔ ہشام بن عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور فاطمہ بنت منذر بن زبیر سے روایت نقل کرتے ہیں وہ دونوں کہتے ہیں: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ جب ہجرت مدینہ کے لیے مکہ سے نکلیں تو عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان کے لپٹن میں تھے قبا پہنچیں اور وہیں عبد اللہ پیدا ہوئے پھر انھیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو آپ کی گود میں رکھ دیا آپ ﷺ نے ہجور مانگی ہم نے ہجور تلاش کی پھر آپ نے ہجور چنا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے منہ میں ڈالی سب سے پہلے جو چیز عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے پیٹ میں پہنچی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب مبارک تھا اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر آپ نے عبد اللہ کے سر پر دست شفقت پھیرا ان کے لیے دعائے برکت کی اور اس کا نام عبد اللہ رکھا پھر عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی عمر جب سات سال کی ہوئی تو زبیر رضی اللہ عنہ کی ایما پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیعت کے لیے حاضر ہوئے آپ نے جب عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو سامنے سے آئے دیکھا تو آپ ﷺ مسکرا دیئے پھر عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیعت لی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۲۴۲۔ "مسند زبیر رضی اللہ عنہ" قمام بن بسطام کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس سے نزرے درال حالیکہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سولی پر لٹکا دیئے گئے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ بولے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص برائی کرتا ہے اتنے دنیا میں یا آخرت میں اس کا بدلہ دے دیا جاتا ہے اگر یہ کسی برائی کے بدلہ میں ہوا ہے تو یہ ہے اور یہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۴۳۔ "ایضاً" عروہ کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق کے دن زبیر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے اباجان! میں نے آپ کو اشعر گھوڑے پر سوار دیکھا ہے زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹے واقعی تم نے مجھے دیکھا تھا؟ عرض کیا: جی ہاں زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس وقت رسول اللہ ﷺ نے تمہارے باپ کے لیے اپنے والدین جمع کر کے فرمایا: گھوڑے پر سوار ہو جاؤ میرے ماں باپ تمہارے اوپر فدا جائیں۔

رواہ ابن جریر

## حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۳۷۲۴۴۔ عمرو بن ميمون بن مهران کی روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ جب مرض الوفا میں مبتلا تھے ان کے پاس نبی کریم ﷺ کے اصحاب تشریف لائے ان میں ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بولے: تم لوگ مجھے کس حال میں دیکھ رہے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: ہمیں تمہاری نجات میں کچھ شک نہیں چونکہ آپ لوگوں کی مہمان نوازی کرتے رہے ہیں اور بتلائے حوادث کو عطا کرتے رہے ہیں۔ رواہ البيهقي في شعب الایمان

## حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۳۷۲۴۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر جب میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اس وقت میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھیں۔ (۱۴) سال تھی نبی کریم ﷺ نے مجھے غزوہ میں شمولیت کی اجازت نہیں دی پھر غزوہ خندق کے موقع پر والد محترم لے کر آئے اس وقت پندرہ (۱۵) سال میری عمر تھی، رسول اللہ ﷺ نے مجھے غزوہ میں شمولیت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ رواہ عبد الرزاق



۳۷۲۲۶ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے غزوہ احد کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت ۱۴ سال میری عمر تھی آپ نے مجھے نابالغ سمجھ کر غزوہ میں شرکت کی اجازت نہیں دی پھر مجھے غزوہ خندق کے موقع پر پیش کیا گیا جب کہ میری عمر ۱۵ سال تھی آپ نے مجھے

اجازت دے دی۔ رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبہ

۳۷۲۲۷ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر مجھے نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر دس (۱۰) سال تھی آپ نے مجھے چھوٹا سمجھ کر غزوہ میں شرکت کرنے کی اجازت نہ دی پھر غزوہ خندق کے موقع پر مجھے پیش کیا گیا میری عمر پندرہ سال تھی آپ نے

مجھے اجازت دے دی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۲۲۸ ابن شوذب کہتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ زیادہ حجاز مقدس کی گورنری کا خواہاں ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی سلطنت میں رہنا ناگوار گزرا اور فرمایا: یا اللہ اتوا اپنی مخلوق میں جسے چاہتا ہے قتل کا کفارہ بنا دیتا ہے پس مجھے قتل کیے جانے سے قبل اسے موت سے ہمکنار کر دے چنانچہ زیاد کے انگوٹھے پر طاعون کا دانہ نکلا اور ہفتہ بھی نہیں گزرنے پایا تھا کہ مر گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۲۹ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے غزوہ بدر کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا میری عمر تیرہ (۱۳) سال تھی آپ نے مجھے واپس کر دیا پھر مجھے غزوہ احد کے موقع پر پیش کیا گیا میری عمر چودہ (۱۴) سال تھی تب بھی آپ نے مجھے واپس کر دیا پھر غزوہ خندق کے موقع

پر مجھے پیش کیا گیا میری عمر پندرہ (۱۵) سال تھی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ رواہ ابن سعد

۳۷۲۵۰ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: غزوہ خندق کے موقع پر مجھے اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس وقت ہماری عمر پندرہ (۱۵) سال تھی آپ نے ہمیں قبول فرمایا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۱ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے غزوہ احد کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی میری عمر تیرہ (۱۳) سال تھی آپ نے مجھے مسن سمجھ کر واپس کر دیا پھر میں نے غزوہ سے پیچھے رہا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۲ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے مجھے مسن سمجھ کر واپس کر دیا اس رات میں سو نہ سکا اور پوری رات روتے روتے اور حزن و ملال کی حالت میں آنکھوں سے نکال دی اگلے سال پھر مجھے آپ کے سامنے پیش کیا گیا، آپ نے مجھے قبول فرمایا اور اس پر میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ایک شخص بولا: اے ابو عبد الرحمن! غزوہ خندق میں تم لوگوں نے پیٹھ پھیر لی تھی؟ فرمایا: جی ہاں اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو معاف کر دیا اور اس پر ہم اللہ کا جتنا بھی شکر کریں وہ کم ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۳ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں فتح مکہ میں شریک رہا ہوں جب کہ میری عمر بیس (۲۰) سال تھی۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۷۲۵۴ ابن مجاہد کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہ فتح مکہ میں شریک رہے ہیں اس وقت ان کی عمر پچیس سال تھی ان کے پاس ایک اڑیل قسم کا گھوڑا اور بھاری نیزہ تھا ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے کے لیے چارالانے گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبد اللہ تو اللہ کا بندہ ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۵ نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے آثار و نشانات کو تلاش کرتے اور وہاں نماز پڑھتے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ ایک درخت کے نیچے اترے تھے چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ باقاعدگی سے اس درخت کے پاس اترتے اس کی جڑوں پر پانی بہاتے تاکہ خشک نہ ہو جائے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۶ نافع سے مروی ہے کہ ہم ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے انواہ پھیلی کہ درندے نے راستہ روک رکھا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ سوار پیچھے رہے تھے جب اس جگہ پہنچے تو نیچے اترے اور درندے کا کان اینٹھا اور پھر راستے سے ہنایا فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اگر آدمی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرے تو اس پر کسی کو مسلط نہیں کرتا اور اگر آدمی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے امید وابستہ نہ رکھتا، تو اللہ تعالیٰ اسے کسی کے سپرد نہیں کرتا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۵۷..... وہب بن ابان قرشی کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک سفر میں تھے ایک جگہ پہنچ کر یکا یک لوگ کھڑے ہو گئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا یہ لوگ کیوں کھڑے ہیں؟ جواب ملا: راستے میں شیر کھڑا ہے اور لوگ ڈر کے مارے آگے جا نہیں رہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے نیچے اترے شیر کا کان پکڑ کر ایشٹھا اور پھر گردن سے پکڑ کر راستے سے الگ کر دیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ آدمی پر وہی کچھ مسلط کر دیا جاتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے اگر آدمی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرے تو اللہ تعالیٰ اپنے غیر کو اس پر مسلط نہیں کرے گا آدمی کسی شے کے سپرد کر دیا جاتا ہے جس کی وہ امید کرتا ہے اگر ابن آدم اللہ کے سوا کسی سے امید وابستہ نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے اپنے غیر کے سپرد نہیں کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۷۲۵۸..... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے ایک ہزار مثالیں یاد کی ہیں۔

رواہ ابو یعلیٰ والعسکری والراہدی معافی الامثال

۳۷۲۵۹..... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے ہمارے ساتھ گھر میں کون ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کون ہے؟ فرمایا: جبرئیل امین ہیں: میں نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل امین نے تمہیں سلام کا جواب دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۶۰..... محمد بن اسحاق کی روایت ہے کہ مجھے ایسے شخص نے حدیث سنائی ہے جسے میں تہمت زدہ نہیں سمجھتا۔ کہا کہ کعب رضی اللہ عنہ مکہ آئے اور مکہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تھے کعب رضی اللہ عنہ بولے: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے تین چیزوں کے متعلق سوال کرو اگر وہ تمہیں ان کے متعلق بتادیں سمجھ لو کہ وہ عالم ہیں ان سے پوچھ کہ زمین پر سب سے پہلا پانی کون سا ہے؟ زمین پر سب سے پہلا کون سا درخت لگایا گیا؟ وہ کونسی جنت میں پائی جانے والی کوئی چیز ہے جو زمین پر لوگوں کے لیے رکھ دی گئی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلا پانی جو سرزمین پر لوگوں کو نفع رسانی کے لیے پیدا کیا گیا وہ یمن میں آب برہوت ہے زمین پر سب سے پہلا لگایا جانے والا درخت عوجہ ہے جس سے موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا توڑا تھا اور جنت میں پائی جانے والی چیز جو زمین میں لوگوں کے لیے رکھ دی گئی ہے وہ حجر اسود ہے۔ جب کعب رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی گئی تو بولے اس شخص نے سچ کہا بخدا یہ عالم ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۶۱..... "مسند طلحہ بن عبید اللہ" حاکم نے مندرجہ ذیل سند سے حدیث ذکر ہے ابو حاکم ثعلبی بن عبدان، احمد یعنی ابن یوسف سلمی، حماد بن سلمان حرانی، عیسیٰ بن عبد الرحمن انصار ابو عبادہ ابن شہاب ابن عامر بن سعد بن ابی وقاص، اسماعیل بن طلحہ بن عبید اللہ اپنے والد سے حدیث نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں اپنے مال مویشیوں کو جنگل میں لے گیا، جنگل میں مجھے رات ہو گئی میں نے کہا اگر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے گھر چلا جاؤں میرے لیے بہتر ہوگا میں گھوڑے پر سوار ہوا حتیٰ کہ جب میں شہداء کی قبروں کے قریب پہنچا مجھے وحشت نے گھیر لیا میں نے کہا: اگر میں اپنا گھوڑا باندھ کر عبداللہ بن عمرو کی قبر کے پاس چلا جاؤں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا بخدا! میں نے قبر پر جو نبی سر رکھا مجھے قبر سے قرأت کی آواز سنائی دی اتنی خوبصورت قرأت میں نے کبھی نہیں سنی میں نے کہا: قرأت قبر سے ہو رہی ہے یمن ممکن ہے وادی میں بھی ہو رہی ہو لہذا مجھے وادی کی طرف نکل جانا چاہیے لیکن مجھے احساس ہوا کہ واقعی قرأت قبر میں ہو رہی ہے۔ میں واپس لوٹ آیا اور سر قبر پر رکھ دیا کیا خوب قرأت تھی میں نے ایسی قرأت کبھی نہیں سنی میں اس قرأت سے بھر پور مانوس ہو گیا اور میری نیند جاتی رہی طلوع فجر تک میں قرأت سنتا رہا۔ جب طلوع فجر ہوئی قرأت کی آواز دھیمی پڑتی گئی حتیٰ کہ صبح ہوئی میں نے کہا: اگر میں نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں اور آپ کو یہ ماجرا سناؤں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارا واقعہ سنایا فرمایا: یہ عبداللہ بن عمرو تھا اے طلحہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ روحن قبض کر لیتا ہے اور انہیں قندیلوں میں رکھ دیتا ہے جو زبرد اور یا قوت کی بنی ہوئی ہیں انہیں جنت کے وسط میں لٹکا دیا گیا ہے؟ جب رات ہوتی ہے ارواح واپس لوٹا دی

جاتی ہیں جب طلوع فجر ہوتا ہے رو جس اپنے اصلی مقامات کی طرف واپس لوٹا دی جاتی ہیں جس میں وہ ہوتی ہیں۔  
کلام: ..... حدیث ضعیف ہے چنانچہ معنی میں لکھا ہے کہ عیسیٰ بن عبد الرحمن عن الزہری کے متعلق نسائی وغیرہ کہتے ہیں کہ یہ متروک ہے۔

## حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

۳۷۲۶۲ ابو جعفر محمد بن علی کی روایت ہے کہ جہنی یعنی حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا (یا رسول اللہ!) میری جان آپ پر فدا ہو مجھے ایک رات کا حکم دیں میں آپ کے پاس آ جاؤں تاکہ آپ کے پیچھے نماز پڑھ لوں۔  
رواہ ابن جریر

## حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۳۷۲۶۳ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں نے قرآن مجید اور تورات پڑھ رکھی ہے آپ نے فرمایا: ایک رات یہ پڑھو اور ایک رات یہ پڑھو۔ رواہ ابن عساکر  
۳۷۲۶۴ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک رات قرآن مجید پڑھنے کا حکم دیا اور ایک رات تورات پڑھنے کا۔ رواہ ابن سعد و ابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ مدنی ہے جو کہ ضعیف راوی ہے۔  
۳۷۲۶۵ ”مسند علی“ سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک مکان میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا: اس گھائی سے ایک شخص نمودار ہوگا جو اہل جنت میں سے ہے چنانچہ اس گھائی کے پیچھے عامر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رہتے تھے میں سمجھا شاید وہی ہو لیکن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گھائی سے نمودار ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ

۳۷۲۶۶ ”مسند سعد بن ابی وقاص“ رسول کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور اسلام میں سب پہلے امیر مقرر کیے گئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۲۶۷ ”ایضاً“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو قبیلہ جہینہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا انھوں نے عرض کیا: آپ ہمارے درمیان اترے ہیں لہذا آپ ہمارے کو استوار کر جائیں تاکہ آپ ہم پر بھروسہ کریں اور ہم آپ پر چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے میثاق لکھ دیا جب کہ یہ قبیلہ ابھی اسلام نہیں لایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ماہِ رجب میں کنانہ کی ایک بستی پر غارتگری ڈھانے بھیجا یہ بستی جہینہ کے پاس ہی آباد تھی ہماری تعداد سو سے زیادہ نہیں تھی جب کہ وہ ہم سے زیادہ تھے ہم نے انھیں لوٹا ہم جہینہ میں آ کر ٹھہرے جہینہ کے لوگوں نے پوچھا: تم نے حرمت والے مہینے میں قتال کیوں کیا ہے؟ ہم نے کہا: ہم نے تو ان لوگوں سے قتال کیا ہے جنھوں نے ہمیں حرمت والے مہینے میں حرمت والے شہر سے نکالا ہے اس متعلق ہم ایک دوسرے سے چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر انھیں خبر کرنی چاہئے۔ جب کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: نہیں بلکہ ہمیں یہیں قیام کرنا چاہئے میں نے کہا جب کہ میرے ساتھ بھی کچھ لوگ تھے نہیں بلکہ ہمیں قریش کے اس قافلہ کے پاس جانا چاہئے اور انھیں لوٹنا چاہئے ہم قریش کے قافلہ کو اونٹن چلنے پرے جب کہ ہمارے دوسرے ساتھی نبی کریم ﷺ کی طرف چلنے پرے انھوں نے آپ کو سارا واقعہ سنایا آپ ﷺ سخت غصہ

میں سرخ چہرے کے ساتھ انھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم میرے پاس سے اکٹھے گئے تھے اور اب جدا جدا لوٹ رہے ہو۔ تم سے پہلی قوموں کو تفرقہ نے ہلاک کیا ہے۔ البتہ میں تمہارے اوپر ایسے شخص کو امیر مقرر کرتا ہوں جو بھوک اور پیاس پر زیادہ سے زیادہ صبر کرتا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش اسدی رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا اور یہ اسلام میں پہلے امیر مقرر کئے گئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ

۳۷۲۶۸..... ”مسند ادرع“ ادرع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک رات میں رسول اللہ ﷺ کا پہرہ دینے حاضر ہوا ایک ایک میں نے باواز بلند کسی شخص کی قرأت سنی نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دکھلا وہ ہے فرمایا: یہ عبداللہ ذوالبجادین ہے چنانچہ حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں وفات پائی ان کی تجبیر و تکلفین کے لیے صحابہ رضی اللہ عنہم پر نشان ہونے اور ان کی میت دیر تک روکے رکھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ نرمی کرو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ نرمی کی ہے۔ چونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا تھا پھر ان کے لیے قبر کھودی گئی فرمایا: اس کے لیے کشادگی کرو اللہ تعالیٰ نے اس پر کشادگی کی ہے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اس پر غمزہ ہو رہے ہیں۔ فرمایا: جی ہاں، چونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا تھا۔

رواہ ابن ماجہ والبقوی وابن مندہ وقال غریب لا یعرف الا من هذا الوجه وابو نعیم فی مسندہ موسیٰ بن عبیدہ الترمذی ضعیف کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھا ضعیف ابن ماجہ ۳۳۲ نیز اس کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی ضعیف راوی ہے۔

## حضرت عبداللہ بن حازم رضی اللہ عنہ

۳۷۲۶۹ عبدالرحمن بن عبداللہ بن سعد شہلی رازی کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے میرے دادا سے روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے بخارا میں سفید خچر پر سوار ایک شخص دیکھا اس نے سر پر سیاہ رنگ کا ریشمی عمامہ باندھ رکھا تھا وہ کہتا تھا۔ مجھے یہ عمامہ رسول اللہ ﷺ نے پہنایا ہے عبدالرحمن کہتے ہیں ہم اسے ابن حزم سلمی رضی اللہ عنہ سمجھتے ہیں۔ رواہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر

۳۷۲۷۰ عبداللہ بن سعید زرق اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے بخارا میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص دیکھا جس نے سر پر سیاہ رنگ کا ریشمی عمامہ بجا رکھا تھا ان کا کہنا تھا یہ عمامہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پہنایا ہے اس کا نام عبداللہ بن حازم رضی اللہ عنہ تھا۔ رواہ ابن عساکر

## عبداللہ بن ابی (منافق)

۳۷۲۷۱..... ”مسند اسامہ بن زید“ حضرت اسامہ بن زید کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہونے گدھے پر پالان رکھا ہوا تھا اور آپ کے نیچے فد کی چادر تھی آپ نے مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا آپ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے بنی حارث بن خزرج میں جا رہے تھے یہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے آپ کا گزر ایک مجلس کے پاس سے ہوا جس میں مسلمان مشرکین بتوں کے پجاری اور یہود اکٹھے بیٹھے تھے ان میں عبداللہ بن ابی نعیمی بیٹھا ہوا تھا یہ عبداللہ بن ابی کے اسلام قبول کرنے سے پہلے کا واقعہ ہے مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جب مجلس کے قریب گدھے نے گزرتے گزرتے غبار اڑائی عبداللہ بن ابی نے ناک کپڑے سے ڈھانپ دی اور بولا ہمارے اوپر غبار مت ڈالو نبی کریم ﷺ نے سلام کیا رکھے اور نیچے اتر آئے مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور انھیں قرآن پڑھ کر سنایا، عبداللہ بن ابی بولا: اے آدمی! اس سے کوئی بات اچھی ہیں۔ جو کچھ تم کہتے ہو وہ اگر حق ہے تو ہماری مجلسوں میں ہمارے پاس مت آؤ اور اپنی سواری پر واپس

چلے جاؤ۔ ہم میں سے جو شخص آئے اسے سنا دیا کرو۔ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بولے: بلکہ آپ ہماری مجالس میں تشریف لائیں ہم اسے پسند کرتے ہیں پس اسی پر مسلمان مشرکین اور یہود ایک دوسرے سے الجھ پڑے حتیٰ کہ مارنے اور مرنے تک نوبت پہنچ گئی لیکن نبی کریم ﷺ نے سب کو ٹھنڈا کیا پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا: اے! سعد کیا تم نے ابو جہاب کو نہیں سنا کہ کیا کہتا ہے؟ وہ ایسی اور ایسی باتیں کرتا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ اسے معاف کریں اور درگزر کریں اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت خوبیاں عطا کر رکھی ہیں۔ جب کہ اس بحیرہ کے رہنے والوں نے اتفاق کر لیا ہے کہ وہ اسے تاج پہنائیں گے اور اسے ایک مضبوط جماعت بھی فراہم کریں گے جب اللہ تعالیٰ نے اس کے باطل خیال کو آپ کو عطا کئے گئے حق سے رو کر دیا تو اسے ایک طرح کا اچھو لگ گیا یہ سب کچھ اسی کی یادداشت میں کیا ہے جو آپ نے دیکھا ہے۔ تاہم نبی کریم ﷺ نے اسے معاف کر دیا نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مشرکین و اہل کتاب کو معاف کر دیتے تھے اور ان کی اذیتوں پر صبر کر لیتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کا حکم دیا ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ معاف کرنے کے لیے بہانے ڈھونڈتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو بھی معاف کرنے کی آپ کو اجازت مرحمت فرمائی جب رسول اللہ ﷺ کو غزوہ بدر میں فتح و کامرانی نصیب ہوئی اور اس جنگ میں قریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے تو یہ صورت حال دیکھ کر ابن ابی اور اس کے ساتھ مشرکین بتوں کے پیجاریوں نے کہا: یہ اسلام تو غلبہ کی طرف آتا دکھائی دے رہا ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کر لی اور اسلام قبول کر لیا۔ (رواہ احمد بن حنبل و مسلم و البخاری و النسائی و العدنی و البیہقی فی الدلائل جب کہ مسلم کی روایت یہاں تک ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اسے معاف کر دیا)۔

۳۷۲۷۲۔ "ایضاً" اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان اور یہودی اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے آپ نے انہیں سلام کیا۔ رواہ الترمذی وقال حسن صحیح

۳۷۲۷۳۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبد اللہ بن ابی کی عیادت کرنے تشریف لے گئے عبد اللہ مرض الوفا میں تھا جب آپ عبد اللہ بن ابی کے پاس پہنچے تو آپ نے انہیں موت کے نشانات پہچان لیے اور فرمایا: میں تمہیں یہودیوں کی محبت سے منع کرتا تھا۔ عبد اللہ بن ابی بولا اسعد بن زرارہ بھی تو یہودیوں سے بغض کرتا تھا وہ مر گیا اور یہودیوں کے بغض نے اسے کوئی نفع نہ پہنچایا جب ابن ابی مر گیا تو اس کا بیٹا آیا اور عرض کیا: عبد اللہ بن ابی مر چکا ہے آپ مجھے اپنی قمیص عطا کریں تاکہ میں اس میں اسے کفناؤں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص اتاری اور سے دے دی۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و الرویانی و الطبرانی و البیہقی فی الدلائل و الضیاء کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۶۸۱۔

## حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ

۳۷۲۷۴۔ حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور میرے والد اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر سوار تشریف لائے والد نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ اترتے ہیں تاکہ کھانا تناول فرمائیں اور ہمارے لئے دعائے برکت کریں؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ خچر سے نیچے اترے اور فرمایا: یا اللہ! ان پر رحم فرما اور ان کی بخشش فرما اور ان کے رزق میں برکت عطا فرما۔ رواہ ابن عساکر ۳۷۲۷۵۔ سلیم بن عامر کی روایت ہے کہ مجھے بسر کے دو بیٹوں نے حدیث سنائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے نیچے ایک چادر پھیلا دی گئی آپ اس پر بیٹھ گئے پھر ہمارے گھر میں آپ پر وحی نازل ہوئی ہم نے آپ کو کھن اور کھجوریں تناول کرنے کے لیے پیش کیں جب کہ آپ بسر کو زیادہ پسند فرماتے تھے بسر کے بیٹوں میں سے ایک کے سر کی ایک جانب بالوں کا گھچا تھا یوں لگتا تھا جیسے کہ وہ سینگ ہو آپ نے فرمایا: کیا میں اپنی امپت میں سینگ نہیں دیکھتا؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں آپ نے فرمایا اللہ ان پر رحم فرما ان کی بخشش کر اور انہیں رزق عطا فرما۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۷۶ صفوان بن عمرو اور حریر بن عثمان کہتے ہیں: ہم نے نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے ان کی زلفیں (جڑ) تھیں ہم نے سردیوں میں اور نہ ہی گرمیوں میں ان کے سر پر عمامہ یا ٹوپی نہیں دیکھی۔ رواہ ابن عساکر وابن وہب

۳۷۲۷۷ معاویہ بن صالح کی روایت ہے کہ ابن بسر کہتے ہیں: مجھے میرے والد نے حدیث سنائی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ ہمارے باپ تشریف لائیں اور دعائے برکت فرمائیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میری والدہ انھیں اور حشیش (ایک قسم کا کھانا) پکایا جب کھانا تیار ہوا آپ نے (اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے) کھانا کھایا پھر پانی پلایا رسول اللہ ﷺ نے پیا اور پھر اپنے دائیں بائیں بیٹھے لوگوں کو پلایا جب مشروب کا دوسرا جام لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جام اس شخص کو تمناؤ جس کے پاس پہلا ختم ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ کھانے اور پینے سے فارغ ہوئے تو ہمارے لیے دعا کی: یا اللہ! ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر اور انھیں رزق عطا فرما۔ کہتے ہیں: ہم نے آج تک اپنے گھر میں برکت اور رزق میں وسعت خوب دیکھی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۷۸ محمد بن زیاد الدھانی، عبداللہ بن بسر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے سر پر دست شفقت رکھا اور فرمایا: یہ لڑکا ایک قرن تک زندہ رہے گا چنانچہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ ایک سو سال تک زندہ رہے ان کے چہرے پر قلعہ داغ تھے آپ نے فرمایا: یہ لڑکا اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک یہ داغ ختم نہ ہو جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے چہرے سے جب داغ ختم ہوئے اس وقت وفات پائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۷۹ محمد بن قاسم طائی ابوالقاسم قمی روایت نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے والد اور والدہ ہجرت کر کے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور ارشاد فرمایا: یہ لڑکا ایک قرن تک زندہ رہے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں! قرن کتنا ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک سو سال۔ ایک مرتبہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنی عمر کے پچانوے (۹۵) سال گزار دیئے ہیں اور پانچ (۵) سال نبی کریم ﷺ کے فرمان کو پورا ہونے میں باقی رہتے ہیں۔ محمد بن قاسم کہتے ہیں ہم پانچ سال گنتے رہے پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۷۲۸۰ "ایضاً" نبی کریم ﷺ فخر پر سوار ہو کر عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم فخر کو شامی گدھا کہتے تھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اندر تشریف لائے میری والدہ کھڑی ہوئیں اور آپ کے لیے گھر میں چٹائی پر چادر بچھائی جب آپ چادر پر بیٹھے چادر چٹائی کے ساتھ چپک گئی والد صاحب نے انھیں کھجوریں پیش کیں تاکہ ان میں مشغول رہیں والد نے میری والدہ کو حشیش (کھجوروں سے تیار کیا جانے والا کھانا) تیار کرنے کو کہا جبکہ میں والد صاحب اور والدہ کے درمیان خدمت گزاری کر رہا تھا جب کہ والد صاحب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس کھڑے تھے جب والدہ محترمہ نے کھانا تیار کر لیا میں اٹھا کر لے آیا اور آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے مل کر تناول فرمایا۔ پھر والد صاحب نے مہمانوں کو مشروب پلایا اور پلانے میں دائیں طرف سے شروع کیا۔ پھر جب مشروب ختم ہوا میں نے جام لے لیا اور دوبارہ اسے بھر لایا اور رسول اللہ ﷺ کو پیش کیا آپ نے فرمایا: اس شخص کو دو جس کے پاس جام ختم ہوا ہے جب آپ کھانے پینے سے فارغ ہوئے ہمارے لیے دعا فرمائی۔ یا اللہ! ان پر رحم فرما ان کی بخشش فرما اور ان کے رزق میں برکت عطا فرما۔ چنانچہ ہمیں رزق میں وسعت ہمیشہ دیکھنے میں ملی۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن بسر

## حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۱ زہری کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی گئی کہ وہ مزاج کرتے رہتے ہیں اور کچھ باطل امور کا ان سے ظہور ہوتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو چونکہ تمہیں ایک پوشیدہ بات ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۲۸۲..... ابورافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے روم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اس میں ایک شخص تھا جسے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا اور وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھا اتفاقاً رومی اسے قید کر کے اپنے ملک میں لے گئے وہاں جا کر انہوں نے اپنے بادشاہ سے کہا یہ شخص محمد (ﷺ) کے قریبی ساتھیوں میں سے ہے روم کے سرکش گمراہوں نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر تم نصرانی ہو جاؤ تو ہم تمہیں اپنی حکومت اور سلطنت میں شامل کر لیں گے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر تم مجھے اپنی حکومت کا سب کچھ دے دو اور ہر وہ چیز دے دو جس کے عرب مالک ہیں میں پل بھر کے لیے بھی دین محمد ﷺ سے روگردانی نہیں کروں گا رومیوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دھکی دیا ہم تمہیں قتل کر دیں گے فرمایا: تم اس سے اپنا جی بھراؤ۔ چنانچہ بادشاہ کے حکم سے انھیں سولی پہ لٹکا دیا گیا اور تیر اندازوں کو حکم دیا کہ اسے قریب سے ہاتھوں اور ٹانگوں کے درمیان تیر مارو۔ وہ برابر نصرانیت کی پیشکش کرتا رہا لیکن آپ برابر انکار کرتے رہے تاہم آپ کو تختہ دار سے گلے میں رسی ڈالنے سے قبل اتار دیا گیا پھر روم کے بادشاہ نے ایک بڑی دیگ منگوائی اس میں پانی بھرا دیا پھر اس کے نیچے آگ جلوائی جب پانی خوب کھول گیا تو بادشاہ نے دو مسلمان قیدی طلب کیے اور پھر ان میں سے ایک کو کھولتی ہوئی دیگ میں ڈال دیا آپ رضی اللہ عنہ کو ایک بار پھر نصرانیت کی پیشکش کی گئی مگر آپ انکار پر مصر رہے پھر بادشاہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیگ میں ڈالنے کا حکم دیا جب آپ رضی اللہ عنہ کو لے جایا جانے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ رو پڑے، بادشاہ کو آپ رضی اللہ عنہ کے رونے کی خبر دی گئی وہ سمجھا شاید دیگ کو دیکھ کر گھبرا گیا ہو واپس کرنے کا حکم دیا ایک بار پھر نصرانیت کی پیشکش کی آپ نے انکار کر دیا بادشاہ نے پوچھا: پھر تم روئے کیوں ہو؟ فرمایا: مجھے اس چیز نے رلایا ہے کہ میری ایک ہی جان ہے جو دیگ میں پڑتے ہی ختم ہو جاوے گی میں چاہتا ہوں کہ میرے جسم پر جتنے بال ہیں ان کے بقدر مجھے ہر بار نئی جان ملتی رہے جو اللہ کی راہ میں قربان ہوتی رہے۔ رومیوں کے بادشاہ نے کہا: کیا تم میرے سر کا بوسہ لے سکتے ہو میں تمہارا راستہ چھوڑ دوں گا (یعنی تمہیں رہا کر دوں گا) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا یہ بوسہ سب مسلمان قیدیوں کی طرف سے ہوگا (لہذا تمہاری قید میں جو جو مسلمان ہیں وہ تمہیں رہا کرنے ہوں گے) بادشاہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس مطالبہ کو منظور کر لیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دل میں سوچا یہ کافر اللہ کا دشمن ہے اگر اس کے سر کا بوسہ لے کر میں اپنی اور مسلمان قیدیوں کی جان بخشی کر لوں اس میں کیا حرج ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بادشاہ کے قریب ہوئے اور اس کے سر کا بوسہ لے لیا اور اس کے بدلہ میں مسلمان قیدی آپ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیئے گئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی خبر دی گئی تو انہوں نے فرمایا: ہر مسلمان کا حق بنتا ہے کہ وہ عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے سر کا بوسہ لے میں اپنے سے ابتداء کرتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے سر کا بوسہ لیا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر

## حضرت عبدالجبار بن حارث رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۳..... ”مسند عبدالجبار رضی اللہ عنہ“ عبداللہ بن کریر بن ابی طلحہ بن عبدالجبار بن حارث بن مالک الجندی ثم المنادی اپنے والد اور دادا کے واسطے سے حضرت عبدالجبار بن حارث بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: میں سرزمین ”سراة“ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عربوں کا مروجہ سلام انعم صباحاً کہا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد اور اس کی امت کو اس کے علاوہ اور الفاظ میں ایک دوسرے کو سلام کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے فوراً کہا: یا رسول اللہ! السلام علیک! آپ نے مجھے سلام کا جواب دیا اور پھر مجھ سے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا نام جبار بن حارث ہے۔ فرمایا: تمہارا نام عبدالجبار بن حارث ہے میں نے عرض کی: جی ہاں میں عبدالجبار بن حارث ہوں؟ میں نے اسلام قبول کر لیا اور نبی کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کر لی۔ پھر آپ کو اطلاع کی گئی کہ یہ منادی اپنی قوم کے شہسواروں میں سے ایک شہسوار ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سواری کے لیے ایک گھوڑا عطا کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس قیام کیا اور آپ کی معیت میں لڑتا رہا ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھوڑے کے ہنہانے کی آواز نہ سنی فرمایا: کیا وجہ ہے میں حدی کے گھوڑے کی

ہنہناہٹ نہیں سن رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے خبر ملی تھی کہ آپ کو ہنہناہٹ سے اذیت ہوتی ہے اس لیے میں نے گھوڑا خصی کر دیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کے خصی کرنے سے منع فرمایا مجھے کہا گیا: اگر تم بھی نبی کریم ﷺ سے ایک نوشتہ کا سوال کرو جس طرح تمہارے چچا زاد بھائی تمیم داری نے کیا تھا۔ میں نے کہا: ابھی سوال کروں یا بعد میں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: بلکہ ابھی سوال کرو میں نے کہا: ابھی نہیں کرتا ہوں لیکن میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور کل میری فریاد کریں۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر وقال حدیث غریب لا اعلم انی کتبته الا من هذا الوجه

## حضرت عروہ بن ابی جعد البارقی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۴..... عروہ بارقی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں ایک دینار دیا اور حکم دیا کہ اس سے ایک بکری خرید لاؤ عروہ رضی اللہ عنہ نے ایک دینار سے دو بکریاں خرید لائیں اور ان میں سے ایک کو پھر ایک دینار کے بدلہ میں بیچ دیا یوں ایک بکری اور ایک دینار (نقد) لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم ﷺ نے ان کی بیچ کے لیے دعا فرمائی۔ چنانچہ عروہ رضی اللہ عنہ اگر مٹھی بھی خریدتے اس میں انہیں نفع ہوتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ

فائدہ:..... عروہ بن ابی جعد رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی جب کہ حدیث مذکور بالا بخاری نے بھی روایت کی ہے۔ دیکھئے صحیح البخاری کتاب علامات النبوة اور ابوداؤد نے کتاب البیوع باب فی المصائب بخالف میں ذکر کی ہے۔

## حضرت عرفہ بن حارث کندی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۵..... کعب بن علقمہ کی روایت ہے کہ حضرت عرفہ بن حارث کندی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے ایک مرتبہ عرفہ رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس گزرے اس شخص سے ان کا عہد و پیمانہ تھا عرفہ رضی اللہ عنہ نے اسے اسلام کی دعوت دی اس نے نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیں عرفہ رضی اللہ عنہ نے اسی جگہ اسے قتل کر دیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ لوگ عہد و پیمانہ کی وجہ سے ہمارے اوپر بھروسہ کرتے ہیں عرفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم نے کافروں کے ساتھ یہ عہد نہیں کیا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی شان میں گستاخی کر کے ہمیں اذیت پہنچائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو حارث! میں نے تمہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فلاں اور فلاں دن ایک فرمانبردار گھوڑے پر سوار دیکھا تھا کیا میں تمہیں ایک اور گھوڑے پر سوار نہ کروں؟ عرفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمرو! مجھے نہیں لگتا کہ تم گھوڑوں پر وار کر سکتے ہو اور یہ کہاں ہو سکتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۶..... عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ کے مدینہ تشریف لانے کی خبر پہنچی میں اپنی بکریوں میں تھا میں نے وہیں بکریاں چھوڑیں اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ سے بیعت لے لیں ارشاد فرمایا: بیعت اعرابہ چاہتے ہو یا بیعت ہجرت؟ میں نے عرض کیا: نہیں بلکہ میں بیعت ہجرت چاہتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے بیعت لی اور میں نے آپ کے ساتھ قیام کر لیا پھر آپ نے فرمایا: جو شخص معد کی اولاد میں سے یہاں ہو وہ کھڑا ہو جائے کچھ لوگ کھڑے ہوئے میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا: تو بیٹھ جا۔ آپ نے تین مرتبہ یہی کیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں معد کی اولاد میں سے نہیں ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر میں کس کی اولاد سے ہوں؟ فرمایا: تم فضاء بن مالک بن حمیر کی اولاد میں سے ہو۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر



## حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۷... حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے والد حرث رضی اللہ عنہ مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے آپ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور میرے لیے دعائے برکت کی اور میرے لیے مدینہ میں کمان کے ساتھ ایک دائرہ کھینچا اور فرمایا: میں تمہیں اضافہ کروں گا۔ میں تمہیں اضافہ کروں گا۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ

عجلی کہتے ہیں: عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ سے صرف دو حدیثیں مروی ہیں۔

۳۷۲۸۸... عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! اسے لازوال شباب سے نواز، چنانچہ اسی (۸۰) سال ان کی عمر ہو چکی تھی اور ان کا ایک بال بھی سفید نہیں دیکھا گیا۔ رواہ البغوی والدیلمی وابن عساکر

۳۷۲۸۹... اصحیح بن عبد اللہ کندی کہتے ہیں میں نے زید بن علی عبد اللہ بن حسن و جعفر بن محمد و محمد بن عبد اللہ بن حسن (ان سب) کو ان لوگوں کا تذکرہ کرتے سنا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھے اور وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے یہ سب اپنے آباؤ اجداد اور اپنے خاندان والوں کا تذکرہ کر رہے تھے میں نے ان کے علاوہ ایک اور شخص کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رفقاء کا تذکرہ کرتے سنا اور ان میں اس نے حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ خذائی کا ذکر بھی کیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: کیا میں تمہیں جنت کی نشانی نہ بتلا دوں؟ عرض کیا: یا رسول اللہ ضرور بتلائیں۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سامنے سے گزرے آپ نے فرمایا: یہ اور اس کی قوم جنت کی نشانی ہیں چنانچہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے اور لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنی تو عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لازم ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے۔ حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی فوج کو عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کی تلاش کا حکم دیا اور اپنے پاس لانے کو کہا۔ اصحیح کہتے ہیں مجھے عمران بن سعید نے حدیث سنائی ہے جب کہ ان کے اور عمران بن سعید رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی تھی۔ عمران بن سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب ان کی تلاش جاری تھی وہ ان کے ساتھ چل پڑے اور عمرو رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے رفاع! لوگ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر کی ہے کہ میرے خون میں جنات اور انسان دونوں شریک ہوں گے مجھے کہا: اے عمرو! اگر تم کسی آدمی پر گرفت پالو تو اسے قتل نہ کرنا کہیں تم اللہ تعالیٰ سے دھوکا دینے والے کی صورت میں نہ ملو، رفاع کہتے ہیں: عمرو کی بات پوری نہ ہونے پائی تھی میں نے کچھ سواروں کے سر ہلتے دیکھے میں نے اسے الوداع کہا اور یکا یک ایک سانپ نے چھلانگ لگائی اور انھیں ڈس لیا اتنے میں سوار بھی پہنچ گئے اور انھوں نے عمرو رضی اللہ عنہ کا سرتن سے جدا کر دیا اسلام میں یہ پہلا سرتن تھا جو۔ (کسی مسلمان کا) تن سے جدا کیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۲۹۰... عبد اللہ بن ابی رافع کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کی تلاش میں اپنے آدمی بھیجے تاکہ مل جانے پر انھیں قتل کریں عمرو رضی اللہ عنہ جزیرہ کی طرف بھاگ گئے ان کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص بھی تھا۔ اسے زاہر کہا جاتا تھا جب یہ دونوں کسی وادی میں اترے عمرو رضی اللہ عنہ کو سانپ نے ڈس لیا رات کا وقت تھا صبح ہوئی تو ان کا بدن پھول چکا تھا زاہر سے کہا: مجھ سے الگ ہو جاؤ چونکہ میں نے اپنے خلیل رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر کی ہے کہ میرے خون میں جن و انس شریک ہوں گے لہذا ضروری ہے کہ مجھے قتل کیا جائے گا اس وادی میں مجھے جن نے مصیبت پہنچادی ہے وہ دونوں حضرات اسی شش و پنج میں تھے کہ یکا یک انھوں نے گھڑ سواروں کے سر ہلتے ہوئے دیکھے جو ان کی تلاش میں نکلے ہوئے تھے۔ زاہر سے کہا کہ تم چھپ جاؤ اور جب مجھے قتل کر دیا جائے یہ لوگ میرا

سرتن سے جدا کر کے لیتے جائیں گے تم میرے جسد کی طرف لوٹ آنا اور اسے دفن کر دینا۔ زاہر نے کہا: بلکہ میں ان پر تیروں کی بارش کروں گا جب میرے تیر ختم ہو جائیں پھر بھلے مجھے تمہارے ساتھ قتل کر دیا جائے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں لیکن میں تمہیں اپنی طرف سے ایک چیز زاد راہ کی طور پر دوں گا جو تمہیں نفع پہنچائے گی مجھ سے جنت کی نشانی سن لو جو مجھے محمد رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے۔ وہ نشانی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں چنانچہ زاہر روپوش ہو گئے تلاش کرنے والے لوگ آئے ان میں سے گندمی رنگ کا ایک شخص نیچے اترا اور عمر رضی اللہ عنہ کا سر تن سے جدا کر دیا اسلام میں یہ پہلا سر ہے جس کی لوگوں میں تشہیر کی گئی۔ لوگوں کے چلے جانے کے بعد زاہر باہر نکلے اور تلاش دفنادی۔

رواہ ابن عساکر

## حضرت عمرو بن حبیب بن عبد شمس رضی اللہ عنہ

۳۷۲۹۱... ”مسند ثعلبہ بن عبد الرحمن بن ثعلبہ انصاری“ ثعلبہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن حبیب بن عبد شمس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے بنی فلاں کا ایک اونٹ چوری کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کے مالکوں کو اپنے س بلا یا حاضر ہونے پر انہوں نے اعتراف کیا کہ ہم نے اپنا ایک اونٹ گم پایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ ثعلبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس وقت عمر رضی اللہ عنہ کا کٹا ہوا ہاتھ زمین پر گرا میں اسے دیکھ رہا تھا جب کہ عمر رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے۔ تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے اس چوری سے پاک کر دیا ورنہ یہ مجھے دوزخ میں لے جانے کے درپے تھی۔

رواہ الحسن ابن سفیان وابن مندہ والطبرانی وابونعیم

## حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۹۲... حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم جاہلیت میں اپنی قوم کی ایک جماعت کی ساتھ صبح کے لیے روانہ ہوئے جب ہم مکہ پہنچے میں نے خواب دیکھا گویا ایک نور ہے جو مکہ سے نکل رہا ہے اس سے یثرب کے پہاڑ روشن ہوئے اور میں نے جبینہ کی بستی دیکھی، اس نور میں نے ایک آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا تاریکیاں چھٹ گئی ہیں روشنی چمک اٹھی ہے اور خاتم الانبیاء مبعوث ہو چکے ہیں پھر ایک اور روشنی بلند ہوئی جس میں نے حیرہ کے محلات اور مدائن کی سفیدی دیکھی اس نور میں بھی ایک آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا: اسلام ظاہر ہو چکا ہے اور بت نوٹ چلے ہیں صلہ رحمی کا وقت آن پہنچا میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور میں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا: اللہ کی قسم! قریش کی اس بستی میں کوئی نیا حادثہ رونما ہونے والا ہے میں نے اپنی قوم کو خوب سنایا جب ہم اپنے علاقہ میں پہنچے خراجی کہ ایک شخص جسے احمد کے نام سے پکارا جاتا ہے مبعوث ہو چکا ہے میں اس شخص سے ملنے اپنے گھر سے چل پڑا جب اس کے پاس پہنچا میں نے اسے خواب سنایا اس نے کہا: اے عمرو بن مرہ! میں نبی مرسل ہوں اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے میں انہیں اسلام کی طرف بلاتا ہوں میں انہیں جانوں کی حفاظت اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہوں صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیتا ہوں اور بتوں کی عبادت سے منع کرتا ہوں میں انہیں بیت اللہ کے حج اور بارہ مہینوں میں سے ایک مہینہ رمضان کے روزوں کا حکم دیتا ہوں جس نے میری دعوت قبول کر لی اس کے لیے جنت ہے اور جس نے فرمائی کی اس کے لیے دوزخ ہے اے عمرو! ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہیں دوزخ کی ہولناکی سے محفوظ فرمائے گا میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ حلال و حرام کی جو تعلیمات بھی لائے ہیں میں ان پر ایمان لاتا ہوں اگرچہ یہ بہت ساری اقوام کو براہی کیوں نہ لگے۔ پھر میں نے آپ کی مدح میں بہت سارے اشعار کہے۔ ہمارا ایک بت تھا میرا باپ اس کا منتظم تھا میں نے اسے توڑ دیا پھر میں نبی کریم ﷺ سے جا ملا اور میں نے یہ اشعار کہے:

شہدت بان اللہ حق وانسی  
لا الہ الا حجار اول تارک  
وشمرت عن ساقی الار ما جرا  
اجوب الیک الوعث بعد الر کادک  
لا صحب نیر الناس نفسا ووالدا  
رسول ملیک الناس فوق الجانک.

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حق ہے چونکہ میں پتھر کے معبودین کو سب سے پہلے ترک کر چکا ہوں اور اپنی پنڈلیوں سے شلوار اوپر کر لی ہے میں سختیوں اور مشقتوں کو روندتا ہوا آپ تک پہنچا ہوں میں اس شخص کی صحبت میں رہوں گا جو اپنی ذات اور ولدیت میں سب سے افضل ہے وہ رسول ہے اور لوگوں پر اس کی حکمرانی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! مرحبا۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ مجھے اپنی قوم کی طرف روانہ کر دیں یا اللہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ ان پر احسان فرمائے آپ نے مجھے بھیج دیا اور مجھے نصیحت کی۔ تمہیں مہربانی اور نرمی سے کام لینا چاہئے بات سچی کرنا تند خو، متکبر اور حاسد نہیں ہونا، میں اپنی قوم کے پاس آ گیا اور کہا: اے نبی رفاعہ رحمۃ اللہ علیہ بلکہ اے قبیلہ جہدہ کی جماعت! میں تمہاری طرف اللہ کے رسول کا قاصد ہوں میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں اور بتوں کو چھوڑنے کو کہتا ہوں میں تمہیں بیت اللہ کے حج رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ جس نے میری دعوت قبول کی اس کے لیے جنت ہے اور جس نے نافرمانی کی اس کے لیے دوزخ ہے اے جہدہ کی جماعت! اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہترین قوم بنایا ہے۔ جاہلیت اور اس کے رسوم کو ناپسند کیا ہے جو کہ عربوں میں مشہور ہیں بلاشبہ عرب دوستی بہنوں کو نکاح میں جمع کر لیتے ہیں اور حرمت والے مہینوں میں جنگیں کرتے ہیں آدمی اپنے باپ کی منکوحہ سے شہوت پوری کر لیتا ہے لہذا اس نبی مرسل کی دعوت کو قبول کرو تمہیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں میسر آئیں گی میرے پاس ان میں سے صرف ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے عمرو بن مرہ! اللہ تمہاری زندگی میں بد مزگی لائے کیا تم ہمیں اپنے معبودان کے چھوڑنے کا حکم دیتے ہو تا کہ ہم اپنی جمعیت میں تفرقہ ڈالیں اپنے آباء کے دین کی مخالفت کریں عمدہ اخلاق ترک کریں صرف ایک قریشی کے کہنے پر جو اہل تہامہ میں سے ہے؟ اس میں کوئی پسندیدگی اور بھلائی نہیں پھر اس خبیث نے یہ اشعار پڑھے:

ان ابن مر ب قہداتی بمقالہ  
لیست مقالہ من یرید صلاحا  
انسی لا حسب قوله وفعاله  
یوما وان طال الزمان ذباحا  
لیسفہ الا شیخ ممن قد مضی  
من رام ذالک لا اصاب فلاحا

ابن مرہ ایک بات لے کر آیا ہے جو مجھے کسی طرح مصلح کا قول نہیں لگتا میں تو اس کے قول و فعل کو کسی دن کا سمجھتا ہوں اگر چہ زمانہ میں لڑائیاں زیادہ ہوں۔ پر وہ بزرگوں کو بے وقوف بنانا چاہتا ہے اور وہ گذشتہ زمانے کے بزرگ ہیں جو بھی یہ کرنے کا قصد کرے گا کامیابی سے دور رہے گا۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ واضح ہو جائے گا کہ میں جھوٹا ہوں یا تو اللہ تعالیٰ تمہاری زندگی کو بد مزگی سے دوچار کرے۔ تیری زبان کو گنگ کرے اور تیری آنکھوں کو اندھا کرے عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم یہ خبیث اس وقت تک نہیں مراجب تک اس کے دانت گرنے لگے چنانچہ اندھا ہو گیا اور اسے کھانے کا ذائقہ نہیں محسوس ہوتا تھا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے چند اسلام قبول کرنے والوں کو لے کر

نبی کریم ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انھیں مرحبا کہا اور خراجِ تخسین پیش کیا پھر ان کے لیے ایک خط تحریر کیا جس کا مضمون یہ ہے۔  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: یہ خط اللہ تعالیٰ کی طرف سے امان ہے جو اس کے رسولِ حق اور سچے کی زبان سے جاری ہوا ہے اور کتابِ ناطق نازل فرمائی جو عمرو بن مرہ کے ساتھ جہینہ بن زید کے لیے ہے بلاشبہ زمین کے نشیب و فراز تمہارے لیے ہیں وادیوں کے پوشیدہ اور ظاہری حصے تمہارے لیے ہیں کہ تم ان کی نباتات کو چرواؤ اور ان کا پانی پیو اس شرط پر کہ تم ان کا خمس ادا کرو اور منجگانہ نمازیں ادا کرو۔ بھیڑ بکریاں جب دونوں اکٹھی ہوں ان میں دو بکریاں ہیں اگر الگ الگ ہوں تو ایک ایک بکری ہے کھیتی جوتے والے بیلوں میں صدقہ نہیں ہے نو وارد پر صدقہ نہیں۔  
 اللہ تعالیٰ ہمارے اور مسلمانوں کے درمیان گواہ ہے۔ رواہ کتاب قیس بن شماس الرویانی وابن عساکر

## حضرت عمرو طائی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۹۳ ... "مسند عمرو طائی رضی اللہ عنہ" تمام، ابوالحسن عمرو بن عتبہ بن عمارہ بن یحییٰ بن عبد الحمید بن یحییٰ بن عبد الحمید بن محمد بن عمرو بن عبد اللہ روافع بن عمرو طائی نے حجر بستی میں محرم الحرام ۳۵۰ھ میں املا کر لیا ان کا کہنا تھا کہ ان کی ۱۲۰ سال عمر ہے انھوں نے سند ذیل سے حدیث بیان کی میرے والد کے چچا مسلم بن یحییٰ بن عبد الحمید طائی اپنے والد سے وہ اپنے والد سے اور وہ محمد بن عمرو بن عبد اللہ سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے ابورافع بن عمرو وہ اپنے والد عمرو طائی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انھیں اپنے ساتھ چٹائی پر بٹھایا عمرو رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور ان کا اسلام بہت اچھا رہا پھر اپنی قوم کی طرف واپس لوٹ گئے اور ان کی قوم نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

۳۷۲۹۴ ... اسلام کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہم مسجد میں اضافہ کریں گے جب کہ آپ کا گھر مسجد کے زیادہ قریب ہے لہذا اپنا گھر ہمیں دے دیں تاکہ ہم مسجد میں توسیع کریں اور اس گھر کے بدلہ میں آپ کو اس سے کشادہ گھر دوں گا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسا نہیں کروں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ سے زبردستی لوں گا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو اس کا اختیار نہیں ہے۔ میں اپنے اور آپ کے درمیان کسی ثابت کو قائم کرتا ہوں جو ہمارے درمیان برحق فیصلہ کرے گا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کون ہوگا؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ حذیفہ بن الیمان ہے چنانچہ دونوں حضرات حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور مسئلہ بیان کیا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس اس مسئلہ میں ایک حدیث ہے پوچھا وہ کونسی؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس میں توسیع کرنی چاہی بیت المقدس کے قریب ایک یتیم کا گھر تھا داؤد علیہ السلام نے یتیم سے گھر طلب کیا لیکن اس نے دینے سے انکار کر دیا داؤد علیہ السلام نے زبردستی گھر لینا چاہا اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ میرا گھر ظلم سے پاک ہے داؤد علیہ السلام نے گھر کا خیال چھوڑ دیا عباس رضی اللہ عنہ بولے: کیا کچھ باقی رہا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے دیکھتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کا پرنا مسجد میں گرتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے پرنا اکھاڑ پھینکا اور فرمایا: یہ پرنا رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں پانی نہ بہائے عباس رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھنے کے بعد کہا: قسم اس ذات کی جس نے محمد کو برحق مبعوث کیا ہے یہ پرنا خود رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ لگایا تھا اور اے عمر تم نے اسے اکھاڑ پھینکا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے پاؤں میرے کاندھے پر رکھو اور پرنا اسی جگہ پر دو بارہ لگا دو عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا اور فرمایا: میں نے آپ کو یہ گھر دے دیا آپ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں توسیع کر دیں عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں توسیع کر دی اور عباس رضی اللہ عنہ کو مقام "زوراء" میں پہلے گھر سے کہیں زیادہ کشادہ گھر جانیدا میں دیا۔ رواہ الحاکم وابن عساکر اور دالحاکم والبیہقی له شاهدة

۳۷۲۹۵ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں توسیع کرنا چاہا۔ حدیث بالا ذکر کی یہ پوری حدیث خطیب نے متفق میں بیان کی ہے احمد ابن عساکر نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ سے ان کا گھر لینا چاہا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گھر نہیں بیچتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تب تو میں زبردستی لوں گا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو یہ اختیار حاصل نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اور اپنے درمیان ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو منصف مقرر کرو، ابی رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان فیصلہ کیا اور فیصلہ عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں دیا۔ عباس رضی اللہ عنہ بولے: جب تم نے یہ فیصلہ کیا ہے میں اسے مسلمانوں کے لیے صدقہ کرتا ہوں۔

۳۷۲۹۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب لوگوں کو قحط کا سامنا ہوتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلہ سے مینہ طلب کرتے تھے اور کہتے: یا اللہ! نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہم نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تھے تو ہمیں بارش سے سیراب کر دیتا تھا اور آج ہم نبی کریم ﷺ کے چچا کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے ہیں چنانچہ بارش لوگوں کو سیراب کر دیتی۔

رواہ البخاری وابن سعید وابن خزيمة وابن عوانة وابن حبان والطبرانی والبيهقي

۳۷۲۹۷ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قحط والے سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش طلب کی اور فرمایا: یا اللہ! یہ شخص تیرے نبی ﷺ کا چچا ہے ہم تیرے حضور اس کا وسیلہ پیش کرتے ہیں لہذا ہمیں بارش عطا فرما چنانچہ تھوڑی دیر گزری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بارش نازل فرمادی۔ ایک مرتبہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے عباس رضی اللہ عنہ کو ایسا ہی سمجھتے تھے جیسا کہ بیٹا اپنے والد کو سمجھتا ہے اور اس کی عزت و احترام کرتا ہے اور اس کی قسم پوری کرتا ہے اے لوگو! عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرو اور قرب الہی کے لیے انھیں اپنا وسیلہ بناؤ۔ (رواہ الحاکم والبیہقی فی جزیه وابن عساکر وابن النجار)

۳۷۲۹۸ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کا پرنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے راستے میں پڑتا تھا ایک دن عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن کپڑے زیب تن کئے عباس رضی اللہ عنہ کے لیے دو چوزے ذبح کیے گئے تھے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ پر نالے کے عین نیچے پہنچے تو پر نالے میں چوزوں کا خون بہا دیا گیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر آن پڑا عمر رضی اللہ عنہ نے پر نالہ اکھاڑنے کا حکم دیا اور خود کپڑے تبدیل کرنے واپس لوٹ آئے پھر تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھانی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس عباس رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: اس جگہ پر رسول اللہ ﷺ نے پر نالہ لگایا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کو کہا: میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کہ میرے کاندھوں پر چڑھو اور اسی جگہ دوبارہ پر نالہ لگا دو جہاں رسول اللہ ﷺ نے لگایا تھا عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل وابن عساکر

۳۷۲۹۹ سالم ابونضر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جب مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی اور مسجد تنگ پڑنے لگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس کے گھر کے علاوہ اور امہات المؤمنین کے حجروں کے علاوہ بقیہ گھر مسجد میں توسیع کرنے کی غرض سے خرید لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالفضل! مسجد مسلمانوں کو تنگ پڑ گئی ہے اس خاطر میں نے مسجد کے آس پاس کے گھر خرید لیے ہیں آپ کا گھر اور امہات المؤمنین کے حجرے باقی رہ گئے ہیں رہی بات حجروں کی سوان کے خریدنے میں کوئی گنجائش نہیں رہا آپ کا گھر تو آپ سرکاری خزانہ میں سے قیمت لے کر مجھے بیچ دیں تاکہ اسے بھی مسجد میں شامل کر کے توسیع کر لی جائے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے پاس تین اختیارات ہیں ان میں سے ایک اپنے لیے پسند کر لو۔ یا تو سرکاری مال میں سے جس چیز کے بدلہ میں چاہو مجھے بیچ دو یا مدینہ میں تم جہاں چاہو بتاؤ میں سرکاری مال سے تمہارے لیے جگہ خرید کر گھر تعمیر کروادوں گا یا مسلمانوں پر صدقہ کر دو تاکہ مسجد میں توسیع ہو سکے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا اور کہا ان میں سے ایک اختیار بھی مجھے پسند نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر کسی کو منصف مقرر کرو جو میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ کر دے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے منصف کے طور پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نام لیا دونوں حضرات ابی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور پورا قصہ انھیں سنایا ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اگر چاہو تو میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے دونوں نے حدیث سننے کی فرمائش کی ابی رضی اللہ عنہ بولے میں نے

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی کہ میرے لیے ایک گھر بناؤ جس میں میرا ذکر کیا جائے گا چنانچہ داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی جگہ میں خطوط کھینچنے ناپ تول کی جگہ میں ایک شخص کا گھر پڑتا تھا داؤد علیہ السلام نے اس سے کہا: یہ گھر مجھے بیچ دو لیکن اس نے بیچنے سے انکار کر دیا داؤد علیہ السلام نے زبردستی اس کا گھر ہتھیا کر بیت المقدس میں شامل کرنا چاہا تاہم اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ میں نے تمہیں گھر بنانے کا حکم دیا ہے جس میں میرا ذکر کیا جائے اور تم کسی کا گھر غصب کر کے اس میں شامل کرنا چاہتے ہو جو میرے گھر کے شایان شان نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابی رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر لیتے آئے اور فرمایا: میں تمہارے پاس ایک مسئلہ لے کر آیا اور تم نے اس پر شدت کا مظاہرہ کیا بہر حال تمہیں اس کی سچائی سے باز یاب ہونا ہوگا عمر رضی اللہ عنہ ابی رضی اللہ عنہ کو کھینچتے ہوئے مسجد میں لے آئے اور مسجد میں سجا بہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک حلقہ بیٹھا ہوا تھا ان میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بھی تھے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کو واپس لے دیتا ہوں جس نے بیت المقدس والی حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو بیت المقدس کے تعمیر کرنے کا حکم دیا تھا۔ جس نے یہ سنی ہو وہ بیان کرے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بولے: میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے دوسرا ابولہب نے بھی سنی ہے تیسرا ابولہب نے بھی سنی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا پھر ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر تہمت زدہ کرنا چاہتے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو منذر! اللہ کی قسم میں تمہیں تہمت نہیں لگانا چاہتا، لیکن مجھے ناپسند ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث غیر ظاہر ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: جاؤ میں تمہارے گھر پر اعتراض نہیں کرتا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آپ نے یہ کیا ہے میں بھی اس گھر کو مسلمانوں کے لیے صدقہ کرتا ہوں تاکہ مسلمانوں کی مسجد میں توسیع ہو جائے رہی بات آپ کی خصومت کی (یعنی کیس لڑ کر اگر آپ لینا چاہیں) تو آپ کو اس کا اختیار ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کے لیے ایک گھر بنایا جو آج تک باقی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ گھر سرکاری مال سے بنا لیا تھا۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر وسندہ صحیح الا ان سالما ابا النصر لم يدرك عمر

۳۷۳۰۰... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا مدینہ میں ایک گھر تھا جو مسجد کے پڑوس میں تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ گھر مجھے بہہ کر دیا مجھے بیچ دو تاکہ میں اسے مسجد میں شامل کر دوں۔ عباس رضی اللہ عنہ نے گھر دینے سے انکار کر دیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کوئی ثالث مقرر کرو جو میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ کرے چنانچہ دونوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر اتفاق کر لیا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف فیصلہ دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ابی بن کعب سے بڑھ کر مجھ پر جرات کرنے والا کوئی نہیں ابی رضی اللہ عنہ بولے: اے امیر المؤمنین مجھ سے زیادہ آپ کے لیے کوئی خیر خواہ بھی نہیں ہے۔ کیا آپ کو ایک عورت کا قصہ معلوم نہیں ہے کہ داؤد علیہ السلام نے جب بیت المقدس تعمیر کرنا چاہا اس میں ایک عورت کا گھر اس کی اجازت کے بغیر داخل کر لیا جب لوگوں کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے عمارت کھڑی کرنے میں رکاوٹیں ڈال دیں داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے رب جب تو نے بیت المقدس کی عمارت میں رکاوٹ کھڑی کر دی ہے تو اسے میرے بعد میری اولاد میں بھی رکھا اسی وجہ سے بعد میں بھی رکاوٹ ہوئی عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے میرے حق میں فیصلہ نہیں دیا ہے۔ ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! یہ گھر میں آپ کو بہہ کرتا ہوں۔ رواہ ابن سعد و یعقوب بن سفیان و البیہقی و ابن عساکر و سند حسن

۳۷۳۰۱... ابو جعفر محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: نبی کریم ﷺ نے مجھے بحرین میں جائداد دی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے اس دعویٰ کی سچائی کا کسے علم ہے عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مغیرہ بن شعبہ کو اس کا علم ہے۔ عباس رضی اللہ عنہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لے آئے اور انھوں نے ان کے حق میں گواہی دی عمر رضی اللہ عنہ نے اس جائداد کے صدور کا نفاذ نہ کیا گویا عمر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کی گواہی قبول نہ کی عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر غصہ ہو گئے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبد اللہ! اپنے والد کا ہاتھ پکڑ لو، اے ابو الفضل تمہارے اسلام پر جتنی مجھے خوشی ہوئی ہے بخدا! اگر میرا باپ خطاب رسول اللہ ﷺ کی رضا کے لیے اسلام قبول کرتا اتنی خوشی اس پر نہ ہوتی۔ رواہ ابن سعد و ابن راہویہ

۳۷۳۰۲ موسیٰ بن عمر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ قحط پڑ گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ استسقاء کے لیے باہر تشریف لائے اور عباس رضی اللہ عنہ ہاتھ سے پکڑ کر قبلہ رو ہوئے اور کہنے لگے: یا اللہ! یہ شخص تیرے نبی کا چچا ہے، ہم تیرے حضور اس کا وسیلہ لے کر آئے ہیں، موسیٰ بن عمر کہتے ہیں لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس نہیں لوٹے تھے کہ زوردار بارش برسنے لگی۔ رواہ ابن سعد

۳۷۳۰۳ عبد الرحمن بن حاطب کی روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ہاتھ سے پکڑ رکھا ہے ایک جگہ کھڑے ہوئے ہیں اور فرمایا: یا اللہ! ہم تیرے رسول اللہ ﷺ کے چچا کی تیرے حضور سفارش لائے ہیں۔ رواہ ابن سعد

۳۷۳۰۴ احنف بن قیس کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: قریش لوگوں کے رؤسا (مدار) ہیں، ان میں سے جو بھی کسی باب میں داخل ہوتا ہے لوگوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ شریک ہو جاتی ہے۔ احنف بن قیس کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان اس وقت مجھے سمجھ میں نہ آیا حتیٰ کہ جب آپ رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا اور آپ قریب الوفا ہو گئے آپ نے صحیب رضی اللہ عنہ کو تین دن تک نماز پڑھانے کا حکم دیا نیز آپ نے حکم دیا کہ لوگوں کو کھانا کھلایا جائے حتیٰ کہ کسی شخص کو لوگ اپنا خلیفہ نامزد کر لیں۔ جب لوگ جنازہ سے واپس لوٹے کھانا لایا گیا اور دسترخوان لگائے گئے لوگوں نے غم و حزن کی وجہ سے کھانا کھانے سے ہاتھ روک لیے جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا: اے لوگو! رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے ہم ان کے بعد کھاتے پیتے رہے ابو بکر رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہوئے ہم ان کے بعد بھی کھاتے پیتے رہے کھانے پینے کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں لہذا یہ کھانا کھاؤ پھر عباس رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور کھانا شروع کیا لوگوں نے بھی اٹھیں دیکھ کر کھانا شروع کر دیا اب مجھے عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان سمجھ میں آیا کہ قریش لوگوں کے مدار ہیں۔

رواہ ابن سعد وابن مبیع و ابو بکر فی العیالیات و ابن عساکر

۳۷۳۰۵ شعیبی کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہت عزت کرتے تھے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! مجھے بتائیں اگر آپ کے پاس موسیٰ علیہ السلام کا چچا سلام قبول کر کے آجائے آپ اس کے ساتھ کیا کریں گے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم میں اس کے ساتھ احسان و بھلائی کروں گا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں محمد ﷺ کا چچا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو الفضل تمہاری کیا رائے ہے؟ اللہ کی قسم آپ کا باپ مجھے اپنے باپ سے زیادہ محبوب ہے، کہا: اللہ میں جانتا ہوں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو میرے باپ سے زیادہ محبوب تھا میں اپنے محبوب پر رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو ترجیح دیتا ہوں۔ رواہ ابن سعد

۳۷۳۰۶ حسن بن روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے لوگوں میں مال تقسیم کیا اور کچھ تھوڑا سا باقی بچ گیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور لوگوں سے کہا: مجھے بتاؤ اگر تمہارے درمیان موسیٰ علیہ السلام کا چچا موجود ہوتا تم اس کا آرام کرتے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر اکرام کا میں زیادہ حقدار ہوں چونکہ میں نبی کریم ﷺ کا چچا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے بات کی اور اجازت لے کر بقیہ مال جو بچا تھا وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ رواہ ابن سعد و ابن عساکر

۳۷۳۰۷ عباس بن عبد اللہ بن معبد کہتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیوان مرتب کیا تو ابتداء بنی ہاشم سے کی جاتی تھی اور بنی ہاشم میں سے ابتدا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو بلا کر کی جاتی تھی حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے درمیں یہی ہوتا رہا۔

رواہ ابن سعد

۳۷۳۰۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کسی جگہ تشریف فرما ہوتے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی دائیں طرف بیٹھتے تھے ایک دن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو سامنے سامنے دیکھا ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے کھسک گئے نبی کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا تھا فرمایا: اے ابو بکر آپ کیوں اپنی جگہ سے کھسک گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا رسول اللہ! یہ آپ کے چچا آ رہے ہیں چنانچہ نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اس رویہ سے از حد خوش ہوئے حتیٰ کہ خوشی کے آثار آپ کے چہرہ اقدس پر نمایاں دکھائی دیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر و قال لم ارفی سندہ من تکلم فیہ

۳۷۳۰۹ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی قرابتداری کو برا بھلا کہتا تھا عباس رضی اللہ عنہ نے

اسے پھردے مارا اس شخص کی قوم آگئی اور کہنے لگے: اللہ کی قسم ہم بھی عباس کو پھینچیں گے جس طرح انہوں نے ہمارے آدمی کو مارا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عباس مجھ سے ہیں اور میں عباس سے ہوں ہمارے مردوں کو گالیاں دیکر ہمارے زندوں کو اذیت مت پہنچاؤ۔

۳۷۳۱۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے باپ کو گالیاں دیں عباس رضی اللہ عنہ نے اسے ایک طمانچہ رسید کیا اس شخص کی قوم دوزخی ہوئی آگئی اور کہنے لگی: بخدا! ہم بھی طمانچہ کے بدلہ میں طمانچہ ماریں گے حتیٰ کہ قوم نے اسلحہ تان لیا رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر ہوئی آپ سخت غصہ میں آگئے اور منبر پر تشریف لے گئے فرمایا: میں کون ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: آپ اللہ کے رسول ہیں فرمایا: آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے ہمارے مردوں کو گالیاں دے کر ہمارے زندوں کو اذیت مت پہنچاؤ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے غصہ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ہمارے لیے استغفار کریں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے استغفار کیا۔ رواہ ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۳۲۸ والضعیفہ: ۲۳۱۵۔

۳۷۳۱۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی گستاخی کی۔ رواہ احمد بن حنبل ۳۷۳۱۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس امر میں ہمارے لیے کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے نبوت ہے اور تمہارے لیے خلافت ہے تمہیں سے اس امر کی ابتدا ہوگی اور تم ہی پر اس کی انتہا ہوگی ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی فرمایا: جو شخص تم سے محبت کرے گا میرے شفاعت سے حاصل ہوگی اور جو تم سے بغض و عداوت رکھے گا اسے میری شفاعت نہیں ملے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو قلعہ سے ایک شخص باہر نکلا اور نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی کو اٹھا کر لے گیا تاکہ اسے قلعہ میں داخل کر لے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس کو چھڑا لائے گا اس کے لیے جنت ہے عباس رضی اللہ عنہ اس کام کے لیے کربستہ ہو گئے اور چل پڑے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس آپ کے ساتھ جبرئیل و میکائیل ہیں عباس رضی اللہ عنہ گئے اور دونوں کو اٹھا لائے اور نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھ دیئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: آپ نے جب سے یہ کام کیا جو کیا آپ نے ہمارے اندر کمینہ چھوڑ دیا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ خیر و بھلائی۔ (یا فرمایا ایمان) کو نہیں پاسکتے حتیٰ کہ تم سے محبت اللہ کے لیے اور میری قربت کے لیے کیا قبیلہ بنو سلیم مرادی میری شفاعت کی امید رکھے گا اور منوع عبدالمطلب امیدوار نہیں ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی عبادت کرنے تشریف لائے عباس رضی اللہ عنہ چار پائی پر تھے عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئے نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: میرے چچا اللہ تعالیٰ آپ کو بلند مقام عطا فرمائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مہاجرین و انصار کو حکم دیا کہ دو صفیں بنا لیں پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان کے درمیان چلنے لگے پھر نبی کریم ﷺ ہنس پڑے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کیوں ہنسے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جبرئیل امین نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ مہاجرین و انصار پر اہل آسمان میں فخر کر رہے ہیں اور اے علی و عباس! تم دونوں پر حاطین عرش میں فخر کر رہے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۷..... اعمش اشحاک سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد فرمایا سفاح، منصور اور مہدی ہم میں سے ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۱۸..... مہدی امیر المؤمنین اپنے آباء کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر دنیا میں رہنے کا صرف ایک ہی دن باقی ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور بنی امیہ دکھائے گا البتہ سفاح، منصور اور مہدی ہم میں سے ہوں گے۔

رواہ ابن عساکر



۳۷۳۱۹ . ابراہیم بن سعدی، مامون، رشید، مہدی، منصور محمد بن علی، اپنے والد سے عبد اللہ کی سند سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: پیر کی صبح اپنے گھر رہو میں آپ کے پاس آؤں گا چنانچہ حسب وعدہ نبی کریم ﷺ آتش ایف لائے آپ نے کتان اور قطن کی ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور آپ دروازے کے دونوں پٹ پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کیا تمہارے درمیان تمہارے علاوہ کوئی اور بھی ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ کوئی نہیں صرف ہمارے غلام ہیں آپ نے فرمایا: قوم کے غلام اسی قوم کے افراد ہوتے ہیں تم آپ کے قریب جمع ہو گئے آپ نے ہمارے اوپر اپنی چادر تان لی اور فرمایا: یا اللہ! یہ میرے چچا ہیں جو میرے باپ کی مانند ہیں یا اللہ! وزش کی آگ سے انہیں اسی طرح پوشیدہ رکھ جس طرح میں نے انہیں چادر سے چھپایا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم ہر چیز نے آمین کہا حتیٰ کہ پوچھتے کے بالائی حصہ نے بھی آمین کہا۔ رواہ ابن النجار

۳۷۳۲۰ . حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت عباس . بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! چند واقعات کی وجہ سے ہم لوگوں کے دلوں میں کینہ دیکھتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بخدا! وہ لوگ بھلائی نہیں پاسکتے حتیٰ کہ تم سے میری قرابت داری کی وجہ سے محبت نہ کریں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قبیلہ بنو سلیم میری شفاعت کا امیدوار ہے اور بنو امیہ امیہ وار نہیں ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۲۱ . حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ کی ایک جانب ابو بکر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اور دوسری جانب عمر رضی اللہ عنہ اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ آئے ان کے لیے ابو بکر رضی اللہ عنہ حسرت کے عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے درمیان بیٹھ گئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اہل فضل ہی فضیلت والوں کا مقام جانتے ہیں پھر عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر گفتگو کرنے لگے نبی کریم ﷺ نے اپنی آواز بہت دھیمی کر لی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو کوئی نیا واقعہ پیش آیا ہے جس نے میرا دل مشغول کر لیا ہے عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے رہے حتیٰ کہ جب اپنے کام سے فارغ ہوئے اور اٹھ کر چلے گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہی کوئی نئی بات ہوئی ہے؟ فرمایا: نہیں عرض کیا: میں نے آپ کو دوران گفتگو آواز دھیمی کیے ہوئے دیکھا ہے آپ نے فرمایا: جبرئیل امین نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب عباس رضی اللہ عنہ آتش ایف میں آواز دھیمی کروں جس طرح تمہیں میرے پاس آواز دھیمی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۲۲ . ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وسلم کے لیے بھیجا (اسی سرکاری کام کے لیے) عمر رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس سے نذرے انھوں نے غصہ کر دیا عمر نے نبی کریم ﷺ سے ان کی شکایت کر دی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے ہم نے عباس رضی اللہ عنہ سے دو سالوں کا پیشگی صدقہ لے لیا ہے۔ رواہ ابن جویر

۳۷۳۲۳ . ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا جو کم گوشت تھا آپ نے فرمایا: یہ میرے چچا ہیں اور میرے باپ کی مانند ہیں۔ عربوں کے سردار ہیں یہ جنت کے اعلیٰ درجے میں میرے ساتھ ہوں گے۔ رواہ ابن النجار

کا اسناد: حدیث ضعیف سے اس کی سند میں زکریا بن یحییٰ الرقاشی ہے جو کہ ضعیف ہے۔

۳۷۳۲۴ . سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالفضل! کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! جی ہاں فرمایا: اگر آپ پیش رفت کر دیں اللہ تعالیٰ آپ کو عطا کرے گا حتیٰ کہ آپ راضی ہو جائیں۔

رواہ ابن عدی و ابن عساکر

کا اسناد: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاختفاظ ۸۰۷

۳۷۳۲۵ . شععی کی روایت ہے کہ اگر عباس رضی اللہ عنہ بدر میں موجود ہوتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کوئی شخص رائے اور عقلمندی کے اعتبار سے ان کی فضیلت نہ لے جاتا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۲۶ . ابن شہاب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بدر سے واپس آئے آپ کے ساتھ عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے انھوں نے

آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں میں واپس مکہ جاؤں اور پھر مہاجرین کی طرح ہجرت کر کے آؤں آپ نے فرمایا: اے ابوالفضل بیٹھ جائیں! آپ خاتم مہاجرین ہیں جس طرح میں خاتم الانبیاء ہوں۔ رواہ الد ویانی وابن عساکر

۳۷۳۲۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ میرے چچا ہیں اور باپ کی مانند ہیں جو شخص چاہے وہ اپنے چچا پر فخر کرے۔ رواہ ابوالحسن الجوهری فی امالیہ

۳۷۳۲۸..... حضرت اس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لوگ جب قحط میں مبتلا ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تھے اور خوب بارش برتی تھی نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب لوگ قحط میں مبتلا ہوئے عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو لیکر باہر تشریف لائے اور ان کے وسیلہ سے بارش طلب کی اور فرمایا: یا اللہ! جب ہم تیرے نبی کے عہد میں قحط زدہ ہوتے تو انہی کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تھے اور اب ہم تیرے نبی کے چچا کا وسیلہ لائے ہیں لہذا ہمیں بارش عطا فرما چنانچہ بارش برس پڑتی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۲۹..... صہیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پاؤں چومتے دیکھا ہے۔

رواہ النجار ری فی الادب و ابن المصری فی الروضة فتی نقییل البد

۳۷۳۳۰..... ”مسند عمر“ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بخدا! آپ کا اسلام قبول کرنا مجھے خطاب کے اسلام قبول کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کی سبقت کو محبوب سمجھتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۱..... ابن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ اپنے اپنے دور خلافت میں جب کبھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرتے اپنی سواری سے اتر پڑتے اور عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھرتک پیدل چلتے اور انھیں گھر پہنچا کر جدا ہوتے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۲..... عدی بن سہیل کی روایت ہے کہ جب اہل شام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اہل فلسطین کے خلاف مدد طلب کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نائب مقرر کیا اور خود مدد لے کر روانہ ہو گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیا آپ خود جا رہے ہیں؟ آپ تو کتنا نمدانگن کے ارادہ پر چل رہے ہیں۔ فرمایا: میں عباس رضی اللہ عنہ کی وفات سے قبل جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہوں چونکہ تم لوگوں نے اگر عباس رضی اللہ عنہ کو گم پایا تمہارے اندر شر پھوٹ پڑے گا، جیسا کہ رسی ٹوٹ جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امارت کے چھ سال گزرنے پائے تھے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے اللہ کی قسم لوگوں میں ان کے جاتے ہی شر پھوٹ پڑا۔

رواہ اسیف و ابن عساکر و لہ حکمہ الرفع

۳۷۳۳۳..... ابو جزہ سعدی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بارش طلب کرتے ہوئے فرمایا: یا اللہ! میں لوگوں سے عاجز آپ کا ہوں جب کہ تیرے پاس وسعتیں ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یہ تیرے نبی کا چچا ہے ہم تیرے حضور اس کا وسیلہ پیش کرتے ہیں جب عمر رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اترنا چاہتے تو اپنی چادر اٹھتے تھے اور پھر نیچے اتر آتے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۴..... مسلم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو محصب وادی میں دیکھا میں نے انھیں لیے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ افق میں دیکھ رہے تھے آپ کے ساتھ مختلف قسم کے سوالات کئے جا رہے تھے مگر آپ کچھ جواب نہیں دیتے تھے لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین آپ سوچکے ہیں؟ فرمایا: بخدا میں سوچا نہیں ہوں لیکن میرے دل میں چند باتیں آتی ہیں جنہوں نے مجھے پریشان کر دیا ہے میں نے چند چیزیں دیکھیں کہ وہ ترقی کرتی جا رہی ہیں اور جب اپنے عروج پر پہنچتی ہیں وہاں سے واپس لوٹ آتی ہیں اور کچھ بھی نہیں ہوتیں مجھے خوف ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اسلام کمزور تو نہیں ہو گیا۔ حتیٰ کہ عباس بھی دنیا سے جاتے رہیں۔ رواہ الترقفی فی جزئہ

۳۷۳۳۵..... ”مسند عثمان“ قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دور میں جو واقعہ پیش ہوا اور وہ اس سے راضی بھی رہے وہ یہ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مارا اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ گستاخی کی تھی عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ کے چچا کی کوئی عزت نہیں یا ان کی تحقیر کی اجازت دی گئی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے مخالفت کی اس شخص کی جو اس فعل سے خوش ہوا ہو۔ رواہ اسیف و ابن عساکر

۳۷۳۳۶..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عباس رضی اللہ عنہ پر غصہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر غصہ کر کے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۷..... ”مسند خلدانصاری“ وحیہ کلبی کہتے ہیں: میں شام سے آیا اور نبی کریم ﷺ کو خشک میوے پستہ، بادام اور کیک بطور ہدیہ پیش کیے اور آپ کے سامنے رکھ دیئے آپ نے فرمایا: یا اللہ میرے اہل میں جو شخص آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اسے لائیں تاکہ میرے ساتھ میوے کھائے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے آپ نے فرمایا: چچا جان قریب ہو جائیں میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ میرے اہل میں سے محبوب شخص کو لائے جو میرے ساتھ میوے کھائے تاہم آپ آئے ہیں عباس رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے در اور میرے ساتھ کھانے لگے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۸..... نبیطہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچا آپ مجھ سے بڑے ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں عمر میں بڑا ہوں اور اللہ کا رسول بہت بڑا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ و فیہ احمد بن اسحاق بن ابراہیم بن نبیطہ و قل فی المغنی متروک له نسخة و کل ما یاتی منها و رواہ ابن عساکر ۳۷۳۳۹..... حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ بدر سے واپس لوٹے تو آپ سے عباس رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی کہ مکہ واپس چلے جائیں اور پھر وہاں سے ہجرت کر کے مدینہ آئیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چچا جان تسلی رکھیں آپ خاتم النبیین جیسے میں خاتم الانبیاء ہوں۔ رواہ الشاشی و ابن عساکر

۳۷۳۴۰..... ”ایضاً“ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ہجرت کی اجازت طلب کی آپ نے عباس رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا: اے چچا! آپ اپنی جگہ اقامت کریں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے ہجرت کا خاتمہ کرنا ہے جس طرح مجھ سے نبوت کا خاتمہ کیا۔ رواہ ابو یعلیٰ و الطبرانی و ابونعمان فی فضائل الصحابة و ابن عساکر و ابن النجار و مدار الحدیث علی اسماء عیال بن قیس بن سعد بن زید بن ثابت ضعیفہ کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الا لحافظ ۸۲۱۔

۳۷۳۴۱..... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کے راستے پر تھے اس دن زور کی گرمی پڑی آپ ایک جگہ اترے اور پانی طلب کیا تاکہ غسل کر لیں عباس رضی اللہ عنہ صوف کی ایک چادر لے کر آپ کے آگے ستر کرنے کی عرض سے کھڑے ہو گئے سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف چادر کی جانب سے دیکھا آپ ہاتھ اٹھائے یہ دعا مانگ رہے تھے: یا اللہ! عباس اور اس کی اولاد کی دوزخ سے پردہ پوشی فرما۔ رواہ الدوبانی و الشاشی و ابن عساکر

۳۷۳۴۲..... ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کسی غزوہ سے واپس تشریف لارہے تھے گرمی شدت پر تھی آپ کے لیے پانی کا ٹب رکھ دیا گیا تاکہ آپ ٹھنڈک حاصل کر لیں عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی طرف پیٹھ کر کے چادر پھیلا دی تاکہ آپ کا ستر ہو جائے جب آپ غسل سے فارغ ہوئے پوچھا یہ کون؟ جواب ملا کہ آپ کے چچا عباس ہیں۔ آپ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے حتیٰ کہ ہم نے چادر کے اوپر سے ہاتھ دیکھ لئے ایک روایت میں ہے کہ آپ چادر کے اوپر سے ہماری طرف جھانکے اور فرمایا: اے چچا! اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی اولاد کو آتش دوزخ سے مستور رکھے۔

رواہ الرویانی

۳۷۳۴۳..... ابن اسحاق کی روایت ہے کہ ہمیں ابو صالح شعیب بن حنظلہ نے حدیث بیان کی۔ (ابو یعلیٰ) شعیب اسماعیل بن قیس ابو حازم (ابن عساکر) کی سند سے ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے

کی بشارت سنائی آپ نے مجھے گلے لگا لیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۲..... محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع اپنے والد اور دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اے چچا میں آپ کے لئے اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا رہوں گا حتیٰ کہ آپ خوش ہو جائیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۵..... ابورافع کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وصولی صدقات کا ذمہ دار بنا کر بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عباس

رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے صدقات کا مطالبہ کیا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے آگے سے غصہ کا اظہار کیا عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور ان کا ذکر کیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک سال کا پیشگی صدقہ دے دیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۶..... ابوہیان اپنے والد ابوسفیان بن حارث سے روایت نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: مجھے آج یقین ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد

حضرت عباس رضی اللہ عنہ عرب کی سردار ہیں اور نبی کریم ﷺ کے ہاں ان کا مرتبہ عظیم تر تھا جب قریش آپ کے درپے ہو گئے تھے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر قریش نے انہیں قتل کر دیا میں ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑوں گا جب حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے بعد مثلہ کیا گیا فرمایا: اگر

میں زندہ رہا تو قریش کے تمس آدھیوں کا مثلہ کروں گا بعض نے ستر کا قول کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۷..... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ! جواب

دیا: وہ مجھ سے بڑے ہیں لیکن میں ان سے پہلے پیدا ہوا ہوں۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار

۳۷۳۳۸..... حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آپ

نے ہمیں دیکھا تو فرمایا: تمہارے لیے خوشخبری ہے میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور تم عرب کے سردار ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۳۹..... اسحاق بن ابراہیم بن عبد اللہ بن حارث بن نعمان ابراہیم بن عبد اللہ بن حارث کی روایت ہے کہ جب صفوان بن امیہ بن خلف رضی

اللہ عنہ مدینہ آئے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا: اے ابو وہب! کس کے پاس ٹھہرے ہو عرض کی: میں عباس رضی

اللہ عنہ کے پاس ٹھہرا ہوا ہوں۔ فرمایا: تم ایسے قریشی کے پاس ٹھہرے ہو جو قریش کے لیے سب سے زیادہ حیا کرنے والا ہے۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۳۵۰..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو وصولی صدقات کے لیے بھیجا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سب سے پہلے عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور ان سے مطالبہ کیا کہ اے ابوالفضل! اپنے مال کی زکوٰۃ لائیں

عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سختی سے چند باتیں سنائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر رسول اللہ ﷺ کے ہاں تمہارا

مرتبہ نہ ہوتا میں تمہیں اس کا ضرور بدلہ دیتا۔ پھر دونوں حضرات اپنے اپنے راستے پر الگ الگ ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی کے پاس

آئے اور انہیں ماجرا سنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے صدقات کا عامل مقرر کر کے بھیجا تھا عباس رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی میں نے ان سے کہا: اے

ابوالفضل! اپنے مال کا صدقہ لائیں انہوں نے مجھے ایسی ایسی باتیں سنائیں اور مجھ پر غصہ کیا۔ میں نے کہا: بخدا! اگر رسول اللہ ﷺ کے ہاں تمہارا

مقام نہ ہوتا میں تمہیں اس کا بدلہ دیتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عباس اکا اکرام کرو اللہ تعالیٰ تمہارا اکرام کرے گا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آدمی کا چچا

باپ کی مانند ہوتا ہے صدقات کے معاملہ میں عباس رضی اللہ عنہ سے بات مت کرو چونکہ ہم نے ان سے دو سالوں کا صدقہ پیشگی لے لیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۵۱..... جعفر بن محمد اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی

دائیں جانب بیٹھے عمر رضی اللہ عنہ بائیں جانب اور عثمان رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے بیٹھے تھے عثمان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے کاتب تھے چنانچہ

جب عباس رضی اللہ عنہ آتے ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتے اور عباس رضی اللہ عنہ بیٹھ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۲-۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں خواب میں دیکھا گویا میں ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر، عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے ہیں ایک ایک ہمارے اوپر آسمان سے ایک دسترخوان نازل ہوا حتیٰ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آن نکا انہوں نے اس سے تناول کیا اور پھر اپنی جگہ سے ہٹ گئے پھر عمر آئے انہوں نے کھایا اور اپنی جگہ سے ہٹ گئے پھر آئے اور وہ بھی کھا کر بیٹ گئے پھر میں آئے بڑھا اور کھایا اس دوران میری قوم آگنی انہوں نے مجھے پلٹ دیا میں مسلسل کھانے پر ان سے لڑتا رہا لیکن وہ مجھ پر غالب آگئے اور کھانے لگے پھر یکا یک میرے چچا عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد آگئی اور اس نے قوم کا پانسہ پلٹ دیا اور خود دسترخوان سے کھانے بیٹھ گئے میں نے اس کی تعبیر خدا نت سے لی ہے۔ اور یہ کہ میرے چچا کی اولاد ان کی خبر لے گی۔ مجھ سے یہ حدیث یاد رکھو۔

رواہ الحسن بن بدر فی کتاب مارواہ الخلفاء

۳۵۳-۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قریش اپنی سرشت کی بنا پر ہم سے مختلف وجود پر ہیں گئے آپ نے فرمایا: ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوگا حتیٰ کہ وہ میرے لیے تم سے محبت نہ کریں۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الخفا ۳۵۵-۳

۳۵۴-۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ عباس رضی اللہ عنہ سے ملے آپ سفید خنجر پر سوار تھے فرمایا: اے چچا جان! کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں۔ جواب دیا جی ہاں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں۔ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس امر (معاملہ دین اسلام) کی مجھ سے ابتدا کی ہے اور آپ کی اولاد اس کا خاتمہ فرمائے گا۔

رواہ ابوبکر فی العیالنیات والخطب ورواہ ابن عساکر وابن النجار

۳۵۵-۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تھا اور آپ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور آپ کو بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دو سالوں کا پیشگی صدقہ دے دیا ہے آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کیا: عباس رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے۔ رواہ ابن جریر وابن عساکر

۳۵۶-۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کر لیا تو دوسرے دن آپ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ہنس دیئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو اس طرح ہنستے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: یہ جبریل امین ہیں۔ انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس اور میرے بھائی علی بن ابی طالب پر اہل نساء، حاملین عرش ارواح انبیاء اور چچا آسمانوں کے فرشتوں نے فخر کیا ہے اور میری امت پر اہل آسمان دنیا پر فخر کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ

۳۵۷-۳ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کی روایت ہے کہ انھیں خبر پہنچی ہے کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ شہید نہیں ہوئے جس سے میرے دل سے ان کا مقام جاتا رہا میں نے کہا کہ اس شخص کو دیکھو وہ ہم سے زیادہ دنیا سے کنارہ کش رہتا تھا اور وہ اس حالت میں مرا کہ شہید نہیں ہوا میرے دل میں عثمان کے متعلق یہی خطرہ رہا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی میں نے کہا: اے عمر! تجھ پر افسوس ہے ہمارے بہترین لوگ مرتے ہیں شہید نہیں ہوتے پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو میں نے کہا: اے عمر! تجھ پر افسوس ہے ہمارے بہترین لوگ مرتے ہیں اس کے بعد عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا مقام میرے دل میں پہلے کی طرف جاگزیں ہو گیا۔ رواہ ابن سعد و ابو عبید فی العزیز

۳۷۳۵۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے ان کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور بہت روئے پھر فرمایا: اے عثمان تمہارے لیے خوشخبری ہے دنیا نے تجھے التباس میں ڈال ہے اور نہ ہی تو نے دنیا کو ملتبس کیا ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۷۳۵۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو موت کے وقت بوسہ دیا۔ حتیٰ کہ آپ کے آنسو چہرہ اقدس پر بہ رہے تھے۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت عمار رضی اللہ عنہ

۳۷۳۶۰..... ابو یعلیٰ کنذی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ، بجز عمار بن یاسر کے اس جگہ پر بیٹھنے کا آپ سے زیادہ کوئی حق نہیں رکھتا۔ چنانچہ خباب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی پشت پر وہ نشانات دکھانے لگے جو مشرکین نے آپ کو طرح طرح کی اذیتیں دینے پر لگائے تھے۔

رواہ ابن سعد وابن ابی شیبہ و ابو نعیم فی الحلیة

۳۷۳۶۱..... عامر شععی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہیں اپنے سے دور رکھنا تمہیں ہر الگتا ہے؟ عمار رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر آپ یہی کہتے ہیں تو جب آپ نے مجھے عامل مقرر کیا مجھے برا لگا اور جب آپ نے مجھے معزول کیا اس وقت بھی برا لگا۔ رواہ ابن سعد وابن عساکر

۳۷۳۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کی آواز پہچان لی اور فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت دو جب عمار رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم اس پاکیزہ شخص کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ رواہ الطبرانی وابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجہ و ابو یعلیٰ وابن جریر وصحیحہ والحاکم والشاشی و ابو نعیم فی الحلیة وسعید بن منصور

۳۷۳۶۳..... ”مسند عمر“ حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو معزول کیا عمار رضی اللہ عنہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو عمر رضی اللہ عنہ ان سے معذرت کرنے لگے عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم آپ نے مجھے عامل مقرر کیا اور نہ ہی مجھے معزول کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر کس نے آپ کو عامل مقرر کیا اور کس نے معزول کیا عمار رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: سب کچھ اللہ نے کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اسی طرح کہا کرو جس طرح عمار رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ بخدا! آپ نے عامل مقرر کیا اور نہ ہی مجھے آپ نے معزول کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۶۴..... حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا لوگوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کو ہم پر امیر مقرر نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر انھیں امیر مقرر کیا ہے امارت کے عہدے پر میری تقرری اگر درست تھی تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر اس میں خطا تھی تو وہ میری طرف سے ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۶۵..... ”مسند عثمان رضی اللہ عنہ“ سلام بن ابی جعد کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنے پاس بلایا ان میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ قریش کو سب لوگوں پر فوقیت و ترجیح دیتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا: عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بالفرض اگر میرے ہاتھ میں جنت کی چابیاں ہوتیں تو میں وہ بنی امیہ کو دے دیتا حتیٰ کہ وہ سب کے سب جنت میں داخل ہو جاتے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا: کیا میں تمہیں عمار رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث نہ سناؤں؟ کہ میں

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ رکھا تھا آپ بطحاء میں چل رہے تھے۔ حتیٰ کہ آپ عمار رضی اللہ عنہ کے والد والدہ اور خود عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے انھیں سخت تکلیفیں دی جا رہی تھیں پھر عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا زمانہ ایسا ہی ہے! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صبر کرو پھر فرمایا: یا اللہ! یا سر کی آل اولاد کی مغفرت فرما اور تو ایسا ہی کرتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبیہقی والبخاری فی مسند عثمان والعقیلی وابن الجوزی فی الواہیات وابن عساکر ۳۷۳۶۶..... ”ایضاً“ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بطحاء میں رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہو گئی آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چل دیا آپ کا حضرت عمار اور ان کی والدہ کے پاس سے گزر ہوا انھیں مکہ میں (اسلام قبول کرنے پر) سخت تکلیفیں دی جا رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: آل یاسر! صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ بلاشبہ تمہارا ٹھکانا جنت میں ہے۔

رواہ الحارث والبخاری فی مسند عثمان وابن مندہ وابونعیم فی الحلیۃ وابن عساکر ۳۷۳۶۷..... ”ایضاً“ زید بن وہب کی روایت ہے کہ قریش نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ پر بہت سختیاں کی ہیں۔ چنانچہ قریش عمار رضی اللہ عنہ پر چڑھ دوڑے اور انھیں خوب مارا عمار رضی اللہ عنہ اپنے گھر بیٹھ گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کی عیادت کرنے آئے پھر عثمان رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے اور منبر پر چڑھے پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: اے عمار! تجھے باغی جماعت قتل کرے گی عمار کا قاتل دوزخ میں جائے گا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ وابن عساکر

۳۷۳۶۸..... ”ایضاً“ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بطحاء میں چل رہا تھا ایک ہم عمار ان کے والد اور والدہ کے پاس جا پہنچے انھیں دھوپ میں سخت تکلیفیں دی جا رہی تھیں تاکہ اسلام سے پھر جائیں ابوعمار بولے: یا رسول اللہ! یہ رواہ ہے۔ آپ نے فرمایا: اے آل یاسر صبر کرو یا اللہ! آل یاسر کی مغفرت فرما اور تو نے ایسا کر بھی دیا ہے۔ رواہ الحاکم فی الکنی وابن عساکر ۳۷۳۶۹..... ”ایضاً“ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ عمار، ام عمار اور ابوعمار رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے اے آل یاسر! صبر کرو! تمہارا ٹھکانا جنت میں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۷۰..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باغی جماعت قتل کرے گی ایک روایت میں ہے عمار کو باغی جماعت قتل کرے گی۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:..... حضرت عمار رضی اللہ عنہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیتے ہوئے قتل کیے گئے ہیں چونکہ جنگ جمل ہو یا جنگ صفین ہو ان میں جنگ کا فتنہ بھڑکانے کے اعتبار سے مرکزی کردار عبد اللہ بن سبا اور اس کی ذریت کا ہے بلاشبہ خوارج اور سبائی لوگ فتنہ باغیہ۔ (یعنی باغی جماعت) تھے۔ اور عمار رضی اللہ عنہ کا قتل بھی ابن سبا کی ذریت کے ہاتھوں ہوا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں فتنہ سبائیت اور سبائی فتنہ۔ از مترجم تنولی

۳۷۳۷۱..... ”مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ“ حضرت جابر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت عمار اور ان کے گھر والوں کے پاس سے گزرے انھیں سخت تکلیفیں دی جا رہی تھیں آپ نے فرمایا: اے آل عمار! خوش ہو جاؤ! تمہارا ٹھکانا جنت میں ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیہقی وابن عساکر والضعفاء ۳۷۳۷۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمان (غزوہ احزاب کے موقع پر) خندق کھود رہے تھے جب کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ خندق سے باہر مٹی اور پتھر نکال کر کنارے ڈال رہے تھے عمار رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے رنجور تھے پھر اس دن روزہ بھی رکھا تھا کمزوری کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے عمار رضی اللہ عنہ کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: اے عمار! اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالو۔ تم نے اپنے آپ کو قتل کر دیا ہے حالانکہ تم بیماری سے رنجور ہو رسول اللہ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی باتیں سن کر کھڑے ہو گئے اور عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے پھر آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کے سر اور کاندھوں سے مٹی جھارنی شروع کر دی آپ فرما رہے تھے: بلاشبہ تم نے مرنا ہے حالانکہ تم نے اپنے آپ کو قتل کر دیا تھا اللہ کی قسم ہرگز نہیں ایک روایت میں ہے نہیں اللہ کی قسم۔ تم نہیں مرو گے حتیٰ کہ تمہیں ایک باغی

جماعت قتل کرے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۷۳ عبد اللہ بن مسلمہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دو شخصوں سے ملاقات ہوئی جو تیل لگائے حمام سے باہر آ رہے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم مہاجرین میں سے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو مہاجر تو عمار بن یاسر ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلبة وابن عساکر

۳۷۳۷۴ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابن سمیہ! تیرا ناس ہو! تجھے ایک باغی جماعت قتل کرے گی دنیا میں تمہارا آخری توشہ پانی ملایا ہوا گرم دودھ ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۷۵ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ باندی سے مروی ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے اور ان پر غشی طاری ہو گئی عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہیں خدشہ ہے کہ میں اپنے بستر پر مر جاؤں گا؟ میرے حبیب رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ مجھے باغی جماعت قتل کرے گی اور دنیا میں پر آخری توشہ پانی ملا دودھ ہوگا۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۷۳۷۶ ابوالبختری کی روایت ہے کہ صفین کے دن جب لڑائی زوروں پر تھی حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے گھونٹ بھر دودھ منگوا لیا اور اسے پی لیا۔ اور پھر کہا: جناب رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا ہے: دنیا میں تمہاری آخری پینے کی چیز گھونٹ بھر دودھ ہوگا جسے تم پیو گے اور پھر مر جاؤ گے پھر عمار رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور قتل کر دیئے گئے۔ رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل ومسلم وبعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۷۳۷۷ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ باندی لؤلؤہ کہتی ہے میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ میں بیماری کی وجہ سے نہیں مروں گا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے صفین میں قتل کیا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۷۸ ام عمار حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی آیا کہتی ہیں: حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے: کہنے لگے: میں اس بیماری سے نہیں مروں گا چونکہ میرے حبیب ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ مؤمنین کی دو جماعتوں کے درمیان مجھے قتل کیا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ: یہی حدیث اصل الاصول ہے کہ نہ یہ جماعت قاتل ہوگی اور نہ ہی یہ بلکہ کوئی نیرس اگر وہ جو باغی ہے اس نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو مؤمنین کی دو جماعتوں کے درمیان قتل کر دیا۔ از مترجم

۳۷۳۷۹ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی کہ دنیا میں تمہارا آخری توشہ پانی ملا ہوا دودھ ہوگا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۰ قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کپڑوں سمیت دفن کرو میں جھگڑا کروں گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۱ عکرمہ کی روایت ہے کہ ایک چور نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا تھیلا چوری کر لیا حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے چور پکڑ لیا اور فرمایا: میں اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ میری پردہ پوشی کرے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۲ حوشب فزاری کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جس دن حضرت عمار رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا ساز و سامان چھیننے والا اور قاتل دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۳ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ عمار رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ تیرا سامان چھیننے والا اور قاتل دونوں دوزخ میں جائیں گے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا گیا آپ ہی تو ان سے جنگ کر رہے تھے عمرو رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ ﷺ نے فرمایا ہے اس کا قاتل اور اس کا سامان چھیننے والا دوزخ میں جائے گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۴ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عمار رضی اللہ عنہ اس وقت تک جتلائے فتنہ نہیں ہوں گے جب تک بڑھاپے سے سنبھلا نہ جائیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ابو یقظان فطرت پر ہے وہ اپنی فطرت کو مرتے دم تک نہیں چھوڑے گا یا پھر اس پر بے رحم



بڑھاپے کا حملہ نہ ہو جائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۵..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: عثمانؓ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ سے چمٹ جاؤ کہا گیا: عمار رضی اللہ عنہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے الگ ہی نہیں ہوتے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حسد جسم کے لیے سب سے بڑا ہلا کو ہے تمہیں عمار کا حضرت علی سے قرب نفرت دلا رہا ہے حالانکہ اللہ کی قسم حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمار سے افضل ہیں یہ فرق تو ایسا ہے جیسا غبار اور بالوں میں ہاں عمار رضی اللہ عنہ انجیا میں سے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۶..... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ خندق سے مٹی باہر نکال رہے تھے تمہیں باغی جماعت قتل کرے گی تمہاری آخری پینے کی چیز پانی ملا ہو اور دودھ ہو گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۷..... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے اور عمار رضی اللہ عنہ کے درمیان توں تکرار ہو گئی عمار رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت کرنے چل پڑے میں بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عمار رضی اللہ عنہ آپ سے میری شکایت کر رہے تھے میں نے عمار پر اور غصہ کرنا شروع کر دیا جب کہ رسول اللہ ﷺ خاموش بیٹھے تھے عمار رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ اسے نہیں سن رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف سر اٹھایا اور فرمایا: جس نے عمار سے دشمنی کی اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھے گا اور جو شخص عمار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و النسائی

۳۷۳۸۸..... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ کی بات نہ ہوتی مجھے ابن سمیہ گالی نہ دیتا۔ آپ نے فرمایا: اے خالد! رک جاؤ جس نے عمار کو گالی دی اللہ اسے ذلیل کرے گا جس نے عمار کی تحقیر کی اللہ اس کی تحقیر کرے گا جس نے عمار کو بیوقوف کہا اللہ اسے بے وقوف بنائے گا۔ رواہ ابن النجار

۳۷۳۸۹..... حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایک کام کیا جو میرے لیے بہت زیادہ باعث خوف تھا کہ وہ مجھے عمار رضی اللہ عنہ کی وجہ سے آتش دوزخ میں نہ داخل کر دے۔ پوچھا گیا: بھلا وہ کیا ہے؟ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض لوگوں کے ساتھ عرب کی ایک بستی کی طرف بھیجا میں نے انہیں جالیا بستی میں مسلمانوں کا بھی ایک گھرانہ تھا عمار رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کے متعلق بات کی اور کہا: آپ انہیں رہا کر دیں میں نے کہا: نہیں حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ پاس چلا جاؤں پھر آپ چاہیں انہیں آزاد کر دیں یا ان کے متعلق جو چاہیں کریں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عمار رضی اللہ عنہ نے بھی اندر آنے کے لیے اجازت طلب کی اندر آئے اور کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ خالد کی طرف نہیں دیکھتے اس نے ایسا اور ایسا کیا ہے؟ خالد رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! اگر آپ کی مجلس کے آداب ملحوظ نہ ہوتے ابن سمیہ مجھے کبھی گالی نہ دیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمار! باہر نکل جاؤ۔ چنانچہ عمار رضی اللہ عنہ روتے ہوئے باہر نکل گئے اور کہا رسول اللہ ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ کے خلاف میری مدد نہیں کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس شخص کو جواب نہیں دیتے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسے جواب دینے سے مجھے اس کی حقارت نے روک دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عمار کو حقارت کی نظر سے دیکھا اللہ تعالیٰ اسے حقارت کی نظر سے دیکھے گا جس نے عمار سے بغض رکھا اللہ اس سے بغض رکھے گا میں باہر نکلا اور عمار کے پیچھے ہولیا میں نے انہیں منالیا اور انہوں نے میرے لیے استغفار کیا۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

۳۷۳۹۰..... ”ایضاً“ رسول کریم ﷺ نے مجھے (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو) ایک سریہ میں بھیجا ہم نے موحدین کے ایک گھرانے کو جالیا عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: ان لوگوں نے تو حید کا اظہار کر کے اپنی جان بچانے کی کوشش کی ہے میں نے عمار رضی اللہ عنہ کی بات کی طرف مطلق توجہ نہ دی عمار رضی اللہ عنہ بولے: میں ضرور رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر کروں گا چنانچہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عمار رضی اللہ عنہ نے آپ سے میری شکایت کی جب عمار رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ مجھ سے کوئی باز پرس نہیں کر رہے بیٹھ پھر کرواپس لوٹ گئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے نبی کریم ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ کو واپس بلایا اور فرمایا: اے خالد! عمار کو برا بھلا مت کہو چونکہ جو شخص عمار کو برا بھلا کہے گا اللہ تعالیٰ اس کا برا کرے گا جو عمار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا جو عمار کو بے وقوف بنائے گا اللہ تعالیٰ اسے بے وقوف بنائے گا

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے لیے استغفار کیجئے۔ اللہ کی قسم عمار کو ترس جوا ب دینے سے مجھے صرف اور صرف اس کی حقارت نے روکا ہے۔ اے خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا گناہ جو مجھے سب سے زیادہ خوفزدہ کر رہا ہے وہ یہ کہ میں عمار رضی اللہ عنہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا۔

رواہ النسائی والطبرانی والحاکم

۳۷۳۹۱..... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، بنت ہشام بن ولید بن مغیرہ سے روایت نقل کرتے ہیں بنت ہشام حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی دیکھ بھال کرتی تھیں وہ کہتی ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے آئے جب باہر نکلے، کہنے لگے: یا اللہ! ہمارے ہاتھوں عمار کی موت واقع نہ ہو۔ چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ عمار کو باغی جماعت قتل کرے گی۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۷۳۹۲..... حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۳..... سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو (قبول اسلام پر) سخت اذیتیں دی جا رہی تھیں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا زمانہ ہمیشہ ایسا ہی رہتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! آل یاسر کی مغفرت فرما! تمہارا ٹھکانا جنت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۴..... محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے (حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: تجھے فتنہ باغیہ (باغی جماعت) قتل کرے گا۔ رواہ الرویانی و ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۷۳۹۵..... ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابن سمیہ تیرا ناس ہوا! تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۷۳۹۶..... ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی سر سے مٹی صاف کی اور فرمایا: اے ابن سمیہ تجھ پر افسوس ہے! تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۷..... خنیسہ بن عبد الرحمن کی روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا میں نے کہا: مجھے حدیث سنائیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں اہل کوفہ میں سے ہوں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم مجھ سے سوال کرتے ہو، حالانکہ تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کے علماء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود ہیں اور وہ شخص موجود ہے جسے شیطان سے پناہ دی گئی ہے یعنی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد تعمیر کر رہے تھے جب کہ لوگ پتھر لاتے تھے اور لوگ ایک ایک پتھر اٹھاتے جب کہ عمار رضی اللہ عنہ دو دو پتھر اٹھا کر لائے لوگ ایک ایک اینٹ لاتے عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں لائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن سمیہ پر افسوس ہے۔ اے باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۳۹۹..... علاء، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۰..... ابو بکر بن حفص ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتا ہے میں نے ابو یسر کو کہتے سنا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۱..... ابن شہاب بویسر اور زیاد بن فرد سے روایت نقل کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: دراصل حالیکہ عمار رضی اللہ عنہ تعمیر مسجد کے لیے دو دو اینٹیں اٹھا رہے تھے فرمایا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اجر و ثواب حاصل کرنا چاہتا ہوں آپ ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ کے کاندھوں اور پیٹھ سے مٹی صاف کرنی شروع کر دی اور آپ نے فرمائے جارہے تھے: اے عمار تجھ پر افسوس ہے!

تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہتے ہیں: عمار بن یاسر کو دیکھو اسے فطرت پر موت آئے گی لایہ کہ تکبر کی وجہ سے اس میں تھوڑی سی پھسلن آ جائے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد کی تعمیر شروع کی تو لوگ ایک ایک پتھر لائے اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ دو دو پتھر لاتے نبی کریم ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: یا اللہ! عمار کو برکت عطا فرما اے ابن سمیہ! تجھ پر افسوس ہے تجھے باغی گروہ قتل کرے گا اور دنیا میں تیرا آخری توشہ پانی ملا ہو اور وہ ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۵..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ خندق کے دن پتھر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا رہے تھے فرمایا: اے ابن سمیہ پر افسوس ہے۔ اسے باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۶..... حضرت عبد اللہ بن عمرو کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا آپ عمار رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے تجھے باغی گروہ قتل کرے گا عمار کے قاتل کو دوزخ کی خبر دے دو۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۷۴۰۷..... عبد اللہ بن حارث بن نوفل کی روایت ہے کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین سے واپس لوٹا تو میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو کہنے سنا: اے ابا جان! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں سنا جب مسجد کی تعمیر ہو رہی تھی آپ نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اجر و ثواب کے بڑے حریص ہو بلاشبہ تو اہل جنت میں سے ہے تجھے باغی گروہ قتل کرے گا؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں میں نے سنا ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۷۴۰۸..... حسن کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو فرمایا: ہمارے لیے مسجد بناؤ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیسے بنائیں؟ ارشاد فرمایا: اس کی چھت ایسی ہو جیسی موسیٰ علیہ السلام کی چھت تھی چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے مسجد کی تعمیر شروع کر دی جب کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اینٹیں پکڑاتے جاتے تھے اور یہ شعر پڑھتے رہے:

اللہم ان العیش عیش الا خسرہ  
فلا تغفر الا نصار والمہاجرہ

یا اللہ اس زندگی تو آخرت کی زندگی ہے مہاجرین و انصار کی مغفرت فرما۔

اتنے میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس سے گزرے آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کے سر سے مٹی جھاڑنا شروع کر دی اور فرمایا: اے ابن سمیہ! تجھ پر افسوس ہے! تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۰۹..... حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ مٹی اور پتھر مسجد کی طرف لا رہے تھے رسول اللہ ﷺ سے کسی نے آ کر کہا: پتھر گر کر لگنے کی وجہ سے عمار رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عمار نہیں مرا سے تو باغی گروہ قتل کرے گا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۴۱۰..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے خندق کا دن نہیں بھولنے پاتا چنانچہ نبی کریم ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اینٹیں پکڑا رہے تھے اور آپ کا سینہ غبار آلود ہو گیا تھا جب کہ آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

الا ان الخیر خیر الا خسرہ  
فلا تغفر الا نصار والمہاجرہ

خبردار! اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے یا اللہ انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔ اتنے میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آئے ان سے نبی

کریم ﷺ نے فرمایا: عمار پر افسوس ہے یا فرمایا: ابن سمیہ پر افسوس ہے۔ اسے باغی گروہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۱۱..... ”مسند علی“ سعد، محمد بن عمرو وغیرہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے جو شخص حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قتل کو عظیم تر نہیں سمجھتا اور انہیں پیش آنے والی مصیبت کو گراں تر نہیں سمجھتا وہ رشد و ہدایت سے کوسوں دور ہے جس دن عمار نے اسلام قبول کیا اللہ نے ان پر رحم فرمایا۔ جن قتل ہوئے اللہ نے ان پر رحم فرمایا اور جس دن دوبارہ زندہ اٹھائے جائیں گے اس دن بھی اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے گا چنانچہ نبی کریم ﷺ کے چار صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا جائے تو ان میں سے چوتھے عمار ہوتے پانچ کا ذکر کیا جائے تو پانچویں عمار ہوتے رسول اللہ ﷺ کے قدماء صحابہ میں سے کسی نے بھی شک نہیں کیا کہ عمار رضی اللہ عنہ جنتی ہیں پس عمار کو جنت مبارک ہو۔ البتہ کہا جاتا ہے عمار حق کا ساتھ دیتے ہیں اور حق ان کے ساتھ گھوم جاتا ہے عمار حق کے ساتھ ہوتے ہیں خواہ حق جہاں بھی دوران کرے عمار کا قاتل دوزخ میں جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۱۲..... ”ایضاً“ اوس بن ابی اوس کہتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے انہیں کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمار کا خون اور گوشت پوست آتش دوزخ پر حرام ہے کہ آگ اسے کھا جائے یا چھو جائے۔ رواہ ابن عساکر کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۹۱۔

۳۷۴۱۳..... مجاہد کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھ رہے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمار رضی اللہ عنہ پر پتھر لا رہے تھے آپ ﷺ مسجد تعمیر کر رہے تھے آپ نے فرمایا: صحابہ اور عمار کو کیا ہوا وہ انہیں جنت کی طرف بلاتا ہے اور صحابہ اسے دوزخ کی طرف بلارہے ہیں یہ تو بد بخت برے لوگوں کے فعل سے ایک روایت ہے کہ یہ تو بد بخت گناہگاروں کی عبادت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۱۴..... ”مسند علی“ محمد بن سعد بن ابی وقاص انہی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق عمار کے ساتھ ہے جب تک اس پر تکبر کا غلبہ نہ ہو جائے۔ رواہ سیف و ابن عساکر

۳۷۴۱۵..... مجاہد اسامہ بن شریک سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں اور عمار کو کیا ہوا؟ عمار انہیں جنت کی طرف بلاتا ہے اور لوگ اسے دوزخ کی طرف بلارہے ہیں۔ عمار کا قاتل اور اس کا ساز و سامان چھیننے والا دوزخ میں جائے گا۔

رواہ ابن عساکر وقال هذا دوی موصولاً والحفظ عن مجاهد و مرسل

۳۷۴۱۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمار کو باغی ٹولا قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۱۷..... مصعب بن عبد اللہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ ان کی طرف کھڑے ہوئے اور انہیں گلے لگا لیا اور فرمایا: سوار ہو کر ہجرت کرنے والے کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں مصعب کہتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ عکرمہ رضی اللہ عنہ کی طرف کھڑے ہونے اور ان پر خوش ہونے کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے خواب دیکھا گویا آپ جنت میں داخل ہو گئے ہیں اور آپ نے جنت میں کھجوروں کا خوشہ لگا دیکھا جو آپ کے دل کو بہت بھایا آپ نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ جواب ملا: یہ ابو جہل کا ہے آپ پر یہ بہت ہی گراں گزرا اور فرمایا: ابو جہل کا جنت سے کیا تعلق اللہ کی قسم ابو جہل جنت میں کبھی داخل نہیں ہوگا چنانچہ جب آپ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کو بحالت مسلمان دیکھا تو خواب میں دکھائی دینے والے خوشے کی تعبیر عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ سے لی۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ فتح مکہ کے بعد مدینہ واپس لوٹ آئے تھے عکرمہ رضی اللہ عنہ جب بھی انصار کی مجلسوں کے پاس سے گزرتے انصار کہتے یہ ابو جہل کے بیٹے ہیں اور ابو جہل کو گالیاں دیتے عکرمہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کو گالیاں دے کر زندوں کو اذیت مت پہنچاؤ۔ رواہ الزبیر و ابن عساکر

فائدہ:..... ایک حدیث میں آپ نے فرمایا: ”لا تسبوا الاموات“ مردوں کو گالیاں مت دو۔ ایک اور حدیث ہے ”لا تسبوا الاموات“

فانہم افضو الی ما قدموا“ مردوں کو گالیاں مت دو چونکہ وہ اپنے اعمال کی جزایا سزا بھگتنے آگے پہنچ چکے ہیں۔ انہی دلائل کی روشنی میں علماء نے یزید بن معاویہ کو برا بھلا اور سب و شتم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لہذا یزید پر لعن طعن کرنے والوں کو سوچ لینا چاہئے کہ نبی کریم ﷺ کی کیا تعلیمات ہیں۔

۳۷۴۱۸..... ثابت بنانی کی روایت ہے کہ حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ فلاں فلاں جنگوں میں پیادہ پا حملہ آور ہوتے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے: ایسا مت کرو چونکہ تمہارا قتل ہو جانا مسلمانوں پر بہت گراں گزرے گا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے خالد! میرا رستہ چھوڑو، تم نے مجھ سے پہلے اسلام قبول کیا ہے اس اعتبار سے تمہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سبقت حاصل ہے جب کہ میں اور میرا باپ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں پر بہت سختیاں کرتے تھے چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ پیدل تھے، آگے بڑھے حتیٰ کہ اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے۔

رواہ یعقوب بن ابی سفیان و ابن عساکر

۳۷۴۱۹..... حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ہشام نے اسلام قبول کر لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! عکرمہ آپ سے ڈر کر یمن کی طرف بھاگ گیا ہے اسے خوف ہے کہ آپ اسے قتل کر دیں گے آپ اسے امن دیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے امن ہے ام حکیم رضی اللہ عنہ عکرمہ کی تلاش میں نکل پڑیں ان کے ساتھ ان کا ایک رومی غلام بھی تھا رومی غلام خواہش نفس کے لیے ام حکیم کو پھسلانے لگا ام حکیم اسے تمنا دلواتی رہی حتیٰ کہ قبیلہ عک کی ایک بستی پر پہنچیں بستی والوں سے غلام کے خلاف مدد چاہی بستی والوں نے غلام باندھ دیا ام حکیم تہامہ کے ساحل کی طرف آئیں جب کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ ساحل پر پہنچ کر کشتی میں سوار ہوئے کشتی ڈگمگانے لگی کشتی بان نے کہا: یہاں اخلاص سے رب کو پکارو عکرمہ رضی اللہ عنہ بولے: میں کیا کہوں؟ کشتی بان نے کہا: لا الہ الا اللہ کہو عکرمہ بولے: میں تو اسی کلمہ سے بھاگ کر یہاں پہنچا ہوں لہذا مجھے ہیں اتار دو۔ اتنے میں ام حکیم رضی اللہ عنہ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کو آن لیا اور بولیں: اے میرے چچا کے بیٹے میں تیرے پاس ایسی بستی کے پاس سے آئی ہوں جو سب سے زیادہ صلہ رحم لوگوں پر سب سے زیادہ مہربانی کرنے والا اور لوگوں میں سب سے افضل ہے اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو ام حکیم رضی اللہ عنہا نے خوب اصرار کیا عکرمہ رک گئے جب ام حکیم پاس پہنچیں بولیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تمہاری جان بخشی کروالی ہے عکرمہ بولے: یہ کام تم نے کیا ہے؟ بولیں: جی ہاں میں نے ہی آپ سے بات کی آپ نے تمہیں امان دیا ہے۔ ام حکیم کے ساتھ عکرمہ واپس لوٹ آئے ام حکیم نے رومی غلام کی بد کرداری کا ذکر کیا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا حالانکہ ابھی عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ مکہ کے قریب ہوئے تو فرمایا: عکرمہ بن ابی جہل مومن و مہاجر ہو کر آئے گا لہذا تم اس کے باپ کو گالیاں مت دو چونکہ مردے کو گالی دینا زندہ کو اذیت پہنچانا ہے جب کہ وہ گالی مردے کو نہیں پہنچی عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے قضائے حاجت کا مطالبہ شروع کر دیا مگر وہ مسلسل انکار کرتی رہی اور کہہ دیتی تو کافر ہے میں تو مسلمان ہوں وہ کہتے تھے کسی عظیم تر معاملہ نے مجھ سے روک دیا ہے۔ جب نبی کریم ﷺ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ ان کی طرف کود پڑے آپ کو مارے خوشی کے اپنے اوپر چادر لینے کا بھی خیال نہیں رہا پھر رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور عکرمہ رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے کھڑے رہے ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی نقاب کیے ہوئے تھی عکرمہ بولے: یا محمد! اس عورت نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے میری جان بخش دی ہے حکم ہوا! یہ سچ کہتی ہے تمہیں امان ہے۔ عکرمہ بولے: اے محمد! کس چیز کی دعوت دیتے ہو فرمایا: میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم گواہی دو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں یہ کہ نماز قائم کرو زکوٰۃ دو اور فلاں فلاں کام کرو“ حتیٰ کہ آپ نے اسلام کی چند خصالتیں گنیں عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم آپ کو دعوت حق دیتے ہیں بخدا! قبل ازیں بھی آپ نے ہمارے اندر رہتے ہوئے اس کی دعوت دی جب کہ آپ سب سے سچے اور سب سے زیادہ مہربان تھے بولے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اقرار شہادت سے بہت خوش ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے سب سے بہترین چیز کی تعلیم دیں جسے میں کہوں فرمایا تم کلمہ شہادت کہو عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت دہرایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج تم مجھ سے جو چیز مانگوں گے میں تمہیں ضرور دوں گا۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ میں جو آپ سے جس طرح کی بھی عداوت کی ہے یا کوئی بھی آپ کے خلاف سفر کیا ہے یا جہاں

کہیں بھی آپ سے جنگ کی ہے یا آپ کی شان میں جو بھی گستاخی کی ہے خواہ آپ حاضر تھے یا غائب ان سب امور کی اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ اس نے جو بھی مجھ سے عداوت کی اور تیرے نور کو مٹانے کے لیے جہاں بھی اس نے سفر کیا اس میرے سامنے جو بھی میری گستاخی کی یا غائبانہ طور پر گستاخی کی اسے معاف فرما عکرمہ بولے: یا رسول اللہ میں راضی ہوں میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں رکاوٹ بننے کے لیے جو اخراجات کیے ہیں ان کا دگنا اللہ کی راہ میں خرچ کروں گا میں نے اللہ کی راہ میں رکاوٹ بننے کے لیے جس جو انمردی سے لڑا ہوں اس کا دگنا اللہ کی راہ میں لڑوں گا پھر عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ہتھیلی پر جان رکھ کر اسلام کے لیے بے دریغ لڑے آخر (یرموک میں) شہید ہوئے رسول اللہ ﷺ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کی بیوی پہلے نکاح ہی میں انھیں واپس کر دی و اقدی اپنے شیوخ سے نقل کرتے ہیں کہ سہیل بن عمرو نے حنین کے دن کہا: محمد اور اس کے ساتھیوں نے عکرمہ اور اس کی بیوی کا امتحان نہیں لیا عکرمہ نے اس سے کہا: وہ یہ کچھ نہیں چاہتے۔ معاملہ تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے محمد کے ہاتھ میں تو نہیں ہے اگر میں آج پہلو تہی کروں گا تو کل اس کا انجام مجھے ہی بھگتنا پڑے گا سہیل نے کہا: بخدا تمہارا واقعہ تو اس کے خلاف ہے۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ بولے: اے ابو یزید! ہم اس سے قبل بخدا! غیر موزوں مقام میں تھے ہمارے عقلیں الٹی پڑی تھیں ہم پتھروں کی پوجا کرتے تھے جو نہ نفع کے مالک تھے نہ نقصان کے۔ رواہ الواقدی و ابن عساکر

۳۷۴۲۰..... زبیر بن موسیٰ مصعب بن عبد اللہ بن ابی امیہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت منقول ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) ابو جہل کے لیے کھجوروں کا ایک خوشہ دیکھا جب عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو آپ نے فرمایا: اے ام سلمہ! میرے خواب کی تعبیر عکرمہ ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: عکرمہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ جب میں مدینہ میں چلتا پھرتا ہوں لوگ کہتے ہیں: یہ اللہ کے دشمن ابو جہل کا بیٹا ہے نبی کریم ﷺ لوگوں سے خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے حمد و ثناء کے بعد فرمایا: لوگ معادن۔ (معدن یمن کان کی جمع معادن) ہیں جو جاہلیت میں افضل تھا وہ اسلام میں بھی افضل ہے بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ بیدار کر لے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۴۲۱..... زکریٰ مصعب بن عبد اللہ بن ابی امیہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب عکرمہ بن ابی جہل مدینہ آئے انصار کے پاس سے گزرتے وہ کہتے: یہ اللہ کے دشمن ابو جہل کا بیٹا ہے عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی اور کہا: میرے خیال میں مجھے واپس مکہ لوٹ جانا چاہیے۔ چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو خبر کر دی آپ لوگوں سے خطاب کرنے کھڑے ہوئے اور فرمایا: لوگ معادن (کانیں) ہیں جو جاہلیت میں سب سے بہتر تھا وہ اسلام میں بھی سب سے بہتر ہے بشرطیکہ جب وہ دین میں سمجھ بوجھ پیدا کر لے کسی مسلمان کو کافر کی وجہ سے اذیت نہ پہنچائی جائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۲۲..... ”مسند عکرمہ“ عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا جس دن میں ہجرت کر کے آپ کے پاس پہنچا: ہجرت کر کے آنے والے کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں نے آپ کی مخالفت میں جس قدر اخراجات کئے ہیں اس سے دگنا اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں گا۔ رواہ الترمذی وقال: هكذا حدیث البغوی وابن مندہ وابن عساکر

۳۷۴۲۳..... عامر بن سعد، عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب عکرمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا فرمایا: راکب مہاجر کو ہم مرحبا کہتے ہیں۔ پھر عکرمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا کہوں؟ فرمایا: تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ عرض کیا: میں اس کے بعد اور کیا کہوں؟ فرمایا: تم کہو: یا اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں مہاجر و مجاہد ہوں عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اس کا اقرار کیا: پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے جو چیز مانگو گے میں تمہیں عطا کروں گا۔ عرض کیا: میں آپ سے مال نہیں مانگتا میں قریش میں سب سے زیادہ مالدار ہوں۔ لیکن میری آپ سے صرف ایک گزارش ہے کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں پھر عکرمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے جو اخراجات کئے ہیں اللہ کی قسم اگر میری عمر دراز ہوئی میں اس سے دگنا چوں گا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کروں گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۲۴..... ”مسند انس رضی اللہ عنہ شعبہ، خالد حذاء کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے صحیح

انصاری کو قتل کیا نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ہنس پڑے انصار نے کہا: یا رسول اللہ، آپ ہنس رہے ہیں کہ آپ کی قوم کے ایک شخص نے ہماری قوم کے ایک شخص کو قتل کر دیا آپ نے فرمایا: مجھے اس چیز نے نہیں ہنسایا لیکن اس نے اسے قتل کیا ہے اور وہ اس کے درجہ میں ہے۔  
رواہ ابن عساکر

## حضرت عمرو بن اسود رضی اللہ عنہ

۳۷۴۲۵... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو دیکھنا چاہے وہ عمرو بن اسود کی سیرت دیکھ لے۔

رواہ احمد بن حنبل

## حضرت عثمان ابوقحافہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۲۶ قاسم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابوقحافہ کو لیکر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: تم نے اس بزرگ کو گھر پر ہی کیوں نہیں رہنے دیا حتیٰ کہ میں خود اس کے پاس آجاتا۔ میں نے عرض کیا: بلکہ میں آپ کے پاس حاضر ہونے کا زیادہ حق رکھتا ہے آپ نے فرمایا: ہمیں اس کے بیٹے کے احسانات اچھی طرح یاد ہیں۔ رواہ البزار والحاکم

۳۷۴۲۷ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن آپ ﷺ کے پاس ابوقحافہ رضی اللہ عنہ لائے گئے تاکہ بیعت کریں جب کہ ابوقحافہ کا سر اور داڑھی بالکل سفید ہو چکا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی چیز سے اس کا سر اور داڑھی تبدیل کر دو۔ یعنی مہندی وغیرہ سے بال سرخ کر دو۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۴۲۸ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ (گھر میں) داخل ہوئے اور اطمینان سے بیٹھ گئے آپ کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لائے جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا فرمایا: اے ابو بکر! اس بزرگ کو گھر پر ہی کیوں نہیں رہنے دیا حتیٰ کہ میں خود چل کر اس کے پاس آجاتا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یا رسول اللہ! یہ آپ کی طرف چل کر آنے کا زیادہ حقدار ہے چنانچہ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور شہادت حق کا اقرار کیا۔ رواہ ابن النجار

۳۷۴۲۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی باپ کے سوا کسی مہاجر کے باپ نے اسلام قبول نہیں کیا۔

رواہ ابن مندہ وموسیٰ بن عقیقہ

۳۷۴۳۰ زبیری کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن جب ابوقحافہ نبی کریم ﷺ کے پاس لائے گئے ان کا سر سفید پھول کی مانند تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے بوڑھے بزرگ کو اس کے گھر میں کیوں نہیں ٹھہر نے دیا تاکہ ہم ابو بکر کی عظمت و اکرام کی خاطر خود آجاتے آپ نے حکم دیا کہ اس کے بالوں کا رنگ تبدیل کر دو پھر آپ نے ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے بیعت لے لی۔ ابوقحافہ مدینہ آئے حتیٰ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کو پایا ہے جب کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ان سے پہلے وفات پا گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال میں سے چھٹے حصہ کے وارث بنے جو انھوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو واپس دے دیا۔ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۱۴ھ میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر ستانوے (۹۷) سال تھی۔ رواہ عبدالرزاق

## حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۷۴۳۱ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! عمرو بن العاص نے میری بیوی کی بے حالانکہ وہ

جانتا ہے کہ میں شاعر نہیں ہوں تو بھی اس کی ہجو کراؤں پر لعنت کرا سی بقدر جتنی اس نے میری ہجو کی یا فرمایا: میری ہجو کی جگہ۔

رواہ الرویانی وابن عساکر وقال: فی اسنادہ مقال

کلام:..... حدیث ضعیف ہے ابن عساکر کے بقول اس کی سند میں مقال ہے۔

۳۷۴۳۲..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت عمرو بن العاص کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ابو عبد اللہ ام عبد اللہ اور عبد اللہ اچھے گھروالے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۳۳..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ اپنی چادر اوڑھے سو رہے تھے یا سونے کے قریب تھے فرمانے لگے: یا اللہ! عمرو کی مغفرت فرما۔ تین بار فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا عمرو؟ فرمایا: عمرو بن العاص میں نے جب بھی اسے صدقہ کی پیشکش کی وہ میرے پاس صدقہ لیتا آیا۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۷۴۳۴..... عمرو بن مرہ کی روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ تم سے مشورہ لیتے تھے اور تمہیں لشکروں کا امیر مقرر کر کے بھیجتے تھے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلا شاید رسول اللہ ﷺ اس سے میرے ساتھ الفت کرنا چاہتے ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۴۳۵..... ”مسند عقلمہ بلوی“ علقمہ بن رمث کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا پھر رسول اللہ ﷺ خود بھی ایک سریہ کے ساتھ چل پڑے ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھ لگ گئی اور پھر بیدار ہو گئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ عمرو پر رحم فرمائے: ہم آپس میں مذاکرہ کرنے لگے کہ عمرو کس کا نام ہے۔ ایک بار پھر آپ کی آنکھ لگ گئی اور پھر بیدار ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ عمرو پر رحم فرمائے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ عمر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: عمرو بن العاص۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ان کا کیا حال ہے؟ میں نے عمر کو اس لیے یاد کیا ہے کہ جب بھی میں نے صدقہ لانے کا اعلان کیا عمرو نے صدقات دینے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ میں عمرو سے کہتا اے عمرو! یہ کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہتا: اللہ تعالیٰ کے پاس سے لایا ہوں۔ عمرو نے سچ کہا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عمرو کے لیے بہت خیر و بھلائی ہے۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن مندہ وابن عساکر والذہبی وسندہ صحیح

۳۷۴۳۶..... ”مسند عمر“ زید بن اسلم کی روایت ہے کہ حضرت بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے تمہاری ذہانت اور عقلمندی پر تعجب ہے پھر تم کیسے مہاجرین اولین کی صف میں شامل نہیں ہو سکے؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ کو یہ بات عجیب نہ لگے چونکہ میں ایسا شخص ہوں کہ جس کا دل کسی اور ذات کے قبضہ قدرت میں ہے جس سے چھٹکارا پانے کی کوئی صورت نہیں بن پڑتی الا یہ کہ اللہ تعالیٰ خود کوئی ارادہ کر فرمائے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت عویمر بن عبد اللہ بن زید ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۳۷۴۳۷..... جویریہ مندرجہ ذیل حدیث کا کچھ حصہ نافع سے روایت کرتے ہیں اور کچھ حصہ ابودرداء کی اولاد میں سے ایک شخص سے کہتے ہیں: ابو درداء رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شام جانے کے لئے اجازت طلب کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اجازت نہیں دے سکتا الا یہ کہ تم عامل کا عہدہ قبول کرو ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں عامل۔ (گورنر) نہیں بننا چاہتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: تب میں تمہیں شام جانے کی اجازت بھی نہیں دے سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شام میں جاؤں گا تا کہ وہاں لوگوں کو نبی کریم ﷺ کی سنت تعلیم کروں اور ان کے ساتھ نماز پڑھوں۔ تاہم انھیں اجازت دے دی۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہو گئے جب شام میں مسلمانوں کی چھاؤنی نے قریب پہنچے تو باہر ہی قیام کیا حتیٰ کہ جب شام ہوئی اور رات چھا گئی فرمایا: اے یرفاء۔ (خادم کا نام تھا) مجھے یزید بن ابی سفیان کے پاس لے چلو تا کہ میں دیکھوں کہ اس کے پاس رات کو باتیں کرنے والے ہیں چراغ جل رہے ہیں یا نہیں اور وہ مسلمانوں کے مال غنیمت سے



لیے ہوئے در بیان وریشم کے بچھونے پہ سویا ہے تم اسے سلام کرنا وہ تجھے سلام کا جواب دے گا تم اس سے اجازت طلب کرنا وہ تمہیں اجازت نہیں دے گا حتیٰ کہ اسے معلوم ہو جائے کہ تم کون ہو چنانچہ ہم چل پڑے جب دروازے پر پہنچے یرفانے کہا: السلام علیکم! یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ بولے: ولیکم السلام ایو! کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟ جواب ملا: تو کون ہے۔ کہا: میں یرفاء ہوں اور یہ وہ شخص ہے جس کا آنا تمہیں اچھا نہیں لگتا اور یہ امیر المؤمنین ہیں۔ یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا کیا دیکھتے ہیں کہ رات کو باتیں کرنے والے موجود ہیں چراغ جل رہا ہے اور وہ خود بیان وریشم کا بچھونا لگانے بیٹھے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یرفاء دروازے پر رہو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دروازے کے لیے کان میں رکھ لیا پھر ساز و سامان جمع کیا اور کمرے کے درمیان رکھ دیا پھر گھر میں حاضرین سے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہاں سے ملنے نہ پائے حتیٰ کہ میں واپس لوٹ آؤں۔ پھر دونوں وہاں سے نکل پڑے اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یرفاء! ہمیں عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ تا کہ ہم اس کے پاس رات کے قصہ گو دیکھیں چراغ اور در بیان وریشم کا بچھونا دیکھیں جو کہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے ہیں۔ تم اس پر سلام کرو گے وہ تمہیں سلام کا جواب دے گا تم اندر جانے کی اجازت طلب کرنا وہ تمہیں اجازت نہیں دے گا حتیٰ کہ اسے معلوم ہو جائے تم کون ہو چنانچہ ہم عمر رضی اللہ عنہ دروازے پر پہنچے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: السلام علیکم! جواب ملا: السلام علیکم! میں داخل ہو سکتا ہوں جو اب دیا: تم کون ہو؟ یرفانے جواب دیا: یہ وہ شخص ہے جس کا آنا تمہیں اچھا نہیں لگے گا یہ امیر المؤمنین ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا کیا دیکھتے ہیں کہ رات کے قصہ گو یا چراغ اور در بیان وریشم کے بچھونے موجود ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یرفاء! دروازے پر رہو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ساز و سامان جمع کیا اور گھر کے درمیان رکھ دیا آپ نے درہ کان میں رکھ دیا فرمایا: تم لوگ یہاں سے ہرگز ملنے نہ پاؤ تا وقتیکہ میں واپس لوٹ آؤں۔ فرمایا: اے یرفاء! ہمیں ابو موسیٰ کے پاس لے جاؤ تا کہ میں وہاں رات کے قصہ گو چراغ اور صوف کے بچھونے دیکھوں جو کہ مسلمانوں کے مال غنیمت سے ہیں۔ تم اس سے اجازت طلب کرو گے وہ تمہیں اجازت نہیں دے گا حتیٰ کہ اسے معلوم ہو جائے کہ تم کون ہو۔ چنانچہ ہم چل پڑے ہم نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس رات کے قصہ گو چراغ اور صوف (اون) کے بچھونے دیکھے عمر رضی اللہ عنہ نے مارنے کے لیے درہ کان میں رکھ لیا اور فرمایا: اے ابو موسیٰ تم بھی ایسے ہو گئے ہو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے یہ جو بچھو دیکھا ہے میرے ساتھیوں نے کیا ہے۔ اللہ کی قسم مجھے بھی وہی کچھ مل پایا ہے جو کچھ دوسرے لوگوں کو ملا ہے۔ فرمایا: یہ کیا ہے جواب دیا: شہراہ الوں کو خیال ہے یہ ہی چیز صالح اور زیادہ مناسب ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سامان لپیٹا اور گھر کے درمیان رکھ دیا حاضرین سے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہاں سے نکلنے نہ پائے تا وقتیکہ میں تمہارے پاس لوٹ نہ آؤں۔ جب ہم ان کے پاس سے نکلے عمر رضی اللہ عنہ بولے: اے یرفاء! اب ہمیں ہمارے بھائی کے پاس لے چلو ہم اسے ضرور دیکھیں گے اس کے پاس رات کی قصہ گوئی ہوگی اور نہ ہی چراغ جل رہا ہوگا اس کے دروازہ پر تالہ بھی نہیں ہوگا اس کا بچھونا کنکر یاں ہوں گی اس نے عام سی گڈڑی کا تکیہ بنا رکھا ہوگا اور اپنے اوپر باریک سی چادر اور تھی ہوگی وہ سردی سے ٹھنڈا رہا ہوگا تو اسے سلام کرے گا وہ تجھے سلام کا جواب دے گا تو اس سے اجازت طلب کرے گا وہ تجھے اجازت دے دے گا قبل ازیں کہ اسے معلوم ہو: تم کون ہو ہم چل پڑے حتیٰ کہ جب اس کے دروازے پر پہنچے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: السلام علیکم جواب ملا: علیکم والسلام کہا: میں اندر آ جاؤں؟ جواب ملا اندر آ جاؤ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ دروازہ کھول کر اندر گئے دروازے پر کوئی رکاوٹ نہیں ہم تار یک گھر میں داخل ہوئے عمر رضی اللہ عنہ اسے تلاش کرنے لگے بالآخر ان کا ہاتھ اس پر جا لگا تکیہ ٹول کر دیکھا وہ عام سی گڈڑی کا بنا تھا ان کا بچھونا دیکھا تو وہ کنکریوں کا تھا اور تھنی دیکھی تو وہ عام بار یک سی چادر تھی۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ بولے: یہ کون ہے؟ کہا امیر المؤمنین ہیں فرمایا: جی ہاں کہا بخدا میں آپ کو اس سال سے منور کرتا رہا ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے کیا میں تمہیں وسعت نہ دے دوں؟ کیا میں تمہیں آسودگی میں نہ کر دوں؟ ابو درداء رضی اللہ عنہ بولے: کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ کی بیان کردہ حدیث یاد ہے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کوئی حدیث کہا: وہ یہ ہے کہ تمہیں دنیا میں اتنا گزارہ ہے کافی ہے جتنا کہ مسافر کا زاور اور عمر رضی اللہ عنہ بولے: جی ہاں ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کے بعد کیا کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ دونوں صبح تک چھوٹ چھوٹ کر رونے لگے۔ رواہ الشکری فی البشکریات وابن عساکر

۳۷۲۳۸ ... حوشب فزاری کی روایت ہے کہ انہوں نے ابو درداء رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطاب کرتے سنا وہ فرما رہے تھے: جتنا تمہیں علم ہے اس پر

کتنا عمل کیا؟ کتاب اللہ کی ہر آیت یا تو ڈانٹنے والی ہے یا کسی چیز کا حکم دیتی ہے ہر آیت اپنے فریضہ کا مجھ سے سوال کرتی ہے میرے خلاف امر والی آیت گواہی دیتی ہے کہ میں عمل نہیں کرتا ڈانٹنے والی آیت گواہی دیتی ہے کہ میں باز نہیں آ رہا تو کیا میں چھوڑ دوں۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ

۳۷۴۳۹..... "مسند عمر" عبدالواحد بن ابی عون دوسی کہتے ہیں: حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدینہ ہی میں آپ کے ساتھ ٹھہر گئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کو پیارے ہو گئے آپ کی رحلت کے بعد عرب مرتد ہو گئے طفیل رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو کر جہاد کے لیے روانہ ہوئے حتیٰ کہ طلیحہ اور سرزمین نجد سے فارغ ہوئے پھر مسلمانوں کے ساتھ یمامہ کی طرف روانہ ہوئے ان کے ساتھ ان کا بیٹا عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ بھی تھا چنانچہ جنگ یمامہ میں طفیل رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور ان کا بیٹا عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ زخمی ہوا ان کا ہاتھ کٹ گیا اور بری طرح متاثر ہوا بعد میں ہاتھ صحیح ہو گیا: چنانچہ ایک مرتبہ عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اتنے میں کھانا لایا گیا عمرو رضی اللہ عنہ اس سے الگ ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ الگ ہو جانے کی وجہ دریافت کی اور فرمایا: کیا تم اپنے ہاتھ کی وجہ سے الگ ہو گئے ہو عرض کیا: جی ہاں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا میں کھانا چھکوں گا بھی نہیں جب تک تم اپنے ہاتھ سے کھاؤ گے نہیں عمرو رضی اللہ عنہ نے کھانا شروع کیا: عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! قوم میں ایسا کوئی شخص نہیں جس کے بدن کا کچھ حصہ جنت میں پہنچ گیا ہو بجز تمہارے پھر عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درو خلافت میں جنگ یرموک میں حصہ لیا اور اسی میں شہید ہوئے۔

رواہ ابن سعد و ابن عساکر

۳۷۴۴۰..... حضرت عمرو بن طفیل ذوالنورین دوسی رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کے کوڑے کے لیے دعا کی تھی جس سے ان کا کوڑا چمک اٹھا عمرو رضی اللہ عنہ اپنے کوڑے کی روشنی میں رات کو چلتے تھے۔

رواہ ابن مندہ و ابن عساکر

۳۷۴۴۱..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمرو بن طفیل رضی اللہ عنہ کو خیرت اپنی قوم کی طرف واپس لوٹ جانے کا حکم دیا عرض کیا: یا رسول اللہ! جنگ پورے زور پر ہے جب کہ آپ مجھے جنگ سے غائب کرنا چاہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم خوش نہیں ہو کہ تم اللہ کے رسول کے قاصد ہو۔ رواہ ابن مندہ و ابن عساکر

## حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

۳۷۴۴۲..... "مسند عمر" قبیسہ بن ذویب کی روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کسی چیز سے روکنا چاہا نہ ماننے پر کہا: میں ایسی سرزمین پر نہیں رہ سکتا چنانچہ مدینہ پہنچ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کیوں آ گئے ہو؟ عبادہ رضی اللہ عنہ نے ماجرا سنایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی جگہ واپس لوٹ جاؤ اللہ تعالیٰ اس سرزمین کا برا کرے جس پر تو اور تجھ جیسے لوگ نہ ہوں معاویہ کو تمہارے اوپر حکمرانی کرنے کا کوئی حق نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۴۳..... عبادہ بن محمد بن صامت کی روایت ہے کہ جب حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا بستر گھر کے صحن میں نکالو۔ پھر حکم دیا کہ میرے پاس میرے غلاموں خادموں اور پڑوسیوں کو جمع کرو چنانچہ گھر والوں نے مذکورہ لوگوں کو جمع کیا جب لوگ جمع ہو گئے عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں دنیا میں میرا یہ آخری دن ہو گا اور آنے والی رات آخرت کی میری پہلی رات ہوگی مجھے معلوم نہیں شاید میرے ساتھ یا میری زبان سے کسی کے حق میں زیادتی ہوئی ہو لہذا سے چاہئے کہ میری روح قبض ہونے سے پہلے پہلے مجھ سے قصاص لے لے۔ حاضرین نے کہا: بلکہ آپ والد ہیں اور آپ نے ہمارے تربیت کی ہے عبادہ بن محمد کہتے ہیں: عبادہ بن صامت رضی

اللہ عنہ نے خادم کو کبھی بری بات نہیں کہی عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم مجھے معاف کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں فرمایا: یا اللہ! گواہ رہ پھر فرمایا خبردار! میری وصیت یاد رکھنا میں ہر انسان کو منع کرنے سے کرتا ہوں جب میری روح قبض ہو جائے تو اچھی طرح سے وضو کرو اور پھر ہر شخص مسجد میں داخل ہو جائے نماز پڑھے عبادہ کے لیے اور اپنی ذات کے لیے استغفار کرے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ ”استعینوا بالصبر والصلوة“ صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو مجھے قبر میں جلدی دین کرنا میرے پیچھے آگ نہ لانا اور میرے نیچے سرخ کپڑا نہ پھیلانا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۳۷۴۳۳..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں اور نقباء انصار میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ رواہ البخاری و مسلم

## حضرت عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ

۳۷۴۳۵..... ”مسند عمر“ محمد بن مزاحم کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو حمص کا گورنر بنا کر بھیجا ایک سال تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی کوئی خیر خبر نہیں آئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے کاتب کو حکم دیا عمیر کو خط لکھو اللہ کی قسم میرا تو خیال ہے کہ عمیر نے ہمارے ساتھ خیانت کی ہے۔ خط کا مضمون یہ تھا۔ ”جو نبی میرا خط تمہیں ملے فوراً میرے پاس آ جاؤ اور میرا خط پڑھتے ہی تم وہ سارا مال ساتھ لے کر آؤ جو تم نے مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے جمع کر رکھا ہے۔“

چنانچہ خط پڑھتے ہی حضرت عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ کے لیے تیار ہوئے اپنا چمڑے کا تھیلا لیا اور اس میں اپنا توشہ اور پیالہ رکھا چمڑے کا لوٹا تھیلے سے باندھ کر لٹکا لیا اپنی لاشی لی اور حمص سے پیدل چل کر مدینہ منورہ پہنچے مدینہ پہنچے تو آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا چہرہ غبار آلود تھا بال لبے ہو چکے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: السلام علیک یا امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ عمیر رضی اللہ عنہ بولے: آپ مجھے کس حال میں دیکھ رہے ہیں کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ میں صحت مند اور پاکیزہ و صاف و ستھرے خون والا ہوں اور میرے ساتھ میری دنیا ہے جس کی باگ پکڑ کر میں کھینچ لایا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمجھے یہ اپنے ساتھ بہت سا مال لائے ہوں گے جو ابھی پہنچے ہیں اس لیے پوچھا: تمہارے ساتھ کیا مال ہے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میرے پاس میرا تھیلا ہے جس میں میں اپنا توشہ اور پیالہ رکھتا ہوں پیالہ میں کھابھی لیتا ہوں سردھولیتا ہوں اور اسی میں کپڑے بھی دھولیتا ہوں ایک لوٹا ہے جس میں وضو کرتا ہوں اور پیسے رکھتا ہوں میری ایک لاشی ہے جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اگر کوئی دشمن سامنے آ جائے تو اس سے اس کا مقابلہ بھی کرتا ہوں اللہ کی قسم دنیا میرے اس سامان کے علاوہ ہے (یعنی میری دنیاوی ضروریات اس سے پوری ہو جاتی ہیں) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: حمص سے تم پیدل چل کر آئے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: کیا وہاں تمہارا کوئی تعلق دار نہیں جس سے سواری لے کر آ جاتے؟ عرض کیا: وہاں کے لوگوں نے مجھے سواری نہیں دی اور نہ ہی میں نے ان سے سواری کا مطالبہ کیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہت بُرے مسلمان ہیں وہ جنہوں نے اپنے گورنر کا خیال نہیں رکھا عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! اللہ سے ڈریے اللہ تعالیٰ نے غیبت سے منع فرمایا ہے جب کہ میں نے وہاں کے لوگوں کو حج کی نماز پڑھتے دیکھا ہے (جو شخص نماز پڑھ لیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں آ جاتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں کہاں بھیجا تا اور تم نے کیا کیا؟ عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں میں سمجھا نہیں ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ (سوال تو واضح ہے) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر یہ ڈرنہ ہوتا کہ نہ بتانے سے آپ غمگین ہوں گے تو میں آپ کو نہ بتاتا آپ نے جہاں مجھے بھیجا تھا وہاں پہنچ کر میں نے نیک لوگوں کو جمع کیا اور مسلمانوں سے مال غنیمت جمع کرنے کا ان کو ذمہ دار بنایا چنانچہ جب وہ مال جمع کر کے لے آئے میں نے وہ مال صحیح مصرف میں خرچ کیا اگر شرعاً اس میں آپ کا حصہ ہوتا میں آپ کے پاس ضرور لے کر آتا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ہمارے پاس

کچھ نہیں لائے؟ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ لہنی میں جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو بہت اچھے گورنر ہیں جو اپنے ساتھ کچھ نہیں لے کر آئے لہذا ان کے لیے دوبارہ حمص کی گورنری کا عہد نامہ لکھ دو حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اب میں آپ کی طرف سے گورنر بننے کو تیار نہیں ہوں اور نہ ہی آپ کے بعد کسی اور کی طرف سے کیونکہ اللہ کی قسم میں۔ (اس گورنری میں خرابی سے) بچ نہ سکا۔ میں نے ایک نصرانی سے۔ (امارت کے زعم میں) کہا تھا: اے فلاں اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل کرے جب کہ ذمی کو تکلیف پہنچانا برا کام ہے اے عمر آپ نے مجھے گورنر بنا کر بڑی خرابیوں میں مبتلا کیا ہے۔ اے عمر میری زندگی کے سب سے برے دن وہ ہیں جن میں میں آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا (اور دنیا سے چلا نہیں گیا) پھر عمیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں اجازت دے دی چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ سے اپنے گھر واپس لوٹ آئے ان کا گھر مدینہ سے چند میل کے فاصلہ پر تھا۔

جب حضرت عمیر رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا تو یہی خیال ہے کہ عمیر نے ہم سے خیانت کی ہے (یہ حمص سے ضرور مال لے کر آیا ہے جو میرے پاس نہیں لایا بلکہ سیدھا اپنے گھر بھیج دیا ہے) پھر عمر رضی اللہ عنہ نے حارث نامی آدمی کو سو (۱۰۰) دینار دے کر کہا یہ لے جاؤ اور عمیر کے پاس جا کر اجنبی مہمان بن کر ٹھہر جاؤ اگر اس کے گھر میں مال کی فراوانی دیکھو تو فوراً میرے پاس لوٹ آؤ اور اگر اسے تنگی کی حالت میں میں دیکھو تو سو (۱۰۰) دینار سے دے دینا۔ حارث جب حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے دیکھا کہ عمیر رضی اللہ عنہ ایک دیوار کے ساتھ بیٹھے اپنی قمیص سے جوئیں نکال رہے ہیں حارث نے کہا: السلام علیکم! عمیر رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب دیا: عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے آ جاؤ اور ہمارے مہمان بن جاؤ حارث سواری سے اتر اور ان کے یہاں ٹھہر گئے پھر حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ جواب دیا: مدینہ سے فرمایا: امیر المؤمنین کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ جواب دیا: اچھے حال میں تھے پوچھا: مسلمانوں کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: وہ بھی ٹھیک ہیں عمیر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا امیر المؤمنین شرعی حدود قائم نہیں کرتے ہیں: حارث نے جواب دیا: امیر المؤمنین کے بیٹے سے کبیرہ گناہ ہو گیا تھا تو امیر المؤمنین نے اس پر حد شرعی قائم کی کوڑے سے اس کی پٹائی کی جس سے اس کا انتقال ہو گیا تھا عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! عمر کی مدد فرما جہاں تک میں جانتا ہوں وہ تجھ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔

چنانچہ حارث عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاں تین دن تک رہے ان کے ہاں جو کی صرف ایک ہی روٹی ہوتی تھی جسے مہمان کھا لیتا اور میزبان بھوکے رہ جاتے آخر جب فاقہ بہت زیادہ ہو گیا تو حارث سے کہا: تمہاری وجہ سے ہمارے گھر میں فاقوں تک نوبت پہنچ گئی ہے اگر مناسب سمجھو تو کہیں اور چلے جاؤ اس پر حارث نے سو دینار نکالے اور پیش کیے ساتھ کہا: یہ دینار امیر المؤمنین نے آپ کے لئے بھیجے ہیں۔ آپ انھیں اپنے کام میں لائیں عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ واپس لے جاؤ ہمیں ضرورت نہیں اتنے میں بیوی بولی: دینار لے لو اگر ضرورت پڑی تو اس میں سے خرچ کر لینا اور نہ مناسب جگہ خرچ کر دینا عمیر رضی اللہ عنہ فرمایا: اللہ کی قسم میرے پاس کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں میں انھیں رکھوں گا اس پر ان کی بیوی نے اپنی قمیص کا نیچے والا دامن پھاڑ کر دیا جس میں انہوں نے وہ دینار رکھ لیے پھر باہر تشریف لائے دو دو چار چار کر کے سب کے سب فقراء، مساکین اور محتاجوں میں تقسیم کر دیئے حارث کا خیال تھا کہ عمیر رضی اللہ عنہ انھیں بھی کچھ دیں گے مگر عمیر رضی اللہ عنہ نے رخصت کرتے وقت اتنا کہا کہ امیر المؤمنین کو ہمارا سلام کہنا۔

حارث جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: عمیر کا کیا حال ہے؟ حارث نے جواب دیا: وہ تو بہت سختی میں ہیں پوچھا: دیناروں کا کیا بنا؟ حارث نے کہا: مجھے نہیں پتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ: اے عمیر یہ خط پاتے ہی فوراً میرے پاس آ جاؤ چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ آ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ہم نے جو دینار بھیجے تھے ان کا کیا کیا؟ عمیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے جو مرضی آئی کیا آپ ان دیناروں کے متعلق کیوں پوچھ رہے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں مجھے ضرور بتاؤ دیناروں کا کیا کیا؟ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے ان کو اپنے لیے اگلے جہاں میں بھیج دیا ہے (یعنی ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیئے ہیں)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کو ایک

وہق۔ (یعنی پانچ من دس سیر) غلہ اور دو کپڑے دیئے جائیں حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے غلہ کی ضرورت نہیں چونکہ میں گھر پر دو صاع (سات سیر) جو چھوڑ کر آیا ہوں ان دو صاع کے کھانے سے قبل اللہ تعالیٰ اور رزق پہنچادیں گے چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ نے غلہ تو نہ لیا البتہ دو کپڑے لیتے گئے اور فرمایا: فلاں ام فلاں کے پاس کپڑے نہیں ہیں (اسے دوں گا) پھر اپنے گھر واپس لوٹ آئے اور تھوڑے عرصہ بعد اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب ان کی وفات کی خبر پہنچی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ عمیر کو غریق رحمت کرے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے کہا: ہر شخص اپنے دل میں تمنا و آرزو کرے۔ فرمایا: لیکن میں تمنا کرتا ہوں کہ میرے پاس عمیر رضی اللہ عنہ جیسے لوگ ہوں جن کے ذریعے میں مسلمانوں کے امور (سرکاری کاموں) میں مددوں۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۳۶..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوا مکہ پہنچنے پر مکہ کے امیر نافع بن حرث نے ہمارا استقبال کیا نافع بن حرث نے کہا: میں اہل مکہ پر کسے نائب مقرر کروں عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عبدالرحمن بن ابزی کو نائب مقرر کرو: نافع نے کہا: آپ نے تو آزاد کردہ غلام کو نائب مقرر کر دیا ہے جب کہ مکہ میں قریش رہتے ہیں اور محمد ﷺ کے اصحاب رہتے ہیں فرمایا: جی ہاں میں نے عبدالرحمن کو قرآن مجید کا سب سے بڑا قاری پایا ہے جب کہ مکہ میں لوگ حاضری دینے کے لئے آتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ لوگ کسی خوبصورت آواز والے قاری سے کتاب اللہ سنیں۔ کہا جی ہاں: میں عبدالرحمن بن ابزی کو ان لوگوں میں دیکھ رہا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ذریعے بلند مقام عطا فرمائی ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ

## حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

۳۷۲۳۷..... ”عن عمر“ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں میں تجھے جانتا ہوں تم نے اس وقت ایمان لایا ہے جس وقت لوگ کفر کر رہے تھے اس وقت تم دین اسلام کی طرف متوجہ ہوئے جب لوگ پیٹھ پھیر کر جا رہے تھے تم نے اس وقت وفا کی جب لوگوں نے دھوکا دیا۔ سب سے پہلا صدقہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس کو خوش کیا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو خوش کیا ہے وہ قبیلہ بنی طے کا صدقہ ہے جو تم رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تھے۔ رواہ ابن اسبیہ و احمد بن حنبل و ابن سعد و البخاری و مسلم و البیہقی

۳۷۲۳۸..... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بھی کسی نماز کا وقت آیا میں پہلے سے اس کے لیے تیار رہا ہوں اور پورے شوق سے اس نماز کو ادا کیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۷۲۳۹..... بریدہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ کا پاؤں کٹ گیا نبی کریم ﷺ نے زخم پر تھوکا جس سے زخم ٹھیک ہو گیا۔ رواہ ابن جریر

## حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۳۷۲۴۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اے ابو یزید! ہم تمہیں مرحبا کہتے ہیں: تم نے کس حال میں صبح کی ہے عرض کیا: میں نے صبح خیریت سے کی ہے۔ اے ابو قاسم! میں آپ کے حضور صبح کا سلام بجالاتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر والدیلمی

۳۷۲۵۱..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ موتہ میں حضرت عقیل رضی اللہ عنہ نے ایک کافر کو مقابلہ کے لیے لکارا جب کافر مقابلہ کے لیے اتر آیا تو عقیل رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا رسول اللہ ﷺ نے عقیل رضی اللہ عنہ کو اس کی تلوار اور ڈھال انعام میں دی۔

رواہ البیہقی وابن عساکر

۳۷۲۵۲..... عبدالرحمن بن سابط کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے تھے: میں تجھ سے دو گنی محبت کرتا ہوں۔ ایک محبت تجھ سے کرتا ہوں اور دوسری محبت ابوطالب کی بھی تیرے لیے ہے۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت غلبہ بن زید رضی اللہ عنہ

۳۷۲۵۳..... عبدالجید بن عیسیٰ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے غلبہ بن زید جو کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: یا اللہ میں اپنی عزت صدقہ کرتا ہوں تیری مخلوق میں جو اسے لینا چاہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رات کو اپنی عزت صدقہ کرنے والا کہاں ہے؟ حضرت غلبہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں یہ ہوں ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارا صدقہ قبول کر لیا ہے۔

رواہ ابن البخار

## حضرت عمارہ بن احمر مازنی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۵۴..... عمارہ بن احمر مازنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے شہسواروں نے ہمارے اوپر غارت گری ڈالی آپ کے آدمی ہمارے اونٹ لے گئے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا آپ نے اونٹ مجھے واپس کر دیئے جب کہ آپ کے آدمیوں نے اونٹ ابھی تک تقسیم نہیں کیے تھے۔ رواہ ابو یعلیٰ والبقوی وابن مندہ

## حضرت عمیر بن وہب جمحی رضی اللہ عنہ

۳۷۲۵۵..... عروہ بن زبیر کی روایت ہے کہ جنگ بدر کے بعد عمیر بن وہب صفوان بن امیہ کے ساتھ حجر میں مل بیٹھے عمیر قریش کے شیاطین میں سے ایک شیطان تھا اس کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اذیتیں پہنچاتے تھے جب آپ مکہ میں تھے ہر وقت آپ کے پیچھے پڑے رہتے تھے عمیر کا بیٹا وہب بن عمیر بدر کے قیدیوں میں سے تھا چنانچہ عمیر نے قلیب کنویں میں دفنائے جانے والے کفار اور پیش آنے والی مصیبت کا تذکرہ کیا صفوان نے کہا: اللہ کی قسم رؤساء قریش کے مرنے کے بعد زندگی میں لطف و مزہ نہیں رہا: عمیر نے بھی کہا: بخدا تم نے سچ کہا: اللہ کی قسم اگر مجھ پر قرض نہ ہوتا جب کہ میرے پاس ادائیگی کا سامان نہیں میرا عیال بھی ہے جس کے ضائع ہونے کا مجھے خدشہ ہے تو میں سوار ہو کر محمد تک پہنچ جاتا حتیٰ کہ اسے قتل کر دیتا حالانکہ وہ میرے دادا کی اولاد ہے۔ میرا بیٹا مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔ لہذا اسے چھڑاؤ۔ تمہارا قرضہ میرے ذمہ ہے تمہاری طرف سے میں اسے ادا کروں گا تمہارا عیال میرے عیال کے مساوی ہوگا جب تک زندہ رہیں گے انھیں کسی چیز کی کمی نہیں لگے گی عمیر نے کہا: ہماری طے ہونے والی بات کو ہر صورت پوشیدہ رکھو بولا: میں یہی کروں گا۔

پھر عمیر نے اپنی تلوار منگوائی اسے تیز کیا اور زہرا لود کر کے نکل پڑا حتیٰ کہ مدینہ پہنچ گیا اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے اور غزوہ بدر کے متعلق آپس میں تبادلہ خیال کر رہے تھے یکا یک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر عمیر بن وہب پر پڑی جب

اس نے مسجد کے دروازہ پر اپنا اونٹ بٹھایا عمیر نے اپنی تلوار گلے میں لٹکا رکھی تھی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کتا اللہ کا دشمن ہے گلے میں تلوار لٹکائے یہاں پہنچ گیا ہے عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور انھیں عمیر کے آنے کی خبر دی آپ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار کے حمال سے عمیر کو پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے اندر لے آئے عمر رضی اللہ عنہ نے انصار سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے جاؤ اور انہی کے پاس بیٹھو کہیں یہ خبیث آپ کو کوئی گزند نہ پہنچائے چونکہ اس کا کوئی بھروسہ نہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمیر کو حمال سے پکڑے ہوئے اندر داخل ہوئے اور آپ نے عمیر کو بحالت تذلیل دیکھا فرمایا اے عمر اسے چھوڑ دو۔ اے عمیر میرے قریب آ جاؤ عمیر قریب چلا گیا اور کہا: تمہاری صبح اچھی ہو (یہ جاہلیت کا سلام تھا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارا "سلام" سے اکرام کیا ہے جو کہ اہل جنت کا سلام ہے عمیر بولا: اللہ کی قسم اے محمد میں ابھی نیا ہوں آپ نے فرمایا: اے عمیر کیوں آئے ہو؟ وہ بولا: میں اس قیدی کو لینے آیا ہوں جو آپ کے قبضہ میں ہے اس کے متعلق احسان کرو آپ نے فرمایا: تم نے اپنے گلے میں ننگی تلوار کیوں لٹکا رکھی ہے؟ وہ بولا: اللہ تعالیٰ تلواروں کا برا کرے کیا تلوار بھی کسی چیز سے بے نیاز کر سکتی ہے فرمایا: تم نے سچ کہا بھلا آئے کیوں ہو؟ جواب دیا: صرف اسی کام کے لیے آیا ہوں (جو ذکر کر دیا ہے) ارشاد فرمایا: کیوں تم اور صفوان بن امیہ مقام حجر میں مشورہ کرنے نہیں بیٹھے تھے تم نے قلب کنویں میں پڑے قریش کا ذکر کیا پھر تو نے کہا: مجھ پر قرض نہ ہوتا اور میرے عیال کی بات نہ ہوتی میں چل پڑتا حتیٰ کہ محمد کو قتل کر دیتا چنانچہ مجھے قتل کرنے کی اجرت پر صفوان نے تمہارا اہل و عیال کو سنبھالنے کی ذمہ داری قبول کی حالانکہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان حائل ہے عمیر بولا: میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں یا رسول اللہ! ہم آپ کی تکذیب کر چکے وجہ اس کی صرف اتنی تھی کہ آپ ہمارے پاس آسمان کی خبریں لاتے تھے اور وحی کی بات ہم تک پہنچاتے تھے: جب کہ یہ معاہدہ صرف میرے اور صفوان کے درمیان طے پایا تھا تیسرے شخص کو قطعاً اس کا علم نہیں تھا مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اس معاملہ کی خبر آپ کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ نے کی ہے تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے اسلام کی ہدایت سے بہرہ مند کیا اور اس راستے پر چلایا پھر عمیر رضی اللہ عنہ نے شہادت حق کا اقرار کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کو دین کی تعلیم دو اسے قرآن پڑھاؤ اور اس کا قیدی واگزار کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کا حکم بجالایا پھر عمیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کے نور کو مٹانے کے لیے از حد کوششیں کی ہیں اور اللہ کے دین کا اقرار کرنے والوں کو سخت اذیتیں پہنچائی ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے مکہ واپس جانے کی اجازت دیں تاکہ میں اہل مکہ کو اسلام کی دعوت دوں شاید اللہ تعالیٰ انھیں راہ راست پر لے آئے ورنہ میں انھیں اسی طرح اذیتیں پہنچاؤں گا جس طرح آپ کے ساتھیوں کو پہنچاتا رہا ہوں رسول اللہ ﷺ نے عمیر رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دی چنانچہ وہ مکہ چلے گئے۔

جب عمیر بن وہب رضی اللہ عنہ صفوان کے پاس سے مدینہ کے لیے روانہ ہوئے تھے صفوان قریش سے کہتا تھا: واقعہ بدر کے نعم البدل سے خوش ہو جاؤ۔ صفوان ان دنوں مسافروں سے عمیر رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کرتا حتیٰ کہ ایک مسافر آیا اس نے صفوان کو عمیر کے قبول اسلام کی خبر دی صفوان نے قسم کھائی کہ عمیر رضی اللہ عنہ سے بات نہیں کرے گا اور اسے کوئی نفع نہیں پہنچائے گا جب عمیر رضی اللہ عنہ مکہ پہنچے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور جوان کی مخالفت کرتا اسے سخت اذیتیں دیتے چنانچہ ان کے ہاتھ پر بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ رواہ سحاق و ابن جریر

### حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ

۳۷۲۳۵۶..... اصمعی کی روایت ہے کہ نائل بن مطرف بن عباس اپنے دادا عباس سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے مطالبہ کیا کہ دشینہ مقام میں ان کے لیے کنویں کھودیں چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نے کنواں کھودا شرط یہ طے پائی کہ ان کے لیے مسافروں کا بچا ہوا پانی ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

### حضرت عیینہ رضی اللہ عنہ

۳۷۲۳۵۷..... عامر بن ابو محمد کی روایت ہی کہ عیینہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین یا آپ اپنے لیے

پہرے کا بندوبست کریں یا مدینہ سے نکل جائیں چونکہ مجھے خوف ہے کہ غیر مسلموں میں سے کوئی شخص آپ کو اس جگہ زخمی نہ کر دے عیینہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھا جہاں ابولؤلؤ نے آپ رضی اللہ عنہ کو زخم لگایا تھا: جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی کئے گئے فرمایا: عیینہ نے کیا کیا؟ یہاں بھی ایک رائے تھی۔ رواہ ابن سعد

## حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ

۳۷۲۵۸ ... عبداللہ بن عباس بن ابی ربیعہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ آل ربیعہ کے کسی گھر میں داخل ہوئے کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لائے تھے یا کسی اور کام کے لیے اسما بنت مخزومہ تمیمہ یعنی ام جلاس جو کہ ام عیاش بن ابی ربیعہ ہیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے وصیت نہیں کرتے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی بہن کے پاس جاؤ جب کہ وہ تیرے پاس نہیں آنا چاہتی اپنی بہن کے لیے وہی کچھ پسند کرو جو وہ تمہارے لیے پسند کرتی ہو پھر عیاش رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک بچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا ام جلاس نے رسول اللہ ﷺ سے بچے کے کسی مرض کا ذکر کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے بچے پر دم کرنا شروع کر دیا اور آپ اس پر پھونک مار دیتے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بچے پر پھونک مارتے اسی طرح بچہ آپ پر پھونک مارتا گھر والوں میں سے بعض نے بچے کو ایسا کرنے سے روکنا چاہا لیکن رسول اللہ ﷺ گھر والوں کو منع کر دیا یعنی بچے کو اپنے حال پر رہنے دو۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۷۲۵۹ ... عطا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عیاش بن ابی ربیعہ کے لیے دعا فرمائی اور آپ رکوع میں تھے جب رکوع سے سر مبارک اوپر اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہو گئے فرمایا: یا اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ ولید بن ولید بن مغیرہ سلمہ بن ہشام اور اپنے کمزور بندوں کو نجات عطا فرما۔ رواہ عبدالرزاق

## حضرت عامر بن وائلہ ابو طفیل رضی اللہ عنہ

۳۷۲۶۰ ... مہدی بن عمران حنفی کی روایت ہے کہ میں نے عامر بن وائلہ ابو طفیل رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: میں بدر کے موقع پر (نابالغ) لڑکا تھا اس وقت میں تہبند اپنے اوپر کس لیتا تھا اور ریش پہاڑ سے نیچے ہموار زمین کی طرف گوشت منتقل کرتا تھا۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر وقال: هذا ايضا وهم

۳۷۲۶۱ حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے میں اس وقت لڑکا تھا اور تہبند۔ (ازار) پہنتا تھا۔

رواہ البخاری فی تاریخ وابن عساکر

## حضرت عبدالرحمن بن صخر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۲۶۲ ... ”مسند ابی ہریرہ“ ہشام بن حسان محمد کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے محمد کہتے ہیں: ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور انھوں نے کتان کے باریک دو کپڑے پہن رکھے تھے پھر انہوں نے ایک اور کپڑے سے ناک صاف کی اور فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ابو ہریرہ کو کتان کے کپڑے سے ناک صاف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ مجھے یاد ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے منبر اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان غشی طاری ہو جانے کی وجہ سے رجاتا تھا غشی مجھے بھوک کی وجہ سے طاری ہوتی تھی چنانچہ کوئی شخص میرے سینے پر چڑھ کر بیٹھ جاتا میں کہتا: مجھے مرگی نہیں بلکہ یہ بھوک کی وجہ سے ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابن صفان اور بنت غزوان کا مزدور ہوتا تھا میری مزدوری صرف یہ تھی کہ میں نوبت بہ نوبت اونٹ پر سواری کروں گا اور پینٹ بھر کر کھانا کھاؤں گا جب



وہ کسی جگہ اترتے ہیں ان کی خدمت کرتا اور جب کوچ کرتے ہیں ان کی سواریاں پیچھے سے ہنکاتا تھا ایک دن بنت غزوان بولی: تم اسے کھڑے کھڑے سوار کرو اور ننگے پاؤں ساتھ چلو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بنت غزوان سے میری شادی کرادی میں نے یہ بات اسے یاد کرائی محمد کہتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مزاح بھی کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۴۶۳..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: کوئی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ ایک کلمہ یا دو کلموں یا تین یا چار یا پانچ کلمات کو حاصل کر لے اور اپنی چادر کے کونے میں باندھ لے پھر ان پر عمل کرے اور دوسروں کو سکھائے؟ میں نے عرض کیا: اس کے لیے میں تیار ہوں۔ میں نے اپنی چادر پھیلا دی رسول اللہ ﷺ بیان فرمانے لگے حتیٰ کہ جب خاموش ہو گئے میں نے اپنی چادر لپیٹ کر اپنے سینے سے لگالی مجھے امید ہے کہ اس کے بعد میں نے آپ سے جو حدیث بھی سنی ہے مجھے نہیں بھولی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۴۶۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب وہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) مدینہ آئے تو ان کا غلام جو ان کے ساتھ تھا کہیں گم ہو گیا رات کی تاریکی میں اس کا کہیں پتہ نہ چلا اور راستے سے بھٹک گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ بولے:

يا ليلة من طول لها وعنا نهما

علسى انها من دار الكفر نجت.

اے تاریک رات تیرا طول اور تیری شفقت بہت ہے لیکن اسی رات نے مجھے دار کفر سے نجات دی ہے چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکا یک ان کا غلام سامنے سے نمودار ہوا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! یہ رہا تمہارا غلام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں یہ خالصۃً لئلا زاد ہے۔ رواہ البزار

## حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۵..... عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے کپڑے طلب کیے آپ نے مجھے دو خیش پہنائے چنانچہ میں نے دیکھا کہ میرے ساتھیوں میں سب سے زیادہ کپڑا میرے پاس تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۴۶۶..... عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھوٹی سی تلوار عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اگر تم اس سے ضرب نہ لگا سکو تو اس سے کچوکے تو لگا سکتے ہو۔ رواہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر

## حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۷..... حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ سات کا ساتواں دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... یعنی چھ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تھے اور ساتویں حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ تھے یا انہوں نے ساتویں نمبر پر اسلام قبول کیا۔

## حضرت عاصم بن ثابت بن ابی ارح رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۸..... عاصم بن عمر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ مؤمن کی حفاظت فرمائے عاصم بن ثابت ابن ابی ارح رضی اللہ عنہ نے ندرمان رکھی تھی کہ وہ کسی مشرک کو نہیں چھوئیں گے اور نہ ہی کوئی مشرک انہیں کبھی چھوئے گا چنانچہ بعد از وفات اللہ تعالیٰ نے ان کا

بھر پور دفاع کیا جیسا کہ زندگی میں ان کا دفاع کیے رکھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ والبیہقی فی الدلائل

## حرف القاء..... حضرت فروہ بن عامر جذامی رضی اللہ عنہ

۳۷۴۶۹... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فروہ بن عامر جذامی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بھیجا انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا آپ ﷺ نے انہیں سفید خچر بہ یہ کیا اسلام قبول کرنے سے پہلے فروہ رضی اللہ عنہ روم کے بادشاہ قیصر کے عرب کے بعض زیر تلمیذ علاقوں پر عامل تھے ان کا ٹھکانا عجم تھا جب روم کے بادشاہ کو ان کے اسلام کی خبر پہنچی تو اس نے انہیں قتل کروا دیا۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

## حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۴۷۰... عبد اللہ دیلمی کی روایت ہے کہ مجھے ابی فیروز نے حدیث سنائی ہے کہ میں سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں حاضر ہونے والے وفد میں بھی شامل تھا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں بنو بی جانتے ہیں اور ہم کن لوگوں کے درمیان سے آئے ہیں آپ یہ بھی جانتے ہیں ہمارا تعلق کس علاقہ سے ہے آپ یہ بھی جانتے ہیں ہمارا امیر کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اللہ اور اس کا رسول وفد بولا: ہمیں کافی ہے۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۷۴۷۱... کثیر بن ابی الزقاق کہتے ہیں: فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزر گئے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جانا چاہتے تھے جب شام سے واپس لوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے ابن دیلمی! تم میرے پاس کیوں نہیں آئے اور یوں گزر گئے کیا تم معاویہ سے ڈرتے تھے؟ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے نہ سنا ہوتا کہ کذاب اور اس کا قاتل ایک ہی جگہ میں داخل نہیں ہوتے تو میں تمہیں اندر آنے کی اجازت نہ دیتی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۴۷۲... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جس رات اسود غسی قتل کیا گیا آسمان سے خبر آئی آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اسود آج رات قتل ہو گیا ہے اسے ایک مبارک شخص نے قتل کیا ہے جو مبارک گھر کا فرد ہے آپ سے پوچھا گیا وہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۷۴۷۳... "مسند عمر" حرمازی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے: اما بعد! مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم شہد کے ساتھ مغز کھانے میں مشغول رہتے ہو جو نبی میرا خط پہنچے فوراً میرے پاس آ جاؤ۔ چنانچہ فیروز رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اجازت طلب کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت دی لیکن اندر داخل ہونے میں قریش کے ایک نوجوان نے مزاحمت کر دی فیروز رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر طمانچہ دے مارا قریشی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خون آلود ناک لیے داخل ہوا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کس نے کیا: جواب دیا: فیروز دیلمی نے اور وہ دروازے پر کھڑے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیروز رضی اللہ عنہ کو داخل ہونے کی اجازت دی وہ اندر داخل ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے فیروز یہ کیا معاملہ ہے؟ جواب دیا: امیر المؤمنین! ہمارا بادشاہ کے ساتھ نیا نیا بارانہ ہے آپ نے مجھے خط لکھا مگر اسے خط نہیں لکھا آپ نے مجھے داخل ہونے کی اجازت دی اور اسے اجازت نہ دی وہ میری اجازت سے قبل داخل ہونا چاہتا تھا تو پھر مجھ سے وہ ہوا جسکی آپ کو خبر ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے قصاص لیا جائے گا فیروز رضی اللہ عنہ بولے: کیا اس کے سوا کوئی چارہ کار ہے۔ فرمایا اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں فیروز رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور نوجوان قصاص لینے کھڑا ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے سے کہا: اے نوجوان ذرہ ٹھہروتا کہ میں تمہیں ایک حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے

سنی ہے چنانچہ آپ ﷺ نے ایک صبح فرمایا: آج رات اسود غنسی کذاب قتل کر دیا گیا ہے۔ اسے بندہ صالح فیروز دیلمی نے قتل کیا ہے۔ اسے نوجوان یہ سن لینے کے بعد بھی تم اس شخص سے قصاص لینے کے لیے آمادہ ہو۔ نوجوان بولا: میں نے یہ سننے کے بعد اسے معاف کر دیا فیروز رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اس کے بعد میں اپنے صنم سے باہر نکل گیا: فرمایا: باقی باں فیروز رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو نواہناتا ہوں کہ میری تلوار گھوڑا اور میرے مال میں سے تمیں ہزار اس نوجوان نے لیے بہتیں پھر بولے: اے قریشی! تو نے معاف کر کے اجر و ثواب حاصل کیا اور مال لیتا گیا۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت فرات بن حیان رضی اللہ عنہ

۳۷۴۷۴ حارث بن مضرب، فرات بن حیان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرات رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا چونکہ فرات رضی اللہ عنہ ابوسفیان کے جاسوس تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ فرات رضی اللہ عنہ انصار کے حلقہ کے پاس سے گزرے اور کہا: میں مسلمان ہوں ایک انصاری بولا: یا رسول اللہ! یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں ہم ان کے ایمان کے سپرد کرتے ہیں ان میں سے ایک فرات بن حیان بھی ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

## حرف قاف..... حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ

۳۷۴۷۵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ (ابوسعید خدی رضی اللہ عنہ قتادہ رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی تھے) کہ قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ غزوہ احد کے دن جاتی رہی وہ اپنی آنکھ ہاتھ میں اٹھائے نبی کریم ﷺ کے پاس لائے نبی کریم ﷺ نے آنکھ اپنی جگہ رکھی اور آنکھ بالکل درست ہو گئی۔ رواہ البیہقی فی و ابن عساکر

## حضرت قیس بن مکشوح مراری رضی اللہ عنہ

۳۷۴۷۶ محمد بن عمارہ بن خزیمہ بن ثابت کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے قیس بن مکشوح مراری سے کہا: اے قیس تم اپنی قوم کے آج سردار ہونے لگے ہے کہ قریش کا ایک شخص "جیسے محمد کہا جاتا ہے" حجاز میں اس کا ظہور ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ میں سنی ہوں لہذا ہمارے ساتھ اس کے پاس چلو تا کہ ہم اس کے علم کا جائزہ ہیں، اگر وہ واقعہ نبی ہے جیسا کہ اس کا دعویٰ ہے تو حقیقت حال ہمارے اوپر مخفی نہیں رہے گی جب ہم اس سے ملاقات کریں گے سب کچھ واضح ہو جائے گا اور ہم اس کی پیروی کر لیں گے اگر معاملہ اس کے خلاف ہو تب بھی ہم اس کے ہم کا جائزہ لے لیں گے اگر تمہاری قوم کا کوئی شخص اس تک جا پہنچا ہے تو وہ ہمارا سردار اور رئیس ہوگا اور ہم اس کے ماتحت ہوں گے قیس نے عمرو رضی اللہ عنہ کی رائے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور ان کی رائے کو نامعقول سمجھا۔ چنانچہ حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے دس آدمیوں کے ساتھ مدینہ حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر کے اپنے وطن واپس چلے گئے جب قیس بن مکشوح رضی اللہ عنہ کو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے مدینہ کی طرف روانہ ہونے کی خبر ہوئی تو قیس رضی اللہ عنہ نے انھیں دھمکی دی اور کہا: اس نے میری مخالفت کی ہے اور میری رائے کی مطلق پاسداری نہیں کی۔ جب کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کہتے جا رہے تھے: اے قیس میں نے تجھے خبر دی ہے کہ فروہ بن مسیک کی تابع فرمان دم سے فر وونے قیس بن مکشوح کی تلاش شروع کر دی بالآخر قیس بن مکشوح اپنے ملک سے بھاگ نکلا اور اس کے بعد اسلام قبول کر لیا۔ جب اسود غنسی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو قیس اس سے خوفزدہ ہو کر اس کے پاس آنے لگا اسے سلام کرتا اور اس کی گھات میں لگا رہتا اور اس کا اظہار کسی سے نہ کرتا۔ حتیٰ کہ ایک دن غنسی کے پاس داخل ہوا اور اس حالیکہ فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن میں چادر ڈال رکھی تھی اور اس کا چہرہ گردن کی طرف

موڑ رکھا تھا بالآخر اسے قتل کر دیا اور قیس نے اس کا سر کاٹ کر اس کے حمایتیوں کی طرف پھینک دیا پھر قیس غسی کی قوم سے خوفزدہ ہوا اور داؤد یہ پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا تاکہ غسی کی قوم کو خوش کر دے داؤد یہ ان لوگوں میں سے تھا جو غسی کے قتل میں شامل تھے جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے مہاجر بن ابی امیہ کو خط لکھا کہ قیس کو بیڑیوں میں جکڑ کر میرے پاس بھیج دو چنانچہ اسے بھیج دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کے متعلق بات کی اور فرمایا: میں اسے بندہ صالح یعنی داؤد یہ کے بدلہ میں قتل کروں گا یہ تو سرکش چور ہے قیس نے قسمیں اٹھانی شروع کر دیں کہ میں نے اسے قتل نہیں کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قیس سے منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس پچاس قسمیں لیں کہ میں نے اسے قتل کیا اور نہ ہی اس کے قاتل کا مجھے علم ہے پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے معاف کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے فرمایا کرتے اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تجھے معاف نہ کیا ہوتا میں تجھے داؤد یہ کے بدلہ میں قتل کر دیتا قیس جواب دیتا امیر المؤمنین! اللہ کی قسم آپ نے مجھے پہنچان لیا تھا جو شخص بھی یہ بات آپ کے منہ سے سنے گا وہ مجھ پر جرات کرے گا اور مجھے قتل کر دے گا حالانکہ میں اس کے قتل سے بری ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ اس کے بعد اس کے ذکر سے باز رہتے تھے عمر رضی اللہ عنہ جب اپنے لشکروں کو بھیجتے تھے تو قیس سے مشورہ لیتے اور اسے کوئی سرکاری عہدہ نہیں سونپتے تھے اور فرماتے تھے! یہ فتون حرب کا ماہر ہے لیکن امانتدار ہیں۔ رواہ ابن سعد

## حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

۲۷۳۷۷..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جن پر حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا لشکر نے جہاد کیا اور اس دوران (اشیاء خورد و نوش کی قلت پڑ جانے کی وجہ سے) قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نے نو (۹) سواریاں ذبح کر کے کھائیں واپسی پر ساحل سمندر کا راستہ اختیار کیا ساحل پر انھیں بڑی مچھلی (وہیل) اڑی ہوئی ملی تین دن تک اس کے پاس ٹھہرے اور خوب کھائی مچھلی کے گوشت اور چربی سے مشکیزے بھر لیے جب مدینہ واپس پہنچے تو رسول اللہ ﷺ سے مچھلی کا ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہمیں اس کا علم ہو جاتا اور ہم اسے پالیتے تو ہم اس کے پاس سے نہ ہٹتے ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے پاس ہو۔ شکر کاے لشکر نے رسول اللہ ﷺ سے قیس رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: سخاوت تو اس گھر کی عادت ہے۔

رواہ ابو بکر فی العیلا نیات عن جابر بن سمرۃ نحوہ و ابن عساکر

۳۷۳۷۸..... رافع بن حدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ (غزوہ ذات الخبط کے دوران) قیس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے قیس رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کہ سواریاں ذبح مت کرو بلکہ خر سواریاں ذبح کر دی گئیں جب نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی تو فرمایا: یہ تو سخاوت کے گھر میں رہتا ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا و ابن عساکر

۳۷۳۷۹..... ابن شہاب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انصار کا جھنڈا حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اٹھاتے تھے ان کا شمار ذی رائے لوگوں میں ہوتا تھا رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ کے ہاں پولیس افسر کا عہدہ تھا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۳۸۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے ایک روایت میں ہے جب مکہ تشریف لائے تو قیس بن سعد رضی اللہ عنہ پولیس افسر کے طور پر آگے آگے تھے سعد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بات کی کہ قیس کو اس عہدہ سے ہٹادیں چونکہ سعد رضی اللہ عنہ کو خوف دامنگیر تھا کہ انھیں کوئی مسئلہ نہ پیش آ جائے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انھیں پیچھے ہٹادیا۔

رواہ ابو یعلیٰ و ابن مندہ و ابن عساکر

۳۷۳۸۲..... حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۳..... رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں سب سے آخر میں آنے والے قثم بن عباس ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والضیاء

## حضرت قیس بن کعب رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۴..... عبدالرحمن بن عباس نخعی قیس بن کعب نخعی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ وفد کی شکل میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا بھائی ارطاة بن کعب رضی اللہ عنہ اور ارقم رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ دونوں حضرات اپنے زمانہ کے حسین ترین لوگوں میں سے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں بلا کی قوت گویائی عطا کر رکھی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کو دعوت اسلام دی انھوں نے اسلام قبول کر لیا اور آپ نے ان کے لیے دعائے خیر کی اور ارطاة رضی اللہ عنہ کے لیے نوشتہ تحریر کیا اور انھیں ایک جھنڈا بھی عطا کیا۔ چنانچہ حضرت ارطاة رضی اللہ عنہ یہی جھنڈا لے کر جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔ رواہ ابن شاہین بسند ضعیف

## حضرت قیس بن ابی حازم بجلی الحمسی رضی اللہ عنہ

اس کا نام عوف ہے انھیں عوف بن عبدالحارث بھی کہا جاتا ہے۔ ابن عساکر کہتے ہیں: انھوں نے نبی کریم ﷺ کو پایا ہے لیکن آپ کا دیدار نہیں ہو سکا بعض کہتے ہیں قیس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے البتہ ان کے والد کو صحبت کا شرف حاصل ہوا ہے۔  
۳۷۲۸۵..... اسماعیل بن ابی خالد کی روایت ہے کہ قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بچہ تھا میرے والد مجھے ہاتھ سے پکڑ کر مسجد میں لے گئے اتنے میں ایک شخص آیا اور منبر پر چڑھ گیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور منبر سے نیچے اتر آیا۔ میں نے والد صاحب سے پوچھا: یہ کون ہے؟ جواب دیا: یہ اللہ تعالیٰ کے نبی کریم ﷺ ہیں۔ اس وقت میں سات یا آٹھ سال کا تھا۔

رواہ ابن مندہ وقال هذا حدیث عزیز جدا نفر دبه اهل خراسان ولم اکتبه الا من هذا الوجه وابن عساکر  
۳۷۲۸۶..... قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ دنیا سے رخصت ہو چکے تھے جب کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر رہے تھے اور میں نے انھیں بہت روتے ہوئے دیکھا۔ رواہ عبدالرزاق

## حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۷..... مطلب بن عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ اپنے والد اور دادا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں اور رسول اللہ ﷺ ہاتھیوں والے سال پیدا ہوئے اس اعتبار سے ہم دونوں ہم عمر ہیں۔ رواہ ابن اسحاق والبقوی وابن عساکر

## حرف کاف..... حضرت کابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۸..... "مسند انس" عبادہ بن منصور کی روایت ہے کہ ہمارا ایک شخص تھا جسے کابس بن ربیعہ کہا جاتا تھا اسے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو انس رضی اللہ عنہ نے اسے گلے لگا لیا، رونے لگے پھر کہا: جو شخص رسول اللہ ﷺ کو دیکھنا چاہے وہ کابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ

۳۷۲۸۹..... کثیر بن عباس کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مجھے عبد اللہ عبید اللہ اور قسم کو جمع کرتے اور پھر اپنی بائیں کھول لیتے اور فرماتے! جو سب سے پہلے میرے پاس پہنچے گا اسے یہ اور یہ چیز (انعام میں) ملے گی۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ

۳۷۲۹۰..... حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ سفید گندم خریدی رسول اللہ ﷺ ابھی بقید حیات تھے میں یہ گندم لے کر اپنے گھر والوں کے پاس آیا گھر والوں نے کہا: تم عمدہ اور اچھی گندم چھوڑ آئے ہو اور یہ ردی قسم کی گندم خرید لائے ہو۔ (بیوی نے کہا) اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے تجھ سے میرا نکاح کروایا ہے حالانکہ تم گفتگو میں عاجز ہو حقیر و بد صورت ہو اور تمہاری قوت بھی ماند پڑ گئی ہے کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اسی گندم سے روٹی پکائی میں نے اپنے ہاں اسے اشعری دوستوں کو کھانے پر مدعو کرنا چاہا میں نے سوچا: میں پیٹ بھر کر ڈکار مارنے لگوں گا جب کہ میرے دوست بھوکے ہوں گے۔ میری بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس میری شکایت کرنے آئی اور عرض کیا: آپ نے مجھے جہاں چھوڑا ہے وہاں سے میری جان چھڑائیں رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ اپنے پاس بلا یا پھر آپ نے دونوں میاں بیوی کو جمع کیا اور بات کی پھر آپ نے فرمایا: تو نے اپنے خاوند سے اس کے علاوہ کوئی اور بری بات تو نہیں دیکھی؟ بولی: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم چاہتی ہو کہ اس سے اپنی جان چھڑالے اور یوں گدھے کی لاش بن جائے یا تو کسی مالدار کی خواہشمند ہے جس کے برتن پر شیطان بھی بیٹھا ہو۔ کیا تم راضی نہیں ہو کہ ہم نے ایسے شخص سے تمہاری شادی کی ہے جس سے افضل کوئی شخص نہیں جس پر سورج طلوع ہوتا ہو؟ وہ بولی: میں راضی ہوں پھر اٹھی اور اپنے خاوند کا سر چوما اور پھر کہا: میں اپنے خاوند سے کبھی بھی جدا نہیں ہوں گی۔

رواہ ابن عساکر

## حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۷۲۹۱..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہارے رب نے وہ شعر نہیں بھولا عرض کیا: وہ کون سا شعر ہے؟ آپ نے فرمایا اے ابو بکر اسے وہ شعر سناؤ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے:

زَعَمَت سَخِيحَةٌ اِنْ سَتَفَلَ ب رِبْهًا  
وَلِيَفَلَ بِن مَفَالِبِ الْفَلَابِ

رواہ ابن مندہ و ابن عساکر

۳۷۲۹۲..... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میری توبہ کا حکم نازل ہوا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ چوم لیے۔

رواہ ابن عساکر

## حرف لام..... حضرت لجلانج زہری رضی اللہ عنہ

۳۷۲۹۳..... عبد الرحمن بن علاء بن لجلانج اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں ان کے دادا کہتے ہیں: میں نے رسول

اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام قبول کیا اس وقت میری عمر پچاس سال تھی چنانچہ لجلج رضی اللہ عنہ نے ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی لجلج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں نے اسلام قبول کیا ہے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا صرف اتنا کھاتا اور پیتا تھا جس سے گزارا ہو سکے۔

رواہ ابن عساکر

## حرف میم..... حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

۳۷۴۹۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا مصعب رضی اللہ عنہ سامنے سے آرہے تھے اور انھوں نے اپنے اوپر مینڈھے کی کھال لپیٹ رکھی تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھ جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے منور کر دیا ہے میں نے اس کی یہ حالت بھی دیکھی ہے کہ اس کے والد بن اسے اچھے سے اچھا کھانا کھلاتے تھے اور اچھے سے اچھا مشروب پلاتے تھے میں نے اسے ایسے ایسے جوڑے زیب تن کیے ہوئے دیکھا ہے جنکی قیمت دو سو درہم تھی چنانچہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اسے اس حالت کی طرف بلا یا ہے جسے تم دیکھ رہے ہو۔

رواہ الحسن بن سفیان و ابو عبد الرحمن السلمی فی الاربعین و ابو نعیم فی الاربعین الصوفیة و البیهقی فی شعب الایمان و الدیلمی و الحاکم  
۳۷۴۹۵..... ”مسند خباب بن الارت“ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ہم صرف اضاع الہی کے جو یاں تھے لہذا ہمارا جر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے چنانچہ ہم میں سے کچھ ہسیناں ایسی بھی ہیں جو دنیا سے رخصت ہو چکی ہیں ان میں سے ایک ہستی مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی بھی ہے۔ انھیں احد کے دن قتل کیا گیا ان کے لیے اتنا کپڑا بھی دستیاب نہیں تھا جس میں انھیں کفن دیا جائے صرف چھوٹی سی ایک چادر تھی جس میں انھیں کفن دیا گیا جسے صحابہ رضی اللہ عنہم اگر سر کی طرف کھینچتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اگر پاؤں ڈھانپتے سر ننگا ہو جاتا ہم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چادر سے اس کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو۔ ہم میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جسکا پھل پک چکا ہے اور وہ اسے ہدیہ میں ملا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۴۹۶..... ”مسند علی“ محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں: مجھے ایک شخص نے حدیث بیان کی ہے اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے یکا یک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہمارے اوپر نمودار ہوئے انھوں نے اپنے اوپر ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس میں موٹے کپڑے کے پوند لگے ہوئے تھے جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو ان کی پرانی میش و عشرت اور آج کی حالت کو دیکھ کر رو پڑے۔ رواہ ابو نعیم فی الاربعین الصوفیة

## حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ

۳۷۴۹۷..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کوئی شخص نہیں جسے فتنہ پیش آئے گا مگر مجھے اس کے بتلائے فتنہ ہونے کا از حد خوف ہے سوائے محمد بن مسلمہ کے چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: (اے محمد بن مسلمہ) تجھے فتنہ کوئی ضرر نہیں پہنچائے گا۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۴۹۸..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان رضی اللہ عنہ نے پچاس شہسواروں کا ایک دستہ روانہ کیا۔ (میں بھی ان میں شامل تھا) ہمارے امیر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ تھے چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے مصر سے آنے والے لوگوں سے بات کی چنانچہ ہمارا استقبال ایک شخص نے کیا اس کے ہاتھ میں قرآن مجید تھا اور گلے میں تلوار لٹکا رکھی تھی اس نے کہا: یہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اس قرآن کے حکم کے مطابق ضرب لگائیں۔ رواہ ابن مندہ و ابن عساکر

## حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۳۷۳۹۹..... ابوسفیان بعض شیوخ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند عرصہ دو سال سے گھر سے غائب رہا جبکہ وہ عورت حاملہ تھی اس عورت کا کیس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیش کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے عورت کو رجم کرنے کا حکم دیا عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر آپ عورت کو رجم کریں گے تو اس کے پیٹ میں جو کچھ ہے اس کا کیا بنے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا، عورت کو وضع حمل تک روکے رکھو چنانچہ عورت نے بچہ جنم دیا اس کے دو دانت نکلے ہوئے تھے جب عورت کے خاوند نے بچہ دیکھا فوراً اپنی شیبہ پہچان گیا اور کہنے لگا رب کعبہ کی قسم یہ میرا بیٹا ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی فرمایا: عورتیں معاذ جیسا انسان پیدا کرنے سے عاجز ہیں اگر معاذ نہ ہوتے عمر ہلاک ہو جاتا۔ رواہ البیہقی و عبد الرزاق و ابن ابی شیبہ

۳۷۵۰۰..... شہر بن حوشب کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن جب علماء جمع کیے جائیں گے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ علماء کے درمیان ایسے نمایاں ہوں گے جیسے پہاڑ کا کنگر انجلیاں ہوتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۵۰۱..... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: معاذ رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہو گئے چنانچہ ان کا شام کی طرف جانا اہل مدینہ کے لیے نقصان تھا چونکہ معاذ اہل مدینہ کو فتویٰ دیتے تھے میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ (اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے) سے بات کی کہ وہ معاذ رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی ضرورت کی بنا پر روک لیں لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور فرمایا: ایک شخص شہادت سے اپنے آپ کو سرفراز کرنا چاہتا ہے میں اسے نہیں روک سکتا۔ میں نے کہا: بخدا اللہ تعالیٰ آدمی کو اس کے گھر پر بھی شہادت عطا کر سکتا ہے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ اور ابو بکر صدیق کے زندہ ہوتے ہوئے بھی اہل مدینہ کو فتویٰ دیتے تھے۔ رواہ ابن سعد

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں واقدی ہے۔

۳۷۵۰۲..... حارث بن عمیرہ کہتے ہیں جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ان کے پاس بیٹھے ہوئے لوگ رو پڑے معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں رو رہے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: ہم اس علم پر رو رہے ہیں جو آپ کی موت کے ساتھ ہی منقطع ہونے والا ہے معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم اور ایمان تا قیامت اپنی جگہ پر رہیں گے جو علم و ایمان کو تلاش کرے گا انھیں کتاب و سنت میں پالے گا ہر مسئلہ کو کتاب اللہ پر پیش کروں کہ کتاب اللہ کو مسئلہ پر پیش کرو۔ عمر عثمان اور علی رضی اللہ عنہ سے علم حاصل کروا کر تم انھیں گم پاؤں تو ان چار اشخاص سے علم حاصل کرو عویر ابن مسعود و سلمان، ابن سلام جو کہ یہودی تھے پھر اسلام قبول کر لیا رضی اللہ عنہم میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ابن سلام رضی اللہ عنہ جنت میں دس کا دسواں ہوگا عالم کے پھسل جانے سے ذرہ حق جہاں بھی ملے اسے مضبوطی سے پکڑ لو جب کہ باطل اور پیش خیمہ باطل کو رد کرو خواہ وہ جس حال میں بھی ہو۔ رواہ سعید و ابن عساکر

۳۷۵۰۳..... عمرو بن میمون کہتے ہیں ہم یمن میں تھے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اسلام قبول کرو اور اپنے آپ کو سلامتی میں کر لو۔ میں اللہ کے رسول کا تمہارے پاس قاصد آیا ہوں عمرو بن میمون کہتے ہیں تب سے میرے دل میں معاذ رضی اللہ عنہ کی محبت رچ بس گئی پھر دنیا سے رخصت ہونے تک میں نے ان کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ جب قریب الوقات ہوئے میں رو پڑا معاذ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے رونے کی وجہ پوچھی میں نے عرض کیا: آپ کے ساتھ ساتھ علم بھی ختم ہو رہا ہے فرمایا: علم اور ایمان تا قیامت باقی رہیں گے علم تو عبد اللہ بن مسعود عبد اللہ بن سلام جو کہ جنت میں دس کے دسویں ہوں گے سلمان الخیر اور عویر اور دراء رضی اللہ عنہ کے پاس ہے۔ چنانچہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا ملا میں نے نماز کا تذکرہ کیا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے وہی حکم دیا جو نبی کریم ﷺ نے دیا ہے کہ میں وقت پر نماز پڑھوں اور نقلی نماز کا بھی اہتمام کروں۔ میں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے جماعت



کی فضیلت بیان کی انھوں نے میری ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا: تجھ پر افسوس ہے! لوگوں کی اکثریت جماعت سے الگ ہے جماعت تو وہی ہے جو اللہ عزوجل کی اطاعت کے موافق ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۰۳..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا ارشاد فرمایا میں جانتا ہوں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کے معاملہ میں کن کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے حتیٰ کہ تمہارا مال بھی ختم ہو گیا میں نے تمہارے لیے اچھا ہدیہ تیار کر رکھا ہے لہذا جو چیز بھی تمہیں ہدیہ کروں وہ تمہاری ہی ہوگی۔ رواہ ابن جریر کلام:..... ابن جریر نے حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۷۵۰۵..... "مسند ابن مسعود" ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ابن مسعود مجھ سے قرآن سننا چاہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے قرآن سناؤ میں نے انھیں قرآن سنایا پھر میں اور معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ کو قرآن سنایا: چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں معلم تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۵۰۶..... "مسند عمر" سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بنی کلاب سے وصولی صدقات کے لیے بھیجا چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ نے کوئی چیز نہ چھوڑی حتیٰ کہ وہ کھل جو ساتھ لیتے گئے تھے اسے بھی اپنے کاندھوں پر اٹھا کر لیتے آئے معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے کہا: تم کہاں سے آرہے ہیں عاقلین جو چیز بھی لاتے ہیں پہلے اپنے گھروالوں کو پیش کرتے ہیں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے ساتھ ضاعط (تنبہان تھا) بیوی بولی! تم رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاں امانتدار سمجھے جاتے تھے جبکہ عمر نے تمہارے ساتھ ضاعط" کو بھی بھیج دیا معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی عورتوں میں کھڑی ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا: کیا میں نے تمہارے ساتھ ضاعط بھیجا تھا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی عذر نہیں تھا جسے میں اپنی بیوی کے سامنے ظاہر کر سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہنس پڑے اور کوئی چیز دے کر فرمایا: یہ نیتے جاؤ اور اس سے اپنی بیوی کو راضی کر لو۔ ابن جریر کہتے ہیں: معاذ رضی اللہ عنہ نے جو ضاعط کہا اس کا معنی تنبہان ہے اور ان کی مراد اللہ تعالیٰ تھا۔

رواہ عبد الرزاق والمحاملی فی اصابہ

## حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۰۷..... "مسند عمر" محمد بن سلام کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے معاویہ بن ابی سفیان کا ذکر کیا اور فرمایا: قریش کے گندم گوں سے بچو جو کہ مطابق رضارات گزارتا ہے اور غصہ میں بھی ہنستا ہے وہ اس سب کے باوجود اپنے سر کے اوپر کی چیز قدموں تلے سے پالیتا ہے۔ مجھے نہیں معلوم آیا کہ وہ اسے بلند کرتا ہے یا نہیں۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

۳۷۵۰۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: اے معاویہ کھڑے ہو جاؤ اور اس سے کشتی لڑو۔ چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اعرابی سے کشتی کی اور اسے پچھاڑ دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معاویہ جس شخص سے بھی کشتی لڑتا ہے اسے پچھاڑ دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۷۵۰۹..... ابو اسود کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے اہل عذراء حجر اور اس کے ساتھیوں کو کیوں قتل کیا ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے ام المؤمنین! میں نے امت کی بہتری کے لیے ان کا قتل روا سمجھا ہے چونکہ ان کے زندہ رہنے سے امت میں فساد پھیلنے کا خدشہ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے عنقریب عذراء میں لوگوں کو قتل کیا جائے گا ان پر اللہ اور اہل آسمان غضبناک ہیں۔

رواہ یعقوب بن سفیان و ابن عساکر

۳۷۵۱۰ ... سعید بن ابی ہلاک کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کے لیے آئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے معاویہ رضی اللہ عنہ تم نے حجر بن ادبر اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے حدیث پہنچی ہے کہ عذراء میں سات آدمی قتل کیے جائیں گے جن پر اللہ تعالیٰ اور اہل آسمان کا سخت غضب نازل ہوتا ہے۔ رواہ ابن عساکر۔

۳۷۵۱۱ ... عبدالرحمن بن ابی عمیر مزنی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی اور فرمایا: یا اللہ! معاویہ کو حساب و کتاب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچالے۔ رواہ ابن عساکر۔

۳۷۵۱۲ ... حضرت عرباض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرماتے ہوئے سنا: یا اللہ! اسے حساب و کتاب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچالے۔ رواہ ابن النجار۔

۳۷۵۱۳ ... مری بن اسماعیل شععی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے سفیان ابن لیل نے حدیث سنائی ہے کہ جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کوفہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں نے کہا: اے المؤمنین کے رسوا کرنے والے! حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مت کہو میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: دن اور راتیں اس وقت تک ختم نہیں ہوں گی جب تک کہ ایک شخص بادشاہ نہ بن جائے اور وہ معاویہ ہے۔ اللہ کی قسم مجھے پسند نہیں کہ میرے لیے دنیا و مافیہا ہو اس کے بعد کہ جب میں نے یہ حدیث سن لی کہ میں مدینہ میں لوٹ کے نہ آیا ہوتا۔ (رواہ سمویہ و رواہ نعیم بن حماد فی الفتن والعقلی بلفظ) اللہ کی قسم مجھے پسند نہیں ہے کہ میرے لیے دنیا و مافیہا ہو اور ایک بھی کھوپڑی کا خون بہایا جائے۔ اس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ میں نے والد کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے دل سے ہمارے ساتھ محبت کی اپنی زبان سے ہماری مدد کی اور اپنے ہاتھوں کو روکے رکھا وہ اس جگہ میں ہوگا جو ہمارے ساتھ ملا ہوا ہے عقیل کہتے ہیں: سفیان بن لیل کوئی ہے اور عالی قسم کا رافضی ہے، اس کی حدیثیں کسی طرح صحیح نہیں۔ میزان میں ہے: شععی سے یہ حدیث روایت کرنے میں مری بن سفیان متفرد ہے اور یہ ہلاک شہ گاہ میں سے ایک ہے۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: سفیان بن لیل کی ایک حدیث یہ بھی ہے: امت کا خاتمہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ اس کا حکمران وہ شخص نہ ہو جائے جو کشادہ حلقوم والا ہوگا وہ کھاتا جائے گا لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرے گا یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد ابوالفتح کہتے ہیں: سفیان مجہول روایتی ہے جبکہ حدیث منکر ہے۔ انتہی

## محمد بن ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۴ ... "مسند ثابت بن قیس" اسماعیل بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد (ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ) نے جبیلہ بنت عبداللہ بن ابی سے علیحدگی اختیار کر لی جبکہ وہ حاملہ تھی اور اس کے لطن میں محمد بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے جب اس نے وضع حمل کیا قسم کھالی کہ وہ اسے دودھ نہیں پلائے گی، چنانچہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بچے کو کپڑے میں لپیٹ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آئے اور آپ کو سارا واقعہ سنایا۔ فرمایا: اسے میرے قریب لاؤ کہتے ہیں میں نے بچہ قریب کہا: آپ نے بچے کے منہ میں تھوکا اور اس کا نام محمد رکھا اور عجوبہ کھجور سے اسکو گھسی دی پھر فرمایا: اسے لے جاؤ اللہ ہی اسے رزق دینے والا ہے چنانچہ ایک دودن ہی گزرنے پائے تھے کہ عرب کی ایک عورت مجھ سے ملنے آئی اور وہ لوگوں سے ثابت بن قیس بن شماس کے متعلق پوچھتی رہی میں نے عورت سے کہا: تجھے اس سے کیا کام ہے؟ وہ بولی: آج رات میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو دودھ پلا رہی ہوں اور اس کا نام محمد ہے وہ بولے: میں ہی ثابت ہوں اور یہ میرا بیٹا محمد ہے چنانچہ وہ عورت بچے کو لیتی گئی۔ رواہ ابن مندہ والبغوی وابونعیم فی المعرفة وابن عساکر۔

## محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۵ ... محمد بن حنفیہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے گھر میں داخل ہوئے اور میں اپنی بہن ام کلثوم کے پاس تھا

عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے ساتھ چمٹالیا اور فرمایا: اے کلثوم! اس پر مہربان رہنا۔ رواہ ابن عساکر

## محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۶..... عیسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں: مجھے محمد بن طلحہ کی آیا نے حدیث سنائی ہے کہ جب محمد بن طلحہ پیدا ہوئے میں انھیں لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے پوچھا: اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: اس کا نام محمد رکھا ہے۔ فرمایا: یہ میرا ہم نام ہے اور اس کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ رواہ ابونعیم فی المعرفة

۳۷۵۱۷..... ابراہیم بن محمد بن طلحہ اپنے والد کی آیا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں: جب محمد بن طلحہ بن عبید اللہ پیدا ہوئے میں انھیں لیکر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ آپ انھیں گھٹی دیں اور دعا فرمائیں۔ آپ کے پاس دعائے برکت کے لیے بچے لے جائے جاتے تھے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ یہ کون ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: یہ محمد بن طلحہ ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ میرا ہم نام ہے اور یہ ابوالقاسم بھی ہے۔ رواہ ابونعیم

## حضرت منذر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۸..... ”مسند جویریہ عصری“ جویریہ عصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہمارے ساتھ منذر بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے منذر سے فرمایا: تمہارے اندر دو خصلتیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے حلم اور بردباری۔

رواہ ابن مندہ و ابونعیم

## حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۷۵۱۹..... بریدہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو رجم کرنے کا حکم دیا تو (ان کے رجم ہو جانے کے بعد) لوگ دو جماعتوں میں منقسم ہو گئے بعض کہتے: ماعز بہت بری حالت میں ہلاک ہوا ہے اور اس کے گناہ نے اس کا احاطہ کر لیا ہے۔ بعض کہتے: ماعز بن مالک کی توبہ سے بڑھ کر افضل و اعلیٰ توبہ کسی کی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ماعز رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا ہاتھ نبی کریم ﷺ کے دست اقدس میں تھما دیا اور عرض کیا: مجھے پتھروں سے قتل کریں صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایسی حالت میں دو یا تین دن گزار دیئے پھر آپ تشریف لائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے پھر فرمایا: ماعز بن مالک کے لیے استغفار کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے ماعز کی مغفرت کر دی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کسی امت میں تقسیم کی جائے تو انھیں کافی ہو۔ رواہ ابن جریر و الحدیث فی صحیح البخاری کتاب الحدود باب من اعترف علی نفسه بالذنا

۳۷۵۲۰..... بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ماعز رضی اللہ عنہ رجم کر دیئے گئے تو بعض لوگوں نے کہا: یہ ماعز ہے جس نے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماعز نے اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی توبہ کی ہے کہ اگر لوگوں کی ایک جماعت ایسی توبہ کرتی تو انھیں کافی ہوتی۔

رواہ ابن جریر

۳۷۵۲۱..... بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ماعز بن مالک کو رجم کرنے کا حکم دینے کے بعد ان کے لیے دعائے مغفرت کی۔

رواہ ابن جریر

۳۷۵۲۲..... بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول

اللہ! مجھے پاک کریں حکم ہوا تجھ پر افسوس ہے واپس جاؤ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کے حضور توبہ کرو ماعز رضی اللہ عنہ تھوڑے آگے تک چلے پھر واپس لوٹ آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے پاک کریں نبی کریم ﷺ نے پہلے کی طرح انھیں واپس کر دیا حتیٰ کہ چوتھی بار نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کس چیز سے میں تمہیں پاک کروں؟ عرض کیا: مجھے زنا سے پاک کریں۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: کیا اس پر بے ہوشی کا حملہ تو نہیں ہوتا۔ خبر دی گئی کہ اس پر بیہوشی طاری نہیں ہوتی۔ فرمایا: کیا اس نے شراب تو نہیں پی؟ چنانچہ ایک آدمی نے بوسوٹھی اور اس نے شراب کی بونہ پائی فرمایا: کیا تم نے واقعی زنا کیا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے انھیں رجم کرنے کا حکم دیا۔ بعد میں ان کے متعلق لوگوں کی دو جماعتیں ہو گئیں ایک جماعت کہتی تھی ماعز بہت ہی بری حالت میں ہلاک ہوا ہے اس کے گناہ نے اس کا احاطہ کر لیا ہے بعض کہتے تھے ماعز کی توبہ سے بڑھ کر کسی اور کی بھی توبہ افضل و اعلیٰ ہو سکتی ہے چونکہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا ہاتھ نبی کریم ﷺ کے دست اقدس میں دے دیا اور عرض کیا مجھے پتھر مار مار کر قتل کر دیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم دو تین دن تک اسی بحث و مباحثہ میں رہے پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے پھر فرمایا: ماعز کے لیے استغفار کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی مغفرت کرے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کسی امت میں اس کی توبہ تقسیم کی جائے انھیں کافی ہو۔

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ کے پاس قبیلہ غامد بن ازد کی ایک عورت آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کریں آپ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے واپس جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کے حضور توبہ کرو غامد یہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا شاید آپ مجھے بھی ماعز کی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا: میں تو زنا سے حاملہ ہو چکی ہوں آپ نے پوچھا: واقعی تم سے زنا سرزد ہوا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں فرمایا: ہم تمہیں اس حالت میں رجم نہیں کر سکتے حتیٰ کہ تو وضع حمل نہ کر دے چنانچہ ایک انصار نے غامد یہ رضی اللہ عنہ کی ذمہ داری لی چنانچہ کچھ عرصہ بعد انصاری آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! غامد یہ نے وضع حمل کر لیا ہے آپ نے فرمایا: ہم اسے اس حالت میں بھی رجم نہیں کر سکتے کہ وہ دودھ پیتا بچہ چھوڑ جائے اور اسے کوئی دودھ بھی پلانے والا نہ ہو۔ انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا نبی اللہ! بچے کو دودھ پلانے کی ذمہ داری میں لیتا ہوں۔ آپ نے غامد یہ رضی اللہ عنہا کو رجم کرنے کا حکم دے دیا۔ (رواہ ابو نعیم و اخرجہ مسلم فی صحیحہ کتاب الحد و باب من اعترف علی نفسه بالزنا۔ اس معنی میں بہت ہی احادیث کتاب الحد و میں گزر چکی ہیں دیکھیں حدیث نمبر ۱۳۳۵)

۳۷۵۲۳..... حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زنا کا اقرار کیا: رسول اللہ ﷺ نے انھیں واپس کر دیا ماعز رضی اللہ عنہ پھر واپس لوٹ آئے اور زنا کا اقرار کیا: پھر چوتھی بار آپ نے ماعز رضی اللہ عنہ کی قوم سے پوچھا: کیا تم اس کی عقل میں کوئی فتور تو نہیں پاتے؟ قوم نے جواب دیا نہیں۔ آپ نے رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا: چنانچہ ماعز کو ایسی جگہ رجم کیا گیا جہاں پتھر کم تھے جسکی وجہ سے موت واقع ہونے میں تاخیر ہوئی ماعز رضی اللہ عنہ ایسی جگہ کی طرف بھاگنے لگے جہاں پتھر زیادہ تھے لوگ بھی ان کے پیچھے پیچھے ہوئے لوگوں نے ان پر پتھر برسائے حتیٰ کہ انھیں قتل کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ماعز رضی اللہ عنہ کی کارگزاری سنائی آپ نے فرمایا: تم نے اس کا راستہ چھوڑ کیوں نہیں دیا پھر ان کی قوم نے رسول اللہ ﷺ سے انھیں فتن کرنے اور نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت طلب کی آپ نے انھیں اجازت دی اور فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی توبہ لوگوں کی مختلف جماعتوں میں تقسیم کی جائے سب کو کافی ہو۔ رواہ البزار

۳۷۵۲۴..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ماعز رضی اللہ عنہ کو نہ برا بھلا کہا اور نہ ہی ان کے لیے استغفار کیا۔

رواہ ابن جریر

۳۷۵۲۵..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھ سے برائی سرزد ہوئی ہے آپ ﷺ انھیں بار بار واپس کر دیتے ہلا آخر آپ نے ماعز رضی اللہ عنہ کی قوم سے پوچھا: کیا اسے کوئی بیماری تو ہیں؟ جواب دیا گیا کہ اسے کوئی بیماری نہیں۔ آپ نے ہمیں رجم کرنے کا حکم دیا ہم ماعز رضی اللہ عنہ کو لے کر بقیع غرقہ میں چلے گئے ہم نے گھڑا

کھودا اور نہ ہی انھیں ایک جگہ کھڑا ہونے پر مجبور کیا۔ ہم نے انھیں چھوٹے چھوٹے پتھر اور ٹھیکریاں ماریں پھر وہ دوڑ پڑے ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے ہو لیے، چنانچہ وہ مقام صرہ میں آ گئے اور کھڑے ہو گئے وہاں ہم نے ان پر بڑے بڑے پتھر برسائے حتیٰ کہ خاموش ہو گئے یعنی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۲۶..... مجاہد کی روایت ہے کہ ماعز رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انھیں چار مرتبہ واپس کر دیا اور پھر رحم کرنے کا حکم صادر فرمایا: چنانچہ جب ان پر پتھر برسائے گئے تو وہ گھومنے لگے اور آہ و بکا شروع کر دی جب نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی فرمایا: تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۵۲۷..... ابو امامہ بن سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس دن ماعز رضی اللہ عنہ رحم کیے گئے اس دن نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی اور پہلی دو رکعتیں بہت طویل کر دیں حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم طویل قیام کی وجہ سے عاجز آ گئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے ماعز رضی اللہ عنہ کے رحم کا حکم دیا۔ انھیں رحم کیا گیا وہ مرتبہ نہیں رہے تھے حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کے جڑے کی ہڈی سر پر ماری جس سے ان کی جان نکل گئی جب ان کی جان نکلی ایک شخص نے کہا: تو بد نصیب ہے۔ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا: یا رسول اللہ! ہم اس پر نماز پڑھیں؟ فرمایا: جی ہاں دوسرے دن پھر آپ نے ظہر کی نماز میں پہلی دو رکعتیں طویل کیں جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا: اپنے صاحب پر نماز پڑھو چنانچہ نبی کریم ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی اور لوگوں نے بھی پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

## موسیٰ و عمران ابن طلحہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۲۸..... موسیٰ بن طلحہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میرے دو بیٹوں کا نام موسیٰ اور عمران رکھا۔

رواہ ابن مندہ ابن عساکر

## محمد بن فضالہ بن انس بقول بعض محمد بن انس بن فضالہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۲۹..... محمد بن فضالہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات فتح مکہ والے سال ہوئی ہے اس وقت میری عمر دس سال تھی۔

رواہ ابو نعیم

۳۷۵۳۰..... یونس بن محمد بن فضالہ ظفیری اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میری والدہ مجھے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میرے لیے دعائے برکت کرنے کے لیے عرض کیا: آپ نے میرے لیے دعا فرمائی اور آپ نے دست اقدس میری گدی پر رکھا یونس کہتے ہیں: میرے والد کے جسم کے سب بال سفید ہو گئے تھے مگر وہ بال جن پر رسول اللہ ﷺ نے دست اقدس پھیرا تھا وہ سفید نہیں ہوئے۔

رواہ الحسن بن صفیان و ابو نعیم

۳۷۵۳۱..... یونس بن محمد بن فضالہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت میں پندرہ دنوں کا تھا مجھے آپ کی خدمت میں حاضر کیا گیا آپ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: اس کا نام میرے نام پر رکھو لیکن میرے کنیت مت رکھو مجھے آپ کے ساتھ حجۃ الوداع کرایا گیا اس وقت میں دس سال کا تھا اور میری زلفیں تھیں یونس کہتے ہیں: محمد کے سر اور جسم کے تمام بال سفید ہو گئے تھے مگر وہ بال جن پر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ پھیرا تھا وہ سفید نہیں ہوئے۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۵۳۲..... عمرو بن ابی فردوس اپنے بعض مشائخ اہل بیت سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ احد میں انس بن فضالہ قتل کر دیئے گئے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس محمد بن انس ظفیری لائے گئے آپ نے انھیں کھجوروں کا خوشہ صدقہ کیا جو نہ بچا گیا تھا اور نہ ہی ہبہ کیا گیا تھا۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت محیصہ بن مسعود بن کعب انصاری اوسی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۳ بنت محیصہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہودی مردوں میں سے جسے بھی قتل کرنے کا تمہیں موقع میسر ہو اسے قتل کر دو چنانچہ محیصہ رضی اللہ عنہا نکھ کھڑے ہوئے اور یہودیوں کے ایک تاجر شیبہ کو قتل کر دیا۔ محیصہ رضی اللہ عنہا اس سے خرید و فروخت کرتے تھے محیصہ رضی اللہ عنہ کے بھائی خویرہ رضی اللہ عنہ نے انہی اسلام قبول نہیں کیا تھا: خویرہ نے محیصہ رضی اللہ عنہا کو مارتے تھے اور کہتے: اے اللہ کے دشمن تو نے اسے قتل کیا ہے بخدا! تیرے پیٹ میں جزی ہوئی بیشتر چربی اسی کے مال سے ہے محیصہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں میں نے بھائی کو جواب دیا: اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ اگر تجھے قتل کرنے کا حکم دیں اس سے بھی گریز نہیں کروں گا محیصہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں بخدا! یہی واقعہ خویرہ کے اسلام قبول کرنے کا ذریعہ بنا کما: بخدا! اگر محمد تجھے میرے قتل کا حکم دیں تو مجھے قتل کر دو گے؟ محیصہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم جی ہاں خویرہ بولے: بخدا! تمہارے نزدیک دین کا معاملہ یہاں تک پہنچا ہے یہ تو عجیب بات ہے۔ رواہ ابو نعیمہ

## حضرت مدلوک ابوسفیان رضی اللہ عنہ

ابوسفیان کہتے ہیں: مدلوک رضی اللہ عنہ کو صحبت کا شرف حاصل ہے۔

۳۷۵۳۴ آمنہ بنت ابی شعثاء اور ان کی آزاد کردہ باندی قطبہ کہتی ہیں کہ ان دونوں نے مدلوک ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے وہ کہتی ہیں ہم نے مدلوک کو کہتے سنا ہے کہ میں اپنی مالک کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا آمنہ کہتی ہیں میں نے مدلوک کے سر پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک کا نشان دیکھا ہے بایں طور کہ سر کا وہ حصہ پر آپ کے دست اقدس پھیرا تھا وہ سیاہ تھا اور باقی حصہ سفید تھا۔ رواہ ابو نعیمہ وابن عساکر

۳۷۵۳۵ آمنہ یا امیہ بنت ابی شعثاء اور ان کی آزاد کردہ باندی قطبہ کہتی ہیں: ہم نے ابوسفیان کو کہتے سنا کہ میں اپنے مالکوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اسلام قبول کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی اور میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور میرے لیے دعائے برکت فرمائی۔ آمنہ کہتی ہیں: ابوسفیان کے سر کا مقدم حصہ سیاہ تھا جس پر نبی کریم ﷺ نے ہاتھ پھیرا تھا جبکہ باقی حصہ سفید تھا۔

رواہ البخاری فی تاریخہ

## حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۶ ابو قتیل کہتے ہیں میں نے مسلمہ بن مخلد انصاری رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے سنا جبکہ وہ بحری مہم پر کثرت سے آتے جاتے تھے اور لشکر اسے ناپسند کرتا تھا۔ تو مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اہل مصر! تم مجھ سے کیوں انتقام لینا چاہتے ہو جان لو میرے بعد جو کچھ ہونے والا ہے وہ بہتر ہے آخر تو آخر ہے۔ رواہ ابو نعیمہ

۳۷۵۳۷ مسلمہ بن مخلد کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں پیدا ہوا اور جب آپ دنیا سے رخصت ہوئے اس وقت میری عمر دس (۱۰) سال تھی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## حضرت مطاع رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۸ عبدالرحمن بن ثنی بن مطلق بن یسی بن مطاع بن زیادہ بن مسلم بن مسعود بن ضحاک بن جابر بن عدی ابو مسعود مخمی اپنے آباء

اجداد کی سند سے اپنے دادا مسعود بن ضحاک کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کا نام مطاع رکھا اور ان سے فرمایا: تم اپنی قوم کے مطاع (فرمانبردار) ہو آپ نے مطاع رضی اللہ عنہ کو ابلق گھوڑا سواری کے لیے دیا اور جھنڈا بھی عطا کیا اور فرمایا: اے مطاع اپنے ساتھیوں کے پاس واپس چلے جاؤ جو شخص بھی میرے جھنڈے تلے آئے گا وہ عذاب سے مامون رہے گا۔

قال الطبرانی: لا یروی الا بهذا الاستاد و رواہ ابن عساکر

## حضرت معن بن یزید بن احسن بن حبیب سلمی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۹..... حضرت معن بن یزید بن احسن بن حبیب سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کیس لے کر گیا۔ آپ نے مجھے میرے مدقابل پر غلبہ دیا پھر مجھے نکاح کی پیش کش کی جسے میں نے قبول کیا اور آپ نے میرا نکاح کر دیا پھر میں نے اور میرے باپ دادا نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ رواہ الطبرانی و ابونعیم

## حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۰..... عبدالرحمن بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب اپنے والد اور دادا محمد بن حاطب سے روایت نقل کرتے ہیں اور وہ اپنی والدہ ام جمیل بنت مجمل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں: میں تجھے (یعنی محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کو) سرزمین حبشہ سے لے کر آئی اور مدینہ سے ایک یا دو دن کی مسافت پر تھی میں تمہارے لیے کھانا پکا رہی تھی کہ لکڑیاں ختم ہو گئیں میں لکڑیاں لینے گئی اور ہنڈیاں چولہے سے نیچے اتارنے لگی۔ ہنڈیاں الٹ گئی جو تیرے بازوؤں پر آن گری جب مدینہ پہنچی میں تجھے لیکر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ محمد بن حاطب ہے یہ پہلا بچہ ہے جس کا نام آپ کے نام پر رکھا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے تمہارے منہ میں تھکارا، تمہارے سر پر دست شفقت پھیرا اور تمہارے لیے دعائے برکت فرمائی۔ دوران دعا تمہارے ہاتھوں پر تھکارتے رہے اور یہ دعا پڑھتے رہے۔

اذھب الباس رب الناس! واشف.

انت الشافی لا شفاء الا شفاء ک شفاء لا یغادر سقما.

اے لوگوں کے پرمدگار دکھ تکلیف دور فرمادے اور شفاء عطا فرما تو ہی شفاء بخشنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شفاء بخشنے والا نہیں ہے ایسی شفا جو بیماری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے۔

اس کے بعد میں تمہیں لیکر اٹھ گئی تمہارے ہاتھ بالکل صحیح ہو چکے تھے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابویعلیٰ و ابن مندہ و ابونعیم و ابن عساکر

## حرف نون..... حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۱..... یعلیٰ بن اشدق سے مروی ہے کہ نابغہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اشعار سنائے جب کہ میں آپ کی دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔

بلغنا السماء مجدنا وجدودنا

واننا لننزل جوف فوق ذالک مظهرنا

ہم اپنی بزرگی و شرافت میں آسمان تک جا پہنچے ہیں اور ہم اس سے بھی کہیں اوپر جانے کی امید رکھتے ہیں آپ نے فرمایا: اے

ابو یسلی۔ اس سے اوپر کہاں کا ارادہ ہے؟ تمہاری ماں تمہیں گم پائے میں نے عرض کیا: جنت میں فرمایا: جی ہاں انشاء اللہ میں نے کہا:

ولا خیر فی علم اذا لم یکن لہ

بوادر تہمی صفوہ ان یکدرا

ولا خیر فی جہل اذا لم یکن لہ

حلیم اذا ما اورد الا مرا صدرا

اس علم میں کوئی خیر و بھلائی نہیں جو صاف اور مکر میں فرق نہ کر سکے اور اس جہالت میں بھی کوئی خیر و بھلائی نہیں کہ جس کا واسطہ کسی بردبار سے نہ پڑے اور وہ معاملہ کو جانچ نہ سکتا ہو۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بہت اچھا اللہ تمہیں رسوا نہیں کرے گا۔ یعلیٰ بن اشدق کہتے ہیں میں نے نابغہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اس وقت ان کی عمر ایک سو بیس (۱۲۰) سال تھی جب کہ ان کے منہ میں دانت نوکیلے تھے اور یوں لگتے تھے جیسا کہ اولے ہوں۔ رواہ ابن عساکر وابن النجار ۳۷۵۳۲..... ابن بخار، احمد بن یحییٰ بن برکہ المزہر، ابو نصر یحییٰ بن علی بن محمد خطیب انباری ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب، ابو محمد جعفر بن محمد ابھری الشاعر (ہمدان میں سماعت ہوئی) ابو بکر عبد اللہ بن احمد بن محمد الفارسی الشاعر ابو عثمان سعدی بن زید بن خالد مولیٰ بنی ہاشم شاعر حمص عبد السلام بن رعبان الشاعر دیکھن دعبیل بن علی شاعر شاعر ابو نو اس حسن بن ہانی شاعر والہ بن حباب شاعر کیت بن زید وہ اپنے ماموں فرزدق شاعر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ طرمح شاعر کہتے ہیں کہ میری ملاقات نابغہ بن جعدہ شاعر سے ہوئی میں نے اس سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ سے تمہاری ملاقات ہوئی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں بلکہ میں نے تو آپ ﷺ کو اپنا قصیدہ بھی سنایا ہے جس کا مطلع یہ ہے۔

بلغنا السماء مجدنا وجدنا

وانا لندجو فوق ذالک مظہرا۔

نابغہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس متغیر ہوتے دیکھا اور غصہ کے آثار نمایاں دکھائی دیتے تھے فرمایا: اے ابو یسلی! آسمان سے اوپر کہاں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت میں فرمایا: جی ہاں جنت میں انشاء اللہ تعالیٰ۔

## حرف واو..... حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۳..... واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا: وہ بولیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے ہیں۔ میں وہیں بیٹھ گیا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ان کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ بھی تھے، جبکہ آپ نے حسین کریمین رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا اندر تشریف لائے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے قریب کیا اور ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھایا جبکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی ران پر بٹھایا پھر آپ نے اپنی چادر لپیٹ لی اور پر آیت تلاوت کی ”انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اہل البیت“ اے اہل بیت اللہ تعالیٰ تم سے گندگی دور کرنا چاہتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت زیادہ حق رکھتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بھی تو آپ کے اہل میں سے ہوں۔ فرمایا: تو بھی میرے اہل میں سے ہے واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو چیز رسول اللہ ﷺ نے کسی کے لیے چاہی وہ میرے لیے بھی چاہی۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابن عساکر

۳۷۵۳۴..... واثلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو ایک کپڑے تلے جمع کیا اور پھر فرمایا: یا اللہ! میں نے تیری رحمت مغفرت اور تیری رضا ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم کے لیے بھیجی ہے۔ یا اللہ! یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں لہذا اپنی رحمت مغفرت اور رضا مجھ پر اور ان پر نازل فرما۔ واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں



دروازے پر کھڑا تھا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ پر بھی رحمت ایزدی کا نزول ہو۔ فرمایا یا اللہ وائلہ پر بھی اپنی رحمت نازل فرما۔ رواہ الدبلیسی

## حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۵ . حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ولید بن عقبہ کی بیوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ولید مجھے مارتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس سے کہہ دو کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پناہ دی ہے چنانچہ تھوڑی دیر گزرنے پائی تھی کہ واپس لوٹ آئی اور بولی: اس نے تو مجھے اور زیادہ مارنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنے کپڑے سے ایک ٹکڑا کاٹا اور اس عورت کو دیا اور فرمایا: اس سے کہو! رسول اللہ ﷺ نے مجھے پناہ دی ہے اور یہ کپڑا انہی کے کپڑے کا ٹکڑا ہے تھوڑی دیر گزری تھی واپس لوٹ آئی اور کہنے لگی: ولید نے مجھے اور زیادہ مارا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے ولید کو بدعا دینے کے لیے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا: یا اللہ! ولید سے نمٹ لے اس نے میری معصیت کی ہے آپ نے دو یا تین بار فرمایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل و ابویعلی و ابن جریر و صحیحہ فائدہ: ..... ولید بن عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی ہے حدیث سیاق و سباق سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حدیث ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے کی ہے خصوصاً حدیث کا آخری جملہ جس میں بدعا کا ذکر ہے اس سے یہ بات اور بھی زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔

## حرف ہاء..... حضرت ہلال مولائے مغیرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۶ . حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دروازہ سے ضرور ایک شخص داخل ہوگا جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا ایک حبشی غلام داخل ہوا اس کا نام ہلاک تھا اس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں اس کے ہونٹ مومے مومے تھے سامنے کے دانت ظاہری دکھائی دیتے تھے پیٹ سکڑا ہوا تھا پند لیاں پتلی پتلی تھیں پاؤں کے تلوے ہموار مہزول کمر چہرے کی سیاہی پر زردی کا غلبہ تھا وہ ذکر تسبیح میں مشغول اپنے ہونٹ ہلا رہا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اہم ہلال کو آنے پر مرحبا کہتے ہیں کیا ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ گے بلکہ اپنی عادت کے موافق روزے میں رہو اور اسے ہلال: مجھ پر درود بھیجا کرو۔

رواہ ابو عبد الرحمن السلمی فی سنن الوفیہ والد بلیسی

## حضرت ہانی ابو مالک رضی اللہ عنہ

۳۷۵۴۷ . مفضل بن غسان کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے کہا: مجھے ابو ایوب سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی نے اس سند سے حدیث بیان کی خالد بن یزید عبد الرحمن بن ابی مالک، وہ اپنے والد اور دادا ہانی ابو مالک حمداًنی سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اسلام قبول کیا رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور میرے لیے دعائے برکت کی پھر آپ ﷺ نے ہانی رضی اللہ عنہ کو یزید ابی سفیان کے ہاں ٹھہرایا پھر اس لشکر کے ساتھ شام روانہ ہو گئے جسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا پھر وہ شام سے واپس نہیں آئے۔ چنانچہ یحییٰ بن معین نے خالد بن یزید کو ضعیف قرار دیا۔

رواہ ابن عساکر

## حرف یاء..... حضرت یسار مولیٰ مغیرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں مسجد میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک حبشی غلام اندر داخل ہوا اس کے جسم میں عیب تھا اور اس نے سر پر کھنی چا دراوڑ بھر رکھی تھی وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا نام تھا نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ہم یسار کو آنے پر مرحبا کہتے ہیں۔

## حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

۳۷۵۳۹ عمرو بن یحییٰ بن سعید اموی اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوسفیان سے ان کے بیٹے یزید کی تعریف کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوسفیان اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے بیٹے کے متعلق اجر عطا فرمائے ابوسفیان نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! میرے کس بیٹے کی آپ بات کر رہے ہیں؟ فرمایا: یزید کی ابوسفیان بولے: اسے کس نے سرکاری کام پر بھیجا تھا؟ فرمایا: اس کے بھائی معاویہ نے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دونوں بھائی مصلح ہیں، ہمارے لیے حلال نہیں کہ ہم کسی مصلح کو اس کے عہدے سے سبکدوش کر دیں۔ رواہ ابن سعد واللائکانی فی السنة

## کنیتوں کا بیان

## حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۳۷۵۵۰ ابو سلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو دیکھتے کہتے اے ابو موسیٰ! ہمیں اپنے رب کی یاد دلاؤ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: پس قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دیتے۔ رواہ عبدالرزاق و ابو عیثہ و ابن سعد

۳۷۵۵۱ اس بن مالک کی روایت ہے کہ مجھے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم نے اشعری کس حال میں چھوڑا ہے؟ میں نے جواب دیا: میں نے انھیں لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیتے چھوڑا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ وہ غلظت مند آدمی ہے پھر پوچھا: تم نے اعراب کو کس حال میں چھوڑا میں نے کہا: آپ اشعرین کے متعلق پوچھ رہے ہیں؟ فرمایا: نہیں بلکہ میں اہل بصرہ کے متعلق پوچھ رہا ہوں میں نے کہا: اگر وہ یہ کلمہ (اعراب یعنی گنوار دیہاتی) سن لیں تو یہ ان پر گراں گزرے گا فرمایا: انھیں یہ بات مت پہنچاؤ بلاشبہ وہ تو اعراب (گنوار) ہیں الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جہاد فی سبیل اللہ کی توفیق عطا فرمائے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۵۵۲ حضرت برآء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھتے سنا آپ نے فرمایا: یہ آواز گویا توخن داؤد کی مانند ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

۳۷۵۵۳ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قرآن پڑھنے کی آواز سنی فرمایا: اسے تو دادِ عالیہ السلام ہائیں عطا کیا گیا ہے بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابو موسیٰ کو یہ بات سنی وہ بولے: تم نے مجھے یہ خبر سنی اب سے تم میری دوست ہو اور مجھے پتہ ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ میری آواز سن رہے ہیں میں اپنی آواز میں اور زیادہ خوبصورتی پیدا کرتا ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایک دوسرے شخص کی آواز سنی فرمایا: کیا تم اسے ریاکار کہہ سکتے ہو؟ میں نے آپ کو وہی جواب نہ دیا آپ نے دو یا تین بار مجھ سے پوچھا: میں نے عرض کیا کیا آپ اسے ریاکار کہتے ہیں بلکہ وہ تو غالب رشتا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک اور شخص کو دعا کرتے سنا جو یہ دعا مانگ رہا تھا:

اللهم انى اسالك بانى اشهد انك انت الله الذى لا اله الا انت الاحد الصمد الذى لم تلد ولم تولد ولم يكن لك كفواً احد.

یا اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں تو ہی اللہ ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک اور بے نیاز نہ تیری کوئی اولاد ہے اور نہ ہی تو کسی کی اولاد ہے اور تیرا کوئی ہمسر نہیں دعا سننے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ایسے نام کے ذریعے سوال کیا ہے کہ جب اس نام سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے وہ ضرور قبول فرماتا ہے اور جب سوال کیا جائے عطا فرماتا ہے۔ رواہ عبد الرزاق ۳۷۵۵۳..... ابو نجا، حکیم کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ آگئے اور کہا: مجھے تم سے کیا دوری؟ بھلا میں تمہارا بھائی نہیں ہوں؟ عمار رضی اللہ عنہ بولے: مجھے پتہ نہیں لیکن میں رسول اللہ ﷺ کو پہاڑ والی رات۔ لیلۃ الجبل تمہارے اوپر لعنت کرتے سنا ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عذر ظاہر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے استغفار کر دیا ہے۔ عمار رضی اللہ عنہ اس پر بولے: میں لعنت کرتے وقت تو آپ کے پاس حاضر تھا جبکہ استغفار کرتے وقت حاضر نہیں تھا۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر کلام:..... ابن عدی نے اس روایت کو واہی تباہی۔ (موضوع) قرار دیا ہے۔

۳۷۵۵۵..... عیاض اشعری کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ”فسوف یاتى الله بقوم یحبهم ویحبونہ“ عنقریب اللہ تعالیٰ ایسی قوم لائے گا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں“ آیت میں قوم سے مراد یہ لوگ ہیں۔ آپ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابن عساکر

۳۷۵۵۶..... ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بعرانہ میں پڑاؤ کیا ہوا تھا آپ کے ہمراہ بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہا: اے محمد آپ نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا وہ پورا نہیں کرتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے بشارت ہے۔ اعرابی بولا: آپ نے مجھے بہت ساری بشارتیں لے لی ہیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کی طرف غصہ میں متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس اعرابی نے بشارت رد کر دی ہے لہذا تم دونوں بشارت قبول کر لو۔ دونوں نے عرض کیا رسول اللہ! ہم سے آپ کی خوشخبری قبول فرمائی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک برتن منگوایا اس میں ہاتھ دھوئے اور چہرہ اقدس دھویا اور منہ میں پانی لیکر اس میں کلی کی پھر ان دونوں سے فرمایا: یہ پانی پی لو۔ اور کچھ اپنے سروں پر انڈیل لو ایک روایت میں ہے کہ اپنے چہروں پر ڈال لو۔

اور سینوں پر بھی ڈال لو۔ خوش ہو جاؤ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ نے برتن لیا اور آپ کا حکم بجالایا پردہ کے پیچھے سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آواز دی کہ اپنی ماں کے لیے بھی پانی بچا دو چنانچہ دونوں نے کچھ پانی برتن میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے لیے بچالیا۔

رواہ ابو یعلیٰ

۳۷۵۵۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ابو موسیٰ کی قرأت کی آواز سنی ارشاد فرمایا: ابو موسیٰ کو کھن داؤد سے حصہ عطا کیا گیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۵۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک دھلا رہی تھی آپ نے مسجد میں (قرآن کی) ایک آواز سنی فرمایا: ذرا جھانک کر دیکھو یہ کون ہے میں نے جھانک کر دیکھا تو وہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تھے میں نے کو آپ بتایا۔ آپ نے فرمایا: ابو موسیٰ کو داؤد کی آواز عطا کی گئی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۵۹..... ابو سلمہ بن عبد الرحمن کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی فرمایا: اسے تو کھن داؤد کی عطا کی گئی ہے۔

رواہ عبد الرزاق

۳۷۵۶۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھے اور ان کے آپس لوگ جمع ہو گئے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قرآن سنانا شروع کر دیا رسول کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو ابو موسیٰ کے متعلق

عجیب بات نہ سناؤں چنانچہ وہ اپنے گھر میں بیٹھا ہے اور اس کے پاس لوگ جمع ہیں اور اس نے لوگوں کو قرآن سنانا شروع کر دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے ایسی جگہ بٹھا سکتے ہو جہاں سے میں اسے دیکھ سکوں لیکن مجھے کوئی نہ دیکھ سکے؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں وہ شخص باہر نکل گیا اور رسول اللہ ﷺ بھی اس کے ساتھ تھے پھر اس نے آپ کو ایسی جگہ بٹھایا جہاں سے اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا آپ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی اور فرمایا: اسے تو کھن داؤدی سے حصہ عطا کیا گیا ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۷۵۶۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو موسیٰ کو کھن داؤدی سے حصہ عطا کیا گیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۵۶۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک رات ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ قرأت قرآن کر رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کی قرأت سماعت فرمائی صبح کو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو خبر کی گئی انھوں نے کہا: اگر مجھے خبر ہوتی ہے آواز میں اور زیادہ دلکشی پیدا کرتا اور آپ کو مزید مشتاق بناتا۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۵۶۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ مسجد میں بیٹھے آواز بلند قرأت قرآن کر رہے تھے آپ نے فرمایا: اسے تو کھن داؤدی سے حصہ عطا کیا گیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۶۴..... عبدالرحمن بن کعب بن مالک کہتے ہیں جب میرے والد محترم رضی اللہ عنہ کی بصارت جاتی رہی میں ان کا ہاتھ پکڑ کر انھیں چلاتا تھا چنانچہ جمعہ کے دن نماز کے لیے جب وہ باہر جاتے اور آذان سنتے تو ابو امامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لئے استغفار کرتے اور ان کے لیے دعائیں کرتے میں نے پوچھا: ابا جان! آپ جب آذان سنتے ہیں ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کرتے ہیں ان کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور ان پر نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اے بیٹے! یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے نبی کریم ﷺ کی آمد سے قبل ہمیں نفع انخصمات میں حرہ بیاضہ میں جمع کیا تھا۔ (اور جمعہ پڑھنے کا اہتمام کیا تھا) میں نے پوچھا: اس وقت آپ کی تعداد کتنی تھی؟ فرمایا: ہم چالیس آدمی تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ والطبرانی وابونعیم فی المعرفة

## حضرت ابو امامہ صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ

۳۷۵۶۵..... حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک قوم کی طرف بھیجا تا کہ میں انھیں اللہ اور اس کے رسول کی دعوت دوں اور ان پر شرائع اسلام پیش کروں جب میں ان لوگوں کے پاس پہنچا وہ اپنے اونٹوں کو پانی پلا رہے تھے اور دودھ دودھ کر پی رہے تھے جب انھوں نے مجھے دیکھا بولے: ہم صدی بن عجلان کو آمد پر مہربان کہتے ہیں: کہنے لگے: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ تم نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے اور اس شخص (محمد ﷺ) کی طرف مائل ہو گئے ہو۔ میں نے کہا: ایسی بات نہیں لیکن میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہوں اور رسول کریم ﷺ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں اسلام اور اس کے شرائط سے آگاہ کروں۔ اسی دوران یہ لوگ خون سے بھرا ہوا ایک برتن لائے اسے اپنے درمیان رکھا اور اس کے ارد گرد جمع ہو گئے اور خون کھانے لگے بولے: اے صدی! تم بھی آ جاؤ میں نے کہا: تمہاری ہلاکت! میں تمہارے ہاں ایسی شخصیت کے پاس سے آیا ہوں جس نے خون کو تمہارے اوپر حرام قرار دیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر حکم نازل فرمایا ہے۔ بولے: وہ کیا ہے؟ میں نے یہ آیت تلاوت کی:

”حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر..... ذلکم فسق“

یعنی مردار خون اور خنزیر کا گوشت تمہارے اوپر حرام کر دیا گیا ہے الایہ۔

میں نے انہیں سلام کی دعوت دینے لگا مگر وہ برابر انکار کرتے رہے۔ میں بولا: تمہاری ہلاکت! مجھے ایک گھونٹ پانی تو پلاؤ مجھے شدید پیاس لگی ہوئی ہے میں نے اپنے اوپر عبا، اوڑھ رکھی تھی وہ بولے: ہم تمہیں پانی نہیں دیں گے حتیٰ کہ تو پیاسا تر پتا تر پتا تر پتا مر جانے میں سے اللہ پر بھروسہ نہ لیا اور عبا (چغہ) میں سر ڈال کر گرم سنگریزوں پر شدید گرمی میں سو گیا۔ خواب میں میرے پاس کوئی شخص آیا اس کے ہاتھ میں کانچ کا خوبصورت جام تھا جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا جام میں مشروب تھا اور وہ ایسا لذیذ تھا کہ لوگوں نے اس جیسا کبھی دیکھا نہیں۔ اس نے جام مجھے تمہا دیا میں نے وہ پی لیا جب میں پی کر فارغ ہوا فوراً بیدار ہو گیا اللہ کی قسم اس کے بعد مجھے پیاس لگی اور نہ ہی بھوک لگی۔ رواہ ابن عساکر ۳۷۵۶۵۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا: اے ابو امامہ! بعض مؤمنین کے لیے میرا دل نہایت نرم و مہربان ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ

۳۷۵۶۶۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ گدھے پر سوار ہو کر جنگل کی طرف نکلے انہوں نے اپنے پیچھے (اپنی بیوی) ہند کو سوار کر لیا میں کسن لڑکا تھا اور میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر ان کے آگے آگے چلنے لگا اچانک ہم نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی ابوسفیان رضی اللہ عنہ بولے: اے معاویہ رضی اللہ عنہ نیچے اترتا کہ محمد سوار ہو جائے۔ میں گدھی سے نیچے اتر آیا اور رسول اللہ ﷺ سوار ہو گئے آپ آرام آرام سے ہمارے آگے چلنے لگے پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن حرب! اے ہند بنت عقبہ! اللہ کی قسم تم نے ضرور مرنا ہے اور پھر تم دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے پھر تم میں سے جو نیکو کار ہو گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور جو بدکار ہو گا وہ دوزخ میں چلا جائے گا۔ میں نے جو کچھ تم سے کہا ہے وہ سراسر حق ہے تم پہلے ہو جسے میں ڈرنا رہا ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائی۔ "حم تنزيل من الرحمن الرحیم..... سے اتینا طائعتین" تک۔ ابوسفیان بولے: اے محمد! تم نے اپنی بات پوری کر لی؟ فرمایا: جی ہاں پھر رسول اللہ ﷺ سواری سے نیچے اتر آئے اور میں دوبارہ سوار ہو گیا۔ اتنے میں ہند نے ابوسفیان کی طرف متوجہ ہو کر کہا: تم نے اس جھوٹے جاوگر کے لیے میرا بیٹا سواری سے نیچے اتارا ہے۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم ایسی بات نہیں نہ وہ جاوگر ہے اور نہ ہی جھوٹا ہے۔

رواہ ابن عساکر

## حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۶۷۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اے ابو موسیٰ! اس شخص کو جانتے ہو میں نے جواب دیا: نہیں۔ بھلا یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ وہی شخص ہے جو ابو عامر رضی اللہ عنہ کے قتل سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوا تھا حالانکہ اس سے قبل ابو عامر رضی اللہ عنہ دس (۱۰) مشرکین کو قتل کر چکے تھے جبکہ کسی شخص کو قتل کرتے کہتے: یا اللہ گواہ رہنا حتیٰ کہ جب یہ گیا رھواں باقی رہا اور ابو عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار زہر آلود سے اس کا کام تمام کرنا چاہا تو بولے: یا اللہ گواہ رہنا یہ شخص ایک باغ میں اتر گیا اور بولا: یا اللہ آج میرے خلاف گواہ نہ ہونا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سو آج یہ مسلمان ہو کر حاضر ہو گیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ

۳۷۵۶۸۔ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک سے کوئی تیکا وغیرہ اٹھایا آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابویوب

اللہ تعالیٰ تم سے برائی کو دور کرے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۶۸..... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی داڑھی مبارک سے کوئی چیز اٹھائی آپ نے فرمایا: اے ابو ایوب اللہ تعالیٰ تمہیں برائی میں مبتلا نہ کرے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۷۵۶۹..... سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی داڑھی مبارک میں کوئی چیز (تکا وغیرہ) دیکھا ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے داڑھی مبارک سے الگ کر دیا اور آپ ﷺ کو دکھایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو ایوب سے ناپسندیدہ چیز کو دور رکھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۵۷۰..... "مسند ابی ایوب" رضی اللہ عنہ حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اپنے اوپر قرض ہونے کی شکایت کی تاہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوئی خاص دلچسپی نہ دیکھی اور وہ بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: میرے بعد عنقریب مال و دولت کی فراوانی دیکھو گے پوچھا: تمہیں کس چیز کا حکم دیا ہے؟ جواب دیا: صبر کا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پس تم بھی صبر کرو ابو ایوب رضی اللہ عنہ بولے: بخدا! میں تم سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا پھر ابو ایوب رضی اللہ عنہ بصرہ آئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں قیام کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا گھر خالی کیا اور کہا: میں بھی آپ کے ساتھ اسی طرح کروں گا جس طرح آپ نے (ہجرت کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا تھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: گھر میں جو کچھ ہے سب تمہارا ہے نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار درہم اور بیس مملوک بھی دیئے۔ رواہ الدویانی وابن عساکر

۳۷۵۷۱..... عمارہ بن غزیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا کہ اے جماعت انصار! تم لوگ عنقریب میرے بعد مال و دولت کی فراوانی دیکھو گے اس وقت تم صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا: اور سب سے پہلے اس کی تصدیق کرتا ہوں ابو ایوب رضی اللہ عنہ بولے: کیا اللہ اور اس کے رسول پر جرات ہے؟ میں اس سے کبھی بات نہیں کروں گا اور کیا میرے گھر کی چھت نے رسول اللہ ﷺ کو اور مجھے پناہ نہیں دی تھی۔

رواہ یعقوب سفیان وابن عساکر

## حضرت ابو ثعلبہ حشنی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۲..... ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے شخص کے پاس بھیج دیں جو اچھی طرح سے میری تعلیم و تربیت کر سکے چنانچہ آپ نے مجھے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں ایسے شخص کے پاس بھیجا ہے جو اچھی طرح سے تمہاری تعلیم و تربیت کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت ابو صفیرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۳..... محمد بن ابی طالب بن عبد الرحمن بن یزید بن مہلب بن ابی صفیرہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابو صفیرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کریں ابو صفیرہ رضی اللہ عنہ نے زور رنگ کا جوڑا زیب تن کر رکھا تھا اللہ تعالیٰ نے انہیں ظرافت حسن و جمال اور فصاحت و بلاغت سے نواز رکھا تھا جب نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا تو ان کا حسن و جمال نہایت دلکش لگا اور فرمایا: تم کون ہو؟ جواب دیا: میں قاطع (ڈاکو) بن سارق (چور) بن ظالم بن عمرو بن مرہ بن حلقام بن جلد بن متکبر بن جلد جو کہ ہر طرح کی کشتی کو لوٹ لیتا ہے اور میں ملک بن ملک ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سارق و ظالم کو چھوڑو تم ابو صفیرہ ہو۔ ابو صفیرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول

ہیں۔ میرے اٹھارہ (۱۸) بیٹے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے سب سے آخر میں بیٹی عطا فرمائی ہے میں نے اس کا نام صفرہ رکھا ہے۔ رواہ الدیلمی

## حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھیں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے قتل ہو جانے کی خبر پہنچی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبیدہ پر رحم فرمائے! اگر وہ میرے پاس آجاتا میں اس کی مدد کرتا۔ رواہ ابن جریر

## حضرت ابو عمرو بن حفص رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۵۔ ناشرہ بن کمی یزنی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جابیہ کے دن لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے سنا وہ فرما رہے تھے: میں تم سے خالد بن ولید کی طرف سے معذرت کرتا ہوں میں نے اسے حکم دیا تھا کہ یہ مال مہاجرین پر وقف کرے لیکن اس نے یہ مال شرفاء اور اصحاب لسان (شعراء) میں بانٹ دیا اس لیے میں نے اس معزول کر دیا ہے اور اس کی جگہ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار مقرر کیا ہے۔ اس پر ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ رضی اللہ عنہ بولے: اے عمر! اللہ کی قسم آپ نے عدل و انصاف سے کام نہیں لیا آپ نے ایسے گورنر کو عہدے سے سبکدوش کر دیا ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے گورنر مقرر کیا تھا آپ نے ایسی تلوار کو نیام میں ڈال دیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بے نیام کر دیا تھا آپ نے وہ جھنڈا سرنگوں کر دیا ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے بلند کیا تھا۔ آپ نے قطع رحمی کی ہے اور اپنے چچا زاد بھائی سے حسد کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ تم قرابتداری کے قریب تر ہو نسبتاً کمسن ہو اور اپنے چچا زاد بھائی پر بے جا غصہ کر رہے ہو۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفة وقال ذکر النسائی عن ابراهیم بن یعقوب الجوزجانی انه سائل ابو اہشام المخزومی وكان علامة بانساب بنی مخزوم عن اسم ابی عمرو بن حفص ابن المغیرة فقال احمد وابن عساکر

## حضرت ابو غاد یہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۶۔ سعد بن ابی غاد یہ یسار اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں: ایک دن نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو غاد یہ رضی اللہ عنہ کو نماز میں گم پایا تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتے ہیں کہ ابو غاد یہ رضی اللہ عنہ سامنے سے آرہے ہیں آپ نے پوچھا: اے ابو غاد یہ! باجماعت نماز سے کیوں پیچھے رہے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے گھریڑ کا پیدا ہوا ہے۔ (اس لیے میں اہلیہ کی تیمارداری کرتا رہا تب باجماعت نماز میں شریک نہ ہو سکا) آپ نے فرمایا بچے کا نام رکھا ہے؟ جواب دیا: نہیں فرمایا: اسے میرے پاس لے کر آنا چنانچہ ابو غاد یہ رضی اللہ عنہ بچے لے کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے بچے کے سر پر دست شفقت پھیرا اور اس کا نام سعد رکھا۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۷۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے یکا یک آپ (کو اونگھ آنے لگی اور) اپنی سواری سے ایک طرف جھک گئے میں نے ہاتھ سے آپ کو ہلایا حتیٰ کہ آپ جاگ گئے تھوڑی دیر بعد آپ پھر ایک طرف جھک گئے میں نے دوبارہ ہاتھ بڑھا کر آپ کو جگایا آپ جاگ گئے اور پھر فرمایا: یا اللہ ابو قتادہ کی حفاظت فرما جس طرح اس نے آج رات میری حفاظت کی میں یہی سمجھتا ہوں کہ میں نے تمہیں مشقت میں ڈالا ہے۔ رواہ ابو نعیم

## حضرت ابو قریصہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۸..... "مسند ابی قریصہ رضی اللہ عنہ" حضرت ابو قریصہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرے اسلام قبول کرنے کا واقعہ یوں ہوا ہے کہ میں یتیم لڑکا تھا اور اپنے والد اور خالہ کے پاس رہتا تھا لیکن اکثر خالہ کے ہاں رہتا تھا میں اپنی بکریاں چراتا تھا خالہ مجھے اکثر کہا کرتے تھی: اے بیٹا! اس شخص (نبی کریم ﷺ) کے پاس مت جاؤ، وہ تمہیں گمراہ کر دے گا میں بکریاں لے کر گھر سے نکل جاتا اور چراگاہ میں آجاتا چراگاہ میں بکریاں چھوڑ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا اور آپ کی باتیں سنتا پھر شام کو کمزور اور دودھ سے خالی تھنوں والی بکریاں لے کر واپس لوٹ جاتا میری خالہ کہتیں تیری بکریوں کو کیا ہوا ان کے تھن سوکھے ہوئے ہیں؟ میں کہتا: مجھے نہیں پتہ دوسرے دن پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس دن میں نے آپ کو فرماتے سنا: اے لوگو! ہجرت کر لو اور اسلام پر ثابت قدم رہو بلاشبہ ہجرت کا سلسلہ ختم نہیں ہونے کا جب تک جہاد باقی ہے" پھر میں پہلے دن کی طرح اپنی بکریاں لے کر واپس لوٹ آیا میں تیسرے دن پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا یوں میں لگا تا رہا آپ کا کلام سنتا رہا بالآخر میں نے اسلام قبول کر لیا اور آپ کے دست اقدس پر بیعت کر لی اور میں نے اپنے ہاتھ سے آپ سے مصافحہ کیا: پھر میں نے آپ سے خالہ اور اپنی بکریوں کے معاملہ کی شکایت کی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی بکریاں میرے پاس لیتے آؤ چنانچہ میں بکریاں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپ نے بکریوں کی پشت اور تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت فرمائی۔ چنانچہ بکریوں کی پیٹھ چربی سے اور تھن دودھ سے بھر گئے جب میں بکریاں لے کر خالہ کے پاس پہنچا وہ بولی: بیٹا اسی طرح بکریاں چرا کر لایا کرو میں نے کہا: خالہ میں نے آج بھی وہیں بکریاں چرائی ہیں جہاں قبل ازیں چراتا تھا لیکن میں آپ کو اپنا قصہ سناتا ہوں میں نے سارا واقعہ خالہ کے گوش گزار کیا اور میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے اور آپ کی سیرت و کلام کے متعلق بھی خالہ کو آگاہ کیا۔ میری ماں اور خالہ بولیں: ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلو میں اپنی ماں اور خالہ کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ ان دونوں نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی اور مصافحہ بھی کیا جب رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیعت لے لی ہم تینوں واپس لوٹ آئے میری ماں اور خالہ نے مجھے کہا: انے بیٹا اس شخص جیسا ہم نے کوئی خوبصورت صاف ستھرا و نرم کلام والا کوئی انسان نہیں دیکھا ہم نے دیکھا ہے گویا ان کے منہ سے نور نکل رہا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی قریصہ

## حضرت ابو مریم سلولی مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۷۹..... یزید بن ابی مریم سلولی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے والد کے لیے اولاد میں برکت کی دعا فرمائی چنانچہ میرے والد کے اتنی (۸۰) بیٹے تھے۔ رواہ ابن مندہ و ابن عساکر

## حضرت ابو مریم الغسانی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۸۰..... ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی مریم اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا آج رات میرے ہاں بچی پیدا ہوئی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج رات مجھ پر سورت مریم نازل ہوئی ہے لہذا اپنی بیٹی کا نام مریم رکھو چنانچہ اس صحابی کی کنیت ابو مریم تھی۔ رواہ ابن عساکر



## حضرت ابو اسماء رضی اللہ عنہا

۳۷۵۸۱..... احمد بن یوسف بن ابی اسماء بن علی کہتے ہیں میں نے اپنے دادا ابو اسماء بن علی بن ابی اسماء کو کہتے سنا کہ ان کے دادا اسماء کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے دور میں پیدا ہوا میں نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا اس کے بعد میں نے قسم کھالی کہ میں رسول اللہ ﷺ سے مصافحہ کرنے کے بعد کسی اور سے مصافحہ نہیں کروں گا۔ رواہ ابن مندہ ابن عساکر

## ایک نامعلوم صحابی رضی اللہ عنہ

۳۷۵۸۲..... حرب بن شریح کہتے ہیں مجھے بلعد وہیہ کے ایک شخص نے اپنے دادا سے مروی حدیث سنائی ہے اس کے دادا کہتے ہیں میں مدینہ کی طرف چلا اور وادی میں جا اتر اکیا دیکھتا ہوں کہ دو شخص کھڑے ہیں (جو خرید و فروخت کی باتیں کر رہے ہیں) چنانچہ خریدار بیچنے والے سے کہتا ہے: میرے ساتھ معاملہ اچھی طرح سے کرو میں نے دل ہی دل میں کہا: یہ وہی ہاشمی ہے جو لوگوں کو گمراہ کرتا ہے کیا یہ وہی ہے؟ جب میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک خوبصورت شخص ہے پیشانی کشادہ ہے ستواں ناک باریک باریک بھنویں ہیں سینے سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر ہے جو دیکھنے میں دھاگے کی طرح لگتی ہے۔ اس نے دو قدرے پرانے کپڑے پہن رکھے تھے ہمارے قریب آیا اور بولا: السلام علیکم! حاضرین نے سلام کا جواب دیا: اس شخص نے فوراً خریدار کو بلایا، اس نے آتے ہی کہا یا رسول اللہ! آپ اس سے کہیں میرے ساتھ معاملہ اچھی طرح کرے اس نے ہاتھ بڑھا دیا اور بولا: تمہارے اموال تمہاری ملکیت ہیں میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملاقات کروں اور مجھ سے کوئی شخص مال کا مطالبہ نہ کرتا ہو جان کا مطالبہ نہ کرتا ہوں اور عزت کا مطالبہ نہ کرتا ہوں الا یہ کہ کسی حق کی بنا پر ہو۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچنے میں آسانی پیدا کرے جو خریدنے میں آسانی پیدا کرے آسانی سے قبضہ کرے سہولت سے دے دے سہولت سے ادا کرے اور سہولت سے تقاضا کرے پھر وہ شخص چل پڑا میں نے کہا: اللہ کی قسم میں اس کے پیچھے ضرور جاؤں گا یہ تو بہت اچھی اچھی باتیں کرتا ہے میں اس کے پیچھے ہو لیا قریب پہنچنے پر کہاں اے محمد! اس نے پوری طرح میری طرف مڑ کر کہا کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: تو ہی وہ شخص ہے جو لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے ہلاکت میں ڈال رہا ہے اور ان کے آبائی دین سے انھیں روک رہا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ تو اللہ کا حکم ہے میں نے کہا: تمہاری دعوت کیا ہے؟ جواب دیا: میں اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں نے کہا: تم کس چیز کا اقرار کرتے ہو؟ وہ بولا: تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ لات وغزنی کا انکار کرو نماز قائم کرو زکوٰۃ دو میں نے پوچھا: زکوٰۃ کیا ہے؟ جواب دیا: وہ یہ کہ ہمارا مالدار شخص فقیر محتاج پر اپنا مال صرف کرے میں نے کہا: بہت اچھی تعلیمات ہیں جنکی تم دعوت دیتے ہو یہ شخص کہتا ہے: چنانچہ سطح زمین پر محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی چیز بری نہیں لگتی تھی پھر یہ کیفیت بھی ہوئی کہ محمد ﷺ اپنی جگہ سے ملنے نہیں پائے تھے کہ مجھے ہر چیز اولاد و الدین اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب ہو گئے فرمایا: سمجھ گئے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ میں ابھی ایک پانی پر جاتا ہوں جہاں بہت سارے لوگ جمع ہیں میں انھیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، مجھے امید ہے کہ وہ آپ کی پیروی اختیار کریں گے، آپ ﷺ نے مجھے اجازت مرحمت فرمائی، میں نے ان لوگوں کو دعوت دی چنانچہ وہ سب مرد عورتیں اسلام لے آئے رخصت کرتے وقت رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔

## باب فضائل صحابیات رضی اللہ عنہن

### مجمعات و متفرقات

#### مجمعات

۳۷۵۸۳ ... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ام ابی بکر ام عثمان ام طلحہ، ام زبیرہ، ام عبدالرحمن بن عوف اور ام عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ رواہ ابن عساکر

### متفرقات ..... ام سلیط رضی اللہ عنہا

۳۷۵۸۴ ... ثعلبہ بن مالک کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عورتوں میں چادریں تقسیم کیں ایک عمدہ سی چادر باقی بچ گئی بعض لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی بیٹی جو آپ کے نکاح میں ہے یعنی ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سے دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ام سلیط اس چادر کی زیادہ مستحق ہے ام سلیط انصاری کی ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ام سلیط احد کے دن ہمارے لیے مشکلیں بھر بھر کر لاتی تھی۔

رواہ البخاری و ابونعیم فی الحلیۃ و ابو عبیدہ فی الاموال

### اہلیہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۸۵ سفیان کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث پہنچی ہے کہ وہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے کچھ خاص توجہ نہ دی اس پر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور بولے: تو نے ایسا اور ایسا کیا ہے میں نے تجھے رسوا کرنے کا ارادہ کر لیا ہے بیوی نے جواب دیا: آپ اس پر قادر نہیں ہیں۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بولے: اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر قدرت دے رکھی ہے۔ بیوی بولی: کیا تم مجھ سے اسلام کی دولت چھیننا چاہتے ہو جواب دیا: نہیں۔ بولی: پھر مجھے اس کے بعد کوئی پرواہ نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے اسلام تمہارے دل میں رچ بس گیا ہے میرا خیال ہے کہ اسلام تمہیں جنت میں داخل کر کے چھوڑے گا۔

رواہ ابن المبارک

### حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا

۳۷۵۸۶ ... مستظل بن حصین کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کی بیٹی ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ کا پیغام نکاح بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیٹی کے لمس ہونے کا عذر بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس سے زوجیت کے ارادہ سے نکاح نہیں کرنا چاہتا لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن سوائے میرے نسبی تعلق کے ہر قسم کا نسبی تعلق منقطع ہو جائے گا ہر اولاد کے عصبہ کی نسبت والد کی طرف ہوتی ہے سوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی

اولاد کے سو میں ان کا باپ اور ان کا عصبہ ہوں۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفة وابن عساکر  
فائدہ:..... عصبہ سے مراد گوشت پوست میں شریک رشتہ دار۔

۳۷۵۸۷..... ابو جعفر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہ سے نکاح کا پیغام بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اپنی بیٹیاں جعفر کے بیٹوں کے لیے وقف کر دی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے علی اپنی بیٹی سے میرا نکاح کر اور اللہ کی قسم! سطح زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ سے بڑا تمہاری بیٹی سے حسن سلوک رکھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نکاح کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ اور منبر کے درمیان مہاجرین کی مجلس میں آئے وہاں علی، عثمان، زبیر، طلحہ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے چنانچہ آفاق و اطراف سے جو خبر آئی (یا کوئی اہم امر پیش آتا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور انھیں خبر دیتے اور ان سے مشورہ لیتے چنانچہ اس روز بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہاں تشریف لائے اور فرمایا: اتفاق کر لو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: امیر المؤمنین! کس پر اتفاق کر لیں؟ فرمایا: اس بات پر کہ علی بن ابی طالب کی بیٹی سے میرا نکاح ہو چکا ہے پھر عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا فرمان سنانا شروع کر دیا کہ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر نسب اور ہر تعلق ختم ہو جائے گا مگر میرا نسب اور تعلق باقی رہے گا میں نبی کریم ﷺ کا صحبت یافتہ ہوں لہذا میں چاہتا ہوں کہ میرا تعلق اور نسب آپ سے جڑا رہے۔

رواہ ابن سعد و ارواہ ابن داہویہ مختصراً و رواہ سعید بن منصور تمامہ

۳۷۵۸۸..... عبدالعزیز بن محمد اپنے والد سے عطا خراسانی کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ کا چالیس ہزار درہم مہر مقرر کیا۔ رواہ ابن سعد و ارواہ ابن عدی و البہقی عن اسلم و ابن ابی شیبہ و رواہ ابن عساکر عن انس و جابر

## حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہ

۳۷۵۸۹..... ضمیرہ بن سعید کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بہت ساری چادریں لائی گئیں جس میں ایک عمدہ اور کھلی چادر بھی تھی بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اس چادر کی قیمت اتنی اور اتنی سے (یعنی یہ چادر بہت قیمتی ہے) یہ چادر عبد اللہ کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید کو دے دی جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کی نئی نئی شادی ہوئی ہے میں ابن عمر کے پاس نہیں جاتا لیکن میں یہ چادر ایسی عورت کو بھیجتا ہوں جو اس سے زیادہ حقدار ہے اور وہ ام عمارہ نسبیہ بنت کعب ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میں نے جب بھی دائیں یا بائیں دیکھا میں نے ام عمارہ کو اپنے سامنے لڑتے ہوئے پایا۔ رواہ ابن سعد و فیہ الواقعی

## حضرت ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۰..... ابو خالد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ام کلثوم بنت ابی بکر سے نکاح کرنے کا پیغام بھیجا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اس کے متعلق آپ سے ہم کہاں جا سکتے ہیں چنانچہ ام کلثوم کو اس کی خبر ہوئی وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور بولیں آپ میرا نکاح عمر سے کرانا چاہتی ہیں جو کھانے کی بجائے مجھے بھوسہ کھلانے گا میں تو ایسے نوجوان سے نکاح کرنا چاہتی ہوں جو مجھ پر دنیا کا دریا بہا دے اللہ کی قسم اگر آپ نے ایسا کر دیا تو میں نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جاؤں گی اور خوب شور مچاؤں گی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عمرو بن العاص کو پیغام بھیجا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے بات کرو انھوں نے حامی بھر لی پھر عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور گفتگو کی پھر بولے: اے امیر المؤمنین! آپ شادی کرنا چاہتے ہیں؟ جواب دیا: جی ہاں۔ پوچھا: کس سے؟ فرمایا: ام کلثوم بنت ابی بکر سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! میں یہی دیکھتا ہوں کہ وہ لڑکی اپنے والد کے پاس جا کر ہر دن شکایت کرتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عائشہ نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے چنانچہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

سے شادی کر لی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کے پردہ کے قریب ہو کر ایک بات کروں۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے (ایک عظیم) نوجوان سے شادی کی ہے۔ رواہ ابن عساکر

## ام کلثوم زوجہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۱ عبدالرحمن بن حمید بن عبدالرحمن بن عوف اپنے والد سے وہ اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے وہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتی ہیں وہ کہتی ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے سر میں کنگھی کر رہی تھی آپ نے فرمایا: اے بسرہ! ام کلثوم کو کون کون پیغام نکاح بھیج رہا ہے؟ جواب دیا: فلاں اور فلاں اور عبدالرحمن بن عوف۔ فرمایا: تمہارا عبدالرحمن کے بارے کیا خیال ہے؟ وہ مسلمانوا کا سردار اور افضل آدمی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسے نکاح کو اچھا نہیں سمجھتے جو باعث تکلیف ہو یا پھر ہم اس سے اس کے چچا کی بیٹی شیبہ بنت زمعہ کے طلاق کا اس سے مطالبہ کرنے لگیں (یہ بھی ہمیں پسند ہیں) رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ بات دہرائی میں نے بھی اپنی بات دہرائی پھر آپ نے سہ بارہ بات دہرائی اور فرمایا: اگر ام کلثوم کا نکاح کرادیا جائے وہ اپنا حصہ پائے گی اور خوش و راضی رہے گی اتنے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں: اے بری عورت! کیا تو سنی نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ تم سے کیا فرماتے ہیں؟ بسرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں: میں نے اپنے ہاتھ دھو کر صاف کیے اور ام کلثوم کے پاس چلی گئی اور اسے رسول اللہ ﷺ کا فرمان سنایا چنانچہ ام کلثوم نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا اور ان دونوں نے ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کرادی ام کلثوم کہتی ہیں: بخدا! میں نے اپنا حصہ پایا اور میں خوش بھی رہی۔

رواہ ابن عساکر

## حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۲ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب نبی کریم ﷺ نے ہجرت مدینہ کا ارادہ کیا میں نے اپنے والد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں آپ ﷺ کے لیے زادراہ تیار کیا تاہم میں نے ایسی کوئی چیز نہ پائی جس سے آپ کے زادراہ اور پانی وغیرہ کو بانڈھوں۔ میں نے والد محترم سے عرض کیا: اللہ کی قسم میں نے کوئی چیز نہیں پائی جس سے یہ بانڈھتی سوائے اپنے کمر بن کے۔ والد نے فرمایا: کمر بند کو دو حصوں میں پھاڑ لو ایک سے پانی والا برتن بانڈھ دو اور دوسرے سے زادراہ اسی وجہ سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو "ذات النطاقین" کہا جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۳ ام خالد بنت خالد بن سعید کہتی ہیں: میں نے سب سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی۔

رواہ ابن ابی داؤد فی البعث و ابن عساکر

## حضرت سبیحہ غامدہ یہ بقول بعض آمنہ رضی اللہ عنہا

۳۷۵۹۴ "مسند بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ" حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو غامدہ یہ رضی

اللہ عنہا کے رحم کرنے کا حکم دیا دوران سنگساری حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے غامد یہ رضی اللہ عنہا کو سر پر پتھر مارا جس سے خون کا فوارہ پھوٹ پڑا اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ پر خون پڑا اس پر انہوں نے غامد یہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا دیا جب رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی کہ خالد رضی اللہ عنہ نے غامد یہ کو برا بھلا کہا ہے آپ نے فرمایا: اے خالد! رک جاؤ اسے بری بھلی مت کہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! غامد یہ نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ظالم ٹیکس وصول کرنے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اس کی توبہ قبول ہو جاتی اور اس کی مغفرت ہو جاتی آپ نے حکم دیا اور غامد یہ رضی اللہ عنہا پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔ ایک روایت میں ہے اگر ایسی توبہ ظالم ٹیکس وصول کرنے والا توبہ کرتا یا اس مدینہ میں سے ستر لوگ توبہ کرتے ان کی طرف سے توبہ قبول ہو جاتی۔ رواہ ابن جریر

## حضرت ام ورقہ بنت عبد اللہ بن حارث انصاری رضی اللہ عنہا

۳۷۵۹۵..... ولید بن عبد اللہ بن جمیع کہتے ہیں میری دادی نے مجھے ام ورقہ بنت عبد اللہ بن حارث انصاری کی حدیث سنائی ہے کہ نبی کریم ﷺ ام ورقہ رضی اللہ عنہا سے ملنے آتے تھے اور انہیں شہیدہ کہہ کر پکارتے تھے ام ورقہ رضی اللہ عنہا نے پورا قرآن حفظ کر رکھا تھا جب رسول اللہ ﷺ غزوہ بدر کے لیے تشریف لے گئے نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں بھی آپ کے ساتھ جہاد میں شرکت کر سکوں زخموں کی دیکھ بھال کروں گی اور بیماریوں کی تیمارداری کروں گی شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت سے سرفراز فرمادے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں شہادت عطا کرنی ہے رسول اللہ ﷺ انہیں شہیدہ کے نام سے پکارتے تھے اور انہیں اجازت دے رکھی تھی کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کرائیں۔ ام ورقہ رضی اللہ عنہا کا ایک غلام اور ایک لونڈی تھے ان سے اپنی وفات کے ساتھ شرط آزادی کا وعدہ کر رکھا تھا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں غلام اور باندی نے انہیں قتل کر دیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی کہنے لگے: اللہ اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا کہ ہمارے ساتھ چلو ہم شہیدہ سے ملاقات کرنے جا رہے ہیں۔

رواہ ابن سعد و ابن راہویہ و ابونعیم فی الحلیۃ و البیہقی و ذروری ابو داؤد نعصہ

فائدہ:..... عورت کی امامت دلائل قطعیہ سے مکروہ تحریمی ہے آپ ﷺ نے ام ورقہ کو اجازت دی یہاں کی خصوصیت تھی یا صرف نوافل کی حد تک تھی جو انہی کے ساتھ مخصوص ہے۔

## حضرت سلامہ بنت معقل رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۶..... حضرت سلامہ بنت معقل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جاہلیت کے دور میں میرے چچا نے مجھے حباب بن عمرو کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اس نے مجھے اپنی کینر بنا لیا اور میں نے اس کا ایک بیٹا عبد الرحمن بن حباب جنم دیا حباب اپنے ذمہ قرض چھوڑ کر مر گیا چنانچہ حباب کی بیوی نے مجھے کہا: اے سلامہ اللہ کی قسم تجھے اب قرض میں فروخت کیا جائے گا میں نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے ادائیگی قرض کا بندوبست کر لیا پھر مجھے نہیں بیچا جائے گا چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا: حباب کے ترکہ کا مالک کون ہے؟ جواب دیا: حباب کا بھائی ابو یسر بن عمرو چنانچہ آپ نے ابو یسر بلایا اور پھر فرمایا: اسے آزاد کر دو جب تم سنو کوئی غلام میرے پاس آیا ہے تو مجھ سے اس کا عوض لے کر اسے آزاد کر دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے مجھے آزاد کر دیا بعد میں ایک غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ نے ابو یسر کو بلایا اور فرمایا: یہ غلام لے لو یہ تمہارے بھائی کے بیٹے کی ملکیت ہے۔ رواہ ابونعیم

کلام:..... حدیث کا آخری جملہ قابل غور ہے دیکھئے ضعیف بنی داؤد ۸۵۔

## حضرت سمیہ ام عمار رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۷ مجاہد کی روایت ہے اسلام میں سے سب سے پہلے عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ سمیہ رضی اللہ عنہا کو شہید کیا گیا ابو جہل نے ان کی شرمگاہ میں برچھاما کر انھیں شہید کر دیا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## حضرت خنساء بنت خدام رضی اللہ عنہا

۳۷۵۹۸ مجمع بن حارث کی روایت ہے کہ حضرت خنساء رضی اللہ عنہا انیس بن قنادہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ انیس رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں شہید کر دیئے گئے پھر حضرت خنساء رضی اللہ عنہ کے والد نے ان کا نکاح قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے کر دیا جسے خنساء رضی اللہ عنہا ناپسند کرتی تھی چنانچہ خنساء رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے شکایت کی آپ نے یہ نکاح رد کر دیا اور ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر دیا اور سائب بن ابی لبابہ رضی اللہ عنہ کو جنم دیا۔ رواہ ابو نعیمہ

## حضرت صفیہ بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۹ اسحاق عزری ام عروہ بنت صعفر بن زبیر بن عوام وہ آپ کے والد جعفر بن زبیر سے وہ اپنی والدہ صفیہ بنت عبدالمطلب سے روایت نقل کرتے ہیں صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کی طرف نکل گئے مجھے اور دوسری عورتوں کو مسجد کے پاس ایک نیلے پر پیچھے چھوڑ گئے ہمیں اس مسجد میں داخل کر گئے اور ہمارے ساتھ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ چنانچہ ایک یہودی مسکے پر چڑھ کر ہماری طرف آنے لگا حتیٰ کہ ایک نیلے سے نمودار ہوا میں نے حسان بن ثابت سے کہا کھڑے ہو جاؤ اور اسے قتل کر دو حسان رضی اللہ عنہ بولا: یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ اگر مجھ سے ایسا ہو سکتا تو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میدان کارزار میں ہوتا میں نے کہا: اچھا پھر تلوار میری زرہ سے باندھ دو حسان رضی اللہ عنہ تلوار باندھ دی اور میں یہودی کی طرف گئی اور اس کا سر کاٹ لائی میں نے کہا: یہ سرائٹھا کر یہودیوں کی طرف پھینک آؤ تا کہ وہ اوپر آنے کی جسارت نہ کر سکیں وہ سمجھتے ہیں کہ محمد نے اپنے اہل و عیال میں اپنے پیچھے کوئی مرد نہیں چھوڑا اور تا کہ انھیں کسی مرد کی موجودگی کا یقین ہو جائے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۶۰۰ ابن اسحاق، یحییٰ بن عباد بن زبیر وہ اپنے والد سے حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم (عورتیں) حسان بن ثابت کے ساتھ فارغ کے قلعہ میں تھیں جبکہ نبی کریم ﷺ خندق میں تھے یکا یک ایک یہودی آیا اور قلعہ کے ارد گرد چکر کاٹنے لگا ہمیں اندیشہ ہوا کہ یہ ہماری تنہائی کی خبر کافروں کو نہ کر دے میں نے حسان سے کہا نیچے جاؤ اور اس یہودی کا کام تمام کر دو کہیں یہ ہماری تنہائی کی خبر افشانہ کر دے حسان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اسے بنت عبدالمطلب! تم جانتی ہو کہ میں اس قابل نہیں ہوں صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے ہمت کی ہاتھ میں ایک ستون لیا اور نیچے لڑ گئی اور اسے قتل کر دیا میں نے پھر حسان سے کہا: جاؤ اور اس کا سازو سامان اتار لاؤ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۰۱ ضحاک بن عثمان حزامی کہتے ہیں: جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حسان رضی اللہ عنہ اور یہودی کا واقعہ ہمیں (صحابہ رضی اللہ عنہم) کو پہنچا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں سن کر رسول اللہ ﷺ (زور زور سے) ہنسے۔ حتیٰ کہ میں نے ان کی پچھلی ڈاڑھیں دیکھ لیں قبل ازیں میں نے آپ کو اس طرح ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۰۲ "مسند زبیر" محمد حسن مخزومی ام عروہ کی سند سے ان کے دادا زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے عورتیں

احد کے دن مدینہ میں اپنے پیچھے قارع میں چھوڑیں ان میں صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا بھی تھیں اور عورتوں کے ساتھ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو چھوڑا چنانچہ ایک مشرک آیا اور عورتوں میں گھسنا چاہتا تھا صفیہ رضی اللہ عنہا نے حسان سے کہا تمہارے پاس ایک مرد آیا کیا ہے حسان رضی اللہ عنہ نے سست روی کا مظاہرہ کیا اور انکار کر دیا خود صفیہ رضی اللہ عنہا نے تلوار لی اور مشرک کے دے ماری جس سے وہ ٹھنڈا ہو گیا بعد میں اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو کی گئی آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو مال غنیمت سے حصہ دیا جیسا کہ مردوں کو حصہ دیا تھا۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ

۶۰۳ء... یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب کہتے ہیں: عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہا عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے عاتکہ کو کافی سارا مال دے رکھا تھا اور شرط یہ عاتکہ کی تھی کہ ان بعد عاتکہ کسی اور سے شادی نہیں کرے گی چنانچہ جب عبد اللہ رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عاتکہ کو پیغام بھیجا کہ تو نے اللہ تعالیٰ کے حلال کردہ حکم کو اپنے اوپر حرام کر دیا ہے لہذا لیا ہوا مال عبد اللہ کے وارثوں کو واپس کر دو اور شادی کرو عاتکہ نے مال واپس کر دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں پیغام نکاح بھیجا جسے قبول کر لیا اور یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عاتکہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔ رواہ ابن سعد

۶۰۳ء... علی بن یزید کی روایت ہے کہ عاتکہ بنت زید عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں عبد اللہ رضی اللہ عنہ وفات پائے اور عاتکہ پر یہ شرط عائد کر دی کہ ان کے بعد کسی سے شادی نہیں کرے گی چنانچہ عاتکہ بن شادی کے بیٹھ گئی جبکہ مردوں کے پیغام کے پیغام ملتے اور وہ نکاح سے انکار کر لیتی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عاتکہ کے ولی سے اس کا تذکرہ کیا اور کہا: عاتکہ کو میرا پیغام نکاح دو ولی نے پیغام دیا عاتکہ نے پھر انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ولی سے کہا: اس سے میری شادی کر دو چنانچہ ولی نے شادی کرادی، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ عاتکہ کے پاس آئے اس کی طرف سے سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا بالآخر عمر رضی اللہ عنہ اس پر غالب آ گئے اور صحبت کر لی جب فارغ ہوئے فرمایا: اُف، اُف، اُف، اُف، اس عورت پر اُف ہے پھر اس کے پاس سے نکل گئے اور پھر کچھ دنوں کے لیے اسے یونہی چھوڑ دیا اور اس کے پاس نہ آئے چنانچہ عاتکہ نے اپنی باندی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجی کہ تشریف لائیں میں آپ کے لیے تیاری کرتی ہوں۔

رواہ ابن سعد واہو منقطع

## قبیلہ رضی اللہ عنہا

۶۰۵ء... قبیلہ کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کے لیے شروع اسلام میں گھر سے نکلی قبیلہ کہتی ہیں: میں اپنی ایک بہن کے پاس آئی جو بنی شیبان میں بیاہی ہوئی تھی اتنے میں سامنے سے اس کا خاوند آ گیا اور بولا: میں نے قبیلہ کا سچا صاحب پایا ہے میری بہن بولی وہ کون ہے؟ جواب دیا: وہ حریث بن حسان شیبانی ہے وہ آج صبح بکر بن وائل کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا ہے۔ قبیلہ کہتی ہیں میں بھی ان کے ساتھ ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آن پہنچے آپ لوگوں کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے فجر طلوع ہو چکی تھی ستارے آسمان پر چمک رہے تھے اور تاریکی کی وجہ سے مرد ایک دوسرے کو نہیں پہچان سکتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں اس سے کہا: اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کہ تم تاریکی میں کوچ کرنے والے پر مجھے دلالت کر سکو۔ جو ابھی تک رفیق حیات سے گریزاں ہے۔ حتیٰ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ بولا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سامنے پارہا ہوں میں مسلسل تمہارے جیون ساتھی کے تلاش میں رہا ہوں جب سے تم نے اس کی تعریف کی تھی میں نے کہا: جب میں نے اس کی ابتدا کی ہے تو میں ہرگز اسے ضائع بھی نہیں کروں گا۔

رواہ ابو نعیم

## حضرت فاطمہ بنت اسد ام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۳۷۶۰۶ شہ ازلی فی اللقب، ابو عباس احمد بن سعید بن معدان (مرو میں) احمد بن محمد بن مروہ اوہ اپنے والد اور چچا سے وہ اپنے دادا عمرو بن مصعب سے سعید بن مسلم بن قبیہ علی بن موسیٰ ولی عہد امیر المؤمنین ابو العباس، وہ اپنے والد محمد بن علی سے ابو ہاشم بن محمد بن حنفیہ حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور محمد بن علی اپنے والد سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کا شمار ان عورتوں میں ہوتا ہے جنہوں نے عبدالمطلب کی وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کی پرورش اور تربیت کی جب فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنی قمیص میں کفن دیا ان کی نماز جنازہ پڑھائی ان کے لیے استغفار کیا اور دعائے خیر کی اور جب انہیں قبر میں رکھ دیا گیا تو نبی کریم ﷺ ان کے ساتھ (تھوڑی دیر کے لیے) قبر میں لیٹ گئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو کچھ کیا ہے آپ نے ایسا کسی کے ساتھ نہیں کیا: آپ نے فرمایا: میں نے اپنی قمیص میں انہیں کفن دیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے اور ان کی مغفرت فرمائے۔ میں ان کی قبر میں اس لیے لیٹا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے تخفیف فرمائے۔

۳۷۶۰۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کی وفات ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنی قمیص میں کفن دیا، ان پر نماز جنازہ پڑھائی اور اور ستر تکبیریں کہیں۔ پھر آپ قبر میں اترے اور ہاتھ سے یوں اشارے کیے جسے آپ قبر میں توسیع کر رہے ہوں۔ پھر قبر سے باہر نکل آئے جبکہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے آپ نے مٹھی پھر مٹی قبر میں ڈالی جب آپ چل پڑے عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! میں نے آپ اس عورت کے ساتھ وہ کچھ کرتے دیکھا ہے جو آپ نے کسی عورت کے ساتھ نہیں کیا آپ نے فرمایا: عمر! یہ عورت میری حقیقی ماں کے بعد ماں کا درجہ رکھتی ہے ابو طالب کا میرے ساتھ بہت اچھا رویہ رہا ہے ان کا دسترخوان بچھتا تھا جس پر ہمیں جمع کیا جاتا یہ عورت ابو طالب کے ہاں فضیلت والی عورت تھی جبرئیل امین نے مجھے اپنے رب تعالیٰ کی طرف سے خبر دی ہے کہ یہ اہل جنت میں سے ہے مجھے جبرئیل امین نے یہ خبر بھی دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتوں کو اس پر نماز جنازہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

رواہ المستدرک للحاکم ۱۰۸/۳

۳۷۶۰۸ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوا رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص اتار کر انہیں پہنائی اور پھر ان کی قبر میں لیٹ گئے جب قبر پر مٹی ڈال دی تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو وہ کچھ کرتے دیکھا ہے جو آپ نے کسی کے ساتھ نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: میں نے اپنی قمیص اسے پہنائی ہے تاکہ وہ جنت کے کپڑے پہنے اور میں اس کے ساتھ قبر میں لیٹا ہوں تاکہ قبر کی بھینچ میں تخفیف ہو بلاشبہ ابو طالب کے بعد اس عورت نے میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا ہے۔

رواہ ابونعیم فی المعرفة والدیلمی و مسندہ حسن

## حضرت صفیہ بنت حی ام المؤمنین رضی اللہ عنہا

۳۷۶۰۹ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ اچھے اخلاق کسی کے نہیں دیکھے چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے مجھے رات کو اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ مجھے اونگھ آنے لگی آپ مجھے ہاتھ سے پکڑ لیتے اور فرماتے: اے بنت حی رک جاؤ پھر فرماتے: اے صفیہ!، جو کچھ میں نے تمہاری قوم سے کیا ہے میں اس کی تم سے معذرت کرتا ہوں چونکہ تمہاری قوم نے مجھے یہ کہا اور یہ کہا۔

رواہ ابویعلیٰ وابن عساکر



## حضرت ام اسحاق رضی اللہ عنہا

۳۷۶۱۰ بشار بن عبد الملک کہتے ہیں مجھے ام حکیم نے ام اسحاق کی حدیث سنائی: ام اسحاق کہتی ہیں: میں نے اپنے بھائی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف مدینہ میں ہجرت کی میں راستے میں تھے کہ میرے بھائی نے کہا: اے ام اسحاق! ہمیں بیٹھ جاؤ میں مکہ میں اپنا خرچہ بھول آیا ہوں میں نے کہا: مجھے اپنے شوہر فاسق کا ڈر ہے۔ (وہ مجھے قتل نہ کر دے) بھائی نے کہا: ہرگز نہیں انشاء اللہ! ام اسحاق کہتی ہیں: میں کئی دنوں تک یہیں بیٹھی رہی میرے پاس سے ایک شخص گزرا میں اس کا نام نہیں جانتی۔ حالانکہ میں اسے پہچانتی تھی اس نے پوچھا: اے ام اسحاق یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ میں نے کہا: میں اسحاق کے انتظار میں ہوں وہ اپنا خرچہ لینے مکہ گیا ہوا ہے۔ وہ بولا: تمہیں اسحاق نہیں ملے گا چونکہ اسے تیرے شوہر فاسق نے قتل کر دیا ہے میں اسیلی ہی چل پڑی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ وضو کر رہے تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسحاق قتل کر دیا گیا ہے میں رو رہی تھی جب کہ آپ مجھے دیکھ رہے تھے میں نے دیکھا کہ آپ نے وضو کرتے کرتے سر جھکا لیا ہے آپ نے چلو بھر پانی لیا اور میرے چہرے پر پھینک دیا ام حکیم کہتی ہیں: ام اسحاق کو عظیم مصیبت پیش آئی اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا رہے تھے جبکہ رخساروں پر ہتے نہیں تھے۔

رواہ البخاری فی تاریخہ وسموہ و او نعیم فی الحلیۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے الاصابہ میں لکھا ہے کہ بشار کو ابن معین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

## فضائل اہل بیت اور وہ حضرات جو صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں

### فضائل امت و قبائل و مقامات و ازمنہ و حیوانات

### فضائل اہل بیت مجمل و مفصل

### فصل ..... مجمل فضائل کے بیان میں

۳۷۶۱۱ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ محمد ﷺ کا ان کے اہل بیت کے متعلق احترام کرو۔

رواہ البخاری

۳۷۶۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہماری ملاقات کے لیے تشریف لائے اور ہمارے ہاں رات گزاری جب کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ سو رہے تھے: حسن رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا رسول اللہ ﷺ پانی لینے مشکیزے کی طرف کھڑے ہوئے اور تھنوں سے دودھ نکالنے کی طرح مشکیزے سے برتن میں پانی نکالا ایک روایت میں ہے: آپ ہماری بکری کی طرف اٹھے اسے دو با پھر آپ دودھ پیتے ہوئے واپس آئے اور برتن حسن کو تمہا دیا حسین رضی اللہ عنہ نے برتن لینا چاہا لیکن آپ نے انہیں منع کر دیا ایک روایت میں ہے: آپ نے حسین رضی اللہ عنہ کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن حسن رضی اللہ عنہ سے ابتداء کی اس پر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! گویا حسن آپ کو زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا: نہیں لیکن پانی اس نے پہلے مانگا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اولیہ دونوں اور یہ سویا ہوا یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ قیامت کے ان ایک ہی جگہ میں ہوں گے۔

رواہ الطبرانی و احمد بن حنبل و ابو یعلیٰ و ابن ابی عاصم فی السنۃ و الطبرانی فی المتفق و المفق و ابن النجار و الخطیب

۳۷۶۱۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جو شخص ان دونوں سے ان کے باپ اور ماں سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔

رواہ الترمذی و عبد اللہ بن احمد بن حنبل و نظام الملک فی امالیہ و ابن النجار و سعید بن المنصور

۳۷۶۱۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ جنت میں سب سے پہلے میں فاطمہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم داخل ہوں گے میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے حسین بھی جنت میں داخل ہوں گے؟ فرمایا: وہ تمہارے پیچھے ہوں گے۔ رواہ الحاکم

۳۷۶۱۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص ہم اہل بیت سے محبت کرتا ہے وہ فقر کے لیے چادر تیار کرے یا فرمایا: کہ وہ اپنے لیے پاکہ تیار کرے۔ رواہ ابو عبیدہ

۳۷۶۱۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درجہ ہے جسے وسیلہ کہا جاتا ہے جب اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کے ساتھ اس درجہ میں اور کون سکونت اختیار کرے گا؟ فرمایا: علی فاطمہ حسن و حسین رضی اللہ عنہم جمعین۔ رواہ ابن مردویہ

۳۷۶۱۷..... حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری ماں نے مجھے پوچھا: تم کب سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے۔ میں نے کہا: اتنے اتنے عرصہ سے۔ میں نے کہا: مجھے اجازت دو تا کہ میں آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور پھر میں آپ سے اس وقت تک جدا نہیں ہوں گا جب تک آپ میرے لیے اور تمہارے لیے استغفار نہ کر لیں چنانچہ میں نے آپ کے ساتھ مغرب اور پھر عشاء کی نماز پڑھی لوگ مسجد سے چلے گئے اور کوئی بھی نہ رہا چنانچہ آپ پر کوئی خاص کیفیت طاری ہوئی جب یہ کیفیت چھٹ گئی تو آپ نے میری آواز پہچانی اور فرمایا: اے حذیفہ! میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: کیوں آئے ہو؟ اے حذیفہ اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری ماں کی مغفرت فرمائے۔ یہ فرشتہ نازل ہوا ہے جو اس سے قبل نازل نہیں ہوا، یہ اپنے رب تعالیٰ سے اجازت لیتا ہے کہ مجھ پر سلام پیش کرے رب تعالیٰ نے اسے اجازت دی اس نے مجھے خوشخبری سنائی ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ رواہ ابن جریر

۳۷۶۱۸..... زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جو شخص تم سے جنگ کرے میں اس سے جنگ کروں گا جو تمہارے ساتھ سلامتی میں رہے گا میں بھی سے سلامتی کی نوید سناتا ہوں۔

رواہ ابن ابی شیبہ و الترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و الطبرانی و الحاکم و الضیاء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ: ۷۲۸۔

۳۷۶۱۹..... زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں۔ آپ نے دو مرتبہ فرمایا۔ رواہ ابن جریر

۳۷۶۲۰..... زید بن حبان حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمیں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان خم نامی چشمہ پر تھے آپ نے حمد و ثناء کے بعد وعظ و نصیحت کی اور پھر فرمایا: ابا بعد! اے لوگو! میں انتظار کر رہا ہوں کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آئے میں اس کی بات قبول کروں میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں ایک کتاب اللہ ہے انہیں ہدایت اور سچائی ہے کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھو آپ نے ہمیں کتاب اللہ کی ترغیب دی اور اس پر ابھارا۔ پھر فرمایا: دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق دہائی دیتا ہوں آپ نے تین بار فرمایا: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی بیویاں اہل بیت نہیں ہیں؟ زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ کی ازواج مطہرات اہل بیت میں سے تو ہیں ہی لیکن اہل بیت وہ لوگ بھی ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے پوچھا گیا وہ کون ہیں؟ جواب دیا: وہ آل عباس، آل علی، آل جعفر، اور آل عقیل ہیں پوچھا گیا: کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ جواب دیا: جی ہاں۔ رواہ ابن جریر

۳۷۶۲۱..... "ایضاً" زید بن حبان حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے

درمیان خم نامی واوی میں ہمیں خطاب کیا اور ارشاد فرمایا: میں ایک بشر ہوں عنقریب مجھے پکارا جائے اور میں پکار کا جواب دے دوں (یعنی دنیا سے رخصت ہو جاؤ) خبردار میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ ایک کتاب اللہ ہے جو اس کی پیروں کرے گا وہ ہدایت پر رہے گا جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوگا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تم کو اپنے اہل بیت کے متعلق دہائی دیتا ہوں تین بار فرمایا۔ رواہ ابن جریر

۳۷۶۲۲ ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے ان کے دونوں بیٹے ان کی ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سو رہے تھے حسن رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا آپ ﷺ اونٹنی کے پاس گئے دودھ دوہ کر لیتے آئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے پہلے دودھ پینے کے مطالبہ کیا اور منازعت کر دی اور (نہ ملنے پر) رونے لگے۔ آپ نے فرمایا: پہلے تمہارا بھائی پی لے پھر تم پینا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: گویا آپ حسن و حسین پر ترجیح دے رہے ہیں فرمایا: میں اسے ترجیح نہیں دے رہا یہ میرے نزدیک ایک مقام رکھتے ہیں۔ تو یہ دونوں اور یہ سویا ہوا شخص قیامت کے دن میرے سات ایک جگہ میں ہوں گے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۶۲۳ عباس بن عبدالمطلب کہتے ہیں: ہم قریش کی ایک جماعت سے ملاقات کرتے تھے وہ آپس میں گفتگو کرتے اور پھر گفتگو منقطع کر دیتے ہم نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوگا حتیٰ کہ وہ تمہارے شخص اللہ کے لیے اور میری قرابت کے لیے محبت نہ کرے۔ رواہ ابن عساکر و ابن النجار

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۵۔

۳۷۶۲۴ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس بیٹھے ان لوگوں نے اپنی گفتگو منقطع کر دی عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: کیا وجہ ہے لوگوں کے پاس جب میرے اہل بیت میں سے کوئی شخص بیٹھتا ہے وہ اپنی گفتگو منقطع کر دیتے ہیں؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایمان کسی شخص کے دن میں داخل نہیں ہوگا حتیٰ کہ وہ میرے اہل بیت سے محض اللہ کے لیے یا میری قرابت کے لیے محبت نہ کرے۔ رواہ الرویانی و ابن عساکر

۳۷۶۲۵ زینب بنت ابی سلمہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے آپ نے اپنی ایک طرف حسن رضی اللہ عنہ کو بٹھایا اور دوسری طرف حسین رضی اللہ عنہ کو بٹھایا جبکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی گود میں تھیں آپ نے فرمایا: اے اہل بیت تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ قابل ستائش اور بزرگی والا ہے جبکہ میں اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سو رہی تھیں تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کر دیا رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا اور رونے کی وجہ دریافت فرمائی ام سلمہ رضی اللہ عنہا بولیں: آپ نے انہی کو رحمت و برکت میں خاص کیا ہے جبکہ مجھے اور میری بیٹی کو چھوڑ دیا ہے فرمایا: تو اور تیری بیٹی اہل بیت میں سے ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۶۲۶ ”مسند ابن عباس“ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب تعالیٰ نے میرے اہل بیت کے تین افراد میں سے مجھے منتخب کیا ہے میں ان تینوں کا سردار اور اولاد آدم کا سردار ہوں اور اسمیں کوئی فرشتہ نہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے علی بن ابی طالب حمزہ بن عبدالمطلب اور جعفر بن ابی طالب کو منتخب کیا ہے ایک مرتبہ ہم اٹح میں سو رہے تھے اور ہم میں سے ہر شخص نے چادر سے سر منڈھانپ رکھا تھا علی میری دائیں جانب تھا جعفر میری بائیں جانب اور حمزہ رضی اللہ عنہ میرے پاؤں کی طرف سو رہے تھے مجھے خیمہ سے فرشتوں کے بلند بلندے پروں اور علی کے بازو کی ٹھنڈک جو کہ میرے رخسار کے نیچے تھا جگادیا میں بیدار ہو گیا جبکہ جبرئیل تین فرشتوں کے ساتھ تھے فرشتوں میں سے ایک نے جبرئیل سے کہا: اے جبرئیل ان چار میں سے کس کی طرف تمہیں بھیجا گیا ہے؟ جبرئیل نے اپنا پاؤں مجھے مارا اور کہا اس کی طرف مجھے بھیجا گیا ہے یہ اولاد آدم کا سردار ہے فرشتے نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ محمد بن عبد اللہ ہے جو انبیاء کا سردار ہے یہ علی بن ابی طالب ہے اور یہ حمزہ بن عبدالمطلب سید الشہداء ہے اور یہ جعفر ہے اس کے دو پر ہیں جن سے یہ جنت میں اڑے گا جہاں چاہے گا۔

رواہ یعقوب سان سفیان و الخطیب و ابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں عبالجور یعنی ہے جو غالی شیعہ ہے۔

۳۷۶۲۷۔ محمد بن اسحاق نافع مولائے ابن عمر و ابن عمر رضی اللہ عنہما و سعید مقبری عمار رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ درہ بنت ابی لہب ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئی اور نافع بن معلیٰ کے گھر ٹھہری چنانچہ بن زریق کی عورتیں اس کے پاس بیٹھیں اور کہنے لگیں: یہ ابو لہب کی بیٹی ہے جس کے بارے میں "تبت ید ابی لہب و تب" نازل ہوئی ہے سو تمہاری ہجرت اسے نفع نہیں پہنچائے گی درۃ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور رونے لگی او آپ سے عورتوں کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے درہ کو تسلی دی اور فرمایا: یہیں بیٹھی رہو آپ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی پڑھوڑی میرے لیے نمبر پڑھئے پھر فرمایا: اے لوگو! مجھے میرے اہل بیت کے متعلق کیوں اذیت پہنچائی جاتی ہے؟ اللہ کی قسم میری شفاعت میرے قرابتداروں کو پانے کی حتیٰ کہ صداء حکم جاہ اور سلہب کو انھیں قیامت کے دن میری شفاعت حاصل ہوئی۔ رواہ الدیلمی

۳۷۶۲۸۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ان کے پاس تھے اتنے میں خادمہ آئی اور بولی: علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما دروازے پر کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میرے اہل بیت نے لیے ذرا الگ ہو جاؤ میں اٹھ کر گھر کے ایک کونے میں چلی گئی علی فاطمہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اندر داخل ہوئے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو آپ نے گود میں بٹھایا ایک ہاتھ سے علی رضی اللہ عنہ کو پکڑا اور اپنے ساتھ چمٹا لیے دوسرے ہاتھ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکڑا اور اپنے ساتھ چمٹا لیا اور انھیں بوسہ دیا اور اپنی سیاہ چادران پر ڈال دی پھر فرمایا: یا اللہ! ان کا ٹھکانا اپنے پاس رکھنا کہ دوزخ میں میں اور میرے اہل بیت کا مرجع تیری طرف ہے میں نے آواز دی: یا رسول اللہ! میں بھی ہوں فرمایا: اور تو بھی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۶۲۹۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم اپنے خاوند اور بیٹوں سمیت میرے پاس آنا فاطمہ رضی اللہ عنہا انھیں لے کر آئیں رسول اللہ ﷺ نے ان پر اپنی چادر ڈالی جو خیر سے پائی تھی پھر اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی: یا اللہ! یہ لوگ آل محمد ہیں اپنی رحمتیں اور برکتیں آل محمد پر نازل فرما۔ جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر نازل فرمائی ہیں بلاشبہ تو حمد والا اور بزرگی والا ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے چادر اٹھائی تاکہ میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں لیکن رسول اللہ ﷺ نے چادر میرے ہاتھ سے کھینچ لی اور فرمایا: تو خیر و بھلائی پر ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ و ابن عساکر

۳۷۶۳۰۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک بازو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لیا اور دوسرے بازو میں حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ کو اور پھر ان پر اپنی سیاہ رنگ کی چادر ڈال دی علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیا اور فرمایا یا اللہ! میرا اور میری اہل بیت کا ٹھکانا تیری طرف ہے نہ کہ دوزخ کی طرف ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا: اور میں بھی۔ فرمایا: اور تو بھی۔ رواہ الطبرانی

۳۷۶۳۱۔ "مسند علی" شبلی کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! اسلام ننگا ہے اور اس کا لباس تقویٰ ہے اس کے بال نو پر ہدایت ہے اس کی زینت حیا ہے ورع اس کا ستون ہے عمل صالح اس کی اصل اور جڑ ہے، میری اور میرے اہل بیت کی محبت اسلام کی بنیاد ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۳۲۔ "مسند انس" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ چھ مہینے تک فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے گزرتے رہے آپ نماز فجر کی لیے جاتے تھے گزرتے وقت آپ فرماتے اسے اہل بیت تمہارے اوپر رحمت نازل ہو۔ اے اہل بیت اللہ تعالیٰ تم سے گندگی دور کرنا چاہتا ہے اور تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۶۳۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ نے چادر بچھائی اس پر خود بیٹھ گئے علی، فاطمہ، حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو بھی پر بٹھایا پھر آپ نے چادر کا کونا پکڑا اور اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا: یا اللہ! ان سے راضی رہ جیسا کہ میں ان سے راضی ہوں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط

## فضائل اہل بیت مفصل..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ

۳۷۶۳۳..... ”مسند صدیق“ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے کچھ دنوں بعد میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھنے جا رہا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں چل رہے تھے اتنے میں حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کانڈھوں پر اٹھالیا اور فرمایا:

بابی شیبہ بالنبی لبس شیبہا بعلی

یہ لڑکا جو کہ نبی کریم ﷺ کے مشابہ ہے نہ کہ علی کے مشابہ ہے اس پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر غم میں رہے تھے۔ رواہ ابن سعد و احمد بن حنبل و ابن المدنی و البخاری و النسائی و الحاکم

فائدہ:..... ابن کثیر کہتے ہیں یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے گویا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ صورت میں حسن کے مشابہ تھے۔

۳۷۶۳۵..... ”مسند علی“ حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے: یہ قمیص اتارنے والا ہے۔ یعنی

خلافت سے دستبردار ہوگا۔ رواہ الحاکم

۳۷۶۳۶..... ”ایضاً“ ابو اسحاق کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ نبی

کریم ﷺ نے فرمایا ہے عنقریب اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا جو اخلاق میں اس کے مشابہ ہوگا اور صورت میں اس سے مشابہ نہیں ہوگا۔ اس

کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا ووزمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ رواہ ابو داؤد و نعیم بن حماد فی الفتن

۳۷۶۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: مٹا کہاں ہے؟ کیا یہاں مٹا ہے؟

چنانچہ حسن رضی اللہ عنہ باہر آئے انھوں نے گلے میں کالی مرچ کا ہار ڈال رکھا تھا حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ پھیلا لیے رسول اللہ ﷺ نے بھی

اپنے ہاتھ پھیلا لیے اور انھیں اپنے ساتھ چمٹالیا اور فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہوں وہ اس سے محبت کرے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۶۳۸..... حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور ابو اعبید سلمی نے حضرت معاویہ رضی

اللہ عنہ سے کہا: حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی زبان میں لکنت ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایسی بات مت کہو چونکہ رسول کریم ﷺ

نے حسن رضی اللہ عنہ کے منہ میں تھکا رکھا تھا۔ چنانچہ جس کے منہ میں رسول اللہ ﷺ کا روں اس میں لکنت نہیں ہو سکتی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۳۹..... ”مسند ابی ہریرہ“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو ہاتھ

میں پکڑا اور ان کی ناگلیں اپنے گھٹنوں پر ڈال دیں آپ فرما رہے تھے اے چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ۔

رواہ وکیع فی العز و الرامہرمزی عی الامثال

۳۷۶۴۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں

تو بھی اس سے محبت کی اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔ رواہ ابن عساکر و احمد بن حنبل

۳۷۶۴۱..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے میں بھی

آپ کے ساتھ تھا۔ جب گھر پہنچے فرمایا: کیا یہاں مٹا ہے؟ حسن رضی اللہ عنہ آئے میں سمجھا: فاطمہ رضی اللہ عنہا انھیں بار پہنارہی ہیں یا نہلارہی

ہیں۔ اتنے میں حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے آپ ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کو گلے لگا لیا اور فرمایا: یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو

بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے تو بھی محبت کر۔ رواہ ابو یعلی و ابن عساکر

۳۷۶۴۲..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مسجد میں بیٹھ گئے اور میں آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا:

منے کو میرے پاس بلاؤ۔ چنانچہ حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آگئے اور آتے ہی اپنے ہاتھ نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک میں داخل کر دیئے نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کا منہ کھول کر اپنی زبان ان کے منہ میں ڈالنی شروع کر دی پھر فرمایا: یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔ آپ نے تین بار فرمایا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۳۳... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے ان کانوں نے سنا اور ان دو آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے دونوں ہاتھوں سے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑے دیکھا اور ان کے قدم رسول اللہ ﷺ کے قدموں پر تھے آپ ﷺ فرما رہے تھے کمزور چھوٹے چھوٹے قدموں والا چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ (حزقہ حزقہ + ترق عین رقدہ یہ کلمات عربی زبان کی لوری ہے) چنانچہ لڑکا آپ پر چڑھ گیا حتیٰ کہ اس کے قدم رسول اللہ ﷺ کے سینے پر پہنچ گئے۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا: اپنا منہ کھولو۔ پھر آپ نے بوسہ لیا: اور فرمایا: یا اللہ! اس سے محبت کر میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۳۴... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کانہوں پر اٹھا رکھا تھا جبکہ حسن رضی اللہ عنہ نے منہ سے رال آپ پر ٹپک رہی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۳۵... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ حسن رضی اللہ عنہ کی زبان چوس رہے تھے جس طرح کد آوی کھجور چوستا ہے۔ رواہ ابن شاہین فی الافراد وابن عساکر

۳۷۶۳۶... سعید مقبری کی روایت ہے کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اتنے میں حسن رضی اللہ عنہ آئے اور سلام کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وعلیک السلام یا سیدی! میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ یہ سید (سردار) ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

۳۷۶۳۷... عمیر بن اسحاق کی روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے کپڑے اوپر اٹھاؤ تاکہ میں اس جگہ پر بوسہ دوں جہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے دیکھا تھا۔ چنانچہ حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے پیٹ سے قمیص اٹھائی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ناف پر منہ رکھ کر بوسہ لیا۔ رواہ ابن النجار

۳۷۶۳۸... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کانہوں پر اٹھاتے ہوئے باہر تشریف لائے حسن رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا: اے لڑکے! بہت اچھی سواری پر تو سوار ہوا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اور سوار بھی تو بہت اچھا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۳۹... زہیر بن اقرم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ خطاب کر رہے تھے اتنے میں قبیلہ ازد کا ایک شخص جس کا رنگ گندمی اور قد دراز تھا کھڑا ہوا اور بولا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے جبوہ میں رکھا اور فرمایا: میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اس سے بھی محبت کرے پس جو حاضر ہے وہ غائب تک پہنچا دے۔

رواہ ان ابی شیبہ واحمد بن حنبل وابن مندہ وابن عساکر والحاکم

۳۷۶۵۰... زہیر بن اقرم کہتے ہیں: ایک مرتبہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ خطاب کر رہے تھے اتنے میں اردشنوبہ کا ایک بوڑھا بزرگ کھڑا ہے اور کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے منبر پر کھڑے ہوئے اس شخص کو آپ نے اپنے جبوہ میں رکھا اور آپ فرما رہے تھے جو شخص مجھ سے محبت کرے وہ اس سے بھی محبت کرے حاضر غائب کو پہنچا دے اگر رسول اللہ ﷺ کا حکم نہ ہوتا میں کسی کو یہ حدیث نہ سنا تا۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر

۳۷۶۵۱... براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے کانہے پر حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھا رکھا تھا آپ فرما رہے تھے: یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی محبت کر۔ رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن عساکر (ابن عساکر میں اضافہ ہے کہ جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر)۔

۳۷۶۵۲... سودہ بنت مسرح کنذیہ کی روایت ہے کہ میں بھی ان عورتوں میں شامل تھی جو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروزہ کے وقت ان کے پاس موجود تھیں چنانچہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کیا حال ہے میری بیٹی کا کیا حال ہے میں اس پر قربان جاؤں؟ میں

نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ تکلیف میں ہے فرمایا: جب بچہ جنم دے دے مجھے بتانے سے پہلے کچھ نہیں کرنا۔ سو وہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں: فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بچہ جنم دیا: میں نے بچے کی ناف کاٹی اور بچے کو زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹ لیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: میری بیٹی کا کیا ہوا میں اس پر فدا جاؤں اس کا کیا حال ہے وہ کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے بچہ جنم دیا ہے اور میں نے اس کی ناف کاٹ دی ہے اور اسے زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم نے میری نافرمانی کی میں نے عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی معصیت سے پناہ مانگتی ہوں۔ یا رسول اللہ! میں نے اس کی ناف کاٹی ہے اور اس کے علاوہ میرے پاس اس کا وہی چہرہ کا رنگ تھا فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ۔ بچہ لیکر میں حاضر ہوئی۔ آپ نے زرد رنگ کا کپڑا پھینک دیا اور بچہ سفید کپڑے میں لپیٹا اور اس کے منہ میں لعاب ڈالا۔ پھر فرمایا: میرے پاس علی کو بلا لاؤ میں علی رضی اللہ عنہ کو بلا لائی آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے علی اس کا نام کیا رکھا ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ جعفر نام رکھا ہے فرمایا نہیں بلکہ اس کا نام حسن ہے اور اس کے بعد حسین ہے اور تو ابواحسن و احسین ہے۔

رواہ ابن مندہ و ابو نعیم و ابن عساکر و در حالہ تفات

۳۷۶۵۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت حسن کو پکڑتے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتے پھر فرماتے یا اللہ! یہ میرا بیٹا ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۵۴ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ منبر پر بٹھایا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا ہے۔ اب جو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرانے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۶۵۵ حضرت زین بن روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ بن علی کی طرف دیکھ کر فرمایا: یا اللہ! اسے سلامتی میں رکھ اور اس میں سلامتی ڈال۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۵۶ سعید بن زید کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت حسن کو گود میں لے کر فرمایا: یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم

۳۷۶۵۷ مقدم بن نوف کی مقدم بن معد برب اور عمرو بن اسود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے حضرت معاویہ نے ان سے مقدم سے کہا: تجھے خبر دی گئی ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں؟ مقدم نے ان سے کہا: ہاں معاویہ نے ان سے کہا: کیا تم اسے ایک بڑی مصیبت سمجھتے ہو؟ مقدم نے جواب دیا: کیوں نہیں یہ تو ایک بڑی مصیبت ہے، چونکہ رسول اللہ ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی ہڈیوں بٹھایا ہے اور فرمایا: یہ مجھ سے ہے اور حسین بن علی سے ہے۔ رواہ الطبرانی عن خالد بن معدان

۳۷۶۵۹ زہری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ میں رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت حسن بن علی رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابو نعیم

## فضائل حضرت حسین رضی اللہ عنہ

۳۷۶۶۰ محمد بن سید بن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو سر مبارک عبید اللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا میں وہاں موجود تھا عبید اللہ بن زیاد نے سر مبارک کو چھڑی سے کریدنے لگا میں نے کہا: خبردار حضرت حسین رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۶۶۱ ابو جعفر کی کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ منبر پر کھڑے خطاب کر رہے تھے حضرت حسین رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: میرے باپ کے منبر سے نیچے اترو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: منبر تمہارا ہے باپ کا ہے میرے باپ کا نہیں۔ تمہیں کس نے بتایا ہے؟ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اسے کسی نے بھی نہیں بتایا۔ اے دھوکا باز میں تمہیں چوبک اکاؤں

گا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بھائی کے بیٹے کو کچھو کے مت لگاؤ اس نے سچ کہا یا اس کے باپ کا منبر ہے۔

رواہ ابن عساکر وقال ابن کثیر: سندہ ضعیف

کلام:..... ابن کثیر کے مطابق یہ حدیث ضعیف ہے۔

۳۷۶۲..... حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس منبر پر چڑھ گیا اور میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے باپ کے منبر سے نیچے اتر جاؤ اور اپنے باپ کے منبر پر چڑھ جاؤ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے باپ کا کوئی منبر نہیں ہے عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا جب منبر سے نیچے اترے مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے اور فرمایا: اے بیٹے! تمہیں یہ بات کس نے سکھائی ہے میں نے جواب دیا: مجھے کسی نے نہیں سکھائی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹے! تم ہمارے پاس آؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دن میں عمر رضی اللہ عنہ کے گھر پر آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنہائی میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دروازے پر ابن عمر رضی اللہ عنہما تھے: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اندر جانے کی اجازت نہ دی میں واپس لوٹ گیا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور فرمایا: اے بیٹے تم ہمارے پاس کیوں نہیں آئے میں نے جواب دیا: میں آیا تھا لیکن آپ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے میں نے دروازے پر ابن عمر کو دیکھا میں واپس لوٹ آیا فرمایا: تم عبد اللہ بن عمر کی بنسبت اجازت کے زیادہ حقدار ہو ہمارے سروں پر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اگایا ہے وہ تم دیکھ رہے ہو اور پھر تم ہی ہو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا۔

رواہ ابن سعد وابن راہویہ والخطیب

۳۷۶۳..... ”مسند علی“ نجی کی روایت ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں تھے جب غینوی پہنچے فرمایا: اے ابو عبد اللہ صبر کرو اے ابو عبد اللہ فرات کے کنارے صبر کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین کی طرف جا رہے تھے میں نے کہا: اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے بہ رہی تھیں میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ آپ کو کسی نے غصہ دلایا ہے آپ کی آنکھوں سے آنسو کیوں بہ رہے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں، تھوڑی دیر پہلے میرے پاس سے جبرئیل امین آئے ہیں انہوں نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ فرات کے کنارے قتل کیا جائے گا کیا میں تمہیں وہاں کی مٹی نہ سو لگھا دوں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ بھڑایا پھر مٹی اٹھائی اور مجھے دے دی میں اپنی آنکھوں پر قابو نہ پاسکا حتیٰ کہ آنسو بہنے لگے۔

رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حبل و ابو یعلیٰ واسعد بن المنصور

۳۷۶۴..... شیبان بن مخرم کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کربلاء پہنچے میں ان کے ساتھ تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس جگہ کچھ شہداء قتل کیے جائیں گے سوائے شہداء بدر کے ان کی مانند شہداء نہیں ہوں گے۔ رواہ الطبرانی

۳۷۶۵..... یعلیٰ بن مرہ عامر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے رسول اللہ ﷺ نے دونوں صاحبزادوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیا اور فرمایا: بلاشبہ اولاد باعث بخل اور باعث سستی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبہ والرامہرمزی فی الامثال

۳۷۶۶..... مطلب بن عبد اللہ بن حطب، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک دن نبی کریم ﷺ میرے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ نے فرمایا: میرے پاس کوئی نہ داخل ہونے پائے میں انتظار میں بیٹھ گئی، چنانچہ حسین رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور میں نے نبی کریم ﷺ کی درد بھری رونے کی آواز سنی میں نے جھانک کر دیکھا چنانچہ حسین رضی اللہ عنہ آپ کی گود میں تھے یا آپ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے آپ حسین رضی اللہ عنہ کے سر پر دست شفقت پھیر رہے تھے اور ساتھ ساتھ رورہے تھے آپ نے فرمایا: جبرئیل امین ہمارے پاس تھے انہوں نے کہا: کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟ میں نے کہا: ربی بات دنیاوی محبت کی سو میں کرتا ہوں فرمایا: عنقریب تمہاری امت اسے (حسین رضی اللہ عنہ کو) ایسی سرزمین میں قتل کرے گی جسے کربلا کہا جاتا ہے جبرئیل امین نے کربلاء کی مٹی اٹھائی اور نبی کریم ﷺ کو دکھائی چنانچہ واقعہ کربلا کے دوران جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا گیا تو انہوں نے لوگوں سے پوچھا: اس سرزمین کا نام کیا ہے؟



لوگوں نے جواب دیا: یہ سرزمین کربلاء ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ہے یہ سرزمین کرب و بلاء (دکھ تکلیف آور آزمائشوں سے پر) ہے۔

رواہ ابن ماجہ و الطبرانی و ابو نعیم

۳۷۶۶۷ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک دن لینے ہوئے تھے پکا ایک ٹھنڈے ٹیٹھے اور آپ پریشان حال تھے آپ کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی مٹی تھی آپ اسے الٹ پلٹ رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیسی مٹی ہے؟ فرمایا: مجھے جبرئیل امین نے خبر دی ہے کہ یہ (حسین رضی اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ) سرزمین عراق میں قتل کیا جائے گا۔ میں نے جبرئیل امین سے کہا: مجھے اس زمین کی مٹی دکھلاؤ چنانچہ جبرئیل امین نے مٹی دکھلا کر کہا یہ ہے وہاں کی مٹی ہے۔ رواہ الطبرانی

۳۷۶۶۸ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آنے میں دروازے کے پاس سورتی تھی میں نے جھانک کر دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ میں کوئی چیز ہے جسے وہ الٹ پلٹ رہے ہیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو جھانک کر دیکھا آپ اپنی تیشلی میں کوئی چیز الٹ پلٹ رہے تھے جبکہ بچہ آپ کے اطن مبارک پر سوراہا تھا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: جبرئیل امین میرے پاس اس سرزمین کی مٹی لائے تھے جہاں یہ بچہ قتل کیا جائے گا انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت اسے قتل کرے گی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۶۶۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بارش کے فرشتے نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے اجازت طلب کی آپ نے اسے اجازت دی اور فرمایا: ام سلمہ! دروازے پر حفاظت کرنا کوئی نہ داخل ہونے پائے۔ چنانچہ حسین رضی اللہ عنہ آنے اور چھلانگ لگا کر اندر داخل ہو گئے اور نبی کریم ﷺ کے کاندھے پر چڑھ کر بیٹھنا شروع کر دیا۔ فرشتے نے آپ ﷺ سے کہا: کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ وہ بولا: آپ کی امت کے لوگ اسے قتل کریں گے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس جگہ کی مٹی بھی دکھا سکتا ہوں جہاں یہ قتل کیا جائے گا۔ فرشتے نے اپنا پر مارا اور سرخ رنگ کی مٹی لادکھائی۔ چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وہ مٹی اٹھائی اور اپنی چادر کے آچل میں باندھ لی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم کہا کرتے تھے کہ حسین رضی اللہ عنہ کربلاء میں قتل کیے جائیں گے۔ رواہ ابو نعیم

## فضائل حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

۳۷۶۷۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ و نبی کریم ﷺ کے کاندھوں پر دیکھا۔ میں نے کہا تم دونوں کے نیچے بہت اچھی سواری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اور دونوں سوار بھی تو بہت اچھے ہیں۔

رواہ ابو یعلیٰ و ابن شاہین فی السنۃ

۳۷۶۷۱ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حسن و حسین رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ان کے باپ کی بمثل مقرر کر رکھا تھا۔ رواہ ابو عبیدہ فی الاموال و ابن سعد

۳۷۶۷۲ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یمن سے چھ جوڑے آئے آپ رضی اللہ عنہ نے جوڑے لوگوں میں تقسیم کر دیئے لوگ نئے نئے جوڑے پہن کر واپس جاتے جب کہ آپ رضی اللہ عنہ منبر اور روضہ اور اس کے درمیان تشریف فرما تھے تو آئے سلام کرتے اور آپ کو دعا کیں دے کر واپس چلے گئے اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنی والد کے کھیت باہر نکلے اور لوگوں سے آگے نکل آئے جب کہ انھوں نے یہ جوڑے نہیں پہنے ہوئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں صاحبزادوں کو اپنے پاس بٹھایا اور پھر درد بھری آواز میں فرمایا اللہ کی قسم میرے پاس کوئی جوڑا باقی نہیں رہا جو اس میں آپ کو پہناؤں۔ حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے اپنی رعیت کو جوڑے پہنا دیئے بہت اچھا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: دوڑنے کے جوڑوں سے آگے نکل آئے اور ان کے پاس کوئی جوڑا نہیں یہ بڑی گراں بار بات ہوئی پھر آپ نے یمن کے گورنر کو خط لکھا کہ حسن رضی اللہ عنہ

وحسین رضی اللہ عنہ کے لیے جلد از جلد دو جوڑے بھیجے۔ چنانچہ گورنر یمن نے دو جوڑے بھیجے عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں پہنچائے۔ رواہ ابن سعد ۳۷۶۷۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: جو شخص گردن سے اوپر کسی کو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ دیکھنا چاہے وہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے اور جو گردن سے نیچے آؤرٹخنوں سے اوپر کسی کو رسول اللہ ﷺ کے مشابہ دیکھنا چاہے وہ حسین بن علی کو دیکھ لے۔

رواہ الطبرانی و ابو نعیم

۳۷۶۷۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص رسول اللہ ﷺ کو سر اور گردن کے درمیان چہرے کو دیکھنا چاہتا ہو وہ حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے اور جو گردن سے نیچے دیکھنا چاہے وہ حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی صورت اقدس دونوں کو منقسم ہو کر چلی ہے۔

رواہ الطبرانی

۳۷۶۷۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حسن حسین اور محسن کے نام رسول اللہ ﷺ نے رکھے ہیں اور ان کی طرف سے عقیدت بھی آپ نے کیا ہے۔ آپ ہی نے ان کے سر موٹدھے اور بالوں کے برابر صدقہ کیا پھر آپ ہی کے حکم سے ان کی ناف کا ٹی گئی اور ان کے ختنہ بھی کئے گئے۔

رواہ الطبرانی و ابن عساکر

۳۷۶۷۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ فرمایا: بلکہ اس کا نام حسن ہے جب حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: اس کا نام حرب رکھا ہے فرمایا: بلکہ اس کا نام حسین ہے۔ جب محسن پیدا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے فرمایا: بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر رکھے ہیں۔ ان کے نام یہ تھے شبر شبر اور مشبر۔

رواہ الطبرانی و احمد بن حنبل و ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن حبان و الطبرانی و الدولابی فی الذریۃ الطاہرۃ و البیہقی و الضیاء کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۱۳۳۔

۳۷۶۷۷..... "ایضاً" محمد بن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑے بیٹے کا نام حمزہ رکھا حسین رضی اللہ عنہ کا نام جعفر (ان کے چچا کے نام پر) رکھا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا جب آگے فرمایا: میں نے اپنے ان دو بیٹوں کا نام تبدیل کر دیا ہے میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ان کے نام حسن اور حسین رکھے۔

رواہ احمد بن حنبل و ابو یعلی و ابن جریر و والد ولابی فی الذریۃ الطاہرۃ و البیہقی و الضیاء

۳۷۶۷۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حسن رضی اللہ عنہ سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ ﷺ کے زیادہ مشابہ تھے جب کہ حسین رضی اللہ عنہ سینے سے نیچے رسول اللہ ﷺ کے زیادہ مشابہ تھے۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی و احمد بن حنبل و الترمذی و قال حسن غریب و ابن حبان و والد ولابی فی الذریۃ الطاہرۃ و البیہقی فی الدلائل و الضیاء کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۷۸۹۔

۳۷۶۷۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ کریم ﷺ جنازہ گاہ میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک حسن اور حسین لڑ پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ابھی وہاں موجود تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے حسین! حسن کو پکڑو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ حسن پر چڑھائی کروارہے ہیں حالانکہ وہ بڑا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل امین کھڑے ہیں وہ کہہ رہے ہیں: اے حسین! حسن کو پکڑو۔ رواہ ابن شاہین و منہ لابس بہ الا ان فیہ انقطاعاً

۳۷۶۸۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ تمہارے یہ دونوں بیٹے نوجوان جنت کے سردار ہوں البتہ میرے خالہ زاد بھائیوں یعنی یحییٰ و عیسیٰ علیہ السلام کے سردار نہیں ہوں گے۔ رواہ ابن شاہین

۳۷۶۸۱..... سلمہ بن کہیل کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنے متعلق اور اپنے اہل بیت کے متعلق خبر نہ دوں؟ سو حسین مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ رہی بات حسن کی سو وہ تمہیں ادنیٰ قسم کے لوگوں کی طرف سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔ رہی بات عبداللہ بن جعفر کی سو وہ وفادار سایہ ہے۔ رواہ الشیخ ای فی اللقب

۳۷۶۸۲..... مسند انس ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حسن اور حسین نو جوانان جنت کے سردار ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۶۸۳..... "مسند براء بن عازب" حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں لہذا جو کچھ مجھ پر حرام ہے اس پر بھی حرام ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۸۴..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمیں کھانے کی دعوت دی گئی راستے میں دیکھا کہ حسین رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں نبی کریم ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم سے آگے بڑھ گئے اور حسین رضی اللہ عنہ کی طرف اپنے ساتھ پھیلا لیے حسین رضی اللہ عنہ نے ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیا رسول اللہ ﷺ نے انھیں ہنسانا شروع کر دیا اور پھر پکڑ لیے آپ نے ایک ہاتھ حسین کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور دوسرا ہاتھ سر اور کانوں کے درمیان پھر حسین رضی اللہ عنہ کو گلے لگایا اور انھیں بوسہ دینے لگا پھر فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں جو شخص حسین سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور حسن و حسین دونوں سے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن یعلیٰ بن عمرہ

۳۷۶۸۵..... "ایضاً" حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ام ایمن رضی اللہ عنہا آگئیں اور بولی: یا رسول اللہ ﷺ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کہیں گم ہو گئے ہیں یہ لگ بھگ دو پہر کا وقت تھا رسول کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور میرے بیٹوں کو تلاش کرو چنانچہ ہر شخص کا جس طرف منہ تھا چل پڑا جب کہ میں نبی کریم ﷺ کی طرف چل پڑا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ پہاڑ کے دامن میں آگے کیا دیکھتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے ہیں اور سامنے ایک (بڑا) سانپ اپنی دم پر کھڑا ہے اور منہ سے گویا آگ کے شعلے نکال رہا ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف لکے اور وہ انسانی شکل میں رسول اللہ ﷺ کی طرف مخاطب ہوا اور پھر کسی سوراخ میں جا گھسا۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: میرے ماں باپ تمہارے اوپر قربان جائیں اللہ تعالیٰ عزت عطا فرمائے۔ پھر ایک کو دائیں کاندھے پر اور دوسرے کو بائیں کاندھے پر اٹھایا میں نے عرض کیا: تم دونوں کے لیے خوشخبری ہے تمہاری سواری بہت اچھی سواری ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اور یہ سواری بھی تو بہت اچھے ہیں اور ان کا باپ ان سے افضل ہے۔ رواہ الطبرانی عن سلمان

۳۷۶۸۶..... "مسند بریدہ" بریدہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین سامنے سے آئے اور انھوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہن رکھی تھیں یہ دونوں گرتے پڑتے آگے چلتے رہے رسول کریم ﷺ منبر سے نیچے اترے اور دونوں کو پکڑ کر اپنے سامنے بٹھالیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا "انما اموالکم و اولادکم فتنہ" یعنی مال اور اولاد فتنہ ہے جب میں نے انھیں دیکھا مجھ سے صبر نہ ہو۔ کا پھر آپ نے دوبارہ خطبہ شروع کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و ابو داؤد و الترمذی و قال

حسن غریب انسانی و ابن ماجہ و ابو یعلیٰ و ابن خزیمہ و ابن حبان و الحاکم و البیہقی الضیاء

۳۷۶۸۷..... "مسند جابر" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پیٹھ پر بیٹھے تھے اور آپ فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ بہت اچھا اونٹ ہے اور تم سواری بھی بہت

اچھے ہو۔ رواہ الراہر مزنی فی الامثال و ابن عساکر و فیہ مسروح ابو شہاب الحدیثی عن سفیان الثوری قال فی المغنی ضعیف

کلام:..... معنی میں میں اس حدیث کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۳۷۶۸۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے آپ نے حضرت علی بن ابی طالب سے فرمایا:

اے ابوریحانین! میں تمہیں دنیا میں اپنے دونوں پھولوں کی وصیت کرتا ہوں غنقریب تمہارے دونوں رکن کر جائیں گے اللہ تعالیٰ ہی کا رساز ہے، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ میرا ایک رکن تھا پھر جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دنیا سے رخصت ہوئیں فرمایا: یہ میرا دوسرا رکن تھا جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

رواہ ابونعیم فی المعرفة والد یلمی وابن عساکر وابن النجار فید حماد بن عیسیٰ غریق والحفہ ضعیف

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں حماد بن عیسیٰ ضعیف ہے۔

۳۷۶۸۹ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو اپنی پیٹھ پر اٹھا رکھا تھا اور آپ فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ بہت اچھا اونٹ ہے اور تم دونوں کا بوجھ بھی اچھا بوجھ ہے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاحتماظ ۵۳۷ والتمناحیہ ۴۱۳۔

۳۷۶۹۰ ..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو اپنی پیٹھ پر اٹھا رکھا تھا اور آپ چل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: تمہارا اونٹ بہت اچھا اونٹ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور دونوں سوار بھی بہت اچھے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۶۹۱ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ صلح فرمائے گا ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر صلح کرانے گا مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۶۹۲ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: میرے پاس میرا بیٹا لاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے آپ نے فرمایا: بلکہ اس کا نام حسن ہے۔ جب حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ اور تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے آپ نے فرمایا: بلکہ اس کا نام حسین ہے جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا میں نے اس کا نام حرب رکھا آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ اور اس کا نام کیا رکھا ہے میں نے عرض کیا: حرب آپ نے فرمایا: بلکہ اس کا نام محسن ہے پھر فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے ناموں پر رکھے ہیں ان کے نام شہر شہیر اور مشہر تھے۔

رواہ الطبرانی

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۱۳۳۔

۳۷۶۹۳ ..... ”مسند جنم غیر منسوب“ ذوالکارع جہم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔ رواہ ابن من و ابونعیم وابن عساکر

۳۷۶۹۴ ..... حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن ہم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر خوشی کے آثار دیکھے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! چہرہ اقدس سے آج خوشی و سرور کے آفتاب چمک رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: مجھے خوشی اور سرور کیوں نہیں ہوا میرے پاس جبرائیل امین آئے تھے انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں اور ان کا باپ ان سے افضل ہے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر

۳۷۶۹۵ ..... ”ایضاً“ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاں ایک رات بسر کی میں نے آپ کے ہاں ایک شخص دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے (اسے) دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ جی ہاں آپ نے فرمایا یہ فرشتہ ہے جب سے مجھے مبعوث کیا گیا ہے یہ میرے پاس نازل نہیں ہوا آج رات میرے پاس آیا ہے اس نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔ رواہ الطبرانی

۳۷۶۹۶ ..... ”ایضاً“ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر آپ نے عشاء کی نماز پڑھی

اور پھر باہر نکل گئے پھر فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا ہے جس نے اپنے رب تعالیٰ سے اجازت طلب کی تھی کہ میرے پاس سلام بجالانے اس نے مجھے خوشخبری سنائی ہے کہ حسن اور حسین نوجوان جنت کے سردار ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۶۹۷۔ مسند حسین بن عوف عمی "ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس ٹھہرے اتنے میں حضرت حسن یا حضرت حسین باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا: تجھ پر میرے ماں باپ فدا ہوں اے چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ پھر آپ نے اسے انگلی سے پکڑ لیا پچھ آپ کے کاندھے پر چڑھ گیا پھر دوہرا بچہ حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ باہر آیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: مرحبا میرے والدین تجھ پر فدا ہوں۔ چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ آ آپ نے بچے کی انگلی پکڑی اور اسے بھی کاندھے پر بٹھا دیا۔ پر نبی کریم ﷺ نے دونوں کی گردنیں پکڑیں اور ان کے منہ اپنے منہ مبارک کے ساتھ لگا لئے پھر فرمایا: یا اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو تجھی ان سے محبت کر اور جو ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔ رواہ الطبرانی عن ابی ہریرہ

۳۷۶۹۸۔ "مسند نساب ابی السائب نساب ابوسائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے ان دو کانوں نے سنا اور میری ان دو آنکھوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ رکھا تھا اور اس کے دونوں قدم رسول اللہ ﷺ کے قدموں پر تھے آپ فرما رہے تھے: چھوٹے چھوٹے قدموں والے چھوڑ چھوٹی آنکھوں والے اوپر چڑھ جاؤ وہ لڑکا آپ کے کاندھے پر چڑھ گیا حتیٰ کہ اس کے پاؤں رسول اللہ ﷺ کے سینہ مبارک کے پاس تھے پھر آپ نے اس سے فرمایا: اپنا منہ کھولو پھر آپ نے اسے بوسہ دیا فرمایا: یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو تجھی اس سے محبت کر۔ رواہ الطبرانی عن ابی ہریرہ

۳۷۶۹۹۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی بیٹھ پر چڑھے ہوئے تھے اور چھلانگیں لگا رہے تھے جب کہ آپ انھیں ہاتھ سے پکڑ لیتے آپ اپنی کمر اوپر اٹھا لیتے اور وہ دونوں امین پر کھڑے ہو جائے جب فارغ ہوئے آپ نے دونوں کو اپنی گود میں بیٹھایا اور پھر فرمایا: میرے یہ دونوں بیٹے دنیا میں میرے پھول میں۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۳۷۷۰۰۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے سجدہ کیا اور آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اتنے میں حسن رضی اللہ عنہ نے چھلانگ لگائی اور آپ کی کمریا گردن پر چڑھ گئے آپ نے آرام سے بچے کو اپنے اوپر سے اٹھا کر نیچے رکھا تا کہ رنہ جائے آپ نے اس طرف کی بار کیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے بچے کو اپنے ساتھ چمٹا لیا اور بوسہ دینے لگے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ جس طرح اس بچے کے ساتھ کر رہے ہیں ہم نے آپ کو کسی کے ساتھ اس طرح کرتے ہیں دیکھا آپ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا دنیا میں میرا پھول ہے اور یہ سدا ہے فقیر رب اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والدوبانی وابن عساکر

۳۷۷۰۱۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہارون علیہ السلام نے اپنے دو بیٹوں کے کام شہر اور شہیر رکھے تھے میں نے بھی ان کے بیٹوں کے ناموں پر اپنے دونوں بیٹوں کے نام حسن اور حسین رکھے ہیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۷۰۲۔ "مسند شداد بن ہاد" حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کو نماز کے لیے کہا گیا آپ باہر تشریف لائے دیکھا ایک آپ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھا رکھا تھا آپ نے بڑے کو اپنے قریب بٹھا دیا اور آپ نے ایک سجدہ بہت طویل کر دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے صرف میں نے سہاٹھا لیا کیا دیکھتا ہوں کہ لڑکا رسول اللہ ﷺ کی کمر پر چڑھا ہوا ہے میں دوبارہ سجدہ میں چلا گیا جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے یہ سجدہ وہ بہت طویل کیا تو یا آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ایسا نہیں لیکن میرا بیٹا میری کمر پر چڑھ گیا تھا میں نے اچھا نہیں سمجھا کہ جلدی کروں حتیٰ کہ یہ اپنا شوق پورا کرے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۷۰۳۔ "ایضاً" عبد اللہ بن شداد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مغرب عشاء ظہر، عصر میں سے کسی ایک نماز کے لیے تشریف لائے اور آپ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھا رکھا تھا نبی کریم ﷺ آگے تشریف لے گئے اور بچے کو اپنے

قریب ہی بٹھا دیا پھر آپ نے تکبیر کی اور دوران نماز ایک سجدہ بہت طویل کر دیا میں نے جو سراٹھا کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ بچا آپ کی کمر پر چڑھا ہوا ہے میں دوبارہ سجدے میں چلا گیا جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کی لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے بہت طویل سجدہ کیا ہے حتیٰ کہ ہم سمجھے کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے یا کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے آپ نے فرمایا: اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوا لیکن میرا بیٹا مجھ پر چڑھ گیا تھا میں نے اچھا نہیں سمجھا کہ اسے جلدی اتار دوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۰۳..... "مسند ابی ہریرہ" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا ہے اور ان دونوں کانوں نے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو ہاتھ سے پکڑ رکھا تھا اور آپ فرما رہے تھے: اے چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ لڑکے نے اپنا پاؤں نبی کریم ﷺ کے پاؤں پر رکھ دیا پھر آپ نے لڑکے کو اوپر اٹھالیا اور اپنے سینے پر رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا: اپنا منہ کھولو۔ پھر آپ نے اسے بوسے دیئے اور فرمایا: یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۷۰۵..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دونوں کانوں نے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ میں سے کسی ایک کو اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا اور آپ فرما رہے تھے: اے چھوٹی آنکھ والے اوپر چڑھ لڑکے نے اپنے پاؤں نبی کریم ﷺ کے پاؤں پر رکھ دیئے آپ نے لڑکے کو اپنے سینے پر بٹھالیا اور فرمایا: منہ کھولو۔ لڑکے نے منہ کھولا اور آپ بوسے دینے لگے۔ پھر فرمایا: یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۰۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھا رہے تھے جب کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پیٹھ پر چھلاکے لگا رہے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں ان دونوں کو ان کی ماں تک نہ پہنچا دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں اتنے میں بجلی کوندی اور دونوں لڑکے اپنی ماں کے پاس داخل ہو گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۰۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عشاء پڑھ رہے تھے جب آپ سجدہ کرتے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پشت مبارک پر چڑھ جاتے جب آپ سجدہ سے سر اٹھاتے تو آرام سے سر اٹھاتے اور پھر سجدہ میں چلے جاتے جب آپ نے نماز پوری کی آپ نے دونوں بچوں کو اپنی گود میں بٹھالیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں انھیں ماں تک نہ پہنچا دوں؟ اتنے میں بجلی کوندی اور دونوں بچے بجلی کی روشنی میں اپنی ماں کے پاس پہنچ گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۰۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی تیمارداری کے لیے آئے آپ نے عباس رضی اللہ عنہ کو چار پائی پر بٹھایا اور فرمایا اے چچا! اللہ تعالیٰ نے آپ کا مقام بلند کیا ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ علی کھڑا ہے اور اندر آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور ان کے ساتھ حسن اور حسین رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی اولاد ہے آپ نے فرمایا: اے چچا! یہ آپ کی بھی اولاد ہے فرمایا: کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں جس طرح آپ ان سے محبت کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی آپ سے محبت کرے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۰۹..... زینب بنت رافع کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جب کہ آپ ﷺ مرض الوفا میں تھے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ انھیں کوئی چیز وراثت میں دیتے ہیں آپ نے فرمایا: حسن کے لیے میرا رعب اور میری بقیہ جو انی ہے جب کہ حسین کے لیے میری جرات اور سخاوت ہے۔ رواہ ابن مندہ والطبرانی و ابونعیم و ابن عساکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں قدرے ضعیف ہے۔  
۳۷۷۱۰..... "مسند ام ایمن" حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ام ایمن رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں، فرماتی ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ انھیں کچھ عطا فرمائیں آپ نے فرمایا: میں نے اس بڑے کو رعب اور بردباری عطا کی اور اس چھوٹے کو محبت اور رضاء عطا کی۔ رواہ لعسکری فی الامثال

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں نا صحیح کلمی ہے ابن معین وغیرہ کے بقول یہ راوی غیر ثقہ ہے۔

۳۳۷۱۱..... "مسند اسامہ" حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کسی کام کے لیے ایک رات نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے درآئی کہ آپ نے چادر تلے کوئی چیز ڈھانپ رکھی تھی میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں عرض کیا: یہ کیا چیز ہے جو آپ نے چادر تلے ڈھانپ رکھی ہے آپ نے چادر اٹھائی کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کی ایک ران پر حسن رضی اللہ عنہ ہیں اور دوسری پر حسین رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا: یہ میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں یا اللہ ان دونوں سے محبت رکھ میں ان سے محبت کرتا ہوں اور جو ان سے محبت کرے اس سے تو بھی محبت رکھ۔ (رواہ ابن ابی شیبہ وعبید اللہ الترمذی و قال حسن غریب وابن حبان وسعید بن منصور و زاد ابن ابی شیبہ یعنی ابن ابی شیبہ میں اضافہ ہے کہ آپ نے تین بار فرمایا)

۳۷۷۱۲..... "مسند علی" حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پشت مبارک پر بیٹھے کھیل رہے تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہیں کروں گا حالانکہ یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں۔ رواہ ابو نعیم

## قتل حسین رضی اللہ عنہ

۳۷۷۱۳..... مطلب بن عبد اللہ بن حطب کہتے ہیں جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: اس زمین کا نام کیا ہے؟ جواب دیا گیا: اس کا نام کربلاء ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حج فرمایا: یہ سرزمین کرب و بلا (یعنی مشقت و آزمائش والی زمین) ہے۔ رواہ الطبرانی

۳۷۷۱۴..... "مسند سیدنا حسن بن علی" محمد بن عمرو بن حسین کہتے ہیں: ہم کربلاء میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے شمر ذی الجوشن کی طرف دیکھ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حج فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گویا میں سیاہ اور سفید کتے کی طرف دیکھ رہا ہوں جو میرے اہل بیت کا خون پی رہا ہے۔ چنانچہ شمر ذی الجوشن کے چہرے پر برص کے داغ تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۱۵..... "ایضاً" عبید اللہ بن خرقی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول کریم ﷺ نے آپ سے اس سفر کے متعلق کچھ وعدہ کیا تھا؟ خود حسین رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۱۶..... طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت حسین رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور عراق کی طرف خروج کرنے کے متعلق مجھ سے مشورہ لینے لگے میں نے کہا: اگر مجھے اعزہ کی اذیت کا ڈر نہ ہوتا تو میں اپنے ہاتھ تمہارے بالوں میں گھسا دیتا۔ تم کہاں جا رہے ہو؟ ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جس نے تمہارے باپ کو قتل کیا تمہارے بھائی کو زخمی کیا: حالانکہ وہ اپنی جان پر کھیل جانے والے تھے حتیٰ کہ انھوں نے مجھ سے یہاں تک کہا ہے: یہ حرم ایک آدمی کی وجہ سے حلال سمجھ لیا جائے گا میں فلاں اور فلاں سرزمین میں قتل کیا جاؤں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں ہی وہ شخص ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۷۱۷..... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: میں عبید اللہ بن زیادہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا اور عبید اللہ کے سامنے رکھ دیا گیا عبید اللہ نے چھڑی ہونٹوں پر رکھ دی میں نے عبید اللہ سے کہا: تم ایسی جگہ چھڑی رکھ رہے ہو جہاں میں نے کئی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو بوسہ لیتے دیکھا ہے ابن زیاد بولا: کھڑا ہو جا تجھ بوڑھے کی عقل ختم ہو چکی ہے۔

رواہ الخطیب فی المتفق

۳۷۷۱۸..... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عبید اللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا میں ابن زیاد کے پاس تھا ابن زیاد نے چھڑی سے سر مبارک کریدنا شروع

کر دیا میں نے کہا: خبردار! حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ رواہ ابو نعیم  
 ۳۷۷۱۹..... ابن ابی نعیم کی روایت ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آئے اور چھڑکے خون کے متعلق آپ  
 رضی اللہ عنہ سے پوچھنے لگا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کہاں سے ہوں؟ اس نے جواب دیا میں اہل عراق سے ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے  
 فرمایا: اسے دیکھو! یہ چھڑکے خون کے متعلق پوچھ رہا ہے حالانکہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کو قتل کر دیا ہے جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو  
 ارشاد فرماتے سنا ہے کہ یہ دونوں (حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ) میرے دنیا کے دو پھول ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل و البخاری  
 ۳۷۷۲۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حسین رضی اللہ عنہ کو قتل ہوتے دیکھ رہا ہوں میں اس سرزمین کو بخوبی پہنچاتا ہوں جہاں اسے قتل  
 کیا جائے گا وہ دو دریاؤں کے قریب ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۷۲۱..... ابو ہرثمہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کربلاء میں تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سرزمین سے  
 ستر ہزار لوگ اٹھائے جائیں گے اور وہ سب بغیر حساب کے جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبہ  
 ۳۷۷۲۲..... محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ آسمان کے کناروں پر یہ سرنخی نہیں دیکھی گئی۔ حتیٰ کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ قتل کیے  
 گئے اس کے بعد یہ سرنخی چھا گئی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل سے قبل جنگوں میں اہل حق۔ (چتکبرے گھوڑے) گم نہیں پائے گئے۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۷۲۳..... ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ ابن سیرین نے اپنے بعض اصحاب سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمر بن سعد سے  
 فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایسے مقام میں گھڑے ہو گے کہ تمہیں جنت اور دوزخ کا اختیار دیا جائے گا اور تم اپنے لیے دوزخ کا  
 انتخاب کرو گے۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا

۳۷۷۲۴..... ”مسند عمر“ اسلم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا:  
 اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! اللہ کی قسم! میں کوئی نہیں دیکھا جو رسول اللہ ﷺ کو آپ سے بڑھ کر زیادہ محبوب ہو بخدا رسول اللہ ﷺ کے بعد مجھے بھی آپ  
 سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ رواہ الحاکم

۳۷۷۲۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے غصہ ہونے کی وجہ سے  
 غضبناک ہو جاتا ہے اور تیری خوشی کی وجہ سے وہ بھی خوش ہوتا ہے۔ رواہ الحاکم و ابن النجار

۳۷۷۲۶..... ”ایضاً“ سوید بن غفلہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے شادی کرنے کا پیغام اس کے چچا حارث بن  
 ہشام کو بھیجا اور نبی کریم ﷺ سے مشورہ لیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کے حسب و نسب کے متعلق سوال کر رہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ  
 نے عرض کیا: میں اس کا حسب و نسب جانتا ہوں لیکن کیا آپ مجھے اس عورت سے نکاح کرنے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں  
 چونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا کھڑا ہے مجھے پسند نہیں کہ اسے غمگین کیا جائے یا اسے کوئی دکھ پہنچایا جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہا: میں ایسے کام کا  
 ارتکاب نہیں کروں گا جسے آپ ناپسند کرتے ہوں۔ رواہ ابو یعلیٰ

۳۷۷۲۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ تم جنتی عورتوں کی سردار  
 ہو اور تمہارے دونوں بیٹے نوجوانان جنت کے سردار ہوں۔ رواہ البزار

۳۷۷۲۸..... ”مسند حذیفہ بن یمان“ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ باہر تشریف لے گئے  
 میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہولیا آپ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا ہے وہ اپنے رب سے مجھے سلام کرنے کے لیے اجازت طلب کرتا رہا



ہے اس نے مجھے خبر کی ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خواتین جنت کی سردار ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۷۲۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اکثر فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پیشانی پر بوسہ لیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر  
۳۷۷۳۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جب وہ رسول اللہ ﷺ کی  
مرض الوفات میں حاضر ہوئی پوچھا کہ جس وقت تو نبی کریم ﷺ پر جھکی تو رو پڑی تھی پھر دوسری بار جھکی ہنس پڑی تھی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب  
دیا: میں پہلی بار جب جھکی تو آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ وہ دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں اس پر میں رو پڑی پھر میں دوسری بار جھکی مجھے آپ نے بتایا  
کہ سب سے پہلے میں آپ کے پاس جاؤں گی اور یہ کہ میں سوائے مریم بنت عمران کے جنت کی بیبیوں کی سردار ہوں اس پر میں ہنس پڑی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۷۳۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض الوفات میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ  
عنہا! اے میری بیٹی! ذرا جھک کر میرے قریب آؤ فاطمہ رضی اللہ عنہا جھک گئی رسول اللہ ﷺ نے تھوڑی دیر سرگوشی کی پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا پیچھے  
بٹ گئی اور وہ رو رہی تھی جب کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ادھر ہی موجود تھیں تھوڑی دیر بعد پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذرا جھک کر میرے قریب لاؤ  
فاطمہ رضی اللہ عنہا جھک گئی اور آپ ﷺ نے اس سے سرگوشی کی پھر ہنستی ہوئی پیچھے ہٹ گئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے رسول اللہ کی  
بیٹی! مجھے بتاؤ رسول اللہ ﷺ نے کیا سرگوشی کی ہے؟ چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وفائے راز کا عذر ظاہر کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر گراں گزرا  
چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے پاس بلا لیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا تم مجھے وہ خبر نہیں  
بتاؤ گی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں اب بتاؤں گی پہلی مرتبہ جب آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی آپ نے بتایا کہ قبل ازیں  
جبرائیل امین ہر سال ایک بار مجھے قرآن سناتے تھے جب کہ اس سال دو مرتبہ سنا چکے ہیں جبرائیل امین نے یہ خبر بھی دی ہے کہ بر بعد میں آنے  
والے نبی کی عمر پہلے نبی کی عمر کے نصف ہوتی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام ایک سو بیس (۱۲۰) سال زندہ رہے ہیں میں یہی سمجھتا ہوں کہ ساٹھ سال  
پورے ہونے پر میں دنیا سے چلا جاؤں گا چنانچہ مجھے اس خبر نے رلا دیا فرمایا: اے بیٹی! مؤمنین کی عورتوں میں کوئی عورت ایسی نہیں جس کی مصیبت  
تیری مصیبت سے بڑھ کر ہو لہذا صبر کرنے میں بھی کسی عورت سے کم نہیں ہونا۔ آپ نے پھر دوسری بار سرگوشی کی مجھے خبر دی کہ میں آپ کے اہل  
بیت میں سے سب سے پہلے آپ کے پاس پہنچوں گی اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تو خواتین جنت کی سردار ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۳۳..... یحییٰ بن جعدہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مرض الوفات میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بلایا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا سے  
سرگوشی کی فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں پھر دوبارہ سرگوشی کی جس پر وہ ہنس پڑیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رونے اور ہنسنے کی وجہ  
دریافت کی؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتانے سے انکار کر دیا جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو خبر کی اور  
فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا کر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث کیا اسے پہلے نبی کی نصف عمر عطا کی تاہم عیسیٰ علیہ السلام بنی  
اسرائیل میں چالیس سال تک رہے ہیں اور میرے لیے بیس (۲۰) سال پورے ہو چکے ہیں میں یہی سمجھتا ہوں کہ میں نے اب دنیا سے چلے جانا  
ہے اور میری موت کا سبب یہی مرض بنے گا نیز قبل ازیں ہر سال جبرائیل امین مجھے ایک بار قرآن سناتے تھے جب کہ اس بار مجھے دو مرتبہ قرآن سنا  
چکے ہیں اس پر میں رو پڑی آپ نے مجھے پھر بلایا اور ارشاد فرمایا: میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم میرے پاس آؤ گی اس پر میں ہنس پڑی۔

رواہ ابن عساکر

۳۷۷۳۴..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بلایا اور اس سے  
کوئی سرگوشی کی جس سے فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑی آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پھر کوئی بات کی جس سے وہ ہنس پڑی میں نے اس کے  
متعلق فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کچھ نہ پوچھا تاہم جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رونے اور ہنسنے کی وجہ  
دریافت کی وہ بولی: رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر کی تھی کہ آپ دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں میں رو پڑی پھر آپ نے مجھ سے بات کی کہ میں  
خواتین جنت کی سردار ہوں سوائے مریم علیہ السلام نے اس پر میں ہنس پڑی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۳۵ شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے ابو جہل کی بیٹی کی متعلق پوچھا اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے چچا حارث بن ہشام کو پیغام نکاح بھیجنا چاہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہو اس کے حسب و نسب کے متعلق پوچھ رہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں لیکن میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں کیا آپ اسے ناپسند کرتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے دل کا ٹکڑا ہے مجھے ناپسند ہے کہ اسے عمل میں لیا جائے یا اسے غصہ دلایا جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس چیز کا ہرگز ارتکاب نہیں کروں گا جو آپ کو پریشان کرتی ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۷۳۶ ابو جعفر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا ہے نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: علی نے جو یہ بنت ابی جہل کو پیغام نکاح بھیجا ہے جب کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کسی کے نکاح میں جمع ہو جائیں فاطمہ رضی اللہ عنہا تو میرا جگر گوشہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۷۳۷ ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو پیغام نکاح بھیجا حتیٰ کہ نکاح کا وعدہ کر لیا گیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر ہوئی انھوں نے اپنے والد نبی کریم ﷺ کو بتایا اور عرض کیا: لوگوں کا خیال ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصہ نہیں کرتے اور یہ ہے ابو الحسن اس نے ابو جہل کی بیٹی کو پیغام نکاح بھیجا ہے اور نکاح کا وعدہ بھی کر لیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے حمد و ثناء کے بعد ابو العاص کا ذکر کیا اور اس کے دامادی رشتہ کی تعریف کی پھر فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا تو میرا جگر گوشہ ہے مجھے خوف ہے تم اسے آزمائش میں نہ ڈال دو۔ اللہ کی قسم اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کسی شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ بعد میں اس نکاح سے سلوت کر لیا گیا اور ترک کر دیا گیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۷۳۸ ابو جعفر کی روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو باندی عطا کی اس کے بعد ام ایمن رضی اللہ عنہا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں لیکن ام ایمن رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چہرہ اقدس پر خشکی کے اثرات دیکھے اور پوچھا تمہیں کیا ہوا؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کچھ جواب نہ دیا: ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دوبارہ استفسار کیا اور کہا اللہ کی قسم تمہارے والد مجھ سے کوئی چیز نہیں چھپاتے تھے پھر تم کیوں چھپاتی ہو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابو الحسن کو ایک باندی دی گئی ہے چنانچہ ام ایمن رضی اللہ عنہا دروازے پر آئیں اور جس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اور باواز بلند کہا خبردار! رسول اللہ ﷺ ایسے شخص تھے کہ ان کے اہل خانہ کے متعلق ان کی حفاظت کی جاتی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہوا؟ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: یہ باندی تمہارے پاس بھیجی گئی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ہوئی۔ رواہ عبدالرزاق

## حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بیان میں

۳۷۷۳۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب انھوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: عام مہر خوشبو میں خرچ کرو۔ رواہ ابن راہویہ

۳۷۷۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں اپنا حوزا تپوں یا زرہ؟ آپ نے فرمایا: اپنی زرہ بیچ دو چنانچہ میں نے ۱۲ اوقیہ زرہ بیچ دی اور یہی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر مقرر کیا۔ رواہ ابو یعلیٰ

۳۷۷۴۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کرویں آپ نے فرمایا: اسے کوئی چیز دے دو میں نے عرض کیا: میرے پاس کچھ نہیں فرمایا: تمہاری زرہ کہاں ہے؟ میں نے عرض

کیا: وہ میرے پاس ہے فرمایا: وہی اسے دے دو۔ رواہ النسائی و ابن جریر و الطبرانی البہقی و الضیاء

۳۷۷۴۲ ایضا اعلیٰ بن اصبر کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی بیٹی فاطمہ

رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک زرہ بیچی اور کچھ اپنا سامان بیچا۔ اس سب کی قیمت ۴۰۰ درہم تک پہنچی۔ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ دو تہائی رقم خوشبو میں خرچ کرو اور ایک تہائی کپڑوں پر خرچ کرو۔ ایک ٹکے میں پانی بھروادیا اور اسی سے غسل کرنے کی ہدایت فرمائی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ اپنے بچے کو دودھ پلانے میں جلدی نہیں کرنی لیکن حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دودھ پلانے میں جلدی آردی وہی بات حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی سونبی کریم ﷺ نے ان کے منہ میں پہلے کوئی چیز۔ (اواب یا کھجور وغیرہ) ڈالی چنانچہ حسن رضی اللہ عنہ عم میں زیادہ فائق تھے۔ رواہ ابو یعلیٰ وسعید بن المنصور

۳۷۷۴۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کرائی اور میرا اپنے ایک زرہ مقرر کی گئی آپ نے فرمایا: یہی زرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دو اور یہ مہر دے کر اسے اپنے لیے حلال کر دو میں نے زرہ بھیج دی اللہ کی قسم اس کی قیمت ۴۰۰ درہم تھی۔

رواہ ابو یعلیٰ

۳۸۸۴۴..... بریدہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کرائی آپ نے فرمایا: نوبیا ہے جوڑے کے لیے ولیمہ ضروری ہے پھر آپ نے ایک مینڈھا ذبح کروایا اور اس سے ولیمہ کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۷۴۵..... بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کی ایک جماعت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے نکاح میں فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں لہذا آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر انھیں سلام پیش کریں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا آپ نے فرمایا: ابن ابی طالب کو کیا کام پیش آیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کیا ہے فرمایا: مرحبا خوش آمدید اس سے زیادہ کچھ نہیں فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ انصار کی اس جماعت کے پاس چلے گئے وہ ان کی انتظار میں بیٹھے تھے انصار بولے: کیا ہوا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں البتہ آپ نے مجھے مرحبا اور خوش آمدید کہا ہے انصار نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تمہیں دو خصلتوں میں سے ایک کافی ہے تمہیں آپ ﷺ نے اہل و مرجیت عطا کی ہے بعد ازیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی آپ نے فرمایا: اے علی! دو لہے کے لیے ولیمہ ضروری ہے سو رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس مینڈھا ہے جب کہ انصار کی جماعت نے چند صاع چال اکٹھے کیے جب پہلی رات آئی آپ نے فرمایا: کچھ نہیں کرنا حتیٰ کہ مجھ سے مل لو چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوا لیا اور دوسو کیا جو باقی بیچ گیا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر انڈیل دیا اور فرمایا: یا اللہ! ان میں برکت عطا فرما اور ان دونوں پر برکت نازل اور ان کی زفاف میں بھی برکت عطا فرما اور ان کی نسل میں بھی برکت نازل فرما۔ رواہ الدوبانی والطبرانی وابن عساکر

۳۷۷۴۶..... ”مسند حجر بن عنیس بقول بعض ابن قیس کندی“ حجر بن عنیس کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے لیے پیغام بھیجا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے علی! فاطمہ رضی اللہ عنہا تمہارے لیے ہے اس شرط پر کہ تم اسے حسن سلوک سے رکھو گے۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۷۴۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ کو کوئی چیز دے دو۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہاری ہٹھی زرہ کہاں ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۷۷۴۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا نبی کریم ﷺ فرمایا: کیا تمہارے پاس مہر ہے میں نے عرض کیا: میرے پاس میری سواری اور میری زرہ ہے فرمایا ان دونوں چیزوں کو چار سو درہم میں بیچ دو آپ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے زیادہ سے زیادہ خوشبو لاؤ چونکہ وہ بھی خواتین میں سے ایک خاتون ہے۔ رواہ البیہقی

۳۷۷۴۹..... شععی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے فاطمہ بنت محمد ﷺ سے شادی کی میرے اور اس کے پاس چمڑے کے بچھونے کے سوا کوئی کچھ نہیں تھا رات کو ہم اس پر سو جاتے اور دن اس پر اونٹنی کے آگے چار اڑال دیتے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ میرے پاس کوئی خادم نہیں تھا۔ رواہ ہناد الدنیوری

۳۷۷۵۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے فاطمہ کی شادی کرائی آپ نے پانی پی کر کئی کی اور پھر حضرت علی رضی

اللہ عنہ کے گریبان اور کاندھوں کے درمیان چھینک دیا۔ پھر قل هو اللہ احد اور معوذتین پڑھ کر دم کیا۔ رواہ ابن عساکر  
 ۳۷۷۵۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے لیے پیغام بھیجا چاہا تو میری  
 آواز کردہ باندی نے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے رسول اللہ ﷺ کو پیغامات مل رہے ہیں؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں وہ  
 بولیں: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام نکاح بھیجا جا رہا ہے بھلا تمہیں کس چیز نے روکا ہے تم رسول اللہ ﷺ کے پاس کیوں نہیں جاتے وہ تمہاری  
 شادی کرادیں گے میں نے کہا: بھلا میرے پاس کوئی چیز ہے جو میں شادی کروں؟ باندی نے کہا: اگر تم جاؤ گے رسول اللہ ﷺ تمہاری شادی کر  
 ادیں گے بخدا وہ مجھے مسلسل ترغیب دیتی رہی۔ بالآخر میں جرأت کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ کی شان میں جلال  
 اور رعب تھا جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا میں نے چپ سادھ لی بخدا بات کرنے کی مجھ سے جسارت نہ ہو سکی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں  
 آئے ہو کیا تمہیں کوئی کام ہے؟ میں خاموش رہا آپ نے پھر فرمایا: کیوں آئے ہو کیا تمہیں کوئی کام ہے؟ میں پھر خاموش رہا فرمایا: شاید تم فاطمہ  
 رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام نکاح لائے ہو میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جسے تم مہر دے کر اسے اپنے لیے حلال  
 کرو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بخدا میرے پاس کچھ نہیں فرمایا: وہ زرہ کہاں ہوئی جو میں نے تمہیں بندھوائی تھی تم اس ذات کی جس کے قبضہ  
 قدرت میں علی کی جان ہے وہ حکمی زرہ ہے اس کی قیمت ۴۰۰ درہم ہے فرمایا: میں نے تمہاری شادی کر دی وہ زرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھیجا دوتا کہ

اس کے ذریعے تم اسے اپنے لیے حلال لو بلاشبہ وہی زرہ فاطمہ بنت محمد ﷺ کا مہر تھی۔ رواہ البیہقی فی الدلائل والدولدی فی الذریۃ الطاہرۃ  
 ۳۷۷۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو روئی دار کپڑا مشکیزہ اور چمڑے کا تکیہ جس میں اذخر

گھاس بھری ہوئی تھی جہیز میں دیا۔ رواہ البیہقی فی الدلائل  
 کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۴۰

۳۷۷۵۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک آپ پر وحی نازل ہونے لگی جب نزول  
 وحی کی کیفیت ختم ہوئی فرمایا: اے انس تمہیں معلوم ہے جبرائیل امین نے عرش والے سے کیا پیغام لایا ہے؟ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ  
 آپ پر قربان جائیں جبرائیل امین عرش والے کے پاس سے کیا پیغام لائے ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی  
 شادی علی رضی اللہ عنہ سے کرادوں۔ رواہ الخطیب وابن عساکر والحاکم

۳۷۷۵۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ۴۸۰ درہم پر فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کرائی یہ درہم وزن ستہ  
 کے برابر تھے۔ (رواہ ابونعبیدنی کتاب الاموال: ابونعبید کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں درہم ۶ دانق کا ہوتا تھا)  
 کلام:..... حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ضعیف ہے۔

۳۷۷۵۵..... ”مسند انس رضی اللہ عنہ“ ابن جریر محمد بن یحییٰ بن علی اسلمی سعید بن ابی عروزی قتادہ حسن کے سلسلہ سند سے مروی  
 ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے بیٹھ گئے  
 اور عرض کیا: یا رسول اللہ آپ کو میری خیر خواہی کا بخوبی علم ہے اور اسلام میں میری قدامت کو بھی آپ جانتے ہیں نیز میرا آپ سے ایسا اور ایسا  
 تعلق رہا ہے آپ نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا: فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کرادیں۔ آپ ﷺ اس پر خاموش رہے یا کہا: آپ  
 نے اعراض کر لیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹے اور فرمایا: میں ہلاک ہو گیا اور مجھے ہلاک کر دیا گیا۔ حضرت عمر  
 رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیوں؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو فاطمہ کے لیے پیغام نکاح دیا اور آپ نے اعراض کر لیا:  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اپنی جگہ رہیں حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتا ہوں اور اس مقصد کا اظہار کرتا ہوں۔ چنانچہ عمر رضی  
 اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ میری خیر خواہی کو تو بخوبی جانتے ہیں اور اسلام  
 میں میری قدامت کو بھی آپ جانتے ہیں میرا آپ سے ایسا اور ایسا تعلق رہا ہے۔ (اور وہ اب بھی ہے) آپ نے فرمایا: کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا:  
 فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کرادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض کر لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے

پاس واپس لوٹ آئے اور کہا: آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کی انتظار میں ہیں چلیں اب ہم علی کے پاس جاتے ہیں اور انھیں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر یہی مقصد ظاہر کریں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ دونوں حضرات تیخین میرے پاس آئے اس وقت میں مجھوں کو پوچھ کر لگا رہا تھا انھوں نے فرمایا: تمہارے چچا کی بیٹی کو پیغام نکاح دیا جا رہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: انھوں نے مجھے ایک نام کے لیے دکھا دیا میں اپنی چادر لیے اٹھ کھڑا ہوا چادر کا ایک پلو میرے کاندھے پر تھا اور در سراز میں پرگھسٹ رہا تھا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میری خیر خواہی سے بخوبی واقف ہیں اور میری اسلام میں قدمیت کو بھی آپ جانتے ہیں نیز میرا آپ سے ایسا اور ایسا تعلق ہے فرمایا: کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: آپ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے میری شادی کرادیں فرمایا: تمہاری پاس کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا میرے پاس میرا گھوڑا اور میری زرہ ہے آپ نے فرمایا: رہی بات گھوڑے کی سو اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں البتہ زرہ بیچ دو میں نے ۶۰۰ اور ہم میں زرہ بیچ دی اور رقم لا کر آپ کی گود میں ڈھیر کر دی آپ نے اس میں سے منشی نجر درجم اٹھائے اور بلال رضی اللہ عنہ کو دے کر فرمایا: اب بال ان دراجم کی ہمارے لیے خوشبو خرید لاؤ آپ نے ایک چار پائی ایک تکیہ جو چھال سے بھر ہوا تھا جبینہ میں دیا جب کہ میرا گھر رست سے لگا ہوا تھا آپ نے فرمایا جب فاطمہ رضی اللہ عنہا تمہارے پاس پہنچ جائے کچھ نہیں کرنا۔ حتیٰ کہ میں تمہارے پاس آ جاؤں چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ہمراہ آئی اور گھر میں ایک طرف بیٹھ گئی جب کہ میں دوسری طرف بیٹھا ہوا تھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آتے ہی فرمایا: علی میرا بھائی ہے۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: وہ آپ کا بھائی ہے حالانکہ آپ نے اپنی بیٹی سے اس کی شادی کرانی ہے فرمایا: جی ہاں آپ اندر تشریف لائے اور فاطمہ سے فرمایا: میرے پاس پانی لاؤ چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک پیالہ لیا اور اس میں پانی ڈال کر آپ کے پاس لائی آپ نے پانی میں گلی کی اور پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کھڑی ہو جا جب وہ کھڑی ہو گئیں تو آپ نے پانی ان کے سر اور سینے پر بھی بہا دیا اور فرمایا: یا اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں آپ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: پیٹھ پھیرو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی طرف پیٹھ کر دی اور آپ نے کچھ پانی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کاندھوں پر اندیل دیا پھر فرمایا: یا اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پانی لانے کو فرمایا حضرت علی کہتے ہیں میں آپ کے ارادہ کو جانتا تھا میں اٹھا اور پانی سے پیالا بھر لایا آپ نے پانی میں گلی کی اور پھر میرے سینے اور سر پر بہا دیا پھر فرمایا: یا اللہ! اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں پھر فرمایا: پیٹھ پھیرو میں نے آپ کی طرف پیٹھ پھیر دی آپ نے میرے کاندھوں پر پانی بہا دیا اور فرمایا: میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی برکت کے ساتھ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ گھر میں داخل ہو جاؤ۔

## حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی وفات

۳۷۷ھ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" ام جعفر کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اسماء (ام جعفر) عورتوں کے ساتھ جو کچھ کیا جاتا ہے وہ مجھے بہت برا لگتا ہے چنانچہ عورت پر کپڑا ڈال دیا جاتا ہے۔ (مرنے کے بعد) جو عورت کے اعضا مستورہ کا حال منکشف کر دیتا ہے اسماء رضی اللہ عنہا بولیں: اے رسول اللہ کی بیٹی! کیا میں تمہیں ایک چیز نہ بتاؤں جو زمین حبشہ میں نے دیکھی ہے چنانچہ اسماء رضی اللہ عنہا نے چند بی بیئیں منگوائیں اور انھیں نیزہا کر کے ان پر کپڑا ڈال دیا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ سنی خوبصورت لکڑی ہیں بلاشبہ ایسا کرنے سے مرد اور عورت میں تمیز ہو جاتی ہے لہذا جب میں مرجاؤں مجھے صرف تو اور علی غسل دیں اور میرے پاس کوئی اور نہ آئے چنانچہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اندر آنا چاہا اسماء رضی اللہ عنہا بولیں: اندر مت آؤ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس کی شکایت کر دی کہ یہ ختمیہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے درمیان حامل ہوئی ہے اور اس نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے دلہن کے ہونے کی طرح کوئی چیز بنا رکھی ہے اتنے میں ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اب

اسماء! رسول اللہ ﷺ کی ازواج تو رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے پاس اندر آنے سے کیوں روک رہی ہو اور تم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے دلہن کے ہودج کی طرح چیز کیوں بنا رکھی ہے اسماء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس کے پاس کوئی نہ آنے پائے اور میں نے اسے زندہ ہوتے ہوئے اس طرح کا ہودہ بنائے دیکھا ہے اور اس نے مجھے بنانے کا حکم دیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا نے تمہیں جو حکم دیا ہے وہ بجالاؤ پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے غسل دیا۔

رواہ البیہقی

۳۷۷۵۷..... شععی کی روایت ہے کہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی انھیں راتوں رات حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دفن دیا اور نماز جنازے کے لیے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بازو سے پکڑ کر آگے کر دیا۔ رواہ البیہقی

## فضائل ازواج مطہرات امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن

### فضائل مجملہ

۳۷۷۵۸..... ”مسند عمر“ ابن جریج ابن ابی ملیکہ و عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں نو (۹) عورتیں جمع ہوئیں آپ رضی اللہ عنہ ان سب کو چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوئے ابن جریج کہتے ہیں: عثمان بن ابی سلیمان نے مزید دو کا اضافہ کیا ہے جن کا تعلق بنی عامر بن صعصعہ سے تھا ام میں سے ایک کو ام المساکین کے لقب سے پکارا جاتا تھا چونکہ یہ عورت آپ کی ازواج میں سب سے زیادہ مسکینوں کے ساتھ خیر خواہی سے پیش آئی تھی بنی جون سے ایک اور عورت سے آپ نے نکاح کر رکھا تھا جب کہ آپ اس کے پاس گئے اس نے آپ سے پناہ طلب کی آپ نے اسے طلاق دے دی آپ نے کندہ کی ایک اور عورت سے نکاح کیا لیکن اس سے مباحثت نہیں کر پائے چنانچہ نبی کریم ﷺ کے بعد اس عورت نے کسی سے شادی کر لی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میاں بیوی کے درمیان تفریق کر دی اور اس کے خاوند کی پٹائی کی اس پر وہ عورت بولی! اے عمر رضی اللہ عنہ میرے معاملہ میں رب تعالیٰ سے ڈرو اگر واقعی میں امہات المؤمنین میں سے ہوں پھر میرے لیے بھی حجاب کا حکم لاگو کرو اور میرے لیے بھی اتنا ہی وظیفہ مقرر کرو جتنا امہات المؤمنین کے لیے مقرر کر رکھا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں تمہاری رعایت نہیں کی جاسکتی عورت بولی: پھر مجھے نکاح کرنے کی اجازت دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں کبھی نہیں تو اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا نہیں کر سکتی اور اس مسئلہ میں میں کسی کی بات نہیں مانوں گا۔

رواہ عبد الرزاق

۳۷۷۵۹..... معمر زہری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں خدیجہ بنت خویلد عائشہ بنت ابی بکر ام سلمہ بنت ابی امیہ حفصہ بنت عمران حبیبہ بنت ابی سفیان جویریہ بنت حارث میمونہ بنت حارث، زینب بنت جحش، سودہ بنت زمعہ، صفیہ بنت حبیبہ، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد آپ کے نکاح میں نو (۹) عورتیں رہی ہیں اور یہ عورتیں بھی آپ کے نکاح میں رہی ہیں کندہ یہ جس کا تعلق بنی جون سے تھا عالیہ بنت طہیان بنی عامر بن کلاب سے روز بنت بنت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زندہ رہتے ہوئے آپ نے کسی اور عورت سے نکاح نہیں کیا آپ کی دو باندیاں بھی تھیں قبظیہ اور ریحانہ بنت شمعون خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے لیے یہ اولاد جنم دی۔ قاسم، طاہر، فاطمہ، زینب، ام کلثوم اور رقیہ آپ کا ایک بیٹا ابراہیم قبظیہ سے پیدا ہوا چنانچہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوا آپ کی اولاد کسی اور بیوی سے نہیں ہوئی۔

رواہ عبد الرزاق

۳۷۷۶۰..... معمر، یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی پھر سودہ بنت زمعہ سے پھر مکہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور رخصتی مدینہ منورہ میں ہوئی مدینہ ہی میں زینب بنت خزیمہ ہلالیہ رضی

اللہ عنہا سے نکاح کیا پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا پھر جویریہ بنت حارث سے نکاح کیا جویریہ رضی اللہ عنہا آپ کو نفیست میں ملی تھیں پھر میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا چنانچہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے تئیں آپ کے سپرد کر دیئے تھے پھر آپ نے صفیہ بنت حبیب سے نکاح کیا صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کو چیز سے حصہ میں ملی تھیں پھر زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا ان ازواج میں سے زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی زندگی میں وفات پائی آپ نے بنی کلاب بن ربیعہ سے ایک عورت سے نکاح کیا تھا اسے عالیہ بنت ظبیان کہا جاتا تھا چنانچہ جب وہ آپ کے پاس لائی گئی آپ نے اسے طلاق دے دی تھی آپ کی ازواج یہ بھی ہیں جویریہ جن کا تعلق بنی مطلق بن خذامہ سے ہے حصہ، ام حبیبہ اور بنی کلاب کی ایک عورت۔ چنانچہ جن عورتوں سے آپ نے نکاح کیا وہ چودہ (۱۴) میں ان میں سے ایک کنڈیہ بھی ہے رضی اللہ عنہا۔ رواہ عبدالرزاق

۶۱۷۷۳۔ مسند ابن عوف ابو سلمہ بن عبد الرحمن اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ازواج سے فرماتے سنا کہ میرے بعد تمہارے اوپر صرف وہی لوگ مہربان ہوں گے جو صابر اور صادق ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

## فضائل ازواج مطہرات مفصلہ

### ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

۶۱۷۷۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کے رہنے کی بشارت سنائی جو خوبصورت موتی سے بنا ہوگا اور سونے کی اس پر جزائی ہوئی جو آگ سے مددگار ہوگا اس میں کوئی اذیت والی بات اور شور و غل نہیں سنا جائے گا۔

رواہ ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم الحجر جانی فی امالیہ المعروفۃ بالحر جانیات و رجالہ ثقات

۶۱۷۷۳۔ ابو خالد والہی حضرت جابر بن سمروہ رضی اللہ عنہ یا کسی اور صحابی رضی اللہ عنہم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بکریاں خریدتے تھے چنانچہ آپ نے بکریاں پہاڑی پر لے جانا چاہیں آپ نے اور آپ کے ایک شریک نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن سے اونٹ لے کر لے لیا جب سفر تمام ہوا تو خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن کے ذمہ کچھ کرایہ باقی بچ گیا آپ کا شریک باقی کرایہ مانگنے آتا جب کہ وہ آپ سے کہتا کرایہ لینے تم جاؤ آپ فرماتے تو خود چلا جا مجھے حیا آتی ہے چنانچہ ایک مرتبہ شریک آیا تو وہ عورت بولی: محمد کہاں ہے وہ تمہارے ساتھ کیوں نہیں آیا؟ اس نے جواب دیا: میں نے اسے آنے کو کہا تھا مگر اس نے کہا کہ مجھے حیا آتی ہے عورت بولی: میں نے محمد سے بڑھ کر زیادہ حیا دار اور پاکدامن کوئی شخص نہیں دیکھا چنانچہ اس عورت کی بہن یعنی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دل میں آپ کا مقام پیدا ہو گیا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اپنے پاس بلوایا تو کہا میرے والد کے پاس جاؤ اور اس سے میرے لیے پیغام نکاح دو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ بڑا مالدار شخص ہے وہ ایسا نہیں کرے گا۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جاؤ تو کہی اس سے بات کرو پھر میں سارا مسئلہ حل کر دوں گی اور یاد رکھو اس کے پاس اس وقت جاؤ جب وہ اٹھ میں دھت پڑا ہو۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ایسے ہی کیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کے باپ نے آپ کی شادی کرادی صبح ہوئی تو خویلد اپنے دوستوں کے ساتھ مجلس میں مل بیٹھا اسے کہا گیا شاہاش بہت اچھا تم نے جو محمد کی شادی کرادی بولا: ارے کیا میں نے ایسا کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں خویلد فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہنے لگا: لوگوں کا کہنا ہے کہ میں نے محمد کی شادی کراہی ہے حالانکہ میں نے ایسا نہیں کیا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بولیں: کیوں نہیں تم نے شادی کرادی بلاشبہ آپ کی رائے کسی صورت غلط نہیں ہو سکتی چونکہ محمد ﷺ شخصیت کا مالک ہے چنانچہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے لگی لپٹی رہی۔ حتیٰ کہ اسے راضی کر لیا پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے پاس دو اوقیہ چاندی یا سونا بھیجا اور کہا: عمدہ سا جوڑا خرید کر مجھے ہدیہ کر دو ایک مینڈھا خریدو اور فلاں اور فلاں چیزیں بھی خریدو چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ رواہ الطبرانی

۳۷۷۶۳..... "مسند عائشہ" ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک بوڑھی عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھی آپ اس سے از حد مہربانی سے پیش آتے اور اس کا بہت احترام و اکرام کرتے میں نے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں جیسا سلوک آپ اس بڑھیا کے ساتھ کرتے ہیں ایسا کسی اور کے ساتھ نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: یہ عورت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتی تھی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ دوستی کی پاسداری رکھنا ایمان کا حصہ ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۳۷۷۶۵..... "ایضاً" ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک بڑھیا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے فرمایا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں جثامہ مزنیہ ہوں آپ نے فرمایا: بلکہ تو حنانہ مزنیہ سے تمہارا کیا حال ہے تم کیسی ہو ہمارا اور تمہارا کیا حال رہا اس نے کہا: یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ہم خیریت سے ہیں جب وہ چلی گئی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس بڑھیا کا بڑی گرجوٹی سے استقبال کیا ہے آپ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ عورت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانہ میں ہمارے پاس آتی تھی بلاشبہ گزرے زمانے کی پاسداری ایمان کا حصہ ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان و ابن النجار

۳۷۷۶۶..... عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک عورت آتی تھی آپ اس کا از حد اکرام کرتے تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ کون عورت ہے آپ نے فرمایا: یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانہ میں ہمارے پاس آتی تھی اور گزرے زمانے کا لحاظ ایمان کا حصہ ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان  
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۳۶۰ وکشف الخفاء ۱۱۳۶۔

۳۷۷۶۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جبرائیل میں نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہے آپ کے پاس آتی ہے اور اس کے پاس برتن میں سالن سے یا طعام ہے یا مشروب ہے جو آپ کے پاس آ جائے اسے اپنے رب کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہنا نیز اسے جنت میں اعلیٰ قسم کے گھر کی خوشخبری سناؤ جو خوبصورت موتی ہے بنا ہے اس میں نہ شور ہوگا نہ کوئی مشقت والی بات۔ رواہ ابن ابی شیبہ و ابن عساکر

۳۷۷۶۸..... مسند عبد اللہ بن ابی اوفی "رسول کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی خوشخبری سنائی جو موتی سے بنا ہے اس میں شور ہوگا اور نہ ہی کوئی مشقت ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۷۶۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں: میں نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کبھی نہیں دیکھیں مجھے کبھی کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں آئی جتنی کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آئی چونکہ نبی کریم ﷺ کثرت سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے تھے۔ رواہ عبد الرزاق

۳۷۷۷۰..... عروہ کہتے ہیں خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی ہجرت مدینہ سے لگ بھگ تین سال قبل وفات پائی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد عنقریب ہی شادی کر لی تھی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے آپ نے کسی دوسری عورت سے شادی نہیں کی۔ رواہ عبد الرزاق

۳۷۷۷۱..... ابن شہاب کی روایت ہے کہ ہمیں حدیث پہنچی سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد زوجہ نبی کریم ﷺ اللہ اور اس کے رسول پر سب سے پہلے ایمان لائیں اور نماز فرض ہونے سے قبل وفات پا گئیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۷۷۷۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری جہیلیوں کی ضرورت کوئی نہ کوئی کنیت ہے۔ (میری بھی کوئی کنیت ہونی چاہیے) آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بیٹے عبد اللہ بن زبیر کے نام پر اپنی کنیت رکھو چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام عبد اللہ اپنی کنیت کرتی تھیں۔ رواہ البزاز



۳۷۷۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول کریم ﷺ نے مجھے سیاہ رنگ کی اونٹنی عطا کی اور وہ بولتا کہ یہی تھی اس پر سواری کرنا مشکل تھی اور کیل نہیں ڈالنے دیتی تھی آپ نے اونٹنی پر ہاتھ پھیرے اور برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے فرمایا: سوار ہو جاؤ اور نرمی سے پیش آؤ جو تکہ جس چیز سے نرمی کی جاتی ہے وہ مزین ہو جاتی ہے اور جس چیز سے نرمی کشید کرنی جاتی ہے وہ بڑبڑاتی ہے۔ رواہ عبد النجار

۳۷۷۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی کریم ﷺ نے مجھ سے شادی کی۔ میری چھ سال عمر تھی جب میری رخصتی ہوئی اس وقت یہ فی تمہ فوساں تھی۔ رواہ سعید بن المنصور

۳۷۷۹ حضرت عمر المصعب بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے امیہ بن ابی سفیان کا وظیفہ دس ہزار (۱۰۰۰۰) درہم مقرر کیا جب کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے وظیفہ میں ۲۰۰۰ (دو ہزار) کا اضافہ کیا اور فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کی محبوب بیوی ہے۔

رواہ الخمرانطی فی اعتال القلوب

۳۷۸۰ "مسند عمار" عمار رضی اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ جنت میں ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۸۱ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہماری ماں عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی راہ پر گامزن رہیں ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی دنیا و آخرت میں بیوی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ جان کے آیا ہم اس کی اطاعت کرتے ہیں یا نافرمانی۔ رواہ ابو یعلیٰ وابن ابی عساکر

۳۷۸۲ عمر و بن غالب کی روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں ستاخی کرتے سنا عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بد صورت کتے خاموش ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا جنت میں رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۳ "مسند عائشہ" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے سات خصالتوں سے نوازا ہے جو کسی کو بھی نہیں عطا ہوئیں۔ البتہ پتھر پتھر جہنم بنت عمران و عوطا فرماتی ہیں۔ بخدا میں نہیں کہتی کہ مجھے اپنی سوتوں پر فخر ہے چنانچہ میری صورت میں فرشتے نازل ہوتا رہا ہے میری سات سال کی عمر میں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کی اور نو (۹) سال کی عمر میں مجھے زفاف کے لیے ان کے پاس پہنچایا یہ میں کواری تھی آپ نے پہلے مجھ سے کسی نے شادی نہیں کی آپ کے پاس وحی آئی تھی جب کہ میں اور آپ ایک خانہ میں ہوتے تھے میں آپ کے اذنان میں سب سے زیادہ محبوب کی اللہ تعالیٰ نے میرے متعلق قرآن میں آیات نازل فرمائیں قریب تھا کہ امت بلائت تک پہنچ جاتی میں نے جبرئیل امین کو دیکھا ہے حالانکہ آپ کی بیویوں میں سے کسی اور نے جبرئیل امین کو نہیں دیکھا۔ اور میرے گھر میں آپ کی روح قبض کی تھی۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۸۴ "ایضاً" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک مرتبہ رسول مقبول رضی اللہ عنہ حجرہ میں تشریف فرما تھے اتنے میں گھوڑے پر سوار ایک شخص اندر داخل ہوا نبی کریم ﷺ اس کی طرف کھڑے ہوئے اور گھوڑے کی بال اسٹے کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر اس سے باتیں کرنے لگے پھر آپ واپس لوٹ آئے ہیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون شخص تھا جس سے آپ نے باتیں کر رہے تھے؟ فرمایا: کیا تم نے کسی کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا تو بال۔ میں نے اس کے پاس پر سوار ایک شخص دیکھا آپ نے فرمایا اس کی شکل کس سے ملتی جاتی تھی میں نے عرض کیا وہ وہی ہے جس کے مشابہ تھا فرمایا وہ جبرئیل امین کے تھے ان کے پہلے پہلے سے پھر پھر عمر کے بعد جبرئیل امین تشریف لائے رسول اللہ ﷺ حجرہ میں تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں فرمایا یہ جبرئیل امین ہیں انھوں نے مجھے کہا ہے کہ میں ان کی طرف سے تمہیں سلام پہنچاؤں میں نے عرض کیا میری طرف سے بھی انھیں سلام کا جواب دیں رسول اللہ ﷺ پر بسا اوقات وحی نازل ہوتی جب کہ میں اور آپ ایک ہی خانہ میں ہوتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۸۵ "ایضاً" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم ﷺ نے میرے گھر میں اور میری گود میں وفات پائی۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۷۷۸۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ان کا نبی کریم ﷺ سے جھگڑا ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر کے پاس فیصلہ لایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا: یا رسول اللہ! خرچہ میں میانہ روی سے کام میں سماعت پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو تھپڑ مارا اور فرمایا: تم رسول اللہ ﷺ سے کہتی ہو کہ میانہ روی کرو چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ناک سے خون پھوٹ پڑا اور کپڑوں پر بہنے لگا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کپڑوں سے خون دھونے لگے اور فرمایا ہے: تمہیں تو یہ نہیں چاہتے تھے ہم تو یہ نہیں چاہتے تھے۔ رواہ الدبلی

۳۷۷۸۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میری رخصتی کا وقت ہوا میری والدہ نے مجھے موٹی کرنے کے لیے کچھ کھانا چاہا لیکن میں نے کوئی چیز قبول نہ کی حتیٰ کہ مجھے لکڑیاں اور تازہ کھجوریں کھلانے لگی چنانچہ میں اچھی طرح موٹی ہو گئی۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۳۷۷۸۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت اوقات کیے ہیں من جملہ ان میں سے یہ بھی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے حجرہ میں اور میری گود میں وفات پائی کہ اللہ تعالیٰ نے میرا اور رسول اللہ ﷺ کا لعاب جمع فرمایا۔ چنانچہ عبدالرحمن بن ابی بکر میرے پاس آیا اس کے ہاتھ میں مسواک تھی رسول اللہ ﷺ اس کی طرف دیکھنے لگے میں نے عبدالرحمن سے کہا مسواک مجھے دو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے مسواک توڑ کر مجھے تھمادی میں نے اپنے منہ میں مسواک چپائی اور جب نرم ہو گئی میں نے رسول اللہ ﷺ کو دے دی آپ مسواک کرنے لگے آپ مسواک اوپر اٹھاتے لیکن ہاتھ نہ پہنچ پاتا اور آپ کی آنکھوں میں ٹٹکنی بندھ گئی اور آپ نے فرمایا: یا اللہ مجھے رفیق اعلیٰ سے ملائے۔

رواہ ابو یعلیٰ وابن عساکر

## ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

۳۷۷۸۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ کے شوہر حمیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی رسول میں فوت ہو گئے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئی تو میں نے اس کے نکاح کے سلسلہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بات کی انہوں نے کہا مجھے کچھ سوچ بچار کی مہلت دو سو چند دن کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ملے اور کہا آج کل میں نکاح کا ارادہ نہیں رکھتا اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی اور اس سے بات کی انہوں نے خاموش اختیار کر لی اور کچھ جواب نہ دیا مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ پر عثمان رضی اللہ عنہ غنی رضی اللہ عنہ سے زیادہ غصہ آیا کچھ دنوں کے بعد نبی کریم ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام نکاح بھیجا اور پھر نکاح کر لیا اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا: جب تم نے مجھ سے حفصہ رضی اللہ عنہا کی بات کی اور میں نے کچھ جواب نہیں دیا تھا شاید تمہیں مجھ پر زیادہ غصہ آیا ہے میں نے کہا: جی ہاں ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: جواب دینے سے مجھے جو چیز قانع تھی وہ اصل میں یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ حفصہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کر رہے تھے اور مجھے آپ کے اس رجحان کا علم تھا لہذا میں نے ان کے اس راز کو افشاء کرنا مناسب نہ سمجھا اگر رسول اللہ ﷺ یہ ارادہ ترک کر دیتے ہیں حفصہ رضی اللہ عنہا سے ضرور نکاح کر لیتا۔ (رواہ ابن سعد و احمد بن حنبل و البخاری و النسائی و الترمذی و ابو یعلیٰ و ابن حبان اور ابن حبان میں اتنا اضافہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عثمان رضی اللہ عنہ کی شکایت کی آپ نے فرمایا: حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی عثمان سے بہتر شخص سے کرا دی جائے گی اور عثمان کی شادی حفصہ رضی اللہ عنہا سے بہتر عورت سے کرائی جائے گی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی کی شادی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کرائی۔)

۳۷۷۸۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی ولادت نبوت سے پانچ سال قبل ہوئی جب کہ قریش بیت اللہ کی تعمیر کر رہے تھے۔ رواہ ابن سعد ۵۸۸

کلام:..... حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں واردی ہے۔

۳۷۷۸۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حمیس بن حذافہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے عثمان غنی رضی

اللہ عنہ کو پیش کش کی لیکن انہوں نے اعراض کر دیا میں نے یہ قصہ نبی کریم ﷺ خدمت میں عرض کیا: کہ عثمان پر بڑا تعجب اور افسوس ہے کہ میں نے انہیں حفصہ رضی اللہ عنہا کی پیشکش کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عثمان کا نکاح ایسی عورت سے کر دیا تمہاری بیٹی سے بہتر ہے اور تمہاری بیٹی کا نکاح ایسے شخص سے کر دیا جو عثمان سے بہتر ہے چنانچہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے خود رسول اللہ ﷺ نے شادی کی اور اپنی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی کرادی۔ رواہ ابن سعد

## ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۷۷۸۸..... "مسند عمر رضی اللہ عنہ" ابو وائل کی روایت ہے کہ ایک شخص کا ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر کوئی حق تھا اس نے اس پر قسم کھالی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سے تیس۔ (۳۰) کوڑے لگائے جسم پر کوڑوں کا تشتر واضح تھا اور یہ کوڑے رائیگاں سمجھے گئے۔

رواہ ابو عبیدہ فی الغریب وسفیان بن عیینة فی حدیثہ والا لکانی

۳۷۷۸۹..... عبدالملک بن حارث بن ہشام مخزومی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شوال میں نکاح کیا اور شوال ہی میں رخصتی عمل میں آئی۔ رواہ ابو نعیم

۳۷۷۹۰..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب وہ مدینہ آئیں تو انہوں نے اہل مدینہ کو خبر کی کہ میں ابوامیہ بن مغیرہ کی بیٹی ہوں لوگوں نے انہیں جھٹلا دیا حتیٰ کہ لوگ حج کی تیاری میں مصروف ہو گئے اور لوگوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اپنے گھر والوں کو خط لکھو چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے خط لکھ بھیجا جب لوگ مدینہ واپس آئے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تصدیق کر دی اور ان کا زیادہ احترام و اکرام کرنے لگے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب میں نے زینب کو جنم دیا میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور مجھے پیغام نکاح دیا میں نے عرض کیا: مجھ جیسی عورت سے نکاح کیا جائے گا؟ سونی الحال نکاح کرنے کا میرا ارادہ نہیں ہے میں عیالدار عورت ہوں اور میں ہوں بھی غیرت مند عورت۔ آپ نے فرمایا: میں تجھ سے بڑا ہوں۔ رہی اس قسم کی غیرت سوا اللہ تعالیٰ اسے ختم کر دے گا رہی بات عیال کی وہ اللہ اور اس کے رسول کے سپرد ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی اور آپ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آنا شروع کر دیا اور فرماتے زینب رضی اللہ عنہا کہاں ہے؟ حتیٰ کہ نماز رضی اللہ عنہ آئے اور بولے: یہ لڑکی رسول اللہ ﷺ کے لیے رکاوٹ بنی ہوئی ہے چونکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دودھ پلانی تھیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور پوچھا: زینب رضی اللہ عنہا کہاں ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اسے بنت ابی امیہ کے پاس بھیج دیا ہے اور ابن یاسر نے اسے لے لیا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں آج رات تمہارے پاس آؤں گا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے چکی کے نیچے چمڑہ بچھایا اور کچھ جو پیسے جو میرے تھیلے میں پڑے ہوئے تھے کچھ چربی لی اور اس سے کھانا تیار کیا آپ ﷺ نے میرے یہاں رات بسر کی جب صبح ہوئی آپ نے فرمایا: بلاشبہ تمہاری تمہارے خاندان والوں کے ہاں عزت و احترام ہے اگر تم چاہو تو میں تمہارے ہاں سات دن بسر کروں اور پھر دوسری بیویوں کے ہاں بھی سات دن بسر کروں گا۔ رواہ ابن عساکر

## ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

۳۷۷۹۱..... عبدالرحمن بن ابزی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زینب بنت جحش کے جنازہ پر چار تکبیریں کہیں پھر ازواج مطہرات کی طرف پیغام بھیجا کہ زینب رضی اللہ عنہا کو کون قبر میں داخل کرے؟ ازواج نے جواب دیا: زینب کو وہی شخص قبر میں داخل کرے جو ان کی زندگی میں ان کے پاس زیادہ سے زیادہ حاضر ہوتا تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے تم میں سے سب سے پہلے وہ میرے پاس آئے گی جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہوں گے چنانچہ ازواج مطہرات اپنے ہاتھ ایک دوسرے سے ملاتی تھیں کس کا زیادہ لمبا ہے حالانکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ زینب اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خیرات کرنے والی تھی۔ رواہ البز و ابن مندہ فی غرائب شعبۃ

۳۷۷۹۲ نافع وغیرہ کی روایت ہے کہ پہلے مردوزن برابر جنازے پر حاضر ہوتے تھے جب زنیب بنت جحش رضی اللہ عنہ نے وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منادی سے اعلان کرایا کہ زنیب رضی اللہ عنہا کے جنازہ پر صرف ان کا محرم ہی حاضر ہو چنانچہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو ایک چیز دکھاتی ہوں جو میں حبشیوں کو اپنی عورتوں کے لیے کرتے دیکھا ہے چنانچہ (کس وغیرہ سے) نعش بنائی اور پر اس پر کپڑا ڈال کر اسے ڈھانپ دیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھا فرمایا: یہ تو بہت اچھی چیز ہے اور اس سے ستر بھی زیادہ ہو جاتا ہے پھر آپ نے منادی کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کرو کہ اپنی ماں کے جنازہ میں شریک ہو جاؤ۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۳ عمرہ بنت عبد الرحمن کی روایت ہے کہ جب زنیب بنت جحش رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے پانچ قسم کے کپڑے ان کے پاس بھیجے اور فرمایا جو سنا چاہیں پسند فرمائیں۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۴ قاسم بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ جب حضرت زنیب بنت جحش رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو یہ ازواج مطہرات میں سب سے پہلے آپ ﷺ کے ساتھ لائق ہونے والی میں جب ان کا جنازہ قبر کے پاس لایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبر کے پاس کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا جب یہ بیمار ہوئی تو میں نے ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجوایا کہ کون ان کی تیمارداری کرے گا؟ ازواج مطہرات نے کہا: ہم کریں گی میرے خیال میں انہوں نے تیمارداری کا حق ادا کر دیا پھر جب ان کی وفات ہو گئی تو میں نے ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجا کہ کون ان کی تجبیز و تکفین کرے گا؟ انہوں نے کہا: ہم کریں گے یقیناً انہوں نے حق ادا کیا ہوگا پھر میں نے پیغام بھیجوایا کون ان کو قبر میں اتارے گا انہوں نے کہا: جس کو ان کے پاس ان کی زندگی میں آنا جانا حلال تھا میرا خیال ہے کہ اس میں بھی انہوں نے سچ اور حق کہا ہے لہذا! اے لوگو! تم سب یہاں سے ہٹ جاؤ پھر آپ نے لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا اور زنیب رضی اللہ عنہ کے گھر والوں میں سے دو شخص انہیں قبر میں اتارنے کے لئے اترے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۵ عبد الرحمن بن ابزی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زنیب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے جنازہ پر چار تکبیریں کہیں پھر جب قبر میں اتارنے کا مرحلہ آیا تو ازواج مطہرات کی طرف پیغام بھیجوایا انہوں نے کہا: آپ کے لیے ان کو قبر میں اتارنا حلال نہیں ہے ان کو قبر وہی شخص اتارے گا جس کو ان کی زندگی میں ان کی طرف دیکھا حلال تھا۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۶ محمد بن منکدر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب رضی اللہ عنہ قبرستان سے گزرے کو کچھ لوگ زنیب بنت جحش رضی اللہ عنہ کی قبر کھود رہے تھے دن انتہائی گرم تھا آپ نے لوگوں کو دیکھ کر فرمایا: کاش میں ان پر خیمہ نصب کر دیتا پھر آپ نے ان پر خیمہ نصب کر دیا اور قبر پر نصب کیا جانے والا یہ پہلا خیمہ تھا۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۷ ثعلبہ بن ابی مالک سے مروی ہے کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جس دن حکم بن ابی العاص فوت ہوئے تو ان کی قبر پر خیمہ نصب دیکھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے برائی کی طرف کس قدر جلدی کی ہے اور ایک دوسرے کی نقل کرنے لگے ہیں میں تم حاضرین سے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت زنیب بنت جحش کی قبر پر خیمہ نصب کیا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا جی ہاں ہمیں معلوم ہے۔ پھر پوچھا کیا تم نے اس پر کسی کو اعتراض کرتے سنا تھا؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔

رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۸ عبد اللہ بن ابی سلیط سے مروی ہے کہ میں نے ابو احمد بن جحش کو دیکھا کہ وہ حضرت زنیب بنت جحش کی چار پائی کو اٹھائی ہوئے ہیں اور وہ رورہا ہے اور لوگوں کے لیے رکاوٹ بن رہا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اے ابو احمد! چار پائی سے ہٹ جاؤ اور لوگوں کے لیے رکاوٹ نہ بنو لوگوں نے چار پائی پر بھیڑ کر لی تھی ابو احمد نے کہا: اے عمر، یہ وہ خاتون ہے کہ جس کے ذریعہ ہم نے خیر پائی ہے لہذا جس قدر مجھ سے ہو سکے گا میں اس عمل سے اپنی گرمی کو ٹھنڈک پہنچاؤں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۷۹۹ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت زنیب بنت جحش پر ۲۰ھ میں ایک گرم دن میں نماز جنازہ پڑھی میں نے دیکھا کہ ایک کپڑا ان کی قبر پر تان دیا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے ہیں اور

ابو احمد نابینا بھی ان کے ساتھ ہیں ذہن کے وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ دیگر صحابہ بھی کھڑے ہوئے اور عمر بن محمد بن عبد اللہ بن جحش اسامہ و عبد اللہ انبالی احمد بن جحش اور محمد بن طلحہ بن عبد اللہ جوان کی بہن حمنہ بنت جحش کے لڑکے ہیں ان سب نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو قبر میں اتارا۔ رواہ ابن سعد

۳۷۸۰۰..... واثلہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! سب سے پہلے میرے گھر والوں میں سے میرے ساتھ تو لاحق ہوگی اور میری ازواج میں میرے ساتھ سب سے پہلے زینب لاحق ہوگی اور وہ ہاتھوں میں سب سے لمبی ہے چنانچہ زینب رضی اللہ عنہا جو تا گانٹھ لٹنیں تسمہ ڈال لیتی تھیں مشکیزہ درست کر لیتی یا ہر قسم کا برتن درست کر لیتی تھی مشکیزے اٹھاتی تھیں اور اللہ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرتی تھیں اسی لیے رسول کریم ﷺ نے انھیں سب سے لمبی ہتھیلی والی کہا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۰۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا ازواج مطہرات پر فخر کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میری شادی رسول اللہ ﷺ سے خود اللہ تعالیٰ نے کرائی ہے لوگوں نے نہیں کرائی آپ نے روٹی اور گوشت سے میرا ولیمہ کیا ہے اور اسحاب کے متعلق آیات میرے ہی بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

### ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا

۳۷۸۰۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے پاس صفیہ رضی اللہ عنہا لائی گئیں آپ کے سامنے دو شخص بھی لائے گئے ان میں سے ایک صفیہ رضی اللہ عنہا کا خاوند تھا اور دوسرا بھائی تھا اٹھ چنانچہ شب زفاف کو حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے آپ کے خیمر کے ارد گرد چکر لگاتے ہوئے رات گزاری جب رسول اللہ ﷺ نے قدموں کی چاپ سنی فرمایا: یہ کون ہے؟ جواب دیا: میں خالد بن زید ہوں رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور فرمایا: یہاں کیسے آنا ہوا؟ عرض کیا: میں رات بھر سویا نہیں ہوں مجھے خوف تھا کہیں اس عورت کی وجہ سے آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے آپ نے ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو واپس چلے جانے کا حکم دیا اور وہ واپس چلے گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۰۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صفیہ رضی اللہ عنہا سے کچھ ناراض سے ہو گئے صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تم رسول اللہ ﷺ کو راضی کر سکتی ہو اس کے صلہ میں میں اپنی باری کا دن تمہارے نام کر دوں گی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زعفران میں رنگی ہوئی چادر لی اور اسے خوشبو سے معطر کیا پھر آ کر نبی کریم ﷺ کے پہلو میں بیٹھ گئیں آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی باری کا انتظار کرو آج تمہاری باری کا دن نہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا کرے پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے ماجرا سنایا اور آپ صفیہ رضی اللہ عنہا سے رضامند ہو گئے۔ رواہ ابن النجار

۳۷۸۰۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا صفی میں سے تھیں۔ رواہ ابن النجار

فائدہ:..... صفی: رسول اللہ ﷺ مال غنیمت سے کوئی چیز اپنے لیے پسند فرما لیتے تھے اسے صفی کہا جاتا تھا۔

۳۷۸۰۵..... عروہ کی روایت ہے کہ ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری جب صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس رفاف کے لئے لائی گئیں صبح صبح جب رسول اللہ ﷺ باہر نکلے ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی آپ نے تکبیر کہنے کی وجہ دریافت فرمائی ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آج رات میں سویا نہیں ہوں آپ نے فرمایا: اے ابو ایوب کیوں نہیں سوئے؟ عرض کیا: جب یہ عورت آپ کے پاس آئی مجھے یاد آیا کہ آپ نے اس کے باپ بھائی خاوند اور اس کے رشتہ داروں کو قتل کیا ہے اللہ کی قسم مجھے خوف ہوا کہیں یہ عورت آپ کو دھوکا دے دے رسول اللہ ﷺ فس پڑے اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی تعریف کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۷۸۰۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم پر صبح ہونے سے پہلے حملہ آور نہ ہوتے جب صبح ہو جاتی اگر اذان سنتے تو حملہ کرنے سے رک جاتے اور اگر اذان کی آواز نہ سنتے حملہ کر دیتے آپ خیبر تشریف لائے جب کہ اہل خیبر اپنے قلعوں سے باہر نکل آئے تھے اور اپنے کام کاج کے لئے کھیتوں میں متفرق ہوئے تھے ان کے ساتھ ان کے لڑکے

نوکرے اور کلباڑے وغیرہ بھی تھے جب انھوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہنے لگے یہ تو محمد اور اس کا لشکر ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر خیبر ویرانگی کے قریب تر ہو چکا ہے جب ہم کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو ڈر سنا تے ہوئے لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ نے لڑائی کا آغاز کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی غنیمت تقسیم کی گئیں اور صفیہ رضی اللہ عنہا حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: ایک خوبصورت باندی دحیہ کلبی کے حصہ میں آئی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے سات سروں کے بدلہ میں صفیہ رضی اللہ عنہا کو خرید لیا اور انھیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا دیا تا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ان کی حالت درست کر لیں چنانچہ جب آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کا ارادہ کیا لوگوں نے کہا: ہمیں معلوم نہیں آیا کہ آپ نے اس اپنی باندی بنا لیا ہے یا اس سے شادی کر لی ہے۔ جب آپ نے خیبر سے کوچ کیا صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھایا اور جب مدینہ کے قریب پہنچے سواری تیز کر دی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی دستور تھا جب مدینہ کے قریب پہنچے سواریوں کو تیز کر لیتے تھے اس اثناء میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ٹھوکر کھا کر گر پڑی جس سے آپ ﷺ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا گر پڑے جب کہ نبی کریم ﷺ کی بیویاں یہ ماجرا دیکھ رہی تھیں وہ بول پڑیں: اللہ تعالیٰ اس یہودیہ کو دور رکھے اور اس کا برا کرے آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہا پر پردہ کر دیا اور دوبارہ اپنے ساتھ اونٹنی پر سوار کر لیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

## ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

۳۷۸۰۷۔۔۔ شععی کی روایت ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی ملکیت تھیں آپ نے جویریہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور ان کے قبیلہ بنی مصطلق کے ہر فرد کی کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۸۰۸۔۔۔ مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: آپ کی ازواج مجھ پر فخر کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھ سے شادی نہیں کی آپ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارا مہر اتنا عظیم نہیں مقرر کیا؟ کیا تیری قوم کے چالیس لوگ آزاد نہیں کئے۔

رواہ عبدالرزاق

## عالیہ بنت ظبیان

۳۷۸۰۹۔۔۔ معمر زہری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عالیہ بنت ظبیان کو طلاق دے دی پھر عالیہ سے اس کے چچا زاد بھائی نے شادی کر لی یہ واقعہ ازواج مطہرات سے حرمت نکاح سے پہلے کا ہے چنانچہ عالیہ سے اس کے خاوند کی اولاد بھی ہوئی۔ رواہ عبدالرزاق

## قتیلہ کندیہ

۳۷۸۱۰۔۔۔ شععی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کندہ کی ایک عورت سے شادی کی تھی چنانچہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد وہ عورت لائی گئی۔

رواہ عبدالرزاق

۳۷۸۱۱۔۔۔ داؤد بن ابی ہند کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ قبیلہ کندہ کی ایک عورت کی مالک تھے یعنی اس سے نکاح کیا ہوا تھا اس کا نام قتیلہ تھا وہ اپنی قوم کے ساتھ بعد میں مرتد ہو گئی پھر عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ نے اس سے نکاح کر لیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی انھیں سخت رنج و ملال ہوا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ اے خلیفہ رسول اللہ! اللہ کی قسم! یہ عورت آپ ﷺ کی ازواج میں سے نہیں ہے چونکہ آپ نے اس عورت کو نہ ہی اختیار دیا اور نہ ہی اس سے پردہ کرایا اور اس کے مرتد ہوجانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو اس سے بری کر دیا ہے۔ رواہ ابن سعد

## ام المؤمنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہ

۳۷۸۱۲ مولائے ابن عباس عکرمہ کی روایت ہے کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے تئیں نبی کریم ﷺ کے سپرد کر دیئے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۳۷۸۱۳ معمر زہری اور قتادہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے تئیں نبی کریم ﷺ کے سپرد کر دیئے تھے یعنی اپنا نس نبی کریم ﷺ کو بہہ کر دیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

## ذیل ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن

۳۷۸۱۴ ابراہیم بن سعد اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور عثمان بن عثمان رضی اللہ عنہ کو ازواج مطہرات کے ساتھ حج کرانے اس سال کہ جس میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی بھیجا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ازواج مطہرات کے اونٹوں کے آگے آگے چلتے تھے اور کسی کو بھی قریب نہ آنے دیتے تھے دور سے ہی کوئی اس قافلہ کو دیکھ سکتا تھا جب کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے چلتے تھے ساری ازواج مطہرات اپنے اپنے ہودج میں ہوتی تھیں جب یہ دونوں حضرات ازواج کو کسی گھائی میں اتارتے یہ دونوں الگ ہو کر بیٹھ جاتے اور ان کے پاس کسی کو نہ آنے دیتے۔

رواہ ابن سعد

۳۷۸۱۵ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت نعمان سے مہاجرین ابی امیہ نے نکاح کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا تو اسماء کہنے لگی: اللہ کی قسم! مجھ سے نہ تو پردہ کر دیا گیا اور نہ ہی مجھے ام المؤمنین کے لقب سے پکارا گیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سزا دینے سے رُک گئے۔ رواہ ابن سعد

۳۷۸۱۶ ابو جعفر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ازواج مطہرات کو حج و عمرہ کرنے سے منع فرما دیا تھا۔

رواہ ابن سعد

۳۷۸۱۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں حج و عمرہ کرنے سے منع کیا تھا حتیٰ کہ جب ان کے دور خلافت کا آخری سال آیا انھوں نے ہمیں حج کرنے کی اجازت دے دی۔ رواہ ابن سعد و ابونعیم فی المعرفة

۳۷۸۱۸ مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار دینار میں زمین بیچی عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حاصل ہونے والی مال بنی زہرہ کے فقراء و مسکین اور امہات المؤمنین میں تقسیم کیا مسور کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حصہ کا مل مجھے دیکران کے پاس بھیجا جب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا انھوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد تمہارے اوپر۔ (ازواج مطہرات پر) صرف نیک و صالح لوگ ہی مہربان ہوں گے اللہ تعالیٰ ابن عوف کو جنت کے مخصوص چشمہ سلسبیل سے پانی پلائے۔ رواہ ابونعیم

۳۷۸۱۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ پر جھک کر فرمایا: بلاشبہ تم۔ (ازواج مطہرات) میرے ترکہ کا اہم ترین سرمایہ ہو میرے بعد تمہارے اوپر صرف نیک و صالح اور صبر کرنے والے لوگ ہی مہربان ہوں گے۔ رواہ ابونعیم

۳۷۸۲۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مرض الوفا میں اپنی ازواج مطہرات کو جمع کیا اور پھر فرمایا: تمہاری حفاظت وہی لوگ کریں گے جو صار و صادق ہوں گے۔ رواہ الحسن ابن سفیان و ابن عساکر

۳۷۸۲۱..... عروہ کی روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم بن اوقص جو کہ نبی سلیم کی ایک عورت ہے یہ منجملہ ان عورتوں میں سے ہے جنہوں نے اپنے تئیں نبی کریم ﷺ کے سپرد کر دیئے تھے میں نے نہیں سنا کہ آپ نے اس کا بوسہ تک بھی لیا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۳۷۸۲۲..... عروہ کی روایت ہے کہ جب کنڈیہ نبی کریم ﷺ کے پاس لائی گئی بولی ”اعوذ باللہ عنک“ میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں آپ نے فرمایا: عظیم ذات کی پناہ مانگی ہے لہذا اپنے خاندان والوں کے پاس چلی جاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

قد تمت بحمد الله وحسن توفيقه ترجمة الجزء الثالث عشر من كنز العمال بلعامة علاء الدين على المتقى الهندي رحمه الله تعالى المتوفى سنة ٥٩٤٥ هـ يوم الاحد ١٦ لربيع الثاني سنة ١٢٢٩ هـ، الموافق ١٣ نيسان (ابريل) سنة ٢٠٠٨ م والساعة اربع والنصف من المساء.

وندعو الله سبحانه وتعالى ان ينفعنا به ويوفقنا لما يحبه ويرضاه وصلى الله على خير خلقه سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين. آمين.

المترجم: ابو عبد الله محمد يوسف تنولى



خداوندی تعلیم و ہدایت کا جو سرمایہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے ذریعے دنیا کو ملا اس کے دو حصے ہیں، کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے وہ ارشادات اور تمام قولی و عملی ہدایات و تعلیمات جو آپ نے بحیثیت نبی و رسول اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے معلم و شارح ہونے کی بحیثیت سے امت کو دی ہیں۔ دنیا کی ہمیشہ کے لیے رہنمائی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے یہ دو حصے چھوڑے ہیں جن کی ظاہری و باطنی حفاظت کے انتظامات اللہ تعالیٰ نے فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی محفوظ رکھنے کے لیے ہر دور میں علماء و محدثین نے مختلف مجموعے تیار کیے ہیں۔ کنز العمال کا شمار بھی انہی مجموعوں میں ہوتا ہے جو علامہ علاء الدین علی المصطفیٰ کی تالیف ہے۔ آپ نے امت مسلمہ کی صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کرنے اور ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ کرنے کے لیے مذکورہ مجموعہ تیار کیا، ہر دور میں اس کی افادیت مسلم رہی امت نے اس سے بھرپور استفادہ کیا، واعظین، خطباء، علماء، مصنفین میں سے کوئی بھی اس کتاب سے مستغنی نہیں رہا۔ بعد کے دور کی تقریباً کوئی کتاب کنز العمال کے حوالے سے خالی نہیں۔

ذخیرۃ احادیث کے اس عظیم مجموعہ سے براہ راست استفادہ عربی میں ہونے کی وجہ سے علماء تک محدود تھا۔ کتاب کی افادیت اور عصر حاضر کے خاص علمی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ کے مشورہ سے کتاب ہذا کا اپنے انتظامات سے اردو ترجمہ مختلف جید علماء سے کروایا گیا۔ جس کی پہلی حدیث کا ترجمہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ نے فرمایا تھا۔ جو بعینہ شامل ہے۔

### پہلی فصل

#### ایمان کی حقیقت کے بارے میں

۱ " ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، امدانک فرشتوں پر، امدانک کتابوں پر اور امدانک رسولوں پر  
 ایمان لادو، نیز جنبت، جہنم اور نارا لامل ہا برانکا نلاؤ، اور مرنکے بعد دوبارہ اٹھانکے  
 طابنکے برانکے نلاؤ، اور اچھی بڑی تقدیر ہا برانکا نلاؤ "

الحمد للہ اردو ترجمہ کا یہ کام تقریباً نو سال کی محنت کے بعد مکمل ہوا۔ آسان، عام فہم و سلیس ترجمہ اس انداز سے کیا گیا کہ مفہوم بآسانی سمجھ میں آجائے۔ نیز روایۃ حدیث سے متعلق کلام بھی مستند کتب سے مع حوالہ جات نقل کیا گیا ہے اس سے اردو نسخہ کی افادیت میں اضافہ ہو گیا۔ مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب معین مفتی دارالافتاء جلدیہ الرشید کراچی نے مکمل ترجمہ پر نظر ثانی و بالاسیعیاب موازنہ کیا اور عنوانات کا اضافہ بھی فرمایا، جا تجا تصحیحات کے مزید نافع بنادیا۔ نبی کریم ﷺ کی قولی و عملی تعلیمات و ہدایات پر بے مثال کتاب اور ہر زمانے کے طالبان ہدایت کے لیے مشعل راہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی آخر الزمان ﷺ کی اتباع اور آخرت میں شفاعت نصیب فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا محض فضل و کرم ہے کہ ذخیرۃ احادیث کی ۱۶ جلدوں پر مشتمل کتاب کا اردو ترجمہ علماء کرام کی جماعت کے ذریعہ کر کے اردو داں مسلمانوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دونوں جہانوں کے لیے قبول فرمائیں۔ آمین

